فہرست مطالب کتاب الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

مطالب	صفحہ
حرام نہ ہونیکے بیان مین ۔	
چار رکعت والی نماز مین بائیں تکبیرین سنت ہونیکے بیان مین ۔	۶۲
پانی کے بیانمین	۶۳
گیارہوان مغالطہ	
امام اعظم کے مقلدون کے اس مغالطے کی جواب مین کہ کہتے ہین پانی کے لوٹے کی اندر اگر کوئی پیشاب ملاوے تو حدیث پہ چلنیے اسکو ناپاک نہین سمجھتے ہین ۔	،،
قلتین کیحدیث کی صحت اور اُسپر عمل کرنیوالون کے بیان مین ۔	۶۵
قلتین کیحدیث کو مضطرب کہنی والونکا جواب	،،
حد پانی کثیر کی دہ دردہ کہنی محض بے اصل ہے،	۶۹
ایمانکے کم اور زیادہ ہونیکی بیانمین	۷۰
بارہوان مغالطہ	
مسئلہ اول قرآن اور حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک ایمان کی نہ زیادہ اور نہ کم ہونیکے بیانمین	،،
پاکی نجاستون کے بیانمین	۷۶
مسئلہ دوم پیغمبر کی صحیح صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا اگر وہ کپڑے	،،

مطالب	صفحہ
وغیرہ پر پیشاب کرے تو بدون دہونیکے وہ کپڑا پاک نہین ہوتا ۔	
مسئلہ سوم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک اونٹ کا پیشاب دوا کے لیے حلال نہ ہونے کے بیان مین ۔	۷۹
مسئلہ چہارم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک کتے کے جوٹھے برتن کو تین بار دہونیکے بیانمین	۸۰
مسئلہ پنجم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا اور اُس کا کہانا پینا حلال ہونے کے بیان مین ۔	۸۵
تیمم کے بیان مین	۸۷
مسئلہ ششم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک تیمم مین دو ضرب ہین ایک ضرب منہ کے لیے اور ایک ضرب کہنیون تک ہاتھون کے لیے ۔	،،
پگڑی پر مسح کرنیکے بیانمین	۹۳
مسئلہ ہفتم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک پگڑی پر	،،

مطالب	صفحہ
بہت سی مسئلون مین امام اعظم سے دو دو تین تین روایتین مختلف ایک مسئلہ خاص مین منقول ہونے کے بیان مین ۔	۴۹
نانوان مغالطہ	۵۰
مقلدونکی اس مغالطے کی جواب مین کہ کہتی ہین بہ نسبت حدیث کی کتابون کے فقہ کی کتابین بہت آسان ہین ۔	〃
حدیث کے اقسام کے بیان مین ۔	۵۱
جو شخص جانکر موضوع حدیث کو سند پکڑے اُس کے جہنمی ہونے کی بیان مین ۔	۵۲
دسوان مغالطہ	〃
مقلدونکی اس مغالطے کے جواب مین کہ کہتی ہین اماموں نے تمام مسائل حدیث ہی سے نکالے ہین	〃
مخفیات صحابہ کے بیان مین	۵۳
مخفیات حضرت ابوبکر صدیق رضی کی بیان مین	〃

مطالب	صفحہ
متعہ کے حکم مین	۵۴
جسجگہ وبا پڑی ہو وہان نہ جانے اور جہان رہتا ہو وہان سے وبا کے خوف سے نہ بھاگنے کے بیان مین	۵۵
طواف وداع کے بیان مین ۔	۵۶
مخفیات حضرت عثمان رض کے بیان مین ۔	〃
جس عورت کا خاوند جس گھر مین مرے اُس عورت کو اُسی گھر مین عدت کاٹنے کے بیان مین	۵۷
مخفیات حضرت علی رض کے بیان مین ۔	〃
حاملہ عورت کی عدت کے بیان مین ۔	〃
جس عورت کا مہر نہ مقرر کیا گیا ہو اور اُس کا شوہر بدون دخول کرنیکے اُس سے مرگیا ہو اُسکو مہر مثل دلوانے کے بیان مین ۔	۵۸
مخفیات زید بن ثابت اور عباس اور ابن عباس اور حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ اور ابن مسعود وغیرہ صحابہ کے بیان مین ۔	〃

متوفی کی ... حصہ دلوانے ... مخفیات حضر ... جنبی کے لیے تیمم ... منہ اور ہاتھ ... کافی ہونے ... مہر زیادہ مقرر کر

مطالب | صفحہ

مطالب	صفحہ
خلاف امام اعظم کے نزدیک بیع مین ایجاب وقبول ہوجانیسے بائع اور مشتری کو اسی مجلس مین بیع کے توڑ ڈالنے کا اختیار نہ رہنے کے بیان مین ۔	
مسئلہ ۶۵ شصت و پنجم پیغمبر ص کی حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک درخت پر میوہ خواہ پک گیا ہو خواہ خام ہو اسکا بیچنا جائز ہی	۲۲۵
مسئلہ ۶۶ شصت و ششم پیغمبر ص کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک تر کھجوروں کو عوض سوکھی کھجوروں کی برابر بیچنے کی جواز کے بیان مین	۲۲۶
مسئلہ ۶۷ شصت و ہفتم پیغمبر ص کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک غلہ لانیوالی قافلے کو آگی ملکر اگر شہر والی غلہ خرید لین تو قباحت نہین ۔	۲۲۷
نکاح کے بیان مین	۲۲۸
مسئلہ ۶۸ شصت و ہشتم پیغمبر ص کی حدیث صحیح کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نکاح حرہ بالغہ کا بدون اجازت ولی کے جائز ہونیکے بیان مین	״
مسئلہ ۶۹ شصت و نہم پیغمبر ص کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک اگر کافر مرد یا اسکی عورت مسلمان ہوکر دار الحرب سے دار الاسلام مین آجاوی تو انکا آپسمین نکاح نہین رہتا ٹوٹ جاتا ہے	۲۳۱
مسئلہ ۷۰ ہفتادم پیغمبر ص کی صحیح حدیث کے خلاف امام کے نزدیک عورت خواہ ثیبہ ہو خواہ باکرہ ہو نئی ہو خواہ پرانی باری مین برابر ہونیکے بیان مین	۲۳۱
مہر کے بیان مین	۲۳۳
مسئلہ ۷۱ ہفتاد و یکم پیغمبر ص کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص مہر عورتکا برس دن کی خدمت یا قرآن پڑھانا مقرر کرے تو اسکو یہ مہر باندھنا کافی نہ ہونیکے بیان مین	״
مسئلہ ۷۲ ہفتاد و دوم پیغمبر ص کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بہن یا اپنی بیٹی کا اس شرط پر کسی سے نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن اسکو نکاح مین دیوے اور مہر کچھہ نہ باندھین تو اس صورت مین نکاح دونونکا صحیح ہے لیکن دونون کو مہر مثل دینا آتا ہے ۔	۲۳۶
رضاعت کے بیان مین	۲۳۶
مسئلہ ۷۳ ہفتاد و سوم قرآن اور حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک بچے کو اڑہائی برس تک دودھ پلانے کے بیان مین ۔	״
مسئلہ ۷۴ ہفتاد و چہارم پیغمبر ص کی صحیح حدیث	۲۳۹

الظفر المبین
۱۳۰۵
حصہ اول

تمت

اور کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ پر عمل کرنے سے نہ ہٹجاوین اور اپنے ایمان کو نہ کھو بیٹھین سوا
تمام کو پہنچانا اور قبول کرنا اُسی کے اختیار ہی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

حصہ اول مقلدون مغالطون کے جواب مین

جو لوگ کہتے ہین کہ بدون تقلید ایک شخص معین کے کام نہین چلتا وہ لوگ قرآن
اور حدیث پر چلنے والون کو کئی طرح پر مغالطے مین ڈالتے ہین + سنو

پہلا مغالطہ

ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہہ دیتے ہین کہ فقہ پر چلنا فرض ہے اور حدیث پر
چلنا جائز نہین سو جواب اس کا یہ ہی کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین کیونکہ
اللہ تعالی نے قرآن مجید مین جا بجا یہی فرمایا ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی راہ پر چلو اور یہ شخص اللہ تعالی
اور اسکے رسول کے برخلاف سیکھلاتا ہے کہ فقہ پر چلنا فرض ہے اور حدیث پر چلنا جائز نہین ہے تو گویا کہ یہ
شخص اللہ تعالی اور اسکے رسول کے حکم کو جو کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہی نہین مانتا اور سچا نہین جانتا
اور صاف صاف انکار کرتا ہے ان آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کا جو آگے آتی ہین فرمایا اللہ
تعالے نے سورہ آل عمران مین قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے کہا اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تم کو اللہ اور بخشی دے
تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے سورہ
نسا مین فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا
يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے کہہ سو قسم ہے تیری رب
کی انکو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھی کو منصف نجانین اسمین جو جھگڑا اُٹھے آپس مین پہر
ناوین اپنے جیمین خفگی تیرے فیصلے سے اور قبول رکھین مانکر اور فرمایا اللہ تعالے نے
سورہ نسا مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ
مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

اللہ کا بڑا شکر ہے کہ اُس نے اپنے فضل سے ہمکو خالص اپنی توحید کی راہ پر لگایا اور اپنی حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہی راہ پر چلایا اور تقلید شخصی کی مرض سے کہ جس مین ایک جہان پہنس رہا ہے اپنی مہربانی اور کرم سے بچایا اور مضمون آیتہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کا ہماری دلون مین جمایا اور سپر چلنے کا شوق دیا اسکی بعد کہتا ہے محی الدین تاجر کتب لاہور کہ فقہ کی کتابون کے بہت سے مسائل کیطرف جب غور سے دیکھا جاتا ہے تو قرآن اور حدیث کے ساتھ ذرا بھی اُنکا لگاو نہین معلوم ہوتا بلکہ صاف خلاف اور اُنکا الٹ ہوتا پایا جاتا ہے یعنی ائمہ اربعہ خصوصًا امام اعظم تو کچھہ کہتے ہین اور قرآن اور حدیث میز کچھہ ہے اور اکثر لوگ مقابل اپنے امام کے قول کے قرآن کی صریح صریح آیتون اور صحیح صحیح حدیثون کا صاف انکار کر دیتے ہین اور طرح طرح کے شبہات اور مغالطون سے عوام کو کلام اللہ اور حدیث پر چلنے سے ہٹاتے ہین اور بہکاتے ہین اسلیے نہایت کوشش اور سعی سے جواب اُنکی بعض مغالطون کے کتب معتبرہ سے نکالکر اس رسالہ مین نقل کر دیے گیے ہین اور نام اس کا الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین رکھا گیا تاکہ بیچارے اَنپڑہ لوگ مقلدین کے مغالطہ دینے اور بہکانے سے نہ بہک جاوین اور اُنکے دہوکے مین نہ آجاوین

ہو بہشت میں اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول کیا روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے

وعنہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال وما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون
واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم
خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم
بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ
فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل رواہ مسلم

ترجمہ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی کہ بھیجا ہو اوس کو اللہ نے بیچ امت اُس کی کہ
پہلے مجھہ سے مگر تھے واسطے اس کے امت اُسکی میں مددگار اور یار کہ لیتے طریق
اُس کا اور پیروی کرتے حکم اوس کے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے اُنکے یعنے بعد گزرنے حواریوں
کے ناخلف کہتے لوگوں کو وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز کہ نہیں حکم کی گئی
(یعنے جیسے کہ حال بری عالموں اور برے سرداروں کا ہے) پس جو شخص کہ جہاد کرے
اُن سے ساتھہ ہاتھہ اپنے کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اُن سے ساتھہ
زبان اپنی کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اُن سے ساتھہ دل اپنے کے
پس وہ مومن ہے اور نہیں سوائے اس کے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت
کیا اس حدیث کو مسلم نے **وعنہ** قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ و
عن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان
یدعو الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ رواہ
احمد والنسائی والدارمی **ترجمہ** اور روایت ہے اُسی سے کہا خط کھینچا واسطے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۔ يعنے اے لوگون جو ايمان
لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور جو اختيار والے ہين تم
مين سے پس اگر جھگڑو تم بيچ کسی چيز کے پس پھير دو اُس کو طرف اللہ کی اور رسول
کی اگر ہو تم ايمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے يہ بہتر ہے اور اچھا
ہے جزا مين اور فرمايا اللہ تعالے نے سورہ احزاب مين لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ يعنے البتہ تحقيق ہے واسطے تمہارے بيچ رسول
خدا کے پيروی اچھی ۔ اور فرمايا اللہ تعالے نے سورہ نسا مين مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ يعنے جس نے کہا مانا رسول کا پس اُس نے کہا مانا اللہ کا وَعَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا
بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّ
شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روايت
ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمايا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وآلہ وسلم نے اوپر
پيچھے اس کے پس تحقيق اچھی باتون مين سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجيد
ہے اور بہترين راہون مين سے بہترين راہ محمد صلی اللہ عليہ وسلم کی ہے اور بدترين
چيزون کی نئی نکلين ہوئين جو چيزين ہين اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روايت کيا
اس حديث کو مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قَالُوْا وَمَنْ
يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
ترجمہ اور روايت ہے ابی ہريرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمايا رسول اللہ صلی اللہ
عليہ وسلم نے ساری امت ميری داخل ہوگی بہشت مين مگر جس نے کہ قبول نہ کيا اور
سرکشی کی کہا صحابہ نے اور کس نے قبول نہ کيا اور سرکشی کی فرمايا جس نے اطاعت کی ميری داخل

پس تحقیق زندہ کیا مجھکو اور جس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کیا
اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **وَعَنْ** مَالِكٍ
اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ
لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ رَوَاهُ فِي
الْمُوَطَّا **ترجمہ** اور روایت ہے مالک ابن انس سے کہ تحقیق پہونچا اسکو کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑین مین نے بیچ تمہارے دو چیزین ہرگز گمراہ
نہ ہوگے تم جب تک پکڑے رہوگے اُن دونو کو کتاب اللہ کی اور سنت نبی اس
کے کی روایت کیا اسحدیث کو مالک نے موطا مین **وَعَنْ** غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ
الثُّمَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ
مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے غضیف بن حارث ثمالی
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نکالی
کسی قوم نے بدعت (یعنی امر دین مین نئی بات) مگر کہ اُٹھائی جاتی ہے مانند اُسکی سنت
سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے روایت کیا اس حدیث
کو احمد نے **وَعَنْ** حَسَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ
دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا نہین نکالی
کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے مگر کہ نکالتا ہے خدا تعالی سنت اُنکی سی مثل
اُس کی پھر نہین عود کرسکتی طرف اُنکی قیامت تک روایت کیا اس حدیث کو
دارمی نے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط (یعنی سیدھا) پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے
پھر کھینچے کئی خط داہنی اُس کے اور بائیں اُس کے (یعنی سات خط چھوٹے ٹیڑھے داہنی طرف
اور اسی طرح بائیں طرف) اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے ان میں سے شیطان ہے
پکارتا ہے طرف اس راہ کی اور پڑھی یہہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس
پیروی کرو اس کی آخر آیت تلک روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی اور دارمی
نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ
شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ اَرْبَعِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ
الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا یہاں تک کہ ہو خواہش
اُس کی تابع اُس چیز کے کہ لایا ہوں میں اُسکو (یعنی دین و شریعت) روایت کی یہ
بیچ شرح سنہ کے اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے
روایت کی گئی یہ حدیث بیچ کتاب حجت کے ساتھ سند صحیح کے **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ
اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ
مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحْيٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي
الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا
الْوَجْهِ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا واسطے
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اس کی
کہ صبح کرے اور شام کرے کہ نہیں بیچ دل تیرے کے کینہ واسطے کسی کے پس کر تو پھر فرمایا
واسطے میرے ای بیٹے میرے اور یہہ ہے سنت میری اور جس نے زندہ کیا سنت میری کو

الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین رواہ البخاری ومسلم ترجمہ اور روایت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین سے یہان
تک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اس کی باپ اس کے سے اور اولاد اس کی سے اور
سب آدمیون سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** حاصل ان سب
آیتون اور حدیثون کا یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ہر شخص پر فرض ہے
اور ہر شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے مان اور باپ اور اولاد سے اور تمام
مخلوقات سے زیادہ محبت رکھے اور سب کی دوستی سے زیادہ انکی دوستی اپنے دل مین
سمجھے اور سب کی مرضی سے زیادہ انکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت کی حدیث
کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت کے فرمودے موافق سب کے حکم سے زیادہ
عمل کرے تب مسلمان ہیر سے اور نہین تو نہین سو جاننا چاہیے کہ ہر دین اور مذہب کے
لوگ یہ دعوی کرتے ہین کہ ہم اللہ تعالے کے بندے ہین اور ہم کو اسسے محبت ہے اور ہم
اسکے حکم پر چلتے ہین لیکن اکثر لوگون کا یہ کہنا ظاہر مین جھوٹ اور صرف زبانی دعوی
معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے اور انکو اللہ سے محبت ہوتی تو اللہ نے
جو اپنے حبیب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول کرکے بھیجا ہے اور انکی تابعت
کرنیکا ہم کو حکم دیا ہے انکے حکم کو دل وجان سے مانتے اور ان کی حدیث پر عمل کرتے نہ
یہ کہ زبان سے تو یہ دعوی ہو کہ ہمکو خدا اور اسکے رسول سے محبت ہے اور ہم ان کے حکم پر چلتے
ہین لیکن جب کسی مسئلے مین انکے امام کے قول کے خلاف پیغمبر کی حدیث کوئی شخص
انکو بتلاوے تو اسپر سخت خفا ہونے لگین بلکہ انکو مارنے پیٹنے کو طیار ہو جائین ایسے
لوگ خدا اور رسول اسکے کے تابع کاہیکو ہین بلکہ ایسے لوگ خدا اور اوس کے رسول
کے حکم سے سخت بیزار ہین اور اللہ اور اوس کے رسول کے حکم سے اپنے امام کے
حکمکو فضل سمجھتے ہین ایسے لوگ بڑے ظالم اور نا انصاف ہین اور نہین ڈرتے ہین

هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى
مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ
رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ
وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَّاَدْرَكَ
نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ترجمہ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن خطاب لائے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ
توراۃ کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ توراۃ کا پس چپ رہے حضرت ص
پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا
پس کہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو گم کریں تجھکو گم کرنیوالیاں کیا نہیں دیکھتا تو
اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس دیکھا حضرت عمر نے طرف چہرہ
آنحضرت ص کی پس کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول
اسکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے
اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اس کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے
موسی ع پس پیروی کرتے تم انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی
راہ سے اور اگر ہوتا موسی زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت
کیا اس حدیث کو دارمی نے وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ

افضل حدیث سی اور کہا ابن قطان نے کہ نہین دنیا مین کوئی بدعتی مگر دشمن جانتا ہی اہل
حدیث کو۔ اور کہا حاکم نے اگر نہ ہوتی کثرت طائفہ محدثین کی اوپر یاد رکہنے سندون کے
البتہ پرانے ہوجاتے رستے اسلام کے اور قدرت پاتے بیدین اور بدعتی لوگ حدیثون کے
بنانے اور اسنادون کے بدلڈالنے مین اور **جواہر الاصول فی علم حدیث**
الرسول مین لکہا ہے کہ کہا سفیان ثوری نے کہ تم بہت پڑہو حدیث اس لیے کہ یہہ سلاح ہے
مومن کا پس جب نہ ہو ساتہہ اس کے سلاح پس ساتہہ کس چیز کے قتل کرے گا اور کہا امام اعمش
نے کہ فقہ رجل کے سمجہنا ہے حدیث کو یا پڑہنا ہے حدیث کو۔ اور کہا داود بن علی نے جو نہ
پہچانے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ تمیز کرے درمیان صحیح اور سقیم
اوسکی کے وہ نہین ہے عالم۔ اور کہا شعبہ نے کہ جو علم کہ نہین اوس مین حدثنا اور
اخبرنا وہ بیہودہ ہے اور تلچہٹ۔ اور کہا یزید بن زریع نے کہ واسطے ہر چیز کے سوار
ہین اور سوار دین کے اصحاب اسنادون کے ہین۔ اور کہا حفص بن غیاث نے
اپنے بیٹے عمر کو کہ کبہی حقارت سے نہ دیکہیو اصحاب حدیث کی طرف اور جو کچہ انمین اچہا
ہے سب بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے اور کہا احمد بن سنان نے کہ نہین دنیا مین کوئی بدعتی مگر
بغض رکہتا ہے اہل حدیث سی اور جب بدعتی ہوجاتا ہے کوئی تو چہین لی جاتی ہے اسکے دل
سے حلاوت حدیث کی اور کہا ابو نضر بن سلام فقیہ نے کہ کوئی چیز ثقیل اور مبغوض تر نہین
ہے ملحدون پر سننے سے حدیث کی اور روایت کرنے اس کے سے ساتہہ اسناد اسکی کے
اور کہا حاکم نے کہ یہی حال ہے ہمارے زمانہ مین کہ جو کوئی ہوتا ہے ملحد یا بدعتی تو
وہ نہین دیکہتا اس طائفہ کیطرف مگر ساتہہ آنکہہ حقارت کی۔ اور نیز کہا حاکم نے کہ سنا
مین نے شیخ ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ سے مناظرہ کے وقت ایک شخص کے سے کہ
حدثنا فلان پس کہا اس شخص نے کہ کب تک کہیگا حدثنا پس کہا شیخ نے اوٹہہ
اے کافر پس نہین درست تجہی کہ آئے میرے گہر مین بعد اس کے پہر متوجہ ہوئے

اللہ تعالی کے اس حکم سے جو کہ سورۂ شوری میں ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے کیا ان کے شریک ہین کہ انہوں نے راہ ڈالی ہے انکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ تعالی نے اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کر دیا جاتا ان مین اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے **فائدہ** یعنے یہ بڑی ناانصافی ہے کہ اللہ کی حکومت کے شان مین دخل دیجیے سو جن لوگوں نے دین کی بات مین راہ نکالی ہے اپنی طرف سے کہ اس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا سو ان لوگون کو کیا لوگ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین جو انکی راہ پہ چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے ناانصاف ہین اگر اللہ نے قیامت کا دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھہرا دیا ہوتا تو ابہی انکا فیصلہ ہو کر انپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین مین کوئی راہ نکالی ہے جو شخص اسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہے وہ قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار ہوگا

دوسرا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہہ دیتے ہین کہ ہر مسئلے کے لیے سند کی رسول اللہ تک پہونچانی ضرور نہین اس لیے کہ مجتہدون نے بڑی سعی اور کوشش سے ہر طرح کے مسائل جمع کر رکہے ہین **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ قائل اسکی محقق حنفیہ بہی نہین دیکہو کہا ملا علی قاری حنفی نے **شرح فقہ اکبر** مین کہ علم وہ ہے کہ ہو بیچ اسکے حدثنا اور جو اسکے سوا ہے وہ وسواس ہے شیطانون کا اور کہا **مسلم** اور **ترمذی** نے کہ عبداللہ بن مبارک کہتے تہے کہ بیان کرنا اسناد کا منجملہ دین سے ہے کیونکہ اگر اعتبار اسناد کا نہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا سو کہہ دیتا اور جہوٹ اور سچ مین امتیاز نہ ہوتا اسی سبب سے روایت معلق بلا سند حجت نہین ہوتی اور **قسطلانی شرح صحیح بخاری** مین لکہا ہے کہ کہا سفیان ثوری نے کہ نہین جانتا مین کوئی سا علم بہی جو کہ ہو

تیسرا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ خصوصاً حنفیہ حدیث پر عمل کرنے والونکو یہ دیتے ہین کہ مسائل
دینیہ مین قیاس کرنا مشروع ہے اور دلیل اس کی یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ **ابوداؤد**
اور ترمذی اور دارمی مین روایت ہے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کی (یعنی قاضی اور حاکم کرکر) فرمایا (یعنی امتحان
کے لیے) کسطرح حکم کرے گا تو جسوقت کہ پیش آوے گا واسطے تیرے کوئی قضیہ کہا حکم
کرون گا مین بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو (یعنی صراحۃ کتاب اللہ مین) کہا پس
حکم کرون گا مین بموجب سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اگر نہ پاوے تو بیچ سنت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اجتہاد کرونگا مین اپنے عقل سے اور نہ قصور کرونگا مین
کہا معاذ نے یا روایت کرنیوالے نے معاذ سے پس مارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینہ معاذ کے
جواب اسکا تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت
اسلیے کہ کہا ترمذی نے کہ اسناد اس حدیث کی نزدیک میرے متصل نہین ہے۔ اور سید محمد صدیق
حسن خان صاحب نے **ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی** مین لکھا ہے کہ
روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور طبرانی اور بیہقی نے اور ابن عدی نے طریق حارث
بن عمرو سے کہ بھتیجا مغیرہ بن شعبہ کا ہے اس نے ابن عباس سے اس نے اہل حمص سے اس
نے اصحاب معاذ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بھیجا معاذ کو اور بیچ ایک روایت
کے واسطے ابی داؤد کے معاذ سے نقل کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا
بخاری نے حارث بن عمرو روایت کی اسے ابوعون نے اور نہین پہچانی جاتی یہ حدیث
مگر ساتھ مرسل ہونے کے اور کہا بخاری نے یہ حدیث مرسل ہے اور کہا دارقطنی نے
علل مین روایت کیا اسکو شعبہ نے ابن عون سے اسیطرح اور مرسل کیا اسکو ابن
مہدی اور جماعتون نے اور مرسل اصح ہے اور کہا ابن حزم نے نہین ہے صحیح اسلیے کہ

طرف ہماری پس کہا نہین کہا مین نے کسی کو اس طرح سوا اس شخص کے اور کہا سفیان بن
عیینہ نے کہ جو کوئی طلب کرتا ہے حدیث اس کے موہنہ پہ تروتازگی ہوتی ہے حضرت کی اس
دعا کے موافق جو کہ **ترمذی** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہی ابن مسعود سی اور **دارمی**
مین ابی الدردا سی کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءً
سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ یعنی تروتازہ کرے اللہ اس شخص کو کہ سنا ہمسے کچھ
پس پہونچایا اوسکو جیسا کہ سنا اُسکو (اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے) انتہی
تمام ہوا ترجمہ عبارت جواہر الاصول کا اور **ترمذی** مین روایت ہی ثوبان رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہیگا ایک طائفہ منصور میری
امت سی کہ نہ ضرر دیگا انکو جو رسوا کیا چاہے انکو قیام قیامت تک اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** کہا ترمذی نے کہ اس باب مین عبداللہ بن حوالہ اور ابن
عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو سے بہی روایتین آئی ہین اور کہا محمد بن اسمعیل
(بخاری) نے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ وہ طائفہ (یعنی طائفہ منصورہ) اصحاب حدیث کا
ہے۔ اور کہا امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا لوگون
نے مطلب اس حدیث کا پس فرمایا اگر نہ ہوتا یہ طائفہ منصورہ اصحاب حدیث کا تو نہین جانتا
مین کہ وہ کون سے لوگ ہوتے اور **طبرانی** نے اوسط مین روایت کی ہے ابن عباس
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہی رحم کر میرے
خلیفون پر کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کون ہین خلیفے آپکے فرمایا وہ جو روایت کرینگے حدیثین میری
اور سکہاوینگے حدیثین لوگون کو۔ پس ثابت ہوا کہ جو لوگ بسبب جاہل ہونے اپنے کے صحیح
حدیثونکو نہین مانتے ہین اور حدیث کی اسناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچانے ضروریات
دین سے نہین جانتے اور حقیر سمجھتے ہین اور حقارت بیان کرتے ہین بخاری اور مسلم جیسے محدثون
کی اپنی مجلسون مین بیشک و شبہ مصداق ان احادیث اور اکابر علماء کے اقوال کے یہی لوگ ہین

مختصراً دوم معارض ہی معاذ کی حدیث کی یہ حدیث صحیح جو کہ بخاری[۱] مین روایت ہی
حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سی کہ عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت نی ایک لشکر کا سردار
بنا کر کہین جہاد کو بہیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اس کی اطاعت
کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصہ مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور
لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اسواسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب
کر دی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سی کہا ہی سو ہم آگ
مین کیونکر گھسین جب قصہ حضرت نے سنا تب فرمایا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
یعنے اگر تم اسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اسمین پڑے رہتے **فائدہ** یہ حدیث صاف
صاف دلالت کرتی ہے اسپر کہ قیاس پر چلنے والا مرتکب گناہ کا ہے **سوم** بہت سے حضرت
کے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دین کے مقدمہ مین
قیاس کرنا حرام ہے چنانچہ کہا **ترمذی**[۲] نے کہ سنا مین نے ابا سائب سے کہ کہتے تھے کہ بیٹھے
تھے ایک جگہہ وکیع اور حدیث بیان کی انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
اشعار کیا آپ نے (یعنے چیر دیا کوہان اونٹ کا بائین طرف سے) اور کہا کہ ابو حنیفہ کہتے
ہین کہ اشعار مثلہ ہی (یعنے تکلیف دینا ہی) اور کہا ایک شخص نے ابراہیم نخعی سے
بہی یہی مروی ہی کہ اشعار مثلہ ہے یہ سنکر سخت غصہ ہوئے وکیع اور کہا کہ مین تو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجہکو بتلاتا ہون اور تو حضرت کی حدیث کے مقابلے مین
ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے لائق اسبات کے ہے تو کہ قید کیا جاوے پہر نہ خلاصی
ہو تیری جبتک کہ باز نہ آوے تو اس بات کے کہنے سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے
... بن عیسیٰ سے اس نے سنا وکیع سے کہ کہا جسوقت کہ روایت کیا اس نے اس حدیث
یعنے جس حدیث مین کہ حضرت کے اشعار کرنیکا ذکر ہے) پس کہا نہ دیکہو طرف
... اہل رائے کی اس مقدمہ مین اس لیے کہ اشعار سنت ہی۔ اور قول

اسحدیث کے راویون مین (راوی) حارث مجہول ہے اور نہین پہچانے جاتے ہین شیخ
اسکی اور کہا عبدالحق نے (یہ حدیث) نہین سند کی جاتی اور نہین پائی جاتی طریق
صحیح سے اور کہا ابن جوزی نے علل متناہیہ مین کہ یہ حدیث نہین ہے صحیح اور کلام کی ابن
طاہر نے اسحدیث مین اپنی تصنیف مفرد مین اور کہا کہ تلاش کی مین نے اسحدیث کی بیچ
سندون بڑیون کے اور چہوٹیون کے اور جس جس علما سے میری ملاقات ہوئی ان سب سے
بیچ اسحدیث کا حال دریافت کیا لیکن نہ پایا مین نے اس حدیث کو دو طریقون کے
سوائے اور کوئی طریقہ ایک تو شعبہ سی اور دوسرا محمد بن جابر سے اسنے اشعث سی
اس نے ابی عون سے اسنے ایک مرد سے اسنے ثقیف سے اس نے معاذ سی سو نہین
صحیح ہین یہ دونون طریقے۔ اور کہا بدر المنیر نے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے ساتھہ اجماع کے
اور کہا ابن حزم نے کہ نہین ہے اصل اسحدیث کا اور مرد اس کے مجہول ہین اور یہہ حدیث
ضعیف فقیہون مین مشہور ہے انتہی مختصرا اور کہا جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین کہ
لایا ہے اسحدیث کو جوزقانی موضوعات مین اور کہا یہ حدیث باطل ہے روایت کیا
اسکو جماعت نے شعبہ سی اور تلاش کی ہین نے اسحدیث کی بیچ سندون چہوٹیون اور
بڑیون کے اور پوچھا مین نے حال اسحدیث کا ہر علما سے جس جس سے کہ ملاقات کی ہین نے
سو نہین پایا مین نے اسحدیث کا کوئی طریقہ سواے اس طریقے کے (یعنے سواے
ابوداؤد کے طریقے کے) اور حارث بن عمرو کے طریقے کے اور یہہ مجہول ہے
اور اصحاب معاذ کے اہل حمص سے نہین پہچانے جاتے ہین اور مثل اس اسناد
کی نہین اعتماد کیا جاتا اوپر اس کے بیچ کسی قاعدے کے شریعت کی قاعدون
مین سے کہا بخاری نے نہین ہے صحیح یہ حدیث اور نہین پہچانی جاتی ہے اور کہا
ذہبی نے میزان مین اکیلا ہوا ہے ابی عون محمد بیٹا عبداللہ ثقفی کا حارث
سے اور جو کہ روایت کی گئی ہے حارث سی سواے ابی عون کے سو وہ مجہول ہے انتہی

دیکھو جلد دوسرا صفحہ ۲۴۰

اول جو قیاس کیا ہے تو شیطان نے کیا ہے اور تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ
نقل کیا ہے واحدی نے بسیط مین ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ تھی فرمانبرداری
کرنی بہت بہتر واسطے شیطان کے قیاس کرنے سے پس نافرمانی کی اس نے رب
اپنے کی۔ اور قیاس کیا اور اول جس شخص نے کہ قیاس کیا شیطان ہے پس کافر
ہوا وہ بسبب قیاس اپنے کے پس جو شخص کہ قیاس کرے دین کی بات کا کسی چیز
مین اپنی راے سے نزدیک کرے گا اللہ اس کو ساتھہ شیطان کے اور کہا نسفی
نے تفسیر مدارک مین کہ نص کے ہوتے ہوے قیاس کرنا امر دین مین
مردود ہے۔ اور دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب
مین لکھا ہے کہ ترک کرنا نص کا ساتھہ راے کے حرام ہے ساتھہ اجماع کے انتھی

چوتھا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہین۔ کہ حدیث کی جو جو مسئلے حدیث
کی کتابون مین موجود ہین انپر تو حدیث پر چلنے والے عمل کر ہی لین گے لیکن جو جو
مسئلے کہ حدیث سے ثابت نہین ہین انکے لیے کیا کرینگے آخر کار فقہ کی کتابون پر ہی
چلینگے اور کسی نہ کسی امام ہی کے مقلد بنینگے **جواب** اس کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غور
سے ازراہ تحقیق قرآن اور حدیث کیطرف نظر کرے اور دیکھے تو ہر ایک مسئلہ قرآن اور
حدیث سے معلوم ہو سکتا ہے کسی مسئلہ کے لیے بھی کسیکو مسائل فقہیہ کی حاجت نہین لیکن
جس کسی کو بسبب کم علمی یا قصور فہم یا قلت تدبر کے قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ
معلوم نہو سکے تو وہ مسئلہ بموجب حکم اللہ تعالے کے فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ
كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جو تم نہ جانو تو تم پوچھہ لو یاد رکھنے والے لوگون سے
کسی محدث یا مجتہد یا فقیہ یا قاضی یا مفتی یا مولوی سے پوچھکر عمل مین لاوے
ایسے محل پر بسبب لاچاری کے کسی کی تقلید کرنی جائز ہے لیکن اس تقلیدی

اہل رائے کا بدعت ہی اور دارمی مین ہے کہ کہا مالک بن مغول نے کہا واسطی میرے
شعبی نے جو کہ حدیث بیان کرین یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس لے لے
اس کو اور جو کہین وہ ساتھ رائے اپنی کے پس ڈال اوس کو پائخانے مین اور دارمی
مین روایت ہی عبداللہ سی کہ کہا نہ آوے گا تمہارے پر کوئی برس مگر برا ہو گا اس برس
سے جو پہلے اس کے ہے خبردار ہو تحقیق مین نہین مراد رکھتا ہون برس سے کہ ارزانی
بہت ہو (پہلے) برس سے اور نہ میر بہت بہتر امیر سے اور لیکن علماء تمہارے اور بہتر
تمہارے اور فقیہ تمہارے جاوینگے پہر نہ پاوگے ان کے پیچھے اور آوے گی قوم
کہ قیاس کرینگے امر کو ساتھ رائے اپنی کے اور دارمی مین روایت ہی ابن سیرین
سے کہ کہا اس نے اول جس کسی نے کہ قیاس کیا ہی شیطان ہے اور نہین عبادت کیا گیا سورج
اور چاند مگر ساتھ قیاسون کے اور دارمی مین روایت ہی حسن بصری سے کہ
تحقیق اس نے پڑہی یہ آیت خَلَقْتَنِی مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِینٍ یعنی پیدا کیا
تو نے مجکو آگ سی اور پیدا کیا ہے اوسکو مٹی سے - کہا حسن نے قیاس کیا شیطان نے
اور وہ پہلا ان کا ہے کہ قیاس ہے (دین مین) جنہون نے اور دارمی مین روایت
ہے مسروق سی کہ تحقیق اس نے کہا کہ خوف کرتا ہون مین اس بات سی یہ کہ قیاس کرون
مین اور پہسل جاوے پاؤن میرا اور دارمی مین روایت ہی شعبی سے کہ کہا اس نے
قسم ہے اللہ کی البتہ اگر چلوگے قیاسون پر البتہ حرام کروگے تم حلال کو اور البتہ
حلال کروگے تم حرام کو اور دارمی مین روایت ہی مجاہد سے کہا اس نے کہ کہا عمر
نے ڈر تو قیاس کرنیسے **فائدہ** دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین
لکہا ہے کہ ائمہ طاہرین قیاس کرنے کو حرام سمجہتے تھے اس لیے کہ حکایت کی ہے
شعرانی نے لواقح مین کہ جب گئے ابو حنیفہ پاس جعفر بن محمد کے تو کہا جعفر بن
محمد نے ابو حنیفہ کو کہ مین نے سنا ہے کہ تو قیاس کیا کرتا ہے نہ قیاس کر سلئے کہ

کس گنتی اور شمار مین ہے کہ باوجود مخالفت حکم خدا تعالے کے اسکو مانے اور جیسے خدا
کے حکم کو ماننا ویسے ہی اور کسی مولوی درویش مجتہد امام کا حکم ماننا شرک ہی چنانچہ
تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مین لکھا ہے کہ روایت
کی ہے ابن سعد اور عبد بن حمید اور ترمذی نے اور حسن غریب کہا اسکو اور ابن منذر
اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی سنن مین عدی بن حاتم سے
کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حال آنکہ وہ پڑھتے تھے سورہ برات کی یہ آیت
اِتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی ٹھرایا ہے اپنے مولویون اور درویشون
کو مالک اپنا دری اللہ سے خبردار ہو تحقیق وہ لوگ (یعنے یہود او نصارے) ان کی پرستش
تو نہین کرتے تھے۔ لیکن ان کا یہ حال تہا کہ جب چیز کو ان کے واسطے وہ حلال
کر دیتے تھے اس کو حرام جانتے تھے۔ اور جب چیز کو ان کے واسطے وہ حرام کر دیتے
تھے اس کو حرام جانتے تھے۔ اور روایت کیا ہے اس بات کو احمد اور ابن جریر
نے انتہے اور **تفسیر نیشاپوری** مین ضمن آیت اِتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَ
رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے مذکور ہے کہ اس آیت کی تفسیر مین اختلاف
کیا ہے اہل تفسیر نے معنے مین ٹہیرا لینے یہود و نصاری کے اپنے مولویون اور درویشون
کو معبود بعد اتفاق کے اس بات پر کہ وہ حقیقت مین ان درویشون کی پرستش تو نہین
کیا کرتے تھے پہر کیا مراد ہے اس معبود ٹہیرانے سے پس کہا اکثر مفسرون نے کہ مراد
یہ ہے کہ وہ متابعت کرتی درویشون کی امر و نہی مین چنانچہ روایت ہے عدی
بن حاتم سے کہ وہ نصرانی تھے پس پہونچے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے جس حالت مین کہ آپ سورہ برات پڑہ رہے تھے جب اس آیت تک پہونچے
تو عدی بن حاتم بولے کہ ہم عبادت تو نہین کرتے اپنے مولویون اور درویشون
کی (یعنے) پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالے ہماری طرف اس بات کو

رہے اور کوشش کرے محض اسی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے
پھر جب قرآن وحدیث سے اس تقلیدی مسئلہ کا خلاف ثابت ہوجاوے تو اس کو اسی
وقت ترک کردے۔ اور قرآن وحدیث کے موافق عمل کرنے لگ جاوے یہ تقلید
کرنی حرام بلکہ شرک ہے اس لیے کہ تقلید کے معنے یہ ہین کہ بغیر دلیل کے کسی کے حکم
کو مان لینا اور یہ دریافت نہ کرنا کہ آیا یہ حکم خدا اور اس کے پیغمبر کی طرف سے بھی ہے
یا نہین ہے سو جو لوگ کہ بغیر دلیل کے اپنے مولویون اور درویشون اور اماموں کے
اقوال کو سند پکڑتے ہین اور اس کی تحقیق نہین کرتے گویا ان مولویون اور درویشون
اور امامون کو حاکم شرع کا جانتے ہین اور اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کا صریح خلاف
کرتے ہین اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنِ الحُکمُ اِلّا لِلّٰہِ یعنے حکم کسی کا
نہین سوا اللہ تعالے کے۔ یعنی یہ کسی کی شان نہین اور کسیکا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر
اپنی طرف سے اپنا حکم جاری کرے اور خلق پر واجب ہو کہ اس کا حکم مانے اسواسطے کہ سب
مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہے تو حکم بھی اسیکا چاہیے اور مخلوق کو اسی کی حکم برداری
کرنا چاہیے پس معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملا مخدوم مشائخ امام کا حکم خلق پر جاری
نہین ہوسکتا مگر ہان جس کی حکم برداری کا اللہ حکم دے دے تو اسکا حکم ماننا چاہیے
تو وہ اس کا حکم اسکی طرف سے نہ ٹھہرا بلکہ اللہ تعالے کا حکم ٹھہرا جیسے اللہ تعالی نے لوگون کو حکم دیا
ہے کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا ہے کہ اپنے بادشاہ کا حکم مانو اور عورت کو حکم کیا
ہے کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا ہے کہ اپنے ماباپ کا حکم مانو اور غلام کو
حکم کیا ہے کہ اپنے میان کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ اور خاوند اور ماباپ اور میان
خلاف حکم خدا کے بتادین اور پیغمبر معصوم ہے وہ خلاف حکم خدا کے نہ بتاوے گا
البتہ جو حکم پیغمبر صلعم مشورہ کی راہ سے بتادین اس مین آدمی کو اختیار ہے چاہے کرے
چاہے نہ کرے پھر اور کسی بادشاہ امیر مولوی مشائخ مجتہد اما[م] کا حکم تو

رض کو گهسا هوا بهتیرون کی رگون مین تمام هوئی عبارت تفسیر نیشاپوری کی اور
ضی ثناء الله پانی پتی نے بهی ایسی تقلید کو شرک کہا ہے اور اثبات اس
یت قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ
للّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ یعنے
ے اہل کتاب کے آو طرف ایک کتاب کی کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان
رے یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم ـ مگر اللہ کو اور نہ شرک لاوین ہم ساتهہ اس کے
ور نہ پکڑین بعض ہمارے بعض کو پروردگار سواے اللہ کے سے اور آیت
خَذُوا أَحْبَارَهُمْ الآیہ سے اور حدیث عدی بن حاتم سے کہا ہے چنانچہ ـ
سیر مظهری مین نیچے آیت قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ الخ کے بعد نقل کرنے
یث عدی بن حاتم کے لکہا ہے کہ اور اسے ظاہر ہوا کہ جب ہو نزدیک کسی کے حدیث
یح مرفوع غیر معارض اور نہ معلوم ہو نسخ اس کا اور ہو فتوے ابو حنیفہ رح کا مثلاً
لاف اس حدیث کے اور گیا ہو موافق حدیث کے کوئی امام چارون امامون مین سے
واجب ہے اس پر متابعت حدیث ثابت کی اور مذہب اس کا نہین روکتا اس کو اس بات
ے اس لیے تاکہ نہ لازم آوے پکڑنا بعض ہمارے کا بعض ہمارے کو رب سواے اللہ کے انتہی
ور اس عبارت کو موافق اور تائید کرتی ہے اس کی یہ عبارت جو کہ رد المحتار شرح
در المختار مین ہے إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ وَكَانَ عَلَىٰ خِلَافِ الْمَذْهَبِ عُمِلَ بِالْحَدِيثِ
يَكُونُ ذَٰلِكَ مَذْهَبَهُ وَلَا يَخْرُجُ مُقَلِّدُهُ عَنْ كَوْنِهِ حَنَفِيًّا بِالْعَمَلِ بِهِ
یعنے جب اپنے مذہب کے خلاف صحیح حدیث ہاتهہ لگے تو اس حدیث پر عمل کیا جاوے
ور یہہ اُسکا مذہب بن جاوے گا اور کوئی حدیث پر عمل کرنے کے باعث سے اپنی حنفی پن
ے باہر نہ آئیگا انتہے ـ اور فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین نیچے آیت اِتَّخَذُوا
حْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ کے لکہا ہے ـ کہ اکثر مفسرین کہتے ہیں

منسوب کرتا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تم حرام نہین سمجھتے اس چیز کو جو اللہ نے حلال کر دی ہے اور حلال نہین جانتے اس چیز کو جو اللہ تعالے نے حرام کر دی ہے۔ عرض کیا کہ یہ بات تو بیشک ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہی عبادت ہے ان مولویون اور درویشون کی (یعنے جب اللہ تعالے تمہارے نام لگاتا ہے) ربیع کہتا ہے کہ مین نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ بنی اسرائیل مین خدا بنالینا کیونکر مروج تھا انہون نے کہا کہ وہ جو کبھی اللہ کی کتاب مین کوئی بات مخالف قول اپنے دانشمندون کے اور درویشون کے پاتے تو انہین کا قول مانتے اللہ کی کتاب کا حکم نہ قبول کرتے علما نے کہا ہے کہ اگر مخالف حکم خدا کے کسی کا کہنا ماننا اس کا معبود ٹھیرا لینا ہے تو پھر فاسق کو باوجودیکہ وہ برخلاف حکم خدا کے شیطان کی متابعت کرتا ہے کیون نہین کافر کہتے۔ جیسا کہ خارجی لوگ فاسق کو کافر کہتے ہین برخلاف اسکے سو وجہ اس کی یہ ہے کہ فاسق اگرچہ موافق کہنے شیطان کے عمل کرتا ہے لیکن اسکو حاکم نہین جانتا۔ اس واسطے اسے لعنت کرتا ہے اور ذلیل جانتا ہے یعنے غفلت سے موافق مرضی شیطان کے اس سے عمل بد ہوتے ہین نہ یہ کہ یہ اس کو اپنا حاکم معظم جانکر اس کی اطاعت کرتا ہے اور یہ عذر ان لوگون کے حق مین کارگر نہین جو اپنے مولویون اور درویشون کی عظمت اور صدق سے خلاف حکم خدا کے متابعت کرتے ہین کہا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین کہ مین نے دیکھا کئی ایک مقلد فقیہون کو پڑھی مین نے انپر آیتین قرآن کی درباب کئی مسائل کے جو مخالف تہین وہ آیتین ان مسائل مین ان کے مذہب سے پس نہ مانی اونہون نے وہ آیتین اور رخ نہ کیا ان کی طرف اور حیران سے ہوکر میری طرف دیکھنے لگے کہ کیون کر عمل ہوسکے ان آیات پر جس حالت مین کہ ہمارے بزرگون سے ان کے خلاف روایتین آچکی ہین اگر تو اے مخاطب تامل کرے ٹھیک تو پاوے تو

فتح العزیز مین نیچے آیت فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کے لکھا ہے
درینجا باید دانست چنانچہ عبادت غیر خدا مطلقاً شرک وکفرست اطاعت غیر او تعالی
نیز بالاستقلال کفرست ومعنی اطاعت غیر بالاستقلال آنست کہ اورا در تبلیغ احکام
خدا نستہ ربقہ تقلید او در گردن اندازد و تقلید او را لازم شمارد و باوجود ظہور مخالفت
حکم او با حکم او تعالی دست از اتباع او برندارد واین ہم نوعی ست از اتخاذ انداد کہ در آیتہ
کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ
نکوہش آن فرمودہ اند انتہی ۔ اور مولوی اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تنویر
العینین مین لکھا ہے۔ کیونکر جائز ہوگا لازم کر لینا ایک شخص مقرر کی تقلید کو باوجود
قدرت کے رجوع کرنے پر ان روایتون کیطرف جو منقول ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
صاف صاف دلالت کرتی ہین خلاف پر اس امام کی بات کے جس کی تقلید لازم کیا
ہے پھر اگر نہ چھوڑا کسی نے اپنے امام کی بات کو تو اس کے دل مین شرک گھسا ہوا ہے جیسا کہ دلالت
کرتی ہے اسپر حدیث ترمذی کی جو روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ اس نے پوچھا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ یعنے بنا لیا اپنے مولویون اور مشائخون کو جدی
جدی رب ورے اللہ کے اور مسیح مریم کے بیٹے کو ۔ پس کہا عدی نے یا رسول اللہ ہم نے
تو نہین ٹھیرایا تھا اپنے مولویون اور مشائخون کے جدی جدی رب تب فرمایا حضرت نے رب
ٹھیرانا یہی ہے کہ حلال سمجھا تم نے انکی حلال کہی ہوئی چیز کو اور حرام سمجھا تم نے انکی حرام
کہی ہوئی چیز کو انتہی ۔ حاصل یہ کہ جو شخص کسی کی تقلید اپنے اوپر لازم سمجھ لیوے اور باوجود مخالف معلوم
ہو جانے حکم اوسکے کے ساتھ حکم خدا اور اس کے رسول کے اسکی اتباع نہ چھوڑے تو اس نے بحکم آیۃ اِتَّخَذُوْا
اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ کے خدا کا شریک ٹھیرایا اور مستحق ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہنے کا ہوا
اسلئے کہ فرمایا اللہ تعالے نے مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ

کہ ارباب سے یہ مراد نہین کہ یہود اور نصاری نے اپنے مولویون اور درویشونکو حقیقی خدا
ہونیکا اعتقاد کر لیا تہا بلکہ مراد یہہ ہی کہ انہون نے اطاعت کی تہی اپنے مولویون اور
درویشون کی بیچ امر اور نہی ان کی کے نقل کی گئی ہے کہ تحقیق عدی بن حاتم تہا نصرانی
پس آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حال آنکہ حضرت پڑہ رہے تہے سورہ برأت پس
جب پہونچے اس آیت تک کہا عدی نے پس کہا مین نے (حضرت کو) نہے ہم پرستش کرتے انکی
پس فرمایا حضرت نے کیا نہین حرام کہتے تہے تم اس چیز کو کہ حلال کیا ہے اللہ نے اسکو پس حرام جانتے
تہے تم بہی اسکو اور حلال کرتے تہے تم اس چیز کو کہ حرام کیا ہے اسکو اللہ نے پس حلال جانتے تہے تم
بہی اسکو پس کہا مین نے ہان فرمایا حضرت نے پس یہی ہے پرستش انکی انتہے اور کہا شاہ
ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کہ جس کسی نے کہ اپنے امام کو ایسا سمجہہ لیا کہ اس کے
شان سے خطا بعید ہے تو اس نظر سے اگرچہ کوئی دلیل خلاف قول اس امام کے ملے تو بہی
اس کی تقلید کو نہ چہوڑے تو وہ شخص داخل ہے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مین چنانچہ عقد الجید مین لکہا ہے کہ جو شخص ہو عامی
اور فقہا مین سے کسی ایک شخص کی تقلید کرے یہہ سمجہہ کر کہ ایسے شخص سے خطا محال
ہے اور یہہ جو کہتا ہے سو البتہ ثواب ہی اور اپنے دل مین اس بات کو پوشیدہ رکہے
کہ اس کی تقلید نہ چہوڑونگا۔ اگرچہ اس کے خلاف پر دلیل قائم ہو جاوے تو وہ شخص پس
یہ دلیل اس حدیث کی کہ جس کو روایت کیا ہے ترمذی نے عدی بن حاتم سے کہ کہا اس نے
کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے (یہ آیت) اِتَّخَذُوْا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ٹہیرایا ہے اپنے مولویون
اور درویشون کو مالک سوای اللہ سے فرمایا کہ وہ لوگ ان کی پرستش تو نہین کرتے تہے
لیکن ان کا یہ حال تہا کہ جب چیز کو ان کے واسطے وہ حلال کر دیتے اسکو حلال جانتے اور جب
انپر کوئی چیز حرام کر دیتے تو اس کو حرام جانتے۔ اور شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر

لوگون پر متابعت کرنی ایک خاص کی ان ائمہ سے سوائے اورون کے تو ٹھرایا اسکو
بمنزلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ کفر ہے اسی طرح لکھا ہے علامہ ہارون مرجانی
حنفی نے ناظورة الحق فے فرضیة العشاء وان لم یغب الشفق
مین بہی - اور شیخ محی الدین بن عربی نے فتوحات مکیہ مین لکھا
ہے کہ جب کہ صحیح ہو کوئی حدیث اور اس کے مقابل پایا جاوے قول کسی صاحب یا
امام کا تو نہین ہے راہ طرف پہر جانے کی حدیث سے بلکہ چھوڑ دیا جاوے گا قول اس
امام اور صاحب کا اس حدیث کی خاطر پہر کہا کہ نہین جائز ترک کرنا کسی آیت کا
یا کسی حدیث کا کسی صاحب یا امام کے قول سے اور جو کوئی ایسا کرے پس وہ گمراہ
ہوا اور نکل گیا خدا کے دین سے - اور کہا عبدالوہاب شعرانی نے میزان شعرانی
مین کہ سنا مین نے سردار اپنے علی خواص رحمة اللہ علیہ سے کہ فرماتے تھے
کہ جو مومن کہ ہمیشہ ایک ہی مذہب کا مقلد رہے نہین کامل ہوتا عمل اس کا ساتھ
شریعت کے اور شیخ امام طحاوی جو کہ اکابر حنفیون اور تیسری صدی کے علماء
مین سے ہے فرماتا ہے کہ کیا جو کچھ ابو حنیفہ نے کہا ہے مین بہی وہی کہون گا -
اور کہا کند ذہن اور تعصب والے کے سوا کوئی اور بہی تقلید کرتا ہے - اس
قصہ کو حافظ ابن حجر نے لسان المیزان مین نقل کیا ہے پہر ابن حجر نے کہا ہے کہ
یہ بات امام طحاوی کے مصر مین اڑ گئی (اور) یہانتک (مشہور ہوئی) کہ مثل
اور کہاوت بن گئی یہہ ساری کلام علامہ محمد حیات نے اتحاف فی بیان الاختلاف
مین نقل کی ہے - اور شیخ محی الدین بن عربی نے خاتمہ فتوحات مکیہ مین
لکھا ہے - کہ جس بات کی مین تجھے وصیت کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ اگر تو عالم ہے تو
تجھکو جو اللہ تعالے نے دلیل دی ہے اس کے برخلاف عمل کرنا حرام ہے اور جب
تجھے دلیل حاصل ہوسکتی ہے - تو پہر تجھے اپنی ذات کے سوا کسی اور کی تقلید حرام ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ یعنی جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ
نے اوپر اس کے جنت اور جگہ اس کی آگ ہے اور نہین واسطے ظالمون کے کوئی
مددگار اور فرمایا **اللہ تعالے** نے سورہ نسا مین اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ
وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا
یعنے تحقیق اللہ نہین بخشتا ہیہ کہ شریک ملایا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے
جو سوا اس کے ہے واسطے جس کے چاہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ
اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ دور **فائدہ** یہ دونون آیتین صریح دلیل مین
اس بات پر کہ مشرک ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین جلتا رہے گا اور اس کی بخشش کبھی نہوگی
اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر جلایا جاوے اور ٹکڑے
ٹکڑے کیا جاوے تو بھی شریک نہ کر تو اللہ کے ساتھ چنانچہ **ابن ماجہ** مین روایت ہے ابی
الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے
تو اور جلایا جاوے تو۔ اور اس بات مین کچھہ بھی شک نہین کہ تقلید کسی کی خواہ ائمہ
اربعہ مین سے ہو خواہ ان کے سوائے کی ہو اور شرک ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور اسی
کے قائل ہین اور علما بھی چنانچہ علامہ معین الدین نے **دراسات اللبیب
فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب** مین لکھا ہے کہ کہا ابن غرتی ہدایہ کے
حاشیہ مین جو شخص کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور خاص ایکھی مجتہد
کے مذہب پر اڑا رہے اور یہہ سمجھے کہ اسیکی بات صحیح واجب الاتباع ہے اور کسی کے
ائمہ مین سے نہین ہے پس وہ گمراہ جاہل ہے بلکہ کافر بھی ہو جاتا ہے اس سے
توبہ کروانی چاہیے۔ پس اگر توبہ کرے تو بہتر ہے ورنہ قتل کیا
جاوے کیونکہ جب کہ اس نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ واجب ہے

موجب عمل کرین اگر عالم ہون یا علما کی پیروی کرین اگر نا واقف ہون - اور
شیخ عبد الحق محدث دہلوی حنفی بہی اسیبات کے مقر ہین کہ طریق متقدمین کا
یہی تہا کہ کسی ایک کی خاص کر تقلید نہین کیا کرتے تہے اور اس قول کو آیت
اور حدیث اور اجماع کیطرف مستند فرماتے تہے اور کلام سے حافظ الحدیث
ابن حجر کی بہی استشہاد کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ انصاف اور عدل اسی مین ہے
چنانچہ **تحصیل التعرف**[له] **فی معرفت الفقہ والتصوف** مین لکہا
ہے کہ مجتہدون کے اتباع اور ان کی پیروی واجب ہونے مین دو طریق ہین سو
متقدمین کا یہہ طریق تہا کہ وہ خاص مذہب اور ایک ہی مجتہد کے اتباع کو واجب
نہین جانتے تہے بلکہ مجتہدون کا طریق عمل کرنا اپنے اجتہاد کے بموجب تہا اور عوام
کا طریق یہ تہا کہ علماء سے فتوے پوچہہ لیتے اور خاص ایک ہی کی متابعت کے بدون انکی
طرف رجوع کرتے - حافظ ابو محمد بن حزم رحمۃ اللہ علیہ ظاہری نے کہا ہے کہ قرون
ثلثہ مین جو کہ خیر القرون ہین ہمین نہین معلوم کہ کسی نے خاص ایک ہی کے قول کو پکڑ
رکہا ہو بلکہ یہ امر ان تینون قرنون کے بعد جو سب قرنون سے بہتر ہے نکلا ہے اور
اسپر کسی کا انکار نہین ہوا تو اب یہ بمنزلہ اجماع کے ٹہیرا - اس پہ یہ دلیل پیش
کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ اگر تمہین خبر نہ ہو تو خبردار لوگون کو سے
پوچہہ لیا کرو اور کہتے ہین کہ لوگون کو حکم ہے کہ قرآن اور حدیث اور اجماع کے
بموجب عمل کرین اور علماء کے فتوون کے پیچہے لگین جب بات یون ٹہری تو ایک ہی
مذہب کو اپنے لیے خاص اور معین کر لینے کی کیا وجہ ہے یہانتک کہ کہا کہ یہہ بات
انصاف اور عدل کے زیادہ تر قریب ہے (اور قابل تسلیم اور لائق عمل ہے) اور
امام ابن حزم نے **نبذ الکافیہ**[له] مین لکہا ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کا اجماع اسپر ہوا ہے کہ التزام ایک مذہب معین کا نہ چاہیے پیرجو کوئی کہ ایسا

اور اگر تو اس درجہ پر نہین بلکہ مقلد ہے تو دیکھنا کہین ایک ہی مذہب کو خاص کرکے لازم نہ
پکڑ لینا بلکہ جیسے تجھے اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہے ویسے ہی عمل کیجیو اور وہ یون ہے
کہ اگر تو خود عالم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھیو اور اہل ذکر وہ لوگ ہین جو قرآن اور حدیث
سے واقف ہین اور خوب جانتے ہین سو جب اہل ذکر سے مسئلہ پوچھنے لگے
تو جہانتک ہو سکے اپنی واردات مین ایسی سہولیت ڈھونڈھیو جس سے تکلیف
اور تنگی جاتی رہے اور اس امر مین اس کے جائز ہونے کا سوال کرتے رہیو یہانتک
کہ تو اسے پالیوے اور (یہ یاد رکھنا کہ) اگر تجھے مفتی یہ کہے کہ تیرے مسئلہ مین یہ
اللہ تعالے یا اس کے رسول کا حکم ہے تو تو نے وہ جواب لے لینا اور اگر یون کہے کہ
یہ میری رائے مین ایسا آتا ہے تو مت لیجیو کسی اور سے پوچھیو - اور ملا عابد سندھی
نے طوالع الانوار حاشیہ در المختار مین لکھا ہے اور مجتہد
معین کی تقلید واجب ہونے پر کوئی بھی دلیل نہین ہے نہ شریعت کے رو سے
نہ عقل کی جہت سے چنانچہ حنفیہ مین سے ابن ہمام نے فتح القدیر (شرح ہدایہ)
مین اور اپنی کتاب مین جسکا نام تحریر الاصول ہے ذکر کیا ہے اور مالکیہ مین
سے شیخ ابن عبد السلام نے مختصر منتہی الاصول مین اور شافعیہ سے محقق
عضد الدین نے بھی اس کے واجب نہ ہونے کی خوب ہی تصریح کی ہے - اور ابن
امیر الحاج نے تیسیر شرح تحریر مین ذکر کیا ہے کہ (سلف) اس پر اجماع کر چکے ہین کہ کسی
حاکم یا مفتی کو ایک ہی شخص کی تقلید اس طرح کہ کسی مسئلہ مین بھی اس کے قول کے
سوا اور کسی کے قول پر نہ دے حکم اور نہ یہ فتوے دے حلال نہین - اور ملا علی
قاری حنفی نے شرح عین العلم مین لکھا ہے کہ یہ تو معلوم ہی ہے کہ اللہ
سبحانہ وتعالے نے کسی کو یہ تکلیف نہین دی کہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی
بنے یا حنبلی بنے بلکہ نہین یہ تکلیف دی ہے کہ وہ سنت کے

دور باید انداخت بالجملہ غرض ازین کلام آنکہ اشتغال بہ تفتیش ظاہر کتاب والسنۃ
وتعلم وتعلیم آن خواہ بخواندن باشد خواہ باستماع مضامین وسعی در اشاعت آن
از جنس اکل وشرب ولباس ست کہ مدار زندگانی بر آن ست واشتغال باحکام فقہ
معتبرہ واشتغال صوفیہ نافعہ از قبیل مراد اد ومصالحہ ست کہ عند الضرورت بقدر حاجت
بعمل آرند وبعد ازان بکار اصلی خود مشغول باشند وعنوان وشعار خود محمدیت خالصہ وتسنن
قدیم باید داشت نہ تمذہب بمذہب خاص وانسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذہب وطرق
مثل دکاکین عطارین باید شمرد وخود را از منسلکان جند محمدی باید ساخت پس چنانچہ
سپاہیان را عنوان سپہ گری شعار ست واعلاء کلمہ سلطانی کاروبار وقتی کہ بہ دوا محتاج
میشوند از ہر دوکانے کہ بدست آید بگیرند وبقدر حاجت بعمل آرند وباقی را براے وقت
ضرورت نگاہ میدارند وبکار وبار خود مشغول میباشند ہمچنین محمدیت خالصہ را شعار خود
باید کرد واقامت ظاہر سنت را کاروبار خود باید داشت واحکام فقہیہ واشتغال صوفیہ
معتبرہ را کہ خالی از شوب فساد وبدعۃ باشد بقدر حاجت استعمال باید کرد وزاید ازان
بآن توغل نباید کرد انتہی **فائدہ** ایضاح الحق مین دوسری جگہہ پر صفحہ ٦٦ مین بہی
تقلید شخصی کے رد کا مضمون مولوی اسمعیل شہید نے خوب بسط سے لکہا ہے لیکن
بسبب خوف طول ہونے کتاب کے ان کے اسی مضمون مذکور پر یہی یہان اکتفا کیا گیا اور
شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی نے بیان الفرقان مین اولیاء الشیطان و
اولیاء الرحمان مین لکہا ہے اور تحقیق اتفاق کیا ہے امت کے پہلون نے
اور اس کے اماموں نے اسپر کہ تحقیق ہر ایک شخص پکڑا جاتا ہے اپنے کلام سے اور چہوڑا
جاتا ہی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی فرق ہی درمیان انبیاء اور غیر ان کے کے
پس تحقیق انبیاء کو واجب ہے ایمان لانا ساتہہ سب باتون انکی کے کہ جن کی خبر دی
ہے انہون نے اللہ کیطرف سے اور واجب ہے فرمانبرداری انکی اس مین

التزام کرے تو اسنے خلاف کیا اجماع کے اور اس کا اس امر مین کوئی پیشوا اور امام نہین
اور اس نے راہ اختیار کی خلاف راہ مومنین کے۔ اور بحر العلوم عبد العلی لکھنوی
حنفی نے شرح تحریر[1] مین لکھا ہے کہ تخصیص ایک مجتہد کی عمل کے باب مین دینگا
دھینگی ہے اوس کیطرف التفات نہ کرنی چاہیے بلکہ یہ تو شریعت کا بدل دینا ہے اور
خدا کی رحمت واسع کا بند کرنا ہے اس لیے کہ شارع نے بندونکو یہی تکلیف دی ہے
کہ جس مجتہد غیر معین کی چاہین تقلید کرین۔ اور مولوی اسمعیل صاحب شہید نے تقلید
شخصی معین کو بدعت حقیقی قرار دیا ہے اور شعبہ رفض کا ٹھیرایا ہے چنانچہ ایضاح[2]
الحق الصریح فی احکام المیت والضریح مین فرماتے ہین۔ بخلاف
قسم ثانی کہ ہر کس را تحقیق احکام قیاسیہ و اشغال صوفیہ و قوانین عربیہ ضرور نیست و
ارادہ و تقلید شخصی معین از مجتہدین و مشائخ در ارکان دین نہ بلکہ ہمین قدر کافی ست
کہ وقتیکہ حاجتے پیش آید از کسی از ایشان استفسار کردہ شود نہ آنکہ ارادہ و تقلیدہم مثل
ایمان بالانبیا از ارکان دین شمردہ شود و لقب حنفی و قادری بمشابہ لقب مسلمان و
سنی اظہار کردہ شود و امتیاز از شافعیان و چشتیان مثل امتیاز از کفار و روافض از
لوازم ترین شمردہ شود و انتقال را از مذہبے بمذہبے یا طریقہ بطریقہ مثل ارتداد و ابتداع
و بغی موجب قتل و ہتک معدود کردہ شود یا دعوی اجتہاد و ولایت را مثل دعوی نبوت یا
دعوے امامت لطریق بغی بر امام حق باعث قتال و امانت قرار دادہ شود آیا نمی بینی
کہ با طاعت قاضی جبر کردن میرسد در اطاعت مجتہد کہ در حکم قاضی دیگر را ہم نمیرسد
چہ جائی آحاد رعایا را انجلاف حکم مجتہد کہ بر ہر کسی قبول آن واجب نیست لاسیما در وقتی
کہ آن کس خود مجتہد باشد کہ او را تقلید مجتہد اول اصلاً جائز نیست و بغی بر امام
حق اگرچہ آن باغی لیاقت امامت داشتہ باشد اصلاً جائز نیست بر خلاف دعوی
اجتہاد کہ در وقتے کہ ملکہ اجتہاد حاصل شود لابد دعوی اجتہاد باید کرد و تقلید را از گردن خود

تو کافر ہوتا ہے مین کہتا ہون کہ یہی بات صحیح ہے کہ بجز رد کرنے خبر متواتر کے نہین ہوتا مگر
اسحالت مین کہ خبر واحد کو ہلکا اور خفیف جانکر انکار کرے تو اس کے انکار سے بھی کافر ہوجاتا ہے
اور کہا امام نووی نے کہ دلیل کا تقاضا تو یہ ہے کہ تعیین (مذہب) لازم نہیں
ہے بلکہ جس سے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوے پوچھ لے پر سہل سہل نہ ڈھونڈا
کرے۔ اور حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین لکھا ہے کہ بنا کتاب اور سنت
کو پیشوا اپنا اور نظر کر ان دونو مین ساتھ تامل اور فکر کے اور عمل کر ساتھ ان دونو
کے اور فریب مت کھا کسی کے قول قوی یا ضعیف اور کلمات صوفیہ سے یعنے
قرآن اور حدیث کے مقابل اور مخالف کسی کا قول مت مان۔ اور علامہ اکمل صاحب عنایہ
نے امام علائی سے نقل کرکے تقریر مین لکھا ہے کہ جبکہ کسی مقلد کو دوسرا مذہب اوفق
حدیث کے معلوم ہو اور اپنا مذہب مخالف حدیث کے تو اس مقلد کو چاہیے کہ اپنے مذہب
سے انتقال کرے اس مذہب کیطرف جو موافق حدیث کے ہو اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ بعض شخص مقلد ہو کر اپنے ہی امام کے
قول کی پیروی کرتا ہے باوجود دیکھ اسکا مذہب دلائل سے الگ ہوتا ہے گویا کہ وہ امام پیغمبر ہے
اسکیطرف مرسل ہوا ہے اور یہ حق سے جدا ہے اور صواب سے دور ہے کوئی دانا اسکو پسند نہیں
کرتا۔ اور انہین نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ ابن حزم نے کہا ہے کہ جو شخص کہتا
ہے کہ تقلید حرام ہے اور کسی کو حلال نہین ہے کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کسی کے قول کو بلا دلیل اخذ کرے دلیل اسکی (ایک تو یہ) آیت ہے اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ
إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ یعنے پیروی کرو اس چیز کی کہ
اتاری گئی طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور مت پیروی کرو سوا اس کے اور
دوستو نکی (اور دوسری) دلیل اسکی یہ آیت ہے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا

کو امر کرنے مین اُسکا بخلاف اولیاء کے پس تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین واجب فرمانبرداری انکی ہر ایک امر مین اور نہ ایمان لانا واجب انکی ساری باتون پر بلکہ پیش کیا جاتا ہے امر انکا اور بات انکی اوپر قرآن اور حدیث کے پس جو کچھ کہ موافق ہو ساتھہ کتاب اور حدیث کے واجب ہے ماننا اُس کا اور جو مخالف ہو کتاب اور سنت کے ہوگا مردود خواہ کہنے والا [illegible] ہی ہو اور نیز اُسی مین ہے کہ جو کوئی مخالفت کرے کتاب اور سنت کی نہین ہے وہ اولیاء اللہ سے کہ جن کی پیروی کا اللہ نے حکم دیا ہے بلکہ ایسا شخص یا تو کافر ہوگا زیادتی کرنے والا جہالت مین اور یہہ بات اکثر [illegible] کی کلام مین اور شیخ ابن الہمام حنفیون کے رئیس نے فتح القدیر مین لکھا ہے کہ [illegible] آپ پر خاص ایک معین مجتہد کے قول و فعل کو لازم پکڑنے سے اسکی تقلید واجب ہونے پر کوئی بھی تو دلیل نہین بلکہ دلیل کا مقتضی تو یہ ہے کہ خواہ کوئی سا مجتہد ہو اسکے قول پر جس مسئلہ مین حاجت پڑے عمل کیا جاوے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنی پس پوچھہ لو یاد رکھنے والون سے اگر تم نہین جانتے۔ اور پوچھا جب ہی جاتا ہے جبکہ کوئی حادثہ پیش ہو اور جب وہ آ پڑا تو اُسوقت اگر مجتہد کا قول اسکے پاس ہو اوس پر عمل واجب ہوجاویگا اور غالب یہ ہے کہ ایسے ایسے التزامات فقہا کیطرف سے ہین تاکہ لوگ رخصتون کی تلاش سے باز رہین اور نہین تو عامی ہر مسئلہ مین مجتہد کا وہی قول لیویگا جو اسپر آسان ہو اور مین نہین جانتا کہ اس کو نقل اور عقل مین سے کون مانع ہے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا متلاشی رہنا ایسے مجتہد کے قول سے جسکو اجتہاد کرنا جائز ہو دی مجھکو معلوم نہین کہ شرع نے اسپر اسکی مذمت کی ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر سہولت کو محبوب کہتے تھے۔ اور ملا علی قاری حنفی نے منح الکاز ہر مین لکھا ہے کہ خلاصہ مین ہے کہ جو کوئی رد کرے کسی حدیث کو [illegible] مشائخ نے وہ کافر ہوجاتا ہے اور کہا پچھلے فقہانے اگر وہ حدیث متواتر ہو

خوب سمجھ لے کہ اس نے تمام امت اول سے آخر تک کا یقیناً خلاف کیا اسمین کوئی شبہ
نہین ہے اور وہ اپنے واسطے سارے تینون زمانہ محمودہ مین نہ سلف پاتا ہے اور
واللہ سواس نے بیشک مومنین سے الگ راہ اختیار کی پناہ دے اللہ تعالے
اسنے اور عقد الجید[۵۱] مین لکھا ہے کہ ہم کسی فقیہ پر کوئی ہو یہ ایمان نہین لائے
ہین کہ اللہ تعالے نے فقہ اسکو بذریعہ وحی کے بھیجی ہے اور ہم پر اسکی اطاعت
فرض کردی ہے اور یہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم اُنہین سے کسی فقیہ کے مقلد ہوتے ہین تو
یہ تقلید اسلیے ہے کہ ہم جانتے ہین کہ یہ فقیہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے آگاہ
ہے اسکا قول اسے خالی نہین۔ کہ یا تو صریح کتاب اور سنت سے ماخوذ ہوگا یا دونون
سے کسی طرح کے استنباط کے ذریعہ سے مستنبط ہوگا یا اوسنے بواسطہ قرائن کے جان لیا
ہوگا کہ فلانی صورت مین حکم فلانی علت سے متعلق ہے اور اس معرفت پر اس کی
خاطر جمع ہوگئی ہوگی اور اس نے غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کرلیا ہے پس
گویا کہ یہ کہتا ہے کہ مین نے ٹھیک گمان کرلیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا
ہے جب یہ علت پائی جاوے تو اس جگہ یہی حکم ہے اور مقیس اس عموم کے تلے داخل ہے سو
یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہے لیکن اس کی اس راہ مین ظن ہین اور اگر
ایسا نہ ہوتا تو کوئی مومن کسی مجتہد کا مقلد نہ ہوتا پس اگر ہمکو رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
جسکی اطاعت اللہ نے ہمپر فرض کی ہے صحیح سند سے ایسی ملجاوے کہ اس فقیہ کے مذہب
کے خلاف پر دلالت کرتی ہو۔ اور ہم اس حدیث کو ترک کرین اور اس ظن اور تخمین
کے ہی تابع رہین اور ہم سے بڑا ظالم کون ہے اور ہمارا عذر قیامت کے دن پروردگار
عالمون کے سامنے کیا ہوگا عقد الجید[۵۲] ہی مین لکھا ہے سمجھ لے
مجتہد کی تقلید دو قسم کی ہے واجب اور حرام۔ پس ایک تو یہ
ہے کہ باعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اس کی تفصیل یہ ہے

أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا یعنے اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان
کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتارا اللہ نے کہتے ہین بلکہ پیروی کرین گے ہم اس چیز کی
کہ پایا ہم نے اوپر اس کے باپون اپنون کو - اور اللہ تعالی اسکی مدح مین جو تقلید نکرے
فرماتا ہے فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ هَدَاهُمُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ یعنی پس خوش خبری دے
بندون میرےیون کو وہ جو سنتے ہین بات کو پس پیروی کرتے ہین بہتر اوس کی کی
یہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے اور یہ لوگ وہی ہین صاحب عقل خالص کے اور
فرمایا اللہ تعالی نے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ
كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ یعنی پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے
پس پھیر دو اس کو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے
اور دن پچھلے کے - سو اللہ تعالی نے تنازع کے وقت حادثہ پیش کرنا بجز قرآن اور
حدیث کی کسی طرح مباح نہین کیا اللہ اسی سبب تنازع کے وقت قول قائل کیطرف
ردکرنا حرام ہوگیا - اس لیے کہ بجز قرآن اور حدیث کی ہے اور بیشک تمام صحابہ کا
اجماع اول سے آخر تک اور تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اور تبع تابعین کا
اجماع اول سے آخر تک اس تقلید سے باز رہنے پر اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہے - کہ
کوئی شخص اپنے مین سے کسی انسان کے قول کی طرف یا اپنے سے پہلے
کے قول کیطرف قصد کرے پھر وہ تمام اقوال کو اخذ کرے - پس جس شخص
نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال یا امام مالک کے تمام اقوال یا امام
شافعی کے تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال اخذ کیے اور ان مین سے یا ان
سے علاوہ اپنے متبوع کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہین لیتا اور جو قرآن اور حدیثین
آیا ہے اسپر اعتماد نہین کرتا اسکو کسی انسان معین کے قول سے مطابق کرکے تو وہ

جیسے بیوقوف ممنوع التصرف پھر اگر اُسکو حدیث ملجاوے اور صحت کا یقین بھی کرے
تو بھی نمانے کیونکہ اسکا ذمہ تقلید مین لگا ہوا ہے پس یہ اعتقاد فاسد ہے اور کھوٹی
بات اسکا کوئی شاہد نہین ہے نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات سابقہ مین سے کوئی
نہتھا کہ ایسا کرتا ہو اور اپنے گمان کاذب مین خطا سے غیر معصوم کو حقیقی معصوم
یا اوس کے قول پر عمل کرنے مین معصوم ٹھہرالیا ہے اور اس کے گمان مین یہ ہے کہ
اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور اس کا ذمہ اسی تقلید مین لگا ہوا ہے - ایسے ہی
(مقلد) کے حق مین اللہ تعالیٰ فرمایا ہے وَاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ
یعنے ہم تو ان کے نشان کے پیرو ہین - اور کیا ملل سابقہ کی تحریفات اسی وجہ
کی نہین تہین - اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے وصیت نامہ مین
لکھا ہے و دائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب و سنت عرض نمودن آنچہ موافق باشد در
حیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات
بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست و سخن متقشفہ فقہا را کہ تقلید عالمی را دست آویز ساختہ
تتبع کتاب و سنت را ترک کردہ اند نشنیدن و بدیشان التفات نہ کردن و قربت خدا جستن
بدوری ایشان - اور شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی مین نیچے
آیت مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کے لکھا ہے درین آیت اشارہ است بابطال تقلید
بدو طریق **اوّل** آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر کہ را تقلید میکنی نزد تو محق است یا نے
اگر محق بودن او را نے شناسی پس با وجود احتمال مبطل بودن او چرا او را تقلید میکنی
و اگر محق بودن او را می شناسی پس بکدام دلیل مے شناسی اگر بتقلید دیگرے میشناسی
سخن دران خواہد رفت و تسلسل لازم خواہد آمد و اگر بعقل مے شناسی پس آن را
چرا در معرفت حق صرف نمی کنی و عار تقلید بر خود گوارا می داری طریق **دوم**
آنکہ کسی را کہ تقلید میکنی اگر این مسئلہ را او ہم بتقلید دانستہ است پس تو و او برابر شدید

دہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہین جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور استنباط کی استطاعت
نہین رکھتا - پس اُسکا یہی وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھ لے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فلانے مسئلہ مین کیا حکم فرمایا ہے جب فقیہ بتاوے تو اسکا
اتباع کرے برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اسے استنباط کیا ہو یا منصوص پر
قیاس کیا ہو یہ سب صورتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف رجوع کرتی ہین
اگرچہ دلالۃً ہو اس کی صحت پر تو تمام امت کا ہر ہر طبقہ مین اتفاق ہے - بلکہ اور تمام
امتین اپنے اپنے شرائع مین ایسی صورت پر متفق ہین - اور اس تقلید کا نشان یہ
ہے کہ اسکا عمل مجتہد کے قول پر بشرط مشروط کی ہے کہ سنت کے موافق ہو سو ہمیشہ
جہانتک ہو سکے سنت کی تلاش مین رہے پھر جب ایسی حدیث ملجاوے کہ اس قول کے
مخالف ہو تو حدیث پر عمل کرے اور ائمہ نے یہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے
ہین جب حدیث صحیح ہو جاوے تو میرا مذہب وہی ہے - اور جب تم میری کلام کو
دیکھو کہ حدیث کے خلاف ہے - تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر پٹک دو اور امام
مالک کا قول ہے جو اپنی کلام سے ماخوذ ہوگا - اور اسپر اس کا کلام رد کیا جاوے
گا - سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ جو
شخص میری دلیل سے واقف نہو تو اس کو سزاوار نہین کہ میری کلام کا فتوے
دیوے - اور امام احمد حنبل کہتے ہین کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی تقلید
کرنا اور نہ اوزاعی کی اور احکام وہان سے لے جہان سے انہون نے لیے ہین کتاب
اور سنت سے اور دوسری قسم یہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق مین یہ گمان کرے کہ یہ غایتہ
درجہ کو پہونچ گیا ہے سو ممکن نہین کہ یہ خطا کرے پھر جب اس مقلد کو صحیح صریح ایسی
حدیث ملے کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ چھوڑے یا یہ خیال کرے جب
مین اسکا مقلد ہو گیا تو میرے حق مین اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہ مقلد اپنے

کے جبتک کہ نہ جانے ہمان سے کہا ہے ہمنے (تمام ہوئی عبارت فتاوی ظہیریہ
کی) اور کہا ملا علی قاری نے - پس جبکہ نہ جائز ہوئی تقلید امام کی بغیر دلیل کے
بیچ احکام کے پس کیونکر جائز ہوگی تقلید مقلدین کی کہ وہ نہین پہونچے ہین مجتہدین
کے مرتبہ کو ہان جائز ہے واسطے عامی کے یہ کہ تقلید کرے عالم کی اور اگرچہ وہ
عالم مقلد ہی ہو واسطے ضرورت امر دین کے **وَرَوَى** الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْن
فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ بِسَنَدِهٖ اِلَى الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَالْقَوْلَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالرَّاْيِ وَعَلَيْكُمْ بِاتِّبَاعِ
السُّنَّةِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا ضَلَّ اور روایت کیا ہی شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ
مین ساتھ اپنی سند کی جو امام ابو حنیفہ تک پہونچتی ہے کہ وہ یعنی امام صاحب فرمایا کرتے
کہ بچو لوگو اس بات سے کہ دین مین کوئی بات عقل سے کہو اور لازم پکڑو اپنے اوپر پیروی
حدیث کی کیونکہ جو کوئی اس سے نکل گیا وہ گمراہ ہوگیا - اور امام شعرانی نے **الیواقیت**
والجواہر مین کہا ہے رُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ لَمْ يَعْرِفْ
دَلِيْلِيْ اَنْ يُّفْتِيَ بِكَلَامِيْ وَكَانَ اِذَا اَفْتٰى يَقُوْلُ هٰذَا رَاْيُ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ يَعْنِيْ
نَفْسَهٗ وَهُوَ اَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْهُ فَهُوَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ
یعنے روایت ہی ابو حنیفہ سے کہ وہ کہا کرتے تہے اس کو جو میری دلیل نہ جانتا ہو سزاوار
نہین ہے کہ میرے قول پر فتوے دیوے اور فتوے دیتے ہوئے کہدیا کرتے یہ نعمان بن
ثابت کی راے ہی یعنے اپنے آپ کو مراد لیتے تھے اور جو ہم سے ہوسکا اس مین بہتر ہی
پہر جو شخص اسسے بہتر لاوے پس وہ صواب تر ہے - اور امام زندویسی نے **روضة**
العلماء مین بروایت صاحب ہدایہ کے نقل کیا ہے **عَنْ** اَبِيْ حَنِيْفَةَ
اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكِتَابُ اللّٰهِ يُخَالِفُهٗ قَالَ اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ
فَقِيْلَ اِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُهٗ قَالَ

اور راجح ترجیح ماند کہ تقلید او مے کنی و اگر بدلیل دانستہ است پس تقلید وقتی تمام میشود
کہ تو ہم آن مسئلہ را بہمان دلیل بدانی و الا مخالف او باشی نہ مقلد او چون تو ہم آن مسئلہ
را بدلیل دانستی تقلید ضائع شد - اور نیز شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی[۱۵] ہی
میں نیچے آیت وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا
لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنے اگر پیروی کریگا تو خواہشوں انکی کی پیچھے اس چیز کے کہ آئی تیرے
پاس علم سے تحقیق تو اسوقت البتہ ظالموں سے ہوگا - فرماتے ہیں - ازین آیت
معلوم شد کہ بعد از وضوح دلائل و سطوح براہین تقلید باطل است زیرا کہ اتباع ہوا
بعد مجیئ العلم است - اور مولوی اسمعیل شہید صراط المستقیم میں فرماتے
ہیں پس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد در ان نکند - اور قاضی
ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے رسالہ عمل بالحدیث[۱۵] میں لکھا ہے فَمَنْ تَعَصَّبَ بِوَاحِدٍ
مُعَيَّنٍ غَيْرِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرَى اَنَّ قَوْلَهٗ هُوَ الصَّوَابُ الَّذِيْ يَجِبُ
اِتِّبَاعُهٗ دُوْنَ الْاَئِمَّةِ الْاٰخِرِيْنَ فَهُوَ ضَالٌّ جَاهِلٌ یعنے جو کوئی ایکہی مذہب پر
اڑا رہے سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ جانے کہ اسی کی بات صحیح واجب
الاتباع ہے نکسی اور کی تو وہ شخص گمراہ جاہل ہے - اور ملا علی قاری حنفی نے
اپنے رسالہ سم القوارض میں لکھا ہے وَفِي الظَّهِيْرِيَّةِ
رُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّفْتِيَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ
اَيْنَ قُلْنَا انتہی فَاِذَا كَانَ لَا يَجُوْزُ تَقْلِيْدُ الْاِمَامِ مِنْ غَيْرِ دَلِيْلٍ فِي الْاَحْكَامِ
فَكَيْفَ يَجُوْزُ تَقْلِيْدُ الْمُقَلِّدِيْنَ الَّذِيْنَ مَا وَصَلُوْا اِلٰى مَقَامِ الْمُجْتَهِدِيْنَ نَعَمْ
يَجُوْزُ لِلْعَامِّيِّ اَنْ يُّقَلِّدَ الْعَالِمَ لَوْ مُقَلِّدًا لِضَرُوْرَةِ اَمْرِ الدِّيْنِ انتہی
یعنے اور فتاوی ظہیریہ میں روایت کی گئی ہے ابی حنیفہ سے کہ تحقیق انہوں
نے کہا نہیں حلال ہے واسطے کسی کے یہہ کہ فتوے دے ساتھہ قول ہمارے

کہا کرتے تھے کسی کا قول حجت نہین ہے سوائے (قول) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہون اور یہان بجز طاعت اللہ تعالے اور اس
کے رسول کے کسی کی بات بھی لائق ماننے کے نہین ہے - اور شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ مزنی شاگرد امام شافعی کا اپنی
کتاب مختصر کے ابتدا مین لکھتا ہے مَنْ اَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِیِّ نَهَى الشَّافِعِيُّ عَنْ
تَقْلِيدِهٖ وَتَقْلِيدِ غَيْرِهٖ یعنی جو شخص شافعی کا علم مقصود رکھتا ہے (یعنے جو
شخص ہر ایک مسئلے مین شافعی ہی کی بات پسند کرتا ہے اور اسی کے قول کو ٹھیک جانتا
ہے مین اسکو جتلائے دیتا ہون کہ شافعی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا
ہے اور ناظورۃ الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق مین
لکھا ہے قَالَ الشَّافِعِیُّ رح اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهٗ سُنَّةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ لَهٗ اَنْ يَّدَعَهَا بِقَوْلِ اَحَدٍ یعنے کہا
شافعی نے کہ سب مسلمانون نے اتفاق کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسی کے
قول سے نہ چھوڑی جاوے اور ابن قیم نے اعلام الموقعین مین لکھا ہے کہ کہا شافعی
نے کہ جب پاؤ تم میری کتاب مین (کوئی بات) مخالف سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس قائل ہو جاؤ ساتھ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چھوڑ دو میرے قول کو
اور کہا شافعی نے جب صحیح ہو حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے قول کے خلاف تو
مارو میرے قول کو دیوار پر - اور کہا شافعی نے کہ جب روایت کی جاوے حدیث نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ جاؤن مین طرف اس کی پس سمجھ لو کہ میری عقل ماری گئی
تمام ہوئی عبارت اعلام الموقعین کی اور میزان شعرانی مین لکھا ہے
کہ پہونچا ہم کو طرق صحیحہ سے کہ امام شافعی نے بھیجا کسی کو امام احمد بن حنبل کے پاس اس
بات کے لیے کہ جب صحیح ہو نزدیک تمہارے کوئی حدیث پس بتلاؤ ہم کو تاکہ عمل

اتركوا قولي بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل إذا كان قول
الصحابة يخالفه قال اتركوا قولي بقول الصحابة یعنے روایت ہی کہ امام
ابوحنیفہ سے کسی نے پوچھا اگر آپنے کچھ کہا اور کتاب اللہ اس کے مخالف ہو جواب دیا میرا
قول کتاب اللہ کے مقابلے مین ترک کرو اُس نے پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیث اُس کے مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث کے مقابلے
مین ترک کرو اُس نے پھر پوچھا اگر صحابہ کا قول اُس کے مخالف ہو جواب دیا میرا قول
صحابہ کے قول کے مقابلے مین ترک کرو اور امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر
مین لکھا ہے وكان الإمام مالك يقول ما من أحد إلا ومأخوذ من كلامه
ومردود عليه إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم یعنی اور امام مالک کا یہ حال
تھا کہ کہا کرتے تھے جو ہے سو اپنی کلام مین ماخوذ ہے اور اس کا کلام قابل رد کے ہی
بجز کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وروى الحاكم و
البيهقي عن الشافعي أنه كان يقول إذا صح الحديث فهو مذهبي وفي
رواية إذا رأيتم كلامي يخالف الحديث فاعملوا بالحديث واضربوا بكلامي الحائط
وقال يوما للمزني يا إبراهيم لا تقلدني في كل ما أقول وانظر في ذلك
لنفسك فإنه دين وكان رحمة الله عليه يقول لا حجة في قول أحد دون
رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن كثروا ولا في قياس ولا في شيء
ما ثم إلا طاعة الله ورسوله یعنی اور حاکم اور بیہقی روایت کرتے ہین شافعی سے
کہ وہ کہا کرتے تھے اگر حدیث صحیح ملجاوے تو میرا مذہب وہی ہی اور بیچ ایک روایت کی
ہے کہ کہا شافعی نے جب میری کلام کو دیکھو کہ حدیث کی مخالف ہی تو حدیث پر عمل کرو اور
میری کلام کو دیوار پر پٹک دو اور ایک دن مزنی سے کہا ای ابراہیم ہر ایک بات مین میری
تقلید نکرنا اور اسمین اپنی جان پر رحم کرنا کیونکہ یہ دین ہے ۔ اور (شافعی) ۲

فراغی کرتے تھے وسطر کسی کے بیچ اوس کے اور شیخ الشیخ طحطاوی محمد عبد العظیم رومی ابن ملا فروخ
مکی حنفی نے **قول سدید** مین لکھا ہے اعلم انہ لم یکلف اللہ تعالیٰ احداً من عبادہ بان یکون
حنفیاً او مالکیاً او شافعیاً او حنبلیاً بل اوجب علم الدین بما بعث بہ سیدنا محمداً صلی
اللہ علیہ وسلم والعمل بشریعتہ یعنی جاننا چاہیے کہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون
مین سے کسی کو اس امر کی تکلیف نہین دی کہ وہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے
بلکہ انپر اسی بات پر ایمان لانا وجب کیا ہے جسکے لیے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
کیا اور عمل کرنا انکی شریعت پر۔ اور امام شعرانی نے **میزان شعرانی** صفحہ ۵۲ مین لکھا ہے وکان
الامام ابن عبد البر یقول ولم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام
مذھب معین لا یرٰی صحۃ خلافہ بل المنقول عنھم تقریرھم الناس علی العمل بفتوی
بعضھم بعضاً لانھم کلھم علی ھدی من ربھم وکان یقول ایضاً لم یبلغنا فی حدیث
صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احداً من الامۃ بالتزام
مذھب معین یعنی ابن عبد البر کہا کرتے تھے کہ کسی امام سے حکم دینا التزام مذہب معین کا اپنے اتباع
کو مروی نہین ہے۔ بلکہ ایک دوسرے کے فتوی پر عمل کرنیکی تقریر اور اجازت ان سے منقول ہے اور
تھے کہتے ابن عبد البر (یہ بات) بھی کہ نہین پہونچا ہم کو کسی حدیث صحیح مین اور نہ ضعیف مین کہ
تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنی امت مین سے ساتھ التزام مذہب
معین کے۔ اور امام شعرانی نے **میزان شعرانی** صفحہ ۵۳ مین لکھا ہے وروی البیھقی عن مجاھد
وعطاء انھما کانا یقولان ما من احد الا ومأخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت وکذلک کان مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ یقول
یعنی اور روایت کی ہے بیہقی نے مجاہد اور عطا سے کہ تحقیق وہ دونو تھے کہتے کہ جو ہے سو اپنی کلام
مین ماخوذ ہے اور اسکا کلام قابل رد کے ہے بجز کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا امام شعرانی
نے اور اسی طرح تھے کہتے مالک بن انس رحمت ہو اسکی انپر **فائدہ** تقلید شخصی کی برائی مین

عمل چین ہم اسیر اللہ ترک کردین ہم کل اقوال کو کہی ہین ہمنے پہلے اس سے یا کہی ہین اور لوگون نے اس لیے کہ تم حدیث کے زیادہ حافظ ہو اور ہم بہت جاننے والے ہین اسکو اور امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر مین کہا ہے وَكَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ يَقُولُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَعَ اللهِ وَرَسُولِهِ كَلَامٌ وَقَالَ أَيْضًا لِرَجُلٍ لَا تُقَلِّدْنِي وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا الْأَوْزَاعِيَّ وَلَا النَّخَعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخُذِ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ یعنے اور امام احمد کہا کرتے تھے کہ کسی کو اللہ اور رسول کے ساتھ کلام کی گنجایش نہین ہے۔ اور ایک شخص سے یہ بہی کہا کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہان سے لے جہان سے انہون نے لیے ہین کتاب اور سنت سے

فائدہ امام شعرانی نے میزان شعرانی مین لکھا ہے۔ کہ امام احمد بن حنبل کے بیٹے عبداللہ نے امام احمد سے پوچھا کہ ایک شہر مین ایک شخص تو محدث ہے لیکن اسکو صحیح و ضعیف حدیث کی پہچان نہین اور دوسرا وہ شخص ہے جو رائے (یعنے قیاسی باتون) سے واقف ہے ان دونون مین سے مسائل دین کس سے پوچہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ حدیث والے سے پوچہیں اور قیاس والے سے نہ پوچہین اور تھے کہا کرتے کہ اگر حدیث ضعیف بہی ہو تو بہی مجھے بہتر معلوم ہوتی ہے لوگون کی رائے یعنے قیاس کی باتون سے۔ اور جلال الدین سیوطی نے کتاب الرد علی من اخلد الی الارض مین لکھا ہے هَلْ أَبَاحَ مَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيُّ قَطُّ لِأَحَدٍ تَقْلِيدَهُمْ حَاشَا لِلَّهِ مِنْهُمْ بَلْ إِنَّهُمْ قَدْ نَهَوْا عَنْ ذَٰلِكَ وَلَمْ يُبِيحُوا لِأَحَدٍ فِيهِ یعنی ہرگز نہیں مباح کیا مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی نے واسطے کسی کے تقلید اپنی کو پاکی ہے اللہ کو ان سے بلکہ وہ تحقیق منع کرتے تھے اسسے اور نہین۔

(حاشیہ:) ۷ یعنی بعض اقوال ... ۸ ... ۹ ... صفحہ ۳۰ ... صفحہ ۲

انکی اس کتاب مین جو تہے مغالطے کے جواب مین پہلے گذر چلی ہین اور جن علما کی عبارتین بسبب خوف
طول ہونے کتاب کے اسمین درج نہین کی گئی ہین اور شخص معین کی تقلید کو قبیح جاننے والے ہین
اور اسکی برائی اپنی کتابون مین لکھنے والے ہین بعض کے نام بطور مشت نمونہ خروارے یہان نقل
کیے جاتے ہین سو سنو کہ ان مین سے ہین - مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس اور امام شوکانی اور
علامہ محمد زرقانی اور محی السنۃ امام بغوی اور امام غزالی اور ابی جعفر محمد بن جریر طبری اور امام یافعی
اور شیخ عز الدین بن عبد السلام اور محمد بن ناصر حازمی اور محمد فاخر الہ آبادی اور ابو عمر و اور عبد البر اور
محمد بن عبد الوہاب اور محمد بن اسمعیل امیر یمانی اور داؤد ظاہری - اور عبد الرحمن بن محمد بن
خلدون اور ابن دقیق العید اور حبیب اللہ قندھاری اور ملا حسن شرنبلالی اور سید بادشاہ اور
تاج الدین عثمانی اور امام رافعی اور ابن حاجب اور امیر ابن الحاج اور محب اللہ بہاری اور قرافی اور
خطیب بغدادی اور رداری اور امام علائی اور قاضی عضد الملۃ والدین اور سید محمد امین المشہور
با بن العابدین شامی اور حافظ ابو القاسم علی بن حسن اور سید مرتضی اور امام ابو عبد اللہ محمد اور ابو محمد جعفر اور محمد بن محمد مدنی اسد و میاطی
اور ابن ہمام اور قفال اور ابن سید الناس اور زین الدین عراقی - وغیرہ علماء دین نکالا ہم نے انکو معیار الحق اور
اتحاف النبلاء اور الحطہ فی ذکر الصحاح الستۃ اور ہدایت السائل وغیرہ کتابون سے اور سید محمد صدیق
حسن خان صاحب نے ذخر المحتی فی آداب المفتی مین لکھا ہے کہ حنبلیون مین سے قاضی ابو یعلی
بن موسی اور ابو حامد اور حنفیون مین سے امام ابو یوسف اور امام محمد اور زفر بن ہذیل اور شافعیون مین
سے مزنی اور ابن شریح اور ابن منذر اور محمد بن نصر مروزی اور سوا انکے بہت سے علما انکے اور مالکیون
مین سے اشہب بن عبد الحکم اور ابن قاسم اور ابن وہب سب لوگ کسی کے مقلد نہین تھے اور کہا ابو الغنائم
محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول مین کہ بڑے بڑے
فقیہ متبحر خوب بیان کرنیوالے اپنی تحقیق سے ٹھیک ٹھیک پہنچانے والے کسی کی تقلید نہ کرنیوالے تیس علماء ہین
محمد بن مسلم زہری یحیی بن سعید انصاری عبد الرحمان بن عمرو اوزاعی عبد اللہ بن مبارک حنظلی یحیی بن
سعید قطان عبد الرحمان بن مہدی یحیی بن یحیی تمیمی امام احمد بن محمد بن حنبل - علی بن عبد اللہ مدینی

بسبب خوف طول ہونے کتاب کے صرف اسیقدر علما کے اقوال پر اکتفا کیا گیا ہے اسلیے کہ جو آدمی حق کا متلاشی ہوگا وہ اسے خوب سمجھ لیویگا کہ تقلید شخص معین بہت ہی بری اور قبیح چیز ہے اور متعصب بے وقوف کو اگر دفتروں کے دفتر دکھلائے جاوین تو بھی اسکو کچھ فائدہ نہیں ہونے کا اور متعصب وہ ہی ہوتا ہے جو عقل کا اندہا ہو اور اندہے کے سامنے رونا اپنی آنکھیں کھونا ہے

پانچوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالوں کو یہ دیتے ہین کہ چاروں اماموں مین سے ایک کی تقلید اگر واجب نہوتی تو بڑے بڑے عالم فاضل محدث اور مفسر اور فقیہہ ان مین سے کسی کے مقلد بھی نہوتے **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ بجز بعض متعصب علما کے ایک امام کی تقلید کو واجب کیا مباح تک بھی کوئی نہین کہتا بلکہ خاص ایکہی کی تقلید کو بعضوں نے شرک اور بعضوں نے کفر اور بعضوں نے حرام اور بعضوں نے باطل اور بعضوں نے قبیح لکہا ہے چنانچہ صاحب تفسیر نیشاپوری اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری اور فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور انکے بیٹے شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی اسمعیل شہید اور سید محمد نذیر حسین صاحب اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب جو کہ آجکل باعث کثرت تصنیف و تالیف پہلے علماؤن پر بھی سبقت لیگئے ہین اور محمد ملقب بالمعین صاحب دراسات اللبیب اور جلال الدین سیوطی اور محمد عبد العظیم رومی بن ملا فروخ مکی اور امام نووی اور ابن حجر عسقلانی اور علامہ ماردن مرجانی اور شیخ محی الدین بن عربی اور عبد الوہاب شعرانی اور امام طحاوی اور ملا عابد سندہی اور ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق دہلوی اور امام ابن حزم اور بحر العلوم عبد العلی لکہنوی اور شیخ ابن ہمام اور شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی اور علامہ اکمل صاحب عنایہ اور امام ابن قیم اور ابن تیمیہ الحرانی اور عبد اللہ بن امام احمد اور مزنی شاگرد امام شافعی خصوصًا خود امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل یہ چہار امام اور سب علما مذکورین شخص معین کی تقلید کرنے سے لوگوں کو منع کرتے اور اس کی برائی بیان کرتے ہوئے چلے آئے ہین اور عبارتین

وہاں خود مستولی تہی ساخت انتہی اور تاریخ ابن خلکان مین لکہا ہے سنہ ۶۲۴ ہجریہ مین عیسی بن ملک نامی ایک بادشاہ تہی سلطنت والا ابو حنیفہ کے مذہب پر تہا اور ایسے درجہ کا متعصب تہا کتاب مسعودی اسکو تمام یاد تہی لوگون کو حنفی مذہب اختیار کرنے کی ترغیب دیتا تہا اور کہتا تہا کہ سب ابو حنیفہ ہی کے اقوال پر عمل کرو صاحبین یعنے ان کے شاگردون کے اقوال پر بہی عمل نکرو اسکے حکم بموجب فقیہون نے ایک ایسی کتاب اسکو بنا دی تہی کہ جس مین بجز اقوال ابو حنیفہ کے اور کسیکا بہی کوئی حکم نتہا اور اسکو بہی اس نے یاد کر لیا تہا اور بسبب تعصب اپنے مذہب کے جسقدر شافعی مذہب والے اس کے ملک مین تہے سبکو اس نے قتل کر ڈالا تہا ۔ انتہے ملخصًا واللہ اعلم بالصواب

چھٹا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلد ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ معنے قرآن شریف کے بدون مجتہد کے اور کوئی نہین سمجہ سکتا جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بات غلط اور واہی ہے جو شخص کہ عربی زبان سمجہتا ہو وہ معنے قرآن کے بہی بیشک سمجہ سکتا ہے چنانچہ خود اللہ تعالے نے قرآن مجید فرمایا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنیوالا ۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ یعنے وہ جس نے اٹہایا بیچ ان پڑہون کے پیغمبر انہین مین سے پڑہتا ہے اوپر انکے نشانیان اسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکہاتا ہے کتاب اور حکمت اور تحقیق تہے پہلے اس سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے اور فرمایا اللہ تعالے نے قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ یعنے قرآن ہے عربی زبان کا جسمین کجی نہین شاید کہ وہ ڈرین اور فرمایا اللہ تعالے نے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا یعنے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اتاری اپنے بندہ پر کتاب اور نہ رکہی اسمین کچہ کجی اور فرمایا اللہ تعالے نے وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ یعنے ہم نے اتارین تیری طرف آیتین واضح فائدہ قرآن وہ کلام فصیح ہے کہ جسکی مثل بڑے بڑے فصیح اور بلیغ عرب کے ایکسو بہی نلا سکے اور کلام فصیح

یحیی[۱۲] بن معین ۔ اسحٰق[۱۱] بن ابراہیم[۱۲] حنظلی محمد[۱۳] بن یحیی ازہلی محمد بن اسمٰعیل[۱۳] بخاری صاحب اصح الصحاح ۔ ابوزرعہ عبید اللہ بن عبدالکریم ۔ ابوحاتم[۱۵] رازی ۔ ابراہیم[۱۶] بن اسحٰق حربی ۔ مسلم بن[۱۷] حجاج نیشاپوری ۔ عثمان[۱۸] بن سعید دارمی ۔ ابوعبد[۱۹] اللہ عبدی ۔ ابوعیسیٰ[۲۰] ترمذی ۔ ابوبکر[۲۱] جارودی ۔ ابوعبداللہ[۲۲] مروزی ۔ ابوعبد[۲۳] الرحمان نسائی ۔ ابوبکر[۲۴] خزیمہ ۔ ابوداؤد[۲۵] سجستانی ۔ عبدالوہاب[۲۶] عبدی ۔ موسیٰ بن[۲۷] ہارون ۔ حسن بن[۲۸] علی معمری ۔ محمد[۲۹] بن عقیل بلخی ۔ سفیان[۳۰] بن عیینہ ہلالی ۔ اسی طرح لایا ہے اسکو حاکم ابوعبداللہ نے کتاب معرفت علوم حدیث کے انتہے **دوم** التزام مذہب معین مین حکم اور خطاب شارع کا صادر نہین ہوا بلکہ معین کر لینا کسی مذہب کا قرآن اور حدیثون کے صاف مخالف ہی اور بیان اسکا جو تہے مغالطہ کے جواب مین پہلی گذرا ۔ پس معلوم ہوا کہ جس عقیدہ اور عمل پر حکم خدا اور رسول ناطق نہ ہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہے چنانچہ **بخاری[۱] اور مسلم** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اسمین سے پس وہ مردود ہے ۔ اور یہ بات مثل آفتاب کے روشن اور ظاہر ہے کہ چوتہی صدی تک مسلمانون مین تقلید مذہب احد معین کا رواج نہ تہا چنانچہ **حجۃ اللہ[۳۱] البالغہ** مین لکہا ہے اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا قَبْلَ الْمِائَۃِ الرَّابِعَۃِ غَیْرَ مُجْمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ لِمَذْھَبٍ وَّاحِدٍ بِعَیْنِہٖ جان تو کہ تحقیق پہلے چوتہی صدی کے نہین جمع ہوئے تہے لوگ خاص ایک ہی مذہب معین کی تقلید پر اتنہے اور ابوحنیفہ کے مذہب کو تو امام ابویوسف اور بعض حنفی مذہب کے ظالم اور متعصب بادشاہون نے جبرا وقہرا رواج دلوایا ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز نے **بستان المحدثین[۳۲]** مین لکہا ہی ابن حزم در جاے نوشتہ است کہ این دو مذہب در عالم ازراہ ریاست وسلطنت رواج و امتیاز گرفتہ اند مذہب ابوحنیفہ و مذہب مالک زیرا کہ قاضی ابی یوسف قضاے ممالک بدست آوردہ از طرف او قضاۃ میرفتند پس بر ہر قاضی شرط میکرد کہ عمل و حکم بمذہب ابوحنیفہ نماید و در اندلس یحیی بن یحیی را نزد سلطان آن وقت بحدے تمکنت و جاہ حاصل گشت کہ ہیچ قاضی و حاکم بے مشورہ او منصوب نمیشد پس او غیر از یاران

رسول اللہ تک پہونچائی جاہیے ویسی ہی سند روایت فقہ کی مقلدون کو اپنے امام
تک پہونچانی ضرور ہے۔ خصوصا حنفیون کو کہ وفات امام اعظم کے بعد ڈیڑہ سو برس
کے بعد ہجرت سے تو انہین کیون کر معلوم ہو کہ یہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے
یا اور کسی کا اور سند حدیث کی اس زمانہ مین بہ نسبت سند روایت فقہ کے بہت
آسان ہے اس لیے کہ علماے محدثین نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی سعی ان کی تمام
حدیثون کو کس کس تحقیق اور سند سے جمع کیا اور صحیح کو صحیح اور ضعیف کو ضعیف بتا
دیا۔ چنانچہ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مصنفہ ابن حجر مین اور مسک الختام شرح بلوغ
المرام مصنفہ سید محمد صدیق حسن خانصاحب مین اور دراری مضیہ شرح درر البہیہ
مصنفہ امام محمد بن علی الشوکانی وغیرہ کئی کتابون مین یہ بات موجود ہے اسیطرح
سے علمانے موضوع حدیثون کو جدا نکال کر ان کی کتابین بنادی ہین چنانچہ اس باب
مین کتاب فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ محمد بن علی الشوکانی کی اور موضوعات
کبیر اور مصنوع فی معرفۃ احادیث الموضوع ملا علی قاری کی اور تذکرہ ابن طاہر کا اور موضوعا
ابن جوزی اور مجد الدین فیروزآبادی وغیرہ کتابین مشہور ہین اور اسیطرح احوال رواۃ
مین کتابین اسمار الرجال کی جیسے کہ معرفت ثقہ راویون مین کتاب ابن حبان کی اور
ضعیفون مین کتاب بخاری اور نسائی اور عقیلی اور کتاب تاریخ بخاری اور ابن خثیم
کی اور کتاب جرح اور تعدیل مین ابن ابی حاتم کی اور معرفت وطنون اور شہرون راویون
کی مین کتاب طبقات ابن سعد کی اور معرفت مبہم نامون مین کتاب عبد الغنی بن سعید اور
خطیب کی اور معرفت طبقات صحابہ مین کتاب اصابہ ابن حجر کی ہے پس جو شخص کہ عربی
کلام سمجھتا ہے ان کتابون سے سب طرح تحقیق رواۃ کی کر سکتا ہے۔ اور واسطے تحقیق حال
راویون صحاح ستہ وغیرہ کے کتاب تقریب التہذیب ابن حجر کی ان سب باتون مین بہت
مختصر اور کافی ہے بخلاف روایت فقہ کے کہ اسکے راویون کے حال کا کہین بہی پتا

اسکو کہتے ہین کہ جس مین کوئی لفظ ثقیل خلاف محاورہ زبان اور کوئی ترکیب غیر مروج اور اشکال معنوی نہو اور خلاف محاورہ زبان کو غیر فصیح کہتے ہین اور یہہ بات تمامی کتب علم فصاحت مین موجود ہے پس جب ثابت ہوا کہ قرآن کلام فصیح ہے اور روشن بیان ہر عربی زبان سمجھنے والا کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور شرح وقایہ وغیرہ سمجھتا ہے معنی قرآن کے کیونکر نہ سمجھیگا اور ایسا کلام کہ جسکو سوائے خاص دو چار آدمیون کے کسی نے بھی نہ سمجھا ہو قسم کلام غیر فصیح سے ہے اور غیر فصیح بولنے والا باوجود قدرت فصاحت کے احمق گنا جاتا ہے اور بسبب عدم قدرت کے عاجز اور یہ دونو نسبتین باری تعالی کے ساتھہ موجب کفر ہین محفوظ رکھے خدا ایسا کلام کہنے سے اور جب سوائے ائمہ اربعہ اور چند مفسرین کے کوئی اور معنے قرآن کے نہ سمجھہ سکتا ہو تو لازم آتی ہے خدا تعالی کیطرف سے ایک تکلیف مالا یطاق کہ جسکی خود قرآن مین خدا تعالی نفی فرماتا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنے نہین تکلیف دیتا خدا تعالی کسی کو مگر اسکی طاقت کے موافق اس لیے کہ کتاب بھیجی ایسی کہ جس کو ہم سمجھہ نہین سکتے اور حکم کیا ہم کو اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ یعنے پیروی کرو اس چیز کی کہ بھیجی گئی ہے تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے۔ اور جبکہ اس زمانہ مین نہ تو کوئی خواص مین سے اور نہ عوام مین سے معنے قرآن کے سمجھہ سکتا ہو تو قرآن کیا معاذ اللہ پہیلیان یا معمے ٹہیرے +

ساتوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والونکو یہہ دیتے ہین ۔ کہ حدیث پر عمل کرنیوالا حال حدیث کے صحیح اور ضعیف اور موضوع ہونیکا اور تحقیق رواۃ کی کسطرح بہم پہونچائیگا جواب اسکا یہہ ہے کہ پہچاننا حدیث تینون قسم یعنے صحیح اور ضعیف اور موضوع کا اٹھارہ قسمون سمیت موقوف ہے تحقیق رواۃ اور حال سند پر اور اسباب مین مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو تو کیا مغالطہ دینگے خود ہی مغالطے مین پڑے ہوئے ہین ۔ اس لیے کہ جس طرح سے صحت حدیث کی بے سند اسکی

اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے واسطے دفع تعارض اور سمجھنے معنے حدیث کے حجۃ اللہ البالغہ میں بیچ ساتوین بحث کے بہت سے فائدے اور عجیب قاعدے بیان کیے مین۔ پس اس سے سمجھا گیا کہ یہہ شبہ حدیث پہ چلنے والون پہ ہرگز ہرگز وارد نہین ہو سکتا بلکہ وارد ہوتا ہے یہ شبہ مقلدون پہ اس واسطے کہ بہت سے مسئلون مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دو دو تین تین روایتین مختلف ایک مسئلہ خاص مین منقول ہین۔ چنانچہ حکم پانی مستعمل مین ہدایہ مین لکھا ہے وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ هُوَ طَاهِرٌ غَیْرُ طَهُوْرٍ یعنے اور کہا امام محمد نے اور وہ ہی روایت ہے ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے (کہ پانی مستعمل) پاک ہے نہ پاک کرنے والا اور ہدایہ ہی مین لکھا ہے ثُمَّ فِیْ رِوَایَةِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ نَجَاسَةٌ غَلِیْظَةٌ یعنے پھر بیچ روایت حسن کے ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نجاست بھاری ہے اور ہدایہ ہی مین لکھا ہے وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُهٗ نَجَاسَةٌ خَفِیْفَةٌ یعنے اور بیچ روایت ابی یوسف کی ابی حنیفہ سے اور وہ قول اسکا ہے نجاست ہلکی۔ اور شرح وقایہ مین لکھا ہے فَاِنْ عُدِمَ الْمَاۤءُ اِلَّا نَبِیْذُ التَّمْرِ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ بِالْوُضُوْءِ بِهٖ فَقَطْ یعنی پس اگر سوا نبیذ تمر یعنے چھوارے کے پانی نہ ملے تو کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو اسے کرے اور شرح وقایہ ہی مین لکھا ہے وَاَبُوْ یُوْسُفَ بِالتَّیَمُّمِ بِحَسْبُ وَمُحَمَّدٌ بِهِمَا یعنے اور امام ابو یوسف کے نزدیک تیمم کرے اور امام محمد کے نزدیک وضو اور تیمم دونو کرے۔ اور ہدایہ مین لکھا ہے وَاِذَا اخْتَلَطَ لَبَنُ امْرَاَتَیْنِ تَعَلَّقَ التَّحْرِیْمُ بِاَغْلَبِهِمَا یعنے دودھ دو عورتون کا جب ملایا گیا تو حرام ہوتی ہے پینے والی پہ وہ عورت جس کا دودھ غالب ہے۔ اور ہدایہ ہی مین ہے وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَزُفَرُ یَتَعَلَّقُ التَّحْرِیْمُ بِهِمَا۔ یعنے کہا امام محمد اور زفر نے دونو حرام

نہین پس اب سوچنا چاہیے کہ تحقیق کرنے والی کر تحقیق روایت حدیث کی آسان ہے یا روایت فقہ کی

آٹھوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جب دو حدیثین مختلف ہون معنون اور حکم مین تو اب عمل کرنے والے حدیث رسول اللہ پر کیون کر عمل کرین گے جواب اسکا یہ ہے کہ جن حدیثونکو مقلدین ائمہ آپسمین مختلف سمجھتے ہین اور ظاہر مین ایک دوسرے کی ضد انکو معلوم ہوتی ہین یہ سبب انکی قصور فہم۔ اور قلت تدبر کا ہے ورنہ شارع کیطرف سے خاص ایک بات مین دو حکم کہ علی سبیل الاختیار نہ ہون کیونکر صادر ہون اسلیے کہ یہہ ایک تکلیف ما لا یطاق ہے کہ ایک چیز کو ایک وقت مین فرمایا ہو کرو اور نہ بھی کرو چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنے نہین تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر طاقت اسکی پر۔ پس اب حقیقت مین شارع کیطرف سے نہین ہونے کا مگر ایک حکم یا زیادہ علے سبیل الاختیار اور منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول مین لکھا ہے کہ کہا ابن خزیمہ نے لَا اَعْرِفُ صَحِيْحَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَلْيَاْتِنِيْ لِاُؤَلِّفَ بَيْنَهُمَا یعنے نہین جانتا مین کوئی سے دو حدیثین صحیح کہ ضد رکھتی ہین آپس مین پس اگر کسی کے پاس ہون تو لے آوے کہ توفیق کر دون مین ان مین۔ پس اب جس کسیکو بسبب قصور فہم اور علم کے اختلاف اور تعارض معلوم ہو دو حدیثون مین تو چاہیے کہ رجوع کرے طرف رسالہ ابن قتیبہ اور کتاب ام شافعی اور کتاب ارشاد الفحول مصنفہ محمد بن علی الشوکانی یمنی کے اور منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول اور حصول المامول من علم الاصول اور ہدایت السائل الے ادلۃ المسائل یہ تینون کتابین سید محمد صدیق حسن خانصاحب کی ان مین بیان ہے توفیق کے قاعدون اور جمع کر لینے دو حدیثون مختلف کا اور جو کوئی یاد کر لے وہ قاعدے تو کچھ مشکل نہین ہے مثل اسکے پر کوئی حدیث مگر شاید کہین

امام مالک کیواسطی معلوم کرنے مطلب مؤطا کے اور معالم السنن خطابی کیواسطی معلوم کرنی مطلب ابوداؤد
کے اور مسک الختام محمد صدیق حسن خانصاحب کیواسطی معلوم کرنے مطلب بلوغ المرام کے اور مجمع البحار
شیخ محمد طاہر کے واسطی تحقیق کرنے معانی کتب حدیث کو اور جامع الاصول اور استذکار ابن عبد
البر کی یہ کتابین دیکھہ لے تو تشویشین اور تکلفات رکیکہ متاخرین کے زائل ہوجاتے ہین
اور یہ سب قسم تحقیق اور سند اور معنی حدیث سے ہے نہ قسم تقلید سے اسلیے کہ حل المعاقد
فی شرح العقائد اور حصول المامول من علم الاصول وغیرہ اصول کی کتابون
مین لکھا ہے کہ تقلید اعتماد کرنا ہے کسی کے قول پر بے دلیل پہچانے اور سمجھنے کے۔ اور اگر
تقلید ہے تو کسی شخص معین کی نہین ہے۔ بلکہ جسکو حق گو اور سچا جانا خواہ بخاری ہو
خواہ مسلم اس کی بات پر عمل کیا اور اب اگر حقیقت مین دیکھیے تو صحیحین کی حدیثین
اور آثار ایسے کمال صحت کو پہونچ چکے ہین کہ ان مین موضوع تو کیا ضعیف
تک بھی کوئی نہین کہتا اور آج تک کسی پرکھنے والے حدیث کے نے ان پر کہین
جرح اور قدح نہین کیا اللہ جزا دے ان محدثین کو اس سعی کی پس اب عمل کرنے
والے کو ان کتابونکی حدیث کو کچھہ تحقیق کرنا ضرور نہین چنانچہ جواہر الاصول
فی علم حدیث الرسول۔ اور نخبۃ الفکر مین لکھا ہے کہ صحیح کی سات قسمین
ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اسکو حدیث
متفق علیہ کہتے ہین اس کے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین
ہو تیسری وہ ہے جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ ہے جو بخاری اور مسلم
کی شرط اور ان کے طور پر ہو پانچوین وہ ہے جو صرف بخاری کے طور پر
ہو چھٹی وہ ہے جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ ہے جو بخاری اور مسلم کے
سوائے اور اہلحدیث نے اسکو صحیح کہا ہے۔ سو جاننا چاہیے کہ مثل اسی کی اعتبار روایت امام
اعظم مین حنفیون نے ہم ایہ سمجھہ رکھا ہے باوجود اس بات کے کہ اسکی سند روایت امام اعظم

ہوجاتی ہین - اور ہدایہ مین بھی لکھا ہے - وَعَنْ اَبِي حَنِيفَةَ فِي هٰذِهٖ رِوَايَتَانِ یعنے اور ابی حنیفہ کے نزدیک اس مین دو روائتین ہین اور منیۃ المصلی مین لکھا ہے وَ اَمَّا سُؤْرُ الْفَرَسِ فَعَنْ اَبِي حَنِيفَةَ فِيهِ اَرْبَعُ رِوَايَاتٍ فِي رِوَايَةٍ نَجِسٌ وَفِي رِوَايَةٍ مَشْكُوكٌ وَفِي رِوَايَةٍ مَكْرُوهٌ وَفِي رِوَايَةٍ طَاهِرٌ - یعنے اپر جوٹھا گھوڑے کا پس بیچ اس کے ابی حنیفہ سے چار روائتین ہین - ایک روایت مین نجس اور ایک روایت مین مشکوک اور ایک روایت مین مکروہ اور ایک روایت مین پاک انتہی - یہ چند مسائل بطور مشت نمونہ خروارے یہان ذکر کیے گئے ہین - اور فقہ کا شاید کوئی باب ایسا ہوگا کہ جو خالی ہوگا اختلاف روایات سے اور اسبات کو ہدایہ اور در المختار اور کنز وغیرہ فقہ کی کتابین پڑہنے والے خوب جانتے ہین پس اب بتلاہیے کہ متبع رائے ابوحنیفہ کا کسپر عمل کرے غرضکہ مقلدون نے اختیار کیا تہا اتباع رائے ایک شخص معین کا سہولت کے لیے اور وہ ایک نہایت اکر نا مشکل ہے دین متین ہین

نانوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین - کہ بہ نسبت حدیث کی کتابون کی فقہ کی کتابین بڑی آسان اور بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی گئی ہین سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات محض کذب اور دروغ ہے اگر کوئی منصف بنظر تحقیق دیکھے تو عبارت حدیث کی کتب فقہ مثل شرح وقایہ اور کنز اور ہدایہ وغیرہ سے لاکھہ درجہ آسان ہے - اور اگر کہین کسیکو کسی حدیث کا مطلب مشکل معلوم ہو اور سمجھہ مین نہ آوے تو فتح الباری اور قسطلانی اور کرمانی یہہ تینون شرحین صحیح بخاری کے واسطے معلوم کرنے مطلب صحیح بخاری کے اور نووی شرح مسلم کے واسطے معلوم کرنے مطلب صحیح مسلم کے اور زرقانی اور مصفی اور مسوی اور محلی یہ چارون شرحین موطا

یہ ہے کہ ایسا شخص بڑا لاادب اور بہت بری اعتقاد والا بے وقوف ہے اس لیے کہ
بڑے بڑے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ اکثر اوقات حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صحبت مین رہتے تھے ان کو تو تمام حدیثین ایک مدت
تک پہونچی ہی نہین تھین ان امامون کو کیا پہونچی ہونگی اور اس دعوے
پر دلیل ہماری یہ حدیثین ہین سُنو **اول** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو یہ حدیث نہین پہونچی تھی جو کہ **موطا امام مالک اور احمد اور
ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ** مین روایت
ہے قبیصہ بیٹے ذویب کی سے کہ کہا آئی دادی (کسی متوفی کی) پاس حضرت ابوبکر
صدیق کے اُس حال مین کہ مانگتی تھی اُن سے میراث اپنی پس کہا واسطے اُس کے
(ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) کہ تیرے لیے قرآن اور حدیث مین کچھ نہین آیا پس پھر
جا یہانتک پوچھون مین لوگون سے شاید کہ اون مین سے کوئی جانتا ہو بیچ حکم پھر
پوچھا ابوبکر نے لوگون سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تھا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا دادی کو چھٹا حصہ پس کہا ابوبکر نے مغیرہ
کو کہ آیا ہے ساتھ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہ سُنا یا دیکھا ہو حضرت سے پس کہا
محمد بن مسلمہ نے مانند اُس چیز کی کہ کہا تھا مغیرہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے **دوم** جنب کی حالت مین بسبب پانی نہ ملنے کے حضرت عمر رضہ
سے تیمم کرنے کی حدیث مخفی رہی تھی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ **بخاری**
مین اور مانند اس کی مسلم مین روایت ہی عمار سے کہ کہا
آیا ایک شخص طرف عمر بیٹے خطاب کی پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین
پایا مین نے پانی پس کہا عمار نے واسطے عمر رضہ کے کیا نہین یاد رکھتے تم تحقیق
تھے ہم بیچ سفر کے مین اور تم (یعنے ہم دونون جنبی ہوے پس تم نے نماز

تک بھی ہرگز نہین ہے - اور اکثر حدیثین جو اس مین درج ہین وہ ضعیف ہین اور بعض
موضوع مین دیکھے جسکا جی چاہے تخریج ہدایہ مین سے کہ اس مین لکھا ہے
تحقیق کرکے کتب موضوعات محدثین سے سو واضح رہے کہ اگر موضوع جانکر انکو پھر
سند پکڑتا ہے تو بہت بڑا مقام خوف کا ہے اسلیے کہ **بخاری** مین روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اُس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
مَن کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنے جو جھوٹ بولے مجھ پر
جانکر بس ٹھکانا سمجھے اپنا دوزخ - اور یہ حدیث بہت صحیح اور متواتر ہے اور جواہر
الاصول فی علم حدیث الرسول مین لکھا ہے کہ حدیث ضعیف
جب کہ ہو موضوع پس نہین ہے جائز عمل کرنا اوسپر (یعنے حرام ہے عمل
کرنا اُس پر) اجماعاً اور نہین جائز ہے روایت اس کی مگر ساتھ بیان وضع کے
پھر اگر موضوع کو صحیح سمجھکر اوسپر عمل کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے - اس لیے کہ نہین
معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے پھر جب بیان کرے شخص معتبر موضوع
ہونا اسکا تو واجب ہے اوسپر ترک کرنا اس کا اور عمل کرنے والا اسپر بعد جاننے (موضوع
ہونے اسکے) کے گنہگار اور فاسق ہے اور واجب ہے اظہار اُسکا اس لیے کہ چھپانا علم کا
حرام ہے انتھی سبحان اللہ کیا خوب مقلد ہین کہ ایسی علما کی کہ جنکو حدیث موضوع اور صحیح
کی بھی خبر نہ تھی اُنکی تقلید کرتے ہین اور انکی کتابون کو بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی
ہوئی بتلاتے ہین اور باوجود ظاہر ہوجانے حال اسحدیث کی اُسی کو سند جانتے ہین اور عمل
کرتے ہین جیسیکہ ہدایہ کی روایتون پر باوجود موضوع معلوم ہونے حدیث کی اسی پر فتوے دیتے ہین

دسواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ ہمارے امام نے تمام مسائل
حدیث ہی سے نکالے ہین اور ان کو سب حدیثین پہونچ گئی تہین جواب اسکا

ہین عبداللہ بن عمر نے کہا کہ بہلا اگر ایک کام کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
ہو اور میرے باپ نے منع کیا ہو تو کہو اتباع رسول اللہ کا ہوگا یا میرے باپ کا
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ششم** جس جگہہ وبا پڑی ہو وہان نہ
جانا چاہیے اور اگر اس جگہہ وبا پڑے جہان رہتا ہو وہان سے وبا کے خوف
سے نہ بہاگنا چاہیے یہ حدیث حضرت عمر وغیرہ بہت سے صحابہ سے مخفی رہی تھی
چنانچہ **بخاری اور مسلم** مین ہے کہ حضرت عمر ملک شام کیطرف نکلے تو رستہ
مین انکو فوجی افسر ملے اور خبر دی کہ شام مین وبا پڑی ہوئی ہے تب حضرت عمر نے
لوگون سے اس بات کا مشورہ پوچھا کہ آیا شام کیطرف جانا چاہیے یا پیچھے لوٹ جانا
چاہیے کسینے کہا شام کیطرف چلنا چاہیے کسینے کہا پیچھے لوٹ جانا چاہیے پھر
عبدالرحمن بن عوف جو کہ اپنے کام کو کہین گئے ہوئے تھے آئے اور انہون نے
کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر کسی زمین مین وبا ہو تو وہان نہ
جاؤ اور اگر اس زمین مین وبا پڑے جہان تم ہو تو وہان سے وبا کے خوف سے
نہ بہاگو **ہفتم** حضرت عمر سے اسقاط حمل کے فیصلے کی حدیث مخفی رہی اور وہ حدیث
یہہ ہے جو کہ **بخاری** مین روایت ہے ہشام سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہ حضرت عمر
نے صحابہ کو قسم دیکر پوچھا کہ کسی نے آنحضرت صلعم سے اسقاط حمل مین کچھہ فیصلہ سنا
ہے مغیرہ نے کہا مین نے سنا ہے کہ حضرت صلعم نے اس مین ایک غلام یا لونڈی بدلہ دینے
کا حکم فرمایا ہے حضرت عمر نے کہا تیرے ساتھہ اسپر کوئی گواہ ہے محمد بن مسلمہ
نے کہا مین بہی گواہ ہون **ہشتم** حضرت عمر کو وارث ہونے زوجہ کی خون
بہاے خاوند سے حدیث مخفی رہی تہی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ **ابوداؤد**
اور ترمذی مین روایت ہے سعید سے کہ کہا تہے عمر بن الخطاب کہتے
کہ دیۃ عصبات کیواسطے ہے اور مقتول کی عورت اس سے وارث نہین ہوتی

نہین پڑہی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی پھر ذکر کیا یہ اپنے سارا حال
روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا سوائے اسکے نہین کفایت کرتا ہی تجھکو
اس طرح سے پس مارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھہ اپنے زمین پر اور
پہونک ماری ان مین پہر مسح کیا ساتھہ ان کے مونہہ اپنے پر اور ہاتھون اپنے پر
سوم حضرت عمر رضہ سے کفار مجوس سے جزیہ لینے کی حدیث بہی مخفی رہی تہی
اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ **موطا امام مالک** مین روایت ہی جعفر بن محمد بن
علی سے نقل کی اس نے اپنے باپ سی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ذکر کیا مجوس کا
اور کہا کہ مین نہین جانتا کیا کرون ان کے باب مین تو کہا عبدالرحمٰن بن
عوف نے گواہی دیتا ہون مین کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تہے ان سے وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سی برتتے ہو **چہارم**
حضرت عمر سے عورتون کے زیادہ مہر باندہنے کی آیت قرآن بہی مخفی رہی
تہی چنانچہ **تفسیر مدارک** مین لکہا ہے کہ حضرت عمر نے مہر کثیر سے
لوگون کو منع کیا جس مین انکے مقابلہ مین ایک بڑہیا کہڑی ہوگئی اور اس نے
کہا کہ خدا تو مہر کی بابت قرآن مین فرماتا ہے وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا یعنی اور دیا
ہو تمنے انکو مال کثیر پس تم کہان سے منع کرتے ہو پس حضرت عمر نے اپنے قول
سے رجوع کرکے اس کی بات تسلیم کر لی **پنجم** حضرت عمر اور حضرت عثمان تمتع سی
منع کرتے تہے لوگون کو اور حضرت علی مرتضے وغیرہ صحابہ اس مسئلہ مین ان کے
مخالف تہی یہ بات **شرح صحیح مسلم اور زرقانی شرح موطا**
امام مالک مین ہے بلکہ **ترمذی** مین لکہا ہے کہ عبداللہ بن عمر بہی اس مسئلہ مین اپنے
باپ کے مخالف رہے کسی نے عبداللہ بن عمر سے حکم تمتع دریافت کیا تو انہون نے حکم جواز
کا دیا پہر سائل نے کہا کہ تمہارا باپ یعنی حضرت عمر تو منع کرتے تہے اس کے جواب

نمبر ۲ (حدیث تیمم سے بھی ناواقفیت)
حضرت عمر کفار مجوس سے جزیہ لینے کی حدیث سے ناواقف تہے نمبر ۳
حضرت عمر ایک آیت قرآن سے بہی ناواقف تہے نمبر ۴
حضرت عمر اور حضرت عثمان تمتع سے بہی منع کرتے تہے نمبر ۵
عبداللہ بن عمر بہی اپنے باپ کے مخالف تہے نمبر ۶

گھر مین جہان وہ مرا ہی عدت پوری کرے یہانتک کہ فریعہ بنت مالک نے جب اپنا
قصہ انکو سنایا تب انکو معلوم ہوا۔ اور اس وقت مطابق فریعہ کی حدیث کے
فیصلہ کیا چنانچہ **احمدؒ اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور**
ابن ماجہ مین روایت ہی فریعہ بنت مالک سی تحقیق زوج اسکا نکلا تلاش
مین اپنے بہاگے غلام کی پہر قتل کیا لوگون نے اس کو بولی پہر پوچہا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہر جاؤن اپنے لوگون مین پس تحقیق زوج
نی میرے نہین چہوڑی میرے لیے جگہہ اور نہ خرچ سو فرمایا اچہا پس جب گئی مین
حجرے مین پکارا مجکو پس فرمایا ٹہر تو اپنے گھر مین جب تک کہ پہونچے لکہا اللہ
کا اپنی مدت کو (یعنے عدت کی مدت پوری ہونے تک) کہا فریعہ نے پس
عدت تمام کی مین نے اُسی گھر مین چار مہینے اور دس دن بولی پس فیصلہ کیا
اسی حکم سے بعد اس کے عثمان نے اور (حسن صحیح کہا اسکو ترمذی اور ذہلی اور
ابن حبان اور حاکم وغیرہ نے **یازدہم** حضرت علی مرتضے پر حدیث عدت حاملہ
کی مخفی رہی تہی یہ بات مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے بلکہ صحیح بخاری کے
صفحہ ۷۲۹ کے متن مین لکہا ہے کہ ابن عباس کا بہی اسی پر فتوی تہا اور اسی کے
حاشیہ پر فتح الباری سے نقل کیا ہے کہ ابتدا مین ابن مسعود کا بہی یہی قول تہا
بعد اس کے شاید ابن مسعود نے اس سے رجوع کر لیا ہو اور انکی فتوی کے مخالف ہی یہ حدیث
جو کہ **بخاری** مین روایت ہی مسور بن مخرمہ سے کہ تحقیق سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالے
عنہا جنی پیچہے مرنے خاوند اپنے کی کتنی راتون کے بعد پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس پس اذن مانگا اُس نے حضرت سے نکاح کا پس اذن دیا اُس کو حضرت
نے پس نکاح کیا اس نے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین اور
اصل اس حدیث کی صحیحین مین ہے اور یہہ ایک روایت کہ ہے کہ وہ (یعنی سبیعہ اسلمیہ)

یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے لکھا تہا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو اس کے خونبہا ئے سے وراثت دی پس حضرت
عمر نے اپنے قول سے رجوع کیا نہم حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت
سے بدون طواف رخصت مکہ سے حیض والی عورت کی چلے آنے کی حدیث مخفی رہی
تہی یہ بات نووی شرح صحیح مسلم کے صفحہ ۴۲۷ مین ہے اور مخالف ان تینوں
صحابہ کے یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابن عباس سے رض کہ لوگ امر کیے گئے ہین کہ اخیر وقت اُن کا (یعنے گہر کیطرف
لوٹنے کا وقت) کعبہ مین ہو (یعنے طواف کرکے لوٹین) لیکن یہہ طواف اس عورت
کو معاف ہی جس کو حیض آجاوے **فائدہ** ابو الفیض محمد بن علی فارسی
نے جواہر الاصول مین اور نووی نے شرح صحیح مسلم کے
مقدمہ مین۔ اور قسطلانی نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ مین۔ اور
سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے منہج الوصول مین اور ابن الصلاح
وغیرہ لوگون نے لکہا ہے کہ جبوقت کہی صحابی امر کیے گئے ہم ساتہہ فلانی بات کے
یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع
ہے یعنے حضرت کا فرمانا ہے دوسری حدیث بخاری اور مسلم
مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات کو
چلنے کے مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنے کو مگر روکونگی تم کو (یعنے کوچ
کرنے سے مدینہ کو) اس لیے کہ مین حائض ہوئی اور طواف وداع نہین کیا ہے فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہے
دن نحر کے (یعنے طواف الزیارۃ) کہا گیا کہ ہان فرمایا کہ چل دہم حضرت
عثمان سے یہ حدیث مخفی رہی تہی کہ جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عورت اسی

جواب مین حضرت فاطمہ کو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مال کہ ہم چھوڑ
جاتے ہین وہ سب فی سبیل اللہ ہے یہ بات سنکر حضرت فاطمہ خفا ہو گئین اور حضرت ابوبکر رضہ
سے کلام ترک کر دی اور ہمیشہ ترک کلامی رہی یہانتک کہ فوت ہو گئین **چہارم**
حضرت علی نے مرتدین کو جلا دیا تہا اور حدیث مرتدین کے جلانیکی ان سے مخفی رہی تہی
چنانچہ **بخاری** مین روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس زندیق
پس جلا دیا اُنکو پس پہونچی یہ خبر ابن عباس کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین
ان کو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھہ عذاب
خدا تعالے کے کہ جلاتا ہے اور البتہ قتل کرتا مین اُن کو بموجب فرمانے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اوس کو **فائدہ**
ابوداؤد مین ہے کہ قول ابن عباس کا جب حضرت علی کو پہنچا تو کہا حضرت علی نے کہ
سچ کہا ابن عباس نے **پانزدہم** فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ
پہ لیٹنے کی حدیث عبد اللہ بن عمر اور ابن مسعود اور ابراہیم نخعی سے مخفی رہی
تہی اور ابن عمر نے تو اس فعل کو بدعت کہا ہے اور ابن مسعود نے اس سے
انکار کیا ہے اور ابراہیم نخعی تابعی نے اُس کو ضجعت الشیطان کہا ہو ذکر کیا
ہے اس بات کو شہاب الدین احمد قسطلانی نے **مواہب اللدنیہ** مین اور
اس فعل یعنے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنی کروٹ پہ لیٹنے کی سنت ہونے
کی حدیث مخالف ابن عمر اور ابن مسعود اور ابراہیم نخعی کے **پہلے** یہ ہو جو کہ
بخاری مین روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تہے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے دو رکعتین فجر کی لیٹتے اپنے داہنے پہلو پہ

دوسری حدیث یہ ہے جو کہ امام **احمد اور ابوداؤد**
اور **ترمذی** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر

جنے اپنے زوج کے مرنے کے چالیس راتون سے بعد اور مسلم کی ایک روایت مین ہے
کہ کہا زہری نے اور نہ دیکھا مین نے کچھ مضائقہ نکاح کرنے جس حال مین اپنے خون مین
ہے سوا اُس کے کہ نہ نزدیک ہو اُس کے زوج اسکا **دوازدہم** حضرت علی رض اور
زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر سے حدیث اُس عورت کو مہر دلائین کے کہ
جسکا زوج بدون اُسے صحبت کرنے سے مرگیا ہو اور مہر مقرر نہ کیا ہو مخفی رہی یہ بات
ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۹۴ مین ہے اور مخالف اُن کے ہے یہ حدیث
جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی مین روایت
ہے علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود رض سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک شخص کے کہ نکاح
کیا ایک عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اوس کے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ
اس کے یہان تک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے واسطے اوس عورت کے
ہے مانند مہر عورتون کے کہ اسکی قوم کی ہین (یعنے مہر مثل دینا آوے گا) نہ کم اور نہ زیادہ
اور واسطے اوسکے ہے عدت (یعنے وفات کی) اور واسطے اوس کے میراث بھی ہے پس کھڑے
ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع
بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تھی ہم مین سے مانند اُس چیز کے کہ حکم کیا تُنے پس خوش ہوئی
ساتھ اس بات کے ابن مسعود اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **سیزدہم**
حضرت علی اور حضرت عباس اور حضرت فاطمہ سے حدیث پیغمبرون کے مال کی نہ وارث
ہونے کی مخفی رہی یہ بات بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۴۳۵ و ۹۹۶ مین اور صحیح
مسلم کی جلد دوم کے صفحہ ۹۱ مین ہے اور مخالف اُن کے ہے یہ حدیث جو کہ بخاری اور
مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ حضرت فاطمہ نے حضرت ابو بکر
سے بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقسیم درخواست چاہی جو کہ حضرت پیچھے چھوڑ
گئے تھے اُس مال مین سے جو اللہ نے انکو دیا تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اسکے

چہاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۵۰ مین ہے۔ اور مخالف ابن مسعود کے ہین یہہ دو حدیثین
جو کہ اب آتی ہین **پہلے حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی**
مین روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہ کہا عبداللہ (بن مسعود) نے کہ سکہلائی
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پس اللہ اکبر کہا اور اٹھائے دونون ہاتہہ
اپنے پس جب رکوع کیا تطبیق کی (یعنے ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسرے ہاتہہ
کی انگلیون مین ڈالکر دونو ہاتہہ دونون رانون کے درمیان مین رکہے) کہا علقمہ نے
پس پہونچی یہ بات سعد (بن ابی وقاص) اکو پس کہا سچ کہا بہائی میرے نے تحقیق
تہے ہم کرتے اسکو پہر امر کیے گئے ہم ساتہہ اس کے (یعنے رکوع مین گہٹنو پر ہاتہہ
رکہنے کی) **دوسری حدیث بخاری** مین روایت ہے ابی یعفور سے
کہا اُس نے سنا مین نے مصعب بن سعد سے کہ کہا مصعب بن سعد نے نماز پڑہی مین
نے طرف پہلو باپ اپنے کی پس تطبیق کی مین نے درمیان دونو رانون اپنی کے
پس منع کیا مجھکو باپ میرے نے اور کہا تہے ہم کرتے اسکو پس منع کیے گیے ہم اسی
اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکہین ہم ہاتھون اپنے کو اوپر گہٹنون کے **حدیث ہشتم**
شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ ابن مسعود نے فراموش کیا قرآن
سے اسقدر کو کہ نہین اختلاف کیا ہے بیچ اسکے مسلمانون نے اور وہ دو سورتین
ہین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یعنے ان سے
یہہ دونون سورتین مخفی رہی تہین اور وہ اس کے قائل نہ تہے۔ کہ یہہ دونو
سورتین قرآن کی ہین **نوزدہم** ہدی کے روانہ کرنے سے محرم پر جو
چیزین حلال ہین وہ حرام نہین ہوتی ہین یہ حدیث عبداللہ بن عباس سے مخفی رہی تہی
چنانچہ **موطا امام مالک** مین روایت ہے عمرہ بنت عبدالرحمن سے کہ زیاد بن ابی
سفیان نے لکہا ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو کہ عبداللہ بن عباس کہتے

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہے کوئی تم مین سے دو رکعتین پہلے نماز صبح سے
یعنی سنتین فجر کی تو لیٹے داہنے کروٹ پر **فائدہ** کہا ترمذی نے یہہ حدیث
حسن صحیح ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہہ حدیث صحیح ہے بخاری
اور مسلم کی شرط پر **راقم کہتا ہے** کہ اس باب مین اور حدیثین
بہی آئی ہین اور جس کو اس مسئلہ مین زیادہ تر تحقیق منظور ہو وہ یہہ مسئلہ ہماری
کتاب بلاغ المبین سے دیکہہ لے **شانزدہم** چاشت کی نماز پڑہنے کی
حدیث بہی عبد اللہ بن عمر اور ابن مسعود سے مخفی رہی تہی اور ابن عمر نے چاشت
کی نماز کو بدعت کہا ہے اور ابن مسعود نے اسے انکار کیا ہے ذکر کیا ہے اس
بات کو شہاب الدین احمد قسطلانی نے **مواہب اللدنیہ** مین اور نووی
نے شرح صحیح مسلم مین ۔ اور چاشت کی نماز سنت ہونے کے باب مین **صحیح**
مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور **بخاری** اور **مسلم**
مین ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا سے اور **مسلم** مین معاذہ سے اور **مسلم**
مین ابی ذر سے اور **ترمذی** مین ابی الدردا اور ابی ذر سے اور **ابوداود**
اور دارمی مین نعیم بن ہمار غطفانی سے اور **ترمذی** اور **ابن ماجہ**
مین انس سے اور **ابوداود** مین معاذ بن انس جہنی سے اور **احمد** اور
ترمذی اور **ابن ماجہ** مین ابی ہریرہ سے اور **موطا امام مالک**
مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور **ترمذی** مین ابی سعید سے اور **صحیح**
ابن حبان مین حضرت عائشہ سے یہ سب حدیثین اور سوا ان کے اور حدیثین
بہی ہین جو چاہے دیکہہ لے **ہفدہم** عبد اللہ بن مسعود سے رکوع مین گہٹنے پکڑنے
کی حدیث مخفی رہی تہی بلکہ سب صحابہ ہاتہون سے گہٹنون کے پکڑنے کی ہی قائل
تہے لیکن ابن مسعود اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل نہین تہے یہ بات ترمذی

قرار دینے اور لوگون کے مقتدا بننے اور صاحب مذہب کہلانے کے لیے نہین کیا اور
اُن کی یہ نیت نہ تھی کہ ہم اپنا کوئی خاص مذہب ٹہرا کرین اور لوگون کو اوس پر عامل
کرکے کچھ شہرت یا عزت حاصل کرین اُن بزرگان دین کی نیت ایسی کدورتون سے
بالکل پاک اور اُن کے دل ایسے خطرات سے بالکل صاف تہے اُنکو سوائے اپنے
ذاتی فائدے کے اور کوئی غرض نہ تھی اسیواسطے اپنی تقلید سے لوگون کو منع
کرتے رہتے اور ہماری دلون مین جو اونکی بزرگی اور اُن کے کمال کا اثر ہے تو وجہ اسکی
یہ ہے کہ وہ خود متبوع اور صاحب شریعت بننے کا قصد نہ کہتے تہے اور اپنے اجتہاد
اور استنباط کو سارے جہان کے لوگون سے قبول کرانے کا شوق نہ رکہتے تہے بلکہ جہان
تک اون سے اپنی ذات کی بہلائی اور لوگون کے نفع کے واسطے ہوسکتا تہا وہ احادیث
نبوی یا اقوال صحابہ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگون کی ضرورت اور حاجت
کو رفع کرتے اور صاف صاف کہدیا کرتے کہ اگر کوئی بہی قول ہمارا قرآن اور حدیث
کے خلاف پاؤ تو اُسے ہرگز دیکہا تو اور اُسپر عمل کرنا حرام سمجہو اور بیان اسکا اس کتاب مین پہلے گذرا

بارھوان مغالطہ

پانی کے بیان مین

اور ایک مغالطہ مقلد امام اعظم کے حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ موجب حدیث اَلْمَاءُ
طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ یعنی پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اوسکو کوئی چیز پانی کے
لوٹے کے اندر اگر کوئی پیشاب ملادے تو حدیث پر چلنے والے اُسکو ناپاک نہین سمجہتے
اور اُس سے وضو کرنا اور اسکو پینا جائز جانتے ہین سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ
یہ سراسر بہتان ہے حدیث پر چلنیوالونکا یہ عقیدہ ہرگز نہین ہے بلکہ اُنکا عقیدہ تو یہہ ہے
کہ پانی اگر قلتین کے مقدار سے یعنی ساڑہے چہہ من تول سے کم ہو تو پیشاب وغیرہ نجاست کے
پڑنے سے ناپاک ہوجاتا ہے اور اگر پانی قلتین کے مقدار یعنے تول مین ساڑہے چہہ من ہو
تو جب تک کہ نجاست کے پڑنے سے اُسکا رنگ متغیر ہوجاوے یا مزا نہ بگڑ جاوے

مین جو شخص ہدی روانہ کیے تو اُس پر حرام ہوگئین وہ چیزین جو حرام ہین محرم پر یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی سو مینے ایک ہدی تمہاری پاس روانہ کی ہے تم مجھے لکھ بھیجو اپنا فتوی یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اُس کے ہاتھہ کہلا بھیجو عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ بولین ابن عباس جو کہتے ہین ویسا نہین ہے مین نے خود اپنے ہاتھہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کی ہار بٹی تہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ سے لٹکائے اور اُسکو روانہ کیا میرے باپ کے ساتھہ سو آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی اُن چیزون مین سے جنکو حلال کیا تہا اللہ تعالے نے اُنکے لیے یہانتک کہ ذبح ہوگئی ہدی

فائدہ زرقانیؒ شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ کہا زہری نے کہ جب یہ حدیث صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنی تو عبد اللہ بن عباس سے فتوی پوچھنا ترک کر دیا **بستم** عکرمہ کو بائیس تکبیرین جو کہ چار رکعت والی نماز مین ہوتی ہین مخفی رہی تہین چنانچہ **بخاریؒ** مین روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑہی مین نے پیچھے ایک بوڑہے کے یعنے ابی ہریرہ کے مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہے پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجھکو ماں تیری یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے **فائدہ** بسبب خوف طول ہونے کتاب کے مخفیات صحابہ مین صرف اسی قدر حدیثون پر اکتفا کیا گیا ورنہ اگر تلاش کرین تو یقین ہے کہ اسی مقدمہ مین ایک بڑی کتاب طیار ہو سکین چونکہ غرض ہماری اس مخفیات کے لکھنے سے یہی ہے کہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ جب کہ بہت سی صحابہ کو جو کہ اکثر اوقات حضرتؐ ہی کی صحبت مبارک مین رہتے تہے سب حدیثین ملی نہین تہین تو مجتہدون کو کیا ملین ہونگی سو عاقل آدمی اسیقدر حدیثون سے جو کہ نقل کی گئی ہین اس بات کو خوب سمجھ لیوے گا اور ائمہ اربعہ نے جو مسائل دین مین اجتہاد اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو امام

صفحہ ۱۷۰ موطا امام مالک باب ہدی کو روانہ کرنا
صفحہ ۱۰۰ بخاری باب تکبیر کہنا وقت سجدہ کرنے کے جلد اول

بجز کے مین مقرر کی جاوین یہ بات **بحر الرائق** شرح کنز الدقائق مین ہے اور
معیار الحق مین ہے کہ اس حدیث پر عمل ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل
اور امام اسحاق اور امام ابو عبید اور امام ابو ثور اور ایک جماعت کا محدثین مین سے
اور تمام ائمہ شافعیہ کا سوائے غزالی اور رویانی کے اور صحیح ہوئے ہین یہ حدیث
کے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور جماعت دوسری
اور تصحیح کی ہے اسحدیث کی ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور
کہا یحیی بن معین نے کہ یہہ حدیث خوب پختہ ہے اور کہا بیہقی نے یہ حدیث موصول
الاسناد اور صحیح ہو کا اور کہا منذری نے کہ اوسکی اسناد جید ہے اور اسپر کسی طرح کا غبار
نہین اور کہا ابن ماجہ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے انتہے ملخصًا اور بسبب صحیح ہونے اس
حدیث کے امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف نے بھی اسکو مان لیا ہے۔ بلکہ اونھون
نے تو عمل بھی اسپر کر لیا ہے چنانچہ **ردّ المحتار شرح در المختار** وغیرہ مین
لکھا ہے کہ امام ابو یوسف نے جبکہ جمعے کی نماز لوگون کے ساتھ پڑھ لی تو لوگون نے
انکو اس بات کی خبر پہونچائی کہ جس حمام مین سے جمعے کی نماز کے واسطے آپ نے غسل
کیا تھا اُسمین سے چوہا نکلا ہے تب امام ابو یوسف نے کہا کہ مین عمل کرتا ہون موافق
قول اپنے بھائیون اہل مدینہ کے (مطابق حدیث) اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ
خُبْثًا کے انتہے اب اگر کوئی حنفی یہ بات کہے کہ حدیث قلتین کو بعض علما نے
مضطرب کہا ہے تو **جواب** یہ کہ جن لوگون نے اسکو مضطرب کہا ہے اُنکے مقابلین نے
دندان شکن آپہی انکو دیے ہین سو جسکو اس بات کا دیکھنا منظور ہو وہ نیل الاوطار
شرح منتقے الاخبار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۳۱ مین سے دیکھہ لیوے تو انشاء اللہ تشفی
ہو جاویگی اور بڑے بڑے محدثون اور مجتہدون نے اسکی تصحیح بھی کی ہے اور اسپر
عمل بھی کیا ہے علاوہ اسکے حنفیہ کس مونھ سے قلتین کی حدیث کو مضطرب کہتے ہین

یا بو نہ آنے لگے تب تک پاک ہی اور دلیل اس کی یہ حدیث ہی **عن** عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من الدواب والسباع
فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث رواہ احمد و
الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وفی اخری
لابی داود فانہ لا ینجس وھذا الحدیث صححہ ابن خزیمۃ و
ابن حبان والدارقطنی والحاکم ۔ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ
تعالے عنہما سے کہا کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احوال سے
پانی کے کہ ہوتا ہے میدان مین زمین کے اور وہ پانی کہ باری باری لیتے
ہین اوسے جانور اور درندے تب فرمایا جس وقت کہ ہو پانی دو قلہ
نہین اٹھاتا ناپاکی کو (یعنے ناپاک نہین ہوتا) روایت کیا اس حدیث کو احمد
اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ابوداؤد
کی دوسری روایت کے یون ہے کہ بیشک وہ ناپاک نہین ہوتا ۔ اور یہہ حدیث
صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے **فائدہ**
سید محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار الحق** مین لکھا ہے کہ قلہ حجازی
مشکے کو کہتے ہین کہ جسمین بقدر اڑہائی مشک کے (یعنے سوا چھہ من) پانی آتا
ہے اور دلیل اس کی یہہ حدیث ہے جو کہ نقل کی ہے امام شافعی نے اپنی مسند
مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پانی ہو بقدر دو قلون کی
ساتھہ قلون موضع ہجر کے تو وہ نجس نہین ہوتا اور ابن جریج راوی اس حدیث
کے کہتے ہین کہ مینے دیکھا قلہ ہجر کو تو اسمین دو مشکین اور کچھہ زیادہ پانی آتا تھا
تو کہا امام شافعی نے کہ پس احتیاط اسمین ہے کہ اڑہائی مشکین ایک قلہ

جاتے ہین حیض کے لتے اور کتوںکے گوشت اور بدبو کی چیزین تب فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے بیشک پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اُسکو کوئی چیز روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی اور
بیہقی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن ہے۔ اور کہا احمد نے حدیث بیر بضاعہ
کی صحیح ہے اور یہ ایک روایت ابی داؤد کے یون ہے تحقیق شان یہ ہے کہ پلایا جاتا ہے
آپ کو پانی بیر بضاعہ سے **وعن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال
انتہینا الی غدیر فاذا فیہ جیفۃ حمار قال فکففنا عنہ حتی
انتہی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الماء لا ینجسہ
شیٔ فاستقینا وارتوینا وحملنا **ترجمہ** اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا پہونچے ہم ایک گڑہے پانی کے پاس پس
ناگہان اُس مین ایک گدہا تہا مرا ہوا کہا راوی نے پس پیچہے ہٹے ہم
اُس سے یہان تک کہ آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس
فرمایا آپ نے بیشک پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اُس کو کوئی چیز پس پی لیا
ہم نے اور پلایا ہم نے اور اُٹھا لیا ہم نے **فائدہ** یہ دونو حدیثین صریح
دلیل ہین اس بات پر کہ کنوئے یا جوہڑ یا حوض وغیرہ کثیر پانی مین اگر کوئی نجس چیز
جا پڑے تو پانی ناپاک نہین ہوتا لیکن کسی نجس چیز کے پڑنے کے سبب اگر پانی کا رنگ
متغیر ہو جاوے ویا اسمین سے بدبو آنے لگے ویا اسکا مزا بگڑ جاوے تو وہ پانی ناپاک
ہو جاتا ہے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث **وعن** ابی امامۃ الباہلی
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء
لا ینجسہ شیٔ الا ما غلب علی ریحہ وطعمہ ولونہ رواہ ابن
ماجۃ وضعفہ ابوحاتم وللبیہقی الماء طہور الا ان تغیر ریحہ

اُن کے امام کے نزدیک کسقدر ضعیف اور مرسل حدیثین ہین سب عمل کے لائق ہین
چنانچہ **عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب ابی حنیفہ**
مین لکھا ہے وَمِمَّا یُرْوٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اٰرَاءِ الرِّجَالِ یعنے اور اُن مین سے ہر کہ روایت کیا گیا ہے اُس سے
(یعنے ابوحنیفہ سے) کہ تحقیق وہ تھے کہتے حدیث ضعیف بہت دوست ہے میرے نزدیک لوگون
کی رائے سے اور **عینی شرح ہدایہ** مین لکھا ہے اَلْمَرَاسِیْلُ عِنْدَنَا
حُجَّۃٌ یعنی حدیثین مرسل ہمارے نزدیک حجت ہین ۔ اور اگر سچ پوچھیے تو حنفیہ
کے مذہب کی تو بنا ہی ضعیف حدیثون پر رکھی گئی ہے ۔ سو جسکو اس بات کی زیادہ تر
تحقیق منظور ہو وہ کتاب ہدایہ کا کوئی سا صفحہ نکالکر دیکھہ لیوے کہ کسقدر ضعیف حدیثون
سے استدلال پکڑا ہے اور بیان اسکا اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے
جواب مین قریب آنیوالا ہے ۔ اور حدیث اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ الخ وارد
ہوئی ہے بیر بضاعہ کے حقمین کہ نام ایک کنوئین کا ہے مدینہ مین اور نیز وارد ہوئی ہے پانی
کی جوہڑ اور حوض اور گڑھے وغیرہ کثیر پانی کے حقمین بہی اور وہ دونون پوری حدیثیو
یہہ ہین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْہِ الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ
الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌ
لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اَحْمَدُ
حَدِیْثُ بِئْرِ بُضَاعَۃَ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ کَمَا یُسْتَقٰی ذٰلِکَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ
روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا
وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایک کنوان ہے کہ اس مین ڈالے

جو کہ نہین بہتا پہر غسل کرے اُس مین یعنے دور ہی عاقل ہو کہ جس پانی مین پیشاب کرے پہر اوسی مین نہا دے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹہیرے ہوئے مین اسحالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کس طرح کرے ای ابو ہریرہ رض کہا لیوے اسمین سے لینے کر (یعنے چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے) **فائدہ** مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہے کیونکہ اگر کثیر ہو تو حکم جاری کا رکہتا ہے اور پیشاب وغیرہ سے نجس نہین ہوتا اور نہانا اس مین جائز ہے اور یہ جو کہا ابو ہریرہ نے کہ لیوے پانی اُٹہا کر اس سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی غسل کے لیے پانی لینے کے واسطے ہاتہ ناپاک اپنا اُس مین ڈبا دے تو مستعمل نہ ہوگا لیکن یہ حکم اسقدر پانی کے لیے نہین جو کہ لوٹے یا پیالے یا پتیلیا وغیرہ مین ہوا کرتا ہے ایسے باسن مین اگر کوئی اپنا نجس ہاتہ ڈباوے تو پانی خراب ہو جاوے گا کیونکہ **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جاگے کوئی تم مین نیند سے تو نہ ڈباوے اپنا ہاتہ باسن مین جبتک کہ نہ دہووے اُسکو تین بار (اس لیے) کہ وہ نہین جانتا کہ کہان رہا رات کو ہاتہ اُسکا **ف** پانی کی پاکی اور ناپاکی مین حدیث پر چلنیوالون کا تو یہی عقیدہ ہے جو کہ مذکور ہوا لیکن امام اعظم کے مقلد جو دہ در دہ کے قائل ہین آجتک حدیث دہ در دہ کی نہین لا سکے یہانتک کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب لاہوری نے انکی لیے فی حدیث اور فی آیت ایک عرصہ سے دس روپیہ انعام دینے کا اشتہار بہی جاری کر رکہا ہے کہ شاید دنیا کے طمع ہی سے حدیث دہ در دہ وغیرہ دکہلا دین **ع**

مدہوز دہشرہ دیدہ ہوشمند در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند لیکن افسوس ہے کہ اسپر بہی امام اعظم کے مقلد نہ تو دہ در دہ کی کوئی حدیث صحیح دکہلاتے ہین اور نہ حدیث

اَوْطَعْمُهٗ اَوْلَوْنُهٗ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ اور روایت ہو ابی امامہ باہلی رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک پانی نہین ناپاک
کرتی اوسکو کوئی چیز مگر جبکہ غلبہ کیا جاوے (یعنے نجاست غلبہ کرے) اوسکی
بو پر اور مزہ پر اور رنگ پر روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا
اُسکو ابو حاتم نے اور بیہقی کی روایت مین یون ہے کہ بیشک پانی پاک کرنے والا
ہے مگر یہ کہ بدل جاوے بو اوسکی یا مزہ اوسکا یا رنگ اُس کا نجاست سے جو پیدا ہوا اسمین
فائدہ کہا امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ یہ زیادتے
استثنا کی بالاتفاق ضعیف ہے لیکن اس مضمون پر اجماع واقعہ ہے نقل کیا اُسکو
ابن المنذر اور ابن ملقن نے البدر المنیر مین اس زیادتی استثنا سے معلوم ہوا کہ اگر
تینون مین سے ایک بھی کسی چیز نجس کے پڑنے کے سبب سے بدل جاوے تو پانی ناپاک
ہو جاتا ہے غرض کہ پانی اگر قلتین کے مقدار ہو یا قلتین سے زیادہ ہو اُسکا حکم
تو یہی ہے لیکن پانی اگر قلتین کے مقدار سے کم ہو تو اوس کے اندر اگر تھوڑی
سی کوئی نجس چیز بھی پڑ جاوے تو پانی ناپاک ہو جاویگا اور یہی باعث ہو کہ حضرت
نے ٹھیرے ہوئے پانی مین یعنے قلیل پانی کے اندر پیشاب کرنے سے اور جنب
کی حالت مین اُسکے اندر بیٹھکر نہانے سے منع فرمایا ہو دیکھہ لیجیے وہ حدیث یہی ہو
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ
ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ
فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا کَیْفَ یَفْعَلُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ یَتَنَاوَلُهٗ
تَنَاوُلًا اور روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھیرے ہوئے کے

باب بیان نجس سلسلہ اسلامیہ احکام میں صفحہ ۳۹

فائدہ تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن اور تفسیر کبیر مین اس آیت
کی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہہ آیت صریح دلیل ہے بیچ زیادہ ہونے ایمان کے اور
کہا واحدی نے عام اہل علم سے کہ جس شخص کے پاس زیادہ اور قوی دلائل ہون
(اسباب کے) اُسکا ایمان بہی زیادہ ہوتا ہے اور **تفسیر معالم التنزیل** مین
اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ کہا عمر بن حبیب نے کہ تہی اس کو صحبت ریتھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بہی اتنے
علاوہ اس آیت کے آٹھہ آیتین اور اسی مضمون کے لایا ہے بخاری اس غرض سے
کہ ایمان بڑہتا بہی ہے اور کم بہی ہوتا ہے اور چنانچہ **صحیح بخاری** مین لکہا ہی
باب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ وَّهُوَ قَوْلٌ
وَّفِعْلٌ وَّیَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یہ باب اس بیان مین ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بنا کیا گیا ہے اسلام پانچ چیزپر اور (ایمان) اقرار ہے اور عمل ہے
اور ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بہی (پہلی آیت) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے تو کہ بڑہ
بڑہ جاوین ایمان مین ساتہہ ایمان اپنے کے (تفسیر جلالین میں اس آیت کی
تفسیر مین لکھا ہے کہ ایمان بڑہتا ہے ساتہہ شریعتون دین کے (دوسری آیت)
فرمایا اللہ تعالے نے وَزِدْنٰهُمْ هُدًی اور زیادہ کی ہم نے انکو ہدایت
(تیسری آیت) فرمایا اللہ تعالے نے وَیَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی
اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالے اُن لوگون کو کہ راہ پائی ہے راہ پانا (تفسیر فتح البیان
مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ہدایت پائی ساتہہ ایمان کے ہدایت پانا
(چوتھی آیت) وَالَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًی وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ
اور جن لوگون نے راہ پائی زیادہ دی انکو ہدایت اور دی انکو پرہیزگاری انکی

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ الخ اور حدیث قلتین وغیرہ مانتے ہین لیکن کیونکر مانین مذہب چھوٹتا ہے اور حدیث دہ دردہ کی کہان سے لادین اس کا توکہین نشان بہی نہین اگر ہوتی تو صاحب درالمختار بحرالرائق سے نقل کرکے کیون لکہہ جاتے کہ حد پانی کثیر کی دہ دردہ مقرر کرنی محض بے اصل ہے اس کی کوئی دلیل نہین اور جو صدر الشریعۃ نے (شرح وقایہ) مین جواب دیا ہے سو وہ مردود ہی انتھی

بارہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ قرآن اور حدیث کا ایسا کوئی مسئلہ نہین ہے جو کہ مجتہدون کو نہ ملا ہو و یا انہون نے کسی مسئلہ پر قرآن اور حدیث کے خلاف عمل کیا ہو اور لوگون کو اُسپر فتوے دیا ہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہی اگر کوئی شخص تامل کرے تو اکثر پاوے گا کہ ایک طرف تو حدیث صحیح ہے اور ایکطرف رای امام کی ہے اُس حدیث صحیح کے مخالف اور فتوی امام کے راے پر ہے چنانچہ واسطے تصدیق اس دعوے کے مشت نمونہ خروارے ایکسو مسئلہ امام اعظم کا مخالف احادیث صحیحہ نبویہ کے اس مقام پر معرض نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے **مسئلہ اول** ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن اور حدیث کے یہ ہے جو کہ **فقہ اکبر اور شرح عقائد نسفی** مین لکھا ہے اَلْاِیْمَانُ هُوَ الْاِقْرَارُ وَالتَّصْدِیْقُ وَاِیْمَانُ اَهْلِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہے اور تصدیق ہے اور ایمان اہل آسمان اور زمین کا نہین زیادہ ہوتا اور نہین کم ہوتا سو امام **اعظم** نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین کلام اللہ کی صریح کئی آیتون کا بہی اور حدیثون کا بہی اسلیے کہ ایمان بڑہتا بہی ہے اور کم بہی ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا یعنے جب پڑہی جاتی ہین اوپر اُنکے نشانیان اُسکی زیادہ کرتے ہین اُنکو ایمان

اور لوگون کے البتہ زیادہ ہووے ایمان ابوبکر کا **فائدہ** کہا امام شوکانی نے
الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ مین کہ سند اس حدیث کی صحیح موقوف حضرت
عمر سے ہے اور لیکن مرفوع ضعیف ہے اور تنزیہ الشریعۃ مین ساتھہ اس لفظ
کے ہے اَلْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہے اور عمل
ہے اور ایمان زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بہی **فائدہ** کہا شیخ عبد الحق نے
شرح سفر السعادت مین کہ اس حدیث کو جوزقانی نے بہی روایت کیا ہے اور کہا ہے
کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے اور مسند امام احمد مین روایت ہے معاذ بن
جبل رضی اللہ عنہ سے اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور
کم بہی ہوتا ہے **فائدہ** جناب شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ
اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین وَنَعْتَقِدُ اَنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ
بِاللِّسَانِ وَمَعْرِفَۃٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یَزِیْدُ بِالطَّاعَۃِ
وَیَنْقُصُ بِالْعِصْیَانِ وَیَقْوٰی بِالْعِلْمِ وَیَضْعُفُ بِالْجَہْلِ وَبِالتَّوْفِیْقِ
یَقَعُ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْہُمْ اِیْمَانًا
وَّہُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ وَمَا جَازَ عَلَیْہِ الزِّیَادَۃُ جَازَ عَلَیْہِ النُّقْصَانُ
وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْہِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْہُمْ اِیْمَانًا
وَقَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَیَزْدَادَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا وَمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَ
اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہُمْ قَالُوْا اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ وَفِیْ ذٰلِکَ
مِمَّا یَطُوْلُ شَرْحُہٗ **ترجمہ** یعنے اور اعتقاد کرتے ہین ہم
کہ تحقیق ایمان کہنا کلمہ شہادت کا ہے زبان کے ساتھہ اور اعتقاد
کرنا ہے اس کے معنون کا دل کے ساتھہ اور عمل کرنا ساتھہ رکنون کے۔ ایمان بڑہتا ہے

(پانچوین آیت) وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا اور زیادہ ہون وہ لوگ جو ایمان
لائے ہین ایمان ہین (چھٹی آیت) وَقَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ۔ اَیُّکُمْ زَادَتْہُ ھٰذِہٖٓ
اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا اور فرمایا اللہ غالب اور بزرگ
نے کس کو تم مین سے زیادہ کیا اس نے ایمان پس جو لوگ کہ ایمان لائے
ہین پس زیادہ کیا اون کو ایمان (موضح القرآن مین اس آیت کی تفسیر مین
لکھا ہے کہ کلام اللہ جب مسلمان کے دل کے خطرے سے موافق پڑتا وہ کہتا
مجکو اس نے ایمان زیادہ کیا یہہ ہی لفظ بولتے منافق جب اون کے چھپے عیب
بیان کرتا لیکن مسلمان کہتے خوش وقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے (ساتوین
آیت) وَقَوْلُہٗ۔ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا اور فرمایا اللہ تعالے نے
پس ڈرو تم اون سے پس زیادہ کیا اُن کو ایمان (آٹھوین آیت) وَقَوْلُہٗ وَمَا
زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا اور نہ زیادہ کیا اُن کو مگر ایمان اور اطاعت
کرنا۔ اور بخاری مین لکھا ہے **بَابُ** زِیَادَۃِ الْاِیْمَانِ وَنُقْصَانِہٖ
وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی وَّیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا
وَقَالَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ فَاِذَا تَرَکَ شَیْئًا مِّنَ الْکَمَالِ
فَھُوَ نَاقِصٌ یعنے یہہ باب ایمان کے زیادہ ہونے اور کم ہونے کے بیان مین ہے
اور فرمایا اللہ تعالے نے۔ اور زیادہ کیا ہمنے انکو ہدایت اور (فرمایا اللہ
تعالے نے۔) اور زیادہ ہون وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین (اور فرمایا
اللہ تعالے نے) آج کے دن پورا کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا۔ پس جب
ترک کرے کوئی کسی چیز کو کمال سے پس وہ ناقص ہے اور **مقاصد حسنہ**
مین ہے لَوْ وُزِنَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ مَعَ اِیْمَانِ النَّاسِ لَرَجَحَ اِیْمَانُ
اَبِیْ بَکْرٍ یعنے اگر وزن کیا جاوے ایمان ابی بکر صدیق کا ساتھ ایمان اور

کہ اَلْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ وَّیَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہی اور عمل ہے
زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بہی ہوتا ہے۔ اور جماعت صحابہ اور تابعین سے
بہی یہی منقول ہے اور فضیل بن عیاض اور وکیع اسکو اہل سنت وجماعت
سے لائے ہین اسی طرح لکہا ہے فتح الباری مین انتہے اور شیخ محمد طاہر حنفی نے
مجمع البحار مین لکہا ہے اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ عَلٰے قَوْلِ اَہْلِ
السُّنَّۃِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یعنی مذہب اہل سنت اور (علماء) سلف
اور خلف کا یہی ہے کہ ایمان زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بہی ہوتا ہے انتہے۔ اب
سنیے وہ حدیثین جوکہ حنفیہ دلیل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات پر پیش
کرتے ہین کہ ایمان نہ تو زیادہ ہوتا ہے نہ کم **پہلی حدیث تنزیۃ
الشریعۃ** مین ہے کہ کہا ابوہریرہ نے کہ وفد ثقیف نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ آیا ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے لَا زِیَادَتُہٗ کُفْرٌ وَنُقْصَانُہٗ شِرْکٌ یعنی نہین زیادتی
ٹہیرانا اس کا کفر ہے اور نقصان ٹہیرانا اس کا شرک ہے **جواب** اسکا یہ ہے
کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتہہ اس حدیث کے حجت کیونکہ یہ حدیث موضوع یعنے
جہوٹی بنا دی ہے کہا شیخ عبد الحق نے **شرح سفر السعادت** مین کہ
لایا ہے ابن جوزی اس حدیث کو اپنی موضوعات مین **راقم** کہتا ہے
نہین تعقب کیا ہی اسکا سیوطی نے یعنے سیوطی نے جو تعقبات موضوعات
ابن جوزی بنایا ہے۔ اگر یہ حدیث علاوہ صحیح ہونے کے ضعیف ہی ہوتی
موضوع نہ ہوتی تو سیوطی اسکو اسی مین ضرور لاتا اس سے سمجہا گیا کہ یہ حدیث
بےشبہ موضوع ہے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے **شرح فقہ اکبر** مین
اس حدیث کے راویون مین شعبہ راوی اباوضاع ہے کہ اگر اس کو

ساتھ طاعت کرنے کے اور کم ہوتا ہے ساتھ گناہ کرنے کے اور ایمان مضبوط
ہوتا ہے ساتھ علم کے اور ضعیف ہوتا ہے ساتھ جہل کے اور ساتھ توفیق اللہ تعالے کی
دل مین یہ آتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ غالب اور بزرگ نے پس جو لوگ کہ ایمان لائے
ہین پس زیادہ کیا انکو ایمان اور وہ خوش ہوتے ہین اور جو چیز کہ جائز ہے اسپر زیادتی
جائز ہی اسپر نقصان اور فرمایا اللہ تعالی نے جب پڑہی جاتی ہین اوپر اُن کے
نشانیان اسکی زیادہ کرتی ہین انکو ایمان اور فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے
توکہ یقین کرین وہ لوگ کہ دیے گئے ہین کتاب اور زیادہ ہون وہ لوگ جو ایمان
لائے ہین ایمان مین۔ اور جو کہ روایت کی گئی ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ
اور ابی الدرداء سے کہ تحقیق وہ کہتے ہین کہ ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی
ہوتا ہے اور ان کے سوا اور روایت بھی (اسی مضمون کی آئی ہے) کہ اس کا بیان
دراز ہے انتہی اور شیخ عبدالحق حنفی نے **شرح سفر السعادت** مین کہا
ہے کہ کہا شیخ محی الدین نووی نے کہ ظاہر بات اور مختار وہ ہی کہ تصدیق زیادہ بھی
ہوتی ہے اور کم بھی بسبب کثرت دلائل اور روشن دلیلون کے اور یہ ہی باعث ہے کہ
اعتقاد کیا ہی سب علماء نے اس بات کا) کہ ایمان اور تصدیق صدیقون کا بہت قوی اور کامل
ہے بہ نسبت (ایمان اور تصدیق) اور دوسرون کے اور آدمی خود اس بات کو اپنے جی مین سمجھتا
ہے کہ بعض اوقات مین یقین اور اخلاص اور توکل اسکا بہت بڑا اور مضبوط ہوتا ہی
بخلاف بعض اوقات دوسرے کے اور یہ قول منقول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس
اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور اوزاعی اور ابن جریج اور معمر اور انکی سوا اور
لوگون کا ائمہ سے اور ساتھ سند صحیح کے بخاری سے نقل ہی کہ کہا بخاری نے ملاقات کی مینے ہزار
آدمیون سے بھی زیادہ علماء شہرون کے سے اور مینے نہین دیکھا ہی انمین سے کسی شخص کو
بھی کہ اختلاف کیا ہو اس نے اسبات مین (یعنے تمام علماء یہی عقیدہ رکھتے ہین)

لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا اوس کا پیشاب بھی نجس ہی ہے اور یہہ ہی مذہب ہے
امام اعظم کا سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثونکا **پہلی**
حدیث **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالے
عنہا سے اِنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ یعنے تحقیق
وہ لائی اپنی چہوٹی بیٹے کو کہ نہ کہاتا تہا کہانا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس بیٹھایا اس کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب
کیا اس نے حضرت کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس چھڑک دیا اس جگہہ پر اور نہ دہویا
اوسکو **دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور**
ابن ماجہ مین روایت ہے لبابہ بنت حارث رضی اللہ تعالے عنہا سے قَالَتْ
كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهٖ
فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَاَعْطِنِيْ اِزَارَكَ حَتّٰى اَغْسِلَهٗ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ
الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ یعنے کہا کہ تہے حسین بن علی بیچ گود رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا انکے کپڑے پر پس کہا مین نے پہنیے کپڑا
اور دیجیے مجھکو تہ بند اپنا تاکہ دہوؤن مین اسکو فرمایا سوا اس کے نہین کہ دہویا
جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور چہینٹا دیا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے سے **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان
اور حاکم اور طبرانی نے **تیسری حدیث ابو داود اور نسائی** مین
روایت ہے ابی السمح رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ یعنے دہویا جاوے پیشاب لڑکی کا

کوئی شخص دو پیسے دیدیتا تو اس کو ستر حدیثین بناکر سنا دیتا **دوسری** حدیث صاحب
تنزیہ الشریعۃ ابن عدی سے **کامل** مین لایا ہے اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنی ایمان
نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ بھی موضوع ہے نہین قائم
ہوتی ساتھ اس کے حجت اس لیے کہ شیخ نے **شرح سفر السعادت** مین لکھا ہے
کہ اس حدیث کی اسناد مین احمد بن عبد اللہ جوئباری ہے اور وہ کذاب اور دجال ہے
اور وضع کیا کرتا تھا بہت سے حدیثون کو **تیسری** حدیث صاحب تنزیہ الشریعت
ابن حبان کی حدیث سے لایا ہے کہ جو کوئی کہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور
زیادہ بھی ہوتا ہے کافر ہوجاتا ہے اگر توبہ کی فبہا اور اگر توبہ نہ کی تو اس کو قتل کرین
اور وہ شخص خدا کا دشمن ہے۔ اور نہ تو اس کی نماز جائز ہے اور نہ زکوۃ اور نہ روزہ
اور نہ حج اور نہ اُسکا دین ہے (اسیطرح سے) ساتھ اور بہت سی سختیون کے سو **جواب**
اسکا یہ ہے کہ یہ بھی موضوع جھوٹی بناوٹی حدیث ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین اس لیے
کہ شیخ نے **شرح سفر السعادت** مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے محمد بن
القاسم طایقانی ہے (اور وہ) بناتا ہے (جھوٹی) حدیثین اور **نیز** کہا شیخ نے
یہ قول کہ اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ ہرگز
کتب حدیث مین اگرچہ وہ حدیث ضعیف ہی کیون نہ ہو پایا نہین گیا یعنے بجز موضوع
حدیثون کے صحیح تو ایک طرف رہی اس بات مین کوئی حدیث ضعیف بھی نہین پائی گئی

مسئلہ دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثون کے یہ ہے جو کہ **عینی شرح**
ہدایہ مین لکھا ہے بَوْلُ الصَّبِیِّ الَّذِیْ لَمْ یُطْعِمْ فَکَذٰلِکَ عِنْدَ جَمِیْعِ اَھْلِ
الْعِلْمِ قَاطِبَۃً یعنے پیشاب اس لڑکے کا کہ ہنوز طعام نہین کھاتا پس حکم اسکا بھی
یہی ہے یعنے جس طرح سے کہ بڑے آدمی کا پیشاب نجس ہے اسی طرح سے جو

نخین ہوتا) اور یہی قول ہے عبد اللہ بن وہب امام مالک کے شاگرد کا بہی اور داود
ظاہری کے نزدیک جو لڑکا کہ ہنوز کہانا نہین کہاتا اسکا پیشاب پاک ہے اور امام نووی
نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے پانی چھڑکنا اسوقت تک ہے جبتک کہ لڑکا صرف دودہ پیتا
ہو یہ کہا جاوے اور جسوقت غذا کو طور پر کہانا کہانے لگاوے اسوقت دہونا واجب ہے اسمین کسیکا خلاف نہین

مسئلہ سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور در المختار
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے عِندَ اَبِی حَنِیفَۃَ لَا یَحِلُّ شُربُہُ لِلتَّدَاوِی لِاَنَّہٗ
لَا یُتَیَقَّنُ بِالشِّفَاءِ فِیہِ فَلَا یُعرَضُ عَنِ الحُرمَۃِ یعنے ابو حنیفہ کے نزدیک نہین حلال
ہے پینا اسکا یعنے اونٹ کے پیشاب کا اس لیے کہ نہین یقین کیا جاتا ساتہ شفا
پانے کے اسمین پس نہ اختیار کیا جاوے پینا حرام چیز کا اور یہ مذہب امام
اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث
کا جو کہ بخاری اور ترمذی مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالے عنہ
سے کہ کہا قَدِمَ اُنَاسٌ مِن عُکلٍ اَو عُرَینَۃَ فَاجتَوَوا المَدِینَۃَ فَاَمَرَہُم
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّ اَن یَّشرَبُوا مِن اَبوَالِہَا وَاَلبَانِہَا
یعنی اے لوگ عکل مین سے یا عرینیہ مین سے مدینہ مین نزدیک پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پس ناموافق ہوئی انکو ہوا مدینہ کی پس اس لیے بہیجا
انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اونٹون صدقات کے اور فرمایا ان کو
پیو پیشاب انکا اور دودہ ان کا **فائدہ** کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہ اس باب مین حدیث براء بن
عازب اور جابر بن سمرہ کی دو ہی صحیح ہوئی ہے۔ اور یہی مذہب ہے عترت اور
نخعی اور اوزاعی اور زہری اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور زفر

اور پانی چھڑکا جاوے لڑکے کے پیشاب پر اور صحیح کہا اس حدیث کو حاکم نے **فائدہ** کہا شوکانی[٣] نے نیل الاوطار مین کہ کہا بخاری نے یہ حدیث حسن ہے **چوتھی حدیث** **مسلم**[٣] **مین** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْھِمْ وَیُحَنِّکُھُمْ فَاُتِیَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ بَوْلَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ یعنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے لڑکے پس دعا برکت کی کرتے انکے لیے اور چھوہارا چاب کر اون کی تالو مین ملتے پس لایا گیا ایک لڑکا پس پیشاب کر دیا اس لڑکے نے حضرت پر پس منگوایا پانی پس گرا یا گیا اوس پیشاب پر اور نہ دہویا اُس کو **پانچوین حدیث** **طبرانی**[٤] **نے اوسط مین** روایت کی ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ساتھ اسناد حسن کے قَالَتْ بَالَ الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَلٰی بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَرَکَہٗ حَتّٰی قَضٰی بَوْلَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ یعنی کہا پیشاب کر دیا حسن یا حسین رضی اللہ تعالے عنہما نے اوپر پیٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ پیشاب کیا اوس نے پھر منگوایا پانی پس ڈالدیا اس پر **فائدہ** کہا شوکانی[٤] نے نیل الاوطار مین کہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دینا کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب دہویا جاوے اور یہی قول ہے حضرت علی اور عطا اور حسن اور زہری اور امام احمد اور اسحاق اور ابن وہب وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے ام سلمہ اور ثوری اور اوزاعی اور نخعی اور داؤد اور ابن وہب کا اور **عینی**[٥] نے **شرح ہدایہ** مین لکھا ہے کہ جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا پیشاب اس کا امام شافعی کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے اور اوزاعی کے نزدیک جبتک کہ لڑکا کہانا نہین کہاتا تبتک اوسکے پیشاب کا کچھ ڈر نہین یعنی اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جاوے تو کپڑا پلید

سبع مرات وعفروه الثامنة في التراب یعنے جب برتن مین کتا
مونہہ ڈالے تو اُس کو سات بار دہوڈالو اور آٹھوین بار (خشک) مٹی سے
مانجو **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مذہب ہمارا یعنے
شافعیہ کا اور مذہب جمہور علمار کا یہی ہے کہ کتے کا جوٹھا کیا ہوا برتن ایک بار
مٹی سے اور سات بار پانی سے اگر دہویا جاوے تو پاک ہوتا ہے انتہے امام اعظم
کے نزدیک کتے کا جوٹھا باسن تین بار دہونے ہی سے جو پاک ہوجاتا ہے تو دلیل اس
کی اسباب مین انکے مقلد یہ دو حدیثین پیش کرتے ہین **پہلی حدیث** دارقطنی
مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ کتے کے کہ اگر مونہہ ڈالے برتن مین دہویا جاوے تین بار
یا پانچ بار یا سات بار **جواب** اس کا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث
ضعیف ہی اس لیے کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کہا
دارقطنی نے کہ متفرد ہوا ہے ساتھ اس حدیث کے عبدالوہاب انہون نے اسمعیل سے
اور وہ متروک ہی اور سوا عبدالوہاب کے اس اسناد سے روایت کرتے ہین اسمعیل
سے سات بار دہونے کی **دوم** دارقطنی کہ جسکی یہ حدیث ہی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے
اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور
لائق حجت پکڑنے کی نہین ہوتی چنانچہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ عجالہ نافعہ
مین فرماتے ہین وطبقہ ثالثہ احادیثے کہ جماعۃ از علماے متقدمین بر زمان
بخاری ومسلم یا معاصرین آنہا یا لاحقین آنہا در تصانیف خود روایت
کردہ اند التزام صحت ننمودہ وکتب آنہا در شہرت وقبول در مرتبہ طبقہ
اولے وثانیہ نرسیدہ ہرچند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تبحر
در علوم حدیث ووثوق وعدالت وضبط واحادیث صحیح وحسن وضعیف

اور طائفہ سلف کا اور موافق ہے ابن خزیمہ اور ابن منذر
اور ابن حبان اور اصطخری اور رویانی اور پاک ہونا اونٹون کے پیشاب کا تو نص سے
ثابت ہے لیکن سواے اونٹون کے پیشاب کے جن جن جانورون کا گوشت حلال ہے
انکا پیشاب پاک ہونے مین انہین حدیثون پر ان کے قائلین نے قیاس کیا ہے انتہے
اور کہا ترمذی نے یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین نہین خوف ہے ساتھ
پیشاب اون جانورون کے کہ کہایا جاتا ہے گوشت انکا

مسئلہ چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کے دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ
کی کتابون مین لکہا ہے وَسُؤْرُ الْکَلْبِ نَجِسٌ وَیُغْسَلُ الْاِنَاءُ مِنْ وُلُوْغِہٖ ثَلٰثًا
یعنے اور جوٹہا کتے کا پلید ہے اور دہویا جاوے برتن کتے کے جوٹھے کا تین بار
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف
کیا ہے ان حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور
ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ
فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طُھُوْرُ اِنَاءِ
اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْہِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسِلَہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰھُنَّ بِالتُّرَابِ
یعنی جب کہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دہووے اوسکو
سات بار اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جسوقت
کہ پی جاوے اس مین کتا یہ ہے کہ دہووے اوسکو سات بار پہلا ان کا ساتہہ مٹی
کے دوسری حدیث مسلم مین روایت ہے مغفل رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ

ابن حبان و اصطخری و رویانی ... (margin notes, partly illegible)
بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی موطا
مسلم

من علم الاصول مین اور **ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل**
مین لکھا ہے کہ امام محمد بن علی الشوکانی الیمانی نے حجت نہونا قول کا جمہور علماء
کیطرف نسبت کیا ہے اور قائلین حجیت قول صحابی کے جواب مین کہا ہے کہ اگرچہ
صحابی کی بزرگی وفضیلت علم و دین مین مسلم ہے ولیکن اسسے ان کی اتباع کا
وجوب لازم نہین آتا اور نہ خدا ے تعالے نے کہین اس بات کا اذن دیا
ہے اور کہا ہے کہ حدیث اصحابی کالنجوم جس سے قائلین حجیت تمسک کرتے ہین
صحیح نہین ہے اس کے بعد کہا ہے فَاعْرِفْ هٰذَا وَاحْرِصْ عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَمْ يَجْعَلْ اِلَيْكَ وَاِلٰى سَائِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَسُوْلًا اِلَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْمُرْكَ بِاتِّبَاعِ غَيْرِهٖ وَلَا شَرَعَ لَكَ عَلٰى لِسَانِ
سِوَاهُ مِنْ اُمَّتِهٖ حَرْفًا وَّاحِدًا وَلَا جَعَلَ شَيْئًا مِّنَ الْحُجَّةِ عَلَيْكَ
فِيْ قَوْلِ غَيْرِهٖ كَائِنًا مَّنْ كَانَ **ترجمہ** یعنی پس جان تو اس کو اور حرص
کر اسکی پس تحقیق اللہ تعالے نے نہین کیا طرف تیری اور نہ طرف اور امت کی
پیغمبر مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور نہین حکم کیا تجھکو ساتھ متابعت کرنے
کے سوائے (متابعت) اسکی کے اور نہین شرع کیا واسطے تیرے کہ کہا مانے تو
سوائے پیغمبر کے کسی کا امت مین سے ایک حرف (تک) بھی اور نہین کیا کسی کے
قول کو حجت اوپر تیرے خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
نے **حجۃ اللہ البالغہ** مین امام شافعی سے بواسطہ ان کی کتاب اُم کے
نقل کیا ہے کہ جب اُن کے زمانہ مین آثار صحابہ جمع ہوئے اور اُنکو مخالف احادیث
صحیحہ نظر آئے اور انہون نے سلف کی یہ چال دیکھی کہ جہان وہ کسی کا قول حدیث
کے خلاف پاتے تو اس کو چھوڑ کر حدیث کیطرف رجوع کرتے تو انہون نے اقوال
صحابہ ترک دیے اور کہا کہ وہ بھی آدمی ہین۔ ہم بھی آدمی ہین اور — **ناظورۃ**

بلکہ متہم بالوضع نیز دران کتب یافتہ می شود و رجال آن کتب بعضے موصوف بعدالت
اند و بعضے مستور و بعضے مجہول و اکثر آن حدیث معمول بہ نزد فقہا نہ شدہ اند
بلکہ اجماع بر خلاف آنہا منعقد گشتہ انتہی **دوسری** حدیث
دارقطنی نے ساتھہ سند صحیح کے روایت کی ہے عطا سے فعل ابی ہریرہ کا
کہ جب کتا مونہہ ڈالتا برتن مین پانی بہا دیتے تھے اوس پر پہر دہوتے تہے اسکو
تین بار سو **جواب** اس کا چار طرح پر ہے **اول** یہہ کہ یہہ روایت موقوف
ہے ابی ہریرہ پر اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی چنانچہ
شیخ محمد طاہر حنفی نے **مجمع البحار** مین لکھا ہے وَالْمَوْقُوْفُ مَا رُوِیَ
عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلٍ اَوْ مُنْقَطِعٍ وَّهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ
یعنے اور موقوف وہ ہے جو روایت کی جاوے صحابی سے مطلق قول ہو یا فعل
نہین ہے حجت اور **جامع ترمذی** کے مقدمہ مین لکھا ہے مَا رُوِیَ
عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلًا كَانَ اَوْ مُنْقَطِعًا وَّهُوَ لَيْسَ
بِحُجَّةٍ عَلَی الْاَصَحِّ یعنے جو روایت کی جاوے صحابی سے قول ہو یا فعل متصل
ہو یا منقطع اور وہ نہین ہے حجت اوپر (مذہب) صحیح کے اور کہا امام نووی نے
صحیح مسلم کے مقدمہ مین فِيْهِ قَوْلَانِ لِلشَّافِعِیِّ وَهُمَا مَشْهُوْرَانِ
اَلصَّحِيْحُ الْجَدِيْدُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے بیچ اس کے دو قول ہین امام شافعی
سے اور وہ دونو مشہور ہین صحیح جدید یہ ہے کہ تحقیق وہ (یعنے قول اور
فعل صحابی کا) نہین ہے حجت اور اسی طرح لکھا ہے شیخ ابو الفیض محمد
بن علی فارسی نے **جواہر الاصول فی علم حدیث**
الرسول مین اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے ہدایت السائل
الی ادلۃ المسائل اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول اور حصول المامول

بن علی کرابیسی ہے اور **تقریب التہذیب** مین لکھا ہے کہ حسین بن علی بن
یزید کرابیسی مین کلام کیا ہے امام احمد بن حنبل نے **دوم** کتاب کامل کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ
رابعہ کی کتاب ہی اور حدیث طبقہ رابعہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور
لائق حجت پکڑنے کی نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ ششتم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی

مسئلہ پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ اور
شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار
اور فتاوے عالمگیرا اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکھا ہے وَ اِذَا تَخَلَّلَتِ الْخَمْرُ حَلَّتْ سَوَاءٌ صَارَتْ خَلًّا
بِنَفْسِهَا اَوْ بِشَیْءٍ يُطْرَحُ فِيْهَا یعنے اور جب سرکہ بن جاوے شراب حلال ہے
خواہ خود بخود سرکہ بن جاوے خواہ بسبب اُسمین ڈالنے کے کسی چیز کے سرکہ
بن جاوے اور یہ مذہب امام اعظم اور اُن کے شاگردون امام ابو یوسف
اور محمد کا ہے سو **امام اعظم** اور اُن کے شاگردون امام ابو یوسف اور
محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ **مسلم اور ترمذی** مین
روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ
عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سرکہ بنا لی جاوے
سرکہ (یعنے ساتھہ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے کہ آیا وہ سرکہ حلال ہے یا نہین) پس فرمایا
نہین حلال اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل
ہی امام شافعی اور جمہور علما کی اس بات پہ کہ نہین جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا اور
نہین پاک ہوتی شراب ساتھہ سرکہ بنانے کے اور صحیح روایت امام مالک سی بھی

الحق فی فرضیة العشاء وان [illegible] الشفق مین لکھا ہے
کہ کہا ابن عبد البر نے کہ جس کسی کو کوئی حدیث پہونچے اُس پر واجب ہی کہ اُس کو
بنا بر عموم عمل مین لاوے جب تک کہ اُس کی تخصیص یا نسخ اُس کا نہ معلوم ہو انتہے
اور فرمایا ہے کہ صحابی پر حدیث صحیح سے حجت ہو سکتی ہے چہ جائے اُن کے دری
کے لوگ پس جب کسی کا قول مخالف حدیث معلوم ہو تو کہین کہ اُس شخص کو
حدیث نہین پہونچی انتہے پس معلوم ہُوا کہ جو لوگ صریح صحیح حدیث کی ہوتے
ہوئے صحابہ کے قول یا فعل سے مخالف حدیث کی تمسک پکڑتے ہین اور حدیث پر
نہین چلتے ہین شاید اُن کے دلون مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو نہ تھے اور باوجود صحبت آنحضرت صلعم
ومشاہدہ وحی ونبوت حدیث کا خلاف کیا کرتے تھے بچاوے خدا تعالیٰ ایسے
بُرے عقیدے سے **دوم** جب کہ سنن اربعہ کی حدیث مرفوع اگرچہ صحیح ہے
ہو فقط بخاری کی حدیث کا مقابلہ تو کر سکتی ہی نہین پھر بھلا اثر صحابی کا تو مقابل
مین ایسی حدیث کی کہ جس پر بخاری اور مسلم دونو نے اتفاق کیا ہو کب اُس کے معارض
اور لائق حجت کی ہو سکتا ہے **سوم** یہ روایت مخالف ہی ابو ہریرہ ہی کے اُس
حدیث صحیح مرفوع کے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
اور موطا امام مالک کی روایت سی اوپر مذکور ہوئی **چہارم** یہ روایت ہی
دارقطنی کی ہے اور دارقطنی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہی۔ اور روایت طبقہ ثالثہ کی
کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین
ہوتی اور بیان اسکا پہلے گذرا **تیسری** حدیث روایت کیا ابن عدی نے
کامل مین مرفوعًا اس حدیث کو سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہی **اول** یہ کہ شیخ
ابن ہمام حنفی نے **فتح القدیر** مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے حسین

دوم کتاب معرفۃ بیہقی کی طبقۂ ثالثہ کی کتاب ہی اور حدیث طبقۂ ثالثہ کی کتاب کے مقابلے مین حدیث صحیح محفوظ کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین اوپر گذرچکا ہے وہان سے دیکھہ لیجیے **تیسری** حدیث **ہدایہ** مین ہے نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے اچھا لاون ہے سرکہ سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ اس حدیث سی شراب کے سرکے کے جائز ہونے کی سند پکڑنے پر لے سرے کی حماقت ہے اس لیے کہ اس حدیث مین تو شراب کے سرکہ بنانے کا ذکر تک بہی نہین دیکھ لیجیے نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ پوری یہ حدیث جو کہ **مسلم** مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَھْلَہُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَاعِنْدَنَا اِلَّا الْخَلُّ فَدَعَا بِہٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ بِہٖ وَیَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گہر کے لوگون سے لاون پس کہا انہون نے کہ نہین نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اسکو اور شروع کیا کہانا روٹیکا ساتھہ اس کے اور فرماتے تہے اچھا لاون ہے سرکہ اچھا لاون ہی سرکہ۔ اسحدیث سی تو یہی ثابت ہوتا ہی کہ سرکہ بہت اچھی چیز اور بہت اچھا لاون ہے اور کہانا اسکا سنت ہے سو اس سے کسی مسلمان کو بہی انکار نہین انکار تو اس سرکے سے ہے جو کہ شراب سے بنایا گیا ہو اور وہی نجس اور حرام ہے سو بجز حضرات حنفیہ کے اور کوئی اہل اسلام خواہ کسی مذہب والا ہی ہو اور کیسا ہی بیوقوف ہو یہ بات ہرگز نہین کہیگا کہ اس حدیث سی شراب کا سرکہ بنانا جائز معلوم ہوتا ہے ✚

مسئلہ ۵

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار**

یھی آئی ہے کہ نہین پاک ہوتی شراب سرکہ بنانے سے اور کہا اوزاعی اور
لیث اور ابو حنیفہ نے کہ پاک ہو جاتی ہے شراب سرکہ بنانے سے ایسطرح لکھا ہے
نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین اور نزدیک امام اعظم کے جو شراب کا سرکہ بنانا
اور اس کا کھانا پینا حلال ہے اور دلیل اس کی امام اعظم کے مقلد یہ تین حدیثین بیان
کرتے ہین **پہلی حدیث** دار قطنی نے روایت کی ہے اپنی سنن مین فرج
بن فضالہ سے اُس نے روایت کی یحیی بن سعید سے اُس نے عمرہ سے اس نے ام سلمہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے کہ تھی بکری ام سلمہ کی دودھ دوہتی تھین اسکا پس نہ دیکھا اس کو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہان گئی بکری کہا انہون نے مر گئے فرمایا حضرت
نے کیا نہ نفع پکڑا تمنے ساتھ کہال اس کے پس کہا ہمنے تحقیق وہ مردہ ہے پس
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دباغت دینا اسکا حلال کرتا ہے جیسا کہ حلال ہو جاتا
ہے سرکہ شراب کا سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم
ہوتی ہے ساتھ اس کے حجت کیونکہ **عینی** نے **شرح ہدایہ** مین لکھا ہے کہ کہا
دار قطنی نے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اس کے فرج بن فضالہ اور وہ ضعیف ہے کیونکہ
وہ) روایت کرتا ہے حدیثین یحیی بن سعید انصاری سے کہ نہین متابعت کیجاتی انپر
دوسری حدیث بیہقی نے روایت کی ہے بیچ معرفت کے مغیرہ بن زیاد سے
اس نے روایت کی ابی الزبیر سے اس نے جابر سے اس نے نبی صلے اللہ علیہ و
سلم سے کہ فرمایا خیر خلکم خل خمرکم یعنے بہت بہتر سرکہ تمہارا سرکہ شراب کا
ہے سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق
حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ **عینی** نے **شرح ہدایہ** مین لکھا ہے کہ اکیلا ہوا
ہے ساتھ اسکے مغیرہ بن زیاد اور وہ نہین ہے قوی۔ اور کہا ابن قیم نے **اعلام
الموقعین** مین کہ اس حدیث کے راویون مین مغیرہ بن زیاد صاحب مناکیر کا ہے

اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور صادق اور امامیہ کا اور کہا (ابن حجر نے)
فتح الباری مین اور نقل کیا ہی اس بات مین ابن المنذر نے مذہب جمہور علماء کا اور اختیار
کیا ہے ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہے عامہ اہل حدیث کا انتہی کہا نووی نے
شرح صحیح مسلم مین کہ عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد اور
اسحاق اور ابن منذر اور عامہ اصحاب حدیث کا یہی مذہب ہی کہ تیمم مین مونہہ اور
ہتھیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہی اور علی بن ابی طالب اور حسن بصری اور شعبی
اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سفیان ثوری اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اصحاب
الرای وغیرہ کا یہ مذہب ہی کہ تیمم مین مونہہ اور ہاتھون کے لیے دو ضربین ہین انتہی اور
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ہادی اور ناصر اور مؤید باللہ اور
ابو طالب اور امام یحیی اور فقہا کا یہ مذہب ہی کہ تیمم مین مونہہ اور ہاتھون کے لیے
دو ضربین واجب ہین اور دلیل انکی اس باب مین یہ آٹھ حدیثین ہین پہلی
حدیث دارقطنی مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم مین دو ضربین ہین ایک ضرب مونہہ کے واسطے
اور ایک ہاتھون کے لیے کہنیون تک اور صحیح رکھا امامون نے اس حدیث کا موقوف
ہونا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ
اسکے حجت ایسا کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے
کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حاکم اور بیہقی نے مرفوع اور بیچ اسناد اس حدیث
کے علی بن ظبیان ہے اور کہا دارقطنی نے اعتبار کیا ہے اس کا یحیی القطان وغیرہ
نے اور کہا مصنف بلوغ المرام کے نے (یعنے ابن حجر نے) تضعیف کی ہی اس حدیث
کی بہت لوگون نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی طریق سے کہ بیچ سب کے
کلام ہے اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا ابو داؤد نے

شرح درالمختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضیخان
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ یعنی اور تیمم مین دو
ضربین ہین آور یہہ مذہب امام اعظم اور شافعی وغیرہ علمار کا ہے سو **امام اعظم**
اور شافعی وغیرہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ **بخاری**
اور مسلم مین روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا بَعَثَنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ
فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدِكَ
هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ
عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَ وَجْهَهُ وَ اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ وَ ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ
بِهِمَا وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهِ . یعنے بہیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک کام کو پہر جنبی ہوا مین اور نہ پایا مین نے پانی پس لوٹا مین مٹی مین جیسے کہ
لوٹتا ہے چوپایا پہر آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین نے
اون سے پس فرمایا کہ مقرر کافی ہے تجھکو کہ کرے تو اپنے ہاتھہ سے اس طرح
پہر مارا حضرت نے دونون ہاتھون کو زمین پہ ایک بار پہر ملا بائین ہاتھہ کو داہنے
پہ اور اپنے دونو ہتھیلیون کے پیٹھ پہ اور اپنے مونھہ پہ اور لفظ مسلم کا ہے
اور ایک روایت مین بخاری کے اور مارین اپنی ہتھیلیان زمین پہ اور پہونکا
اون کو پہر ملا اون کو اپنے مونھہ پہ اور اپنی ہتھیلیان پہ **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ تیمم مین مونھہ اور
ہتھیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول ۔ اور اوزاعی

پس مسح کیا ہمنے اس سی مونہہ اپنے کو پہر مارا ہم نے دوسری بار یعنی ہاتہونکو
مٹی پاک پر پہر مسح کیا ہم نے ساتہہ ہاتہون اپنون کے کہنیون سے ہتہیلیون تک
اوپر جگہہ جمنے بالون کے ظاہر اور باطن سے سو جواب اس کا یہ ہی کہ یہہ حدیث
ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ساتہہ اسکے حجت اس لیے کہ عینی شرح ہدایہ
مین لکہاہے کہ اسحدیث کی راویون مین سے سلیمان بن ابی داؤد ہے اور وہ ضعیف
ہے چوتہی حدیث طبرانی اور دارقطنی نے روایت کی اسلع بن شریک سی کہ کہا
دکہلایا مجہکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم ایکبار مارنا واسطے مونہہ کے اور دوسری
بار مارنا واسطے دونون ہاتہون کے کہنیون تک سو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث
بہی ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتہہ اس کے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی راویون مین ربیع بن بدر ہے اور وہ ضعیف ہی
اور عینی شرح ہدایہ مین لکہاہے کہ کہا ابن حزم نے محلی مین کہ یہ حدیث
ضعیف ہی پانچوین حدیث بزار نے اپنی مسند مین روایت کی ہی ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم دو بار
ہاتہہ مارنا ہے ایکبار واسطے مونہہ کے اور ایکبار واسطے دونون ہاتہون کے کہنیون تک سو
جواب اس کا یہ ہی کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے اس لیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ اسحدیث کی راویون مین حریش بن حریث ہی کہا ابوحاتم نے کہ یہ حدیث منکر ہے
نہین قائم ہوتی حجت ساتہہ حدیث اسکی کے چہٹی حدیث طبرانی نے
روایت کی ہے ابی امامہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
تیمم مین دو ضربین ہین ایک ضرب مونہہ کے لیے اور ایک ضرب ہاتہون کے
لیے کہنیون تک سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہہ بہی ضعیف ہے نہین
قائم ہوتی ہے ساتہہ اس کے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی

کہ علی بن ظبیان راوی کچھہ نہین اور کہا نسائی اور ابو حاتم نے بہی مثل اسی کی اور کہا ابو زرعہ نے یہ حدیث (یعنے جس مین علی بن ظبیان راوی ہے) واہی ہے اور **تقریب التہذیب** مین لکھا ہے کہ علی بن ظبیان ابن ہلال کوفی قاضی بغداد ضعیف ہے نوین طبقے مین سے انتہے کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ معتبر جانا ہے اس کو یحیی القطان اور ہشیم وغیرہ نے کہا حافظ (یعنے ابن حجر) نے کہ وہ (یعنے علی بن ظبیان) ضعیف ہے ضعیف کہا اسکو قطان اور ابن معین اور بہت لوگون نے۔

دوسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیمم مین ایک ضربہ ہے واسطے مونہہ کے اور دوسرا واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون تک اور کہا حاکم نے کہ یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے سو **جواب** اس کا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کے راوی تو معتبر ہین لیکن حق ت. بات یہہ ہے کہ یہہ حدیث (مرفوع نہین ہے) موقوف ہے (یعنے جابر کا قول ہے) اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اس کا اس کتاب کے مسئلہ پنجم مین پہلے گزرا **دوم** کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ نہین کلام کی اس حدیث مین کسی نے لیکن یہ روایت شاذ ہے انتہے شاذ وہ روایت ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور مقابل اس کے محفوظ۔

تیسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے سالم سے نقل کی اور اس نے اپنے باپ سے کہ کہا تیمم کیا ہمنے ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بس مارا ہمنے دونون ہاتھون اپنے کو مٹی پاک پر پھر جہاڑا ہم نے ہاتہونکو

ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی نے نیل
الاوطار مین کہ اس حدیث کی اسناد مین ابراہیم بن محمد بن ابی یحیے ہے
اور وہ ضعیف ہی اور نیز کہا شوکانی نے کہ کہا ابن عبد البر نے کہ اکثر آثار مرفوعہ
جو کہ عمار سے آئے ہین ان سب سے تیمم مین ایک ہی ضرب ثابت ہی اور جو حدیثین کہ
دو ضرب کی روایت کی گئی ہین وہ سب مضطرب ہین

مسئلہ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صاحب کی دو حدیثون صحیحہ کے یہہ ہے جو کہ
ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا یَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَی الْعِمَامَۃِ یعنے
نہین جائز ہے مسح کرنا پگڑی پر **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین
جو شخص کہ پگڑی پر مسح کرے اور سر پر کچھ بھی نکرے تو نہین جائز ہے ہمارے نزدیک
یعنے شافعیہ کے نزدیک مسح کرنا اسکا اور اسمین کسیکا خلاف نہین اور یہی مذہب
ہے امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا لتھے سو امام اعظم اور امام
شافعی اور امام مالک اور اکثر علماء نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ
حدیثون کا پہلے حدیث مسلم مین روایت ہی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی
الْعِمَامَۃِ وَالْخُفَّیْنِ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا
اپنی پیشانی کے بالون پر اور پگڑی پر اور موزون پر **دوسری** حدیث
بخاری شریف مین روایت ہی جعفر بن عمرو بن امیہ سے اس نے نقل کی اپنے
باپ سے کہ کہا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِہٖ
وَخُفَّیْہِ یعنے دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کیا آپنے

نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر) نے کہ اسناد
اس کی ضعیف ہی ساتوین حدیث ابوداؤد مین روایت ہی ابن عمرؓ
رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص گذرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک گلی مین
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پائخانے یا پیشاب سی نکلے تھے تو سلام
کیا اُس شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہ جواب دیا اُس کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ قریب ہوا وہ شخص کہ چھپ جاوے
کسی گلی مین تو مارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنی اوپر
دیوار کے اور مسح کیا اُن سے اپنے موہنہ پر پھر مارا دوسری بار سو مسح کیا
ہاتھون کو اپنی کہنیون تک پہر جواب دیا سلام کا اُس شخص کو اور فرمایا کہ
سلام کا جواب دینے سے بیوضو ہونا مجھے مانع آیا تھا سو جواب اس کا
یہ ہے کہ یہ حدیث بہی ضعیف ہی لائق حجت پکڑنے کے نہین اس لیے کہ زرقانی
شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ حدیث ابوداؤد کی نہین قوی اور
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مدار اس حدیث کا محمد بن ثابت پر
ہے اور تحقیق ضعیف کیا ہی اسکو ابن معین اور ابو حاتم اور بخاری اور احمد
نے اور کہا ابوداؤد نے کہ نہین متابعت کیا جاوے گا محمد بن ثابت بیچ اس قصے
کے اور تیمم مین جس قدر حدیثین دو ضرب کی آئی ہین ان سب مین مقال
ہے (یعنے اُن مین سے صحیح ایک بہی نہین ہے) اور حق یہی ہے کہ تیمم مین
ایک ہی ضرب کی حدیثین صحیح ہین جو کہ صحیحین مین ہین آٹھوین حدیث
روایت کی ہے طبرانی نے اوسط مین بہی اور کبیر مین بہی کہ
حضرت نے عمار بن یاسر کو فرمایا کفایت کرتا ہے تجھکو (تیمم مین) ایک ضرب موہنہ
کے لیے اور ایک ضرب ہاتھون کے لیے سو جواب اس کا یہ کہ حدیث

ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار
شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضیخان
مین لکھا ہے وَلَا صَلٰوۃُ جَنَازَۃٍ لِمَا رَوَیْنَا وَلَا سَجْدَۃُ تِلَاوَۃٍ اِلَّا اَنَّھَا فِیْ
مَعْنَی الصَّلٰوۃِ اِلَّا عَصْرَ یَوْمِہٖ عِنْدَ الْغُرُوْبِ یعنے آفتاب کے طلوع کے
وقت اور غروب کیوقت اور جس وقت عین دوپہر ہو نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز
جنازہ کی جائز نہین ہے مگر آفتاب کے غروب کے وقت فقط اس دن کی
نماز عصر کی تو البتہ جائز ہے **فائدہ** یعنے اگر کسی شخص نے بقدر ایک رکعت
کی صبح کی نماز کا وقت پایا اور پھر آفتاب نکل آیا تو اس صورت مین اسکی صبح کی
نماز تو باطل ہوگی لیکن اگر کسی نے بقدر ایک رکعت کے عصر کی نماز کا وقت پایا اور پھر
آفتاب ڈوب گیا تو اس کی عصر کی نماز ادا ہوجاویگی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام
اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ
اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ
یعنے جس نے پائی ایک رکعت صبح کی نماز کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پالی
اس نے نماز صبح کی اور جس نے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کی پس تحقیق
پائی اوس نے نماز عصر کی **فائدہ** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہی ہے
ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور تمام علما کا لیکن خلاف کیا ہے اس حدیث
کا ابو حنیفہ نے اس لیے کہ ان کی نزدیک اس صورت مین نماز صبح کی باطل ہوجاتی ہے،

مسئلہ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے ہے جو کہ **ہدایہ** اور

عمامہ پر اور موزون پر تیسری حدیث مسلم مین روایت ہی بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ یعنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزون پر اور خمار پر یعنے جو چیز کہ سر کو ڈہانکتی ہے چوتھی حدیث طبرانی مین روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ساتہہ ان لفظون کے مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ یعنے مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر موزون کے اور پگڑی کے بیچ جنگ تبوک کے پانچوین حدیث طبرانی مین روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ یعنے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے مسح کرتے اوپر موزون کے اور پگڑی کے فائدہ کہا ترمذی نے یہی قول ہی بہت لوگون کا اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ جن مین سے ہین ابو بکر اور عمر اور انس اور ساتہہ اسکے قائل ہین اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ مسح کرے پگڑی پر اور کہا وکیع بن جراح نے کہ اگر مسح کرے پگڑی پر تو کفایت کرتا ہی اس کو (بسبب وارد ہونے اس) حدیث کے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ پگڑی پر مسح کرنے کی حدیث کو روایت کیا ہی ابن رسلان نے ابی امامہ اور سعد بن مالک اور ابی الدرداء اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ اور مکحول سے اور روایت کیا خلال نے ساتہہ اسناد اپنی کے حضرت عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے جو شخص کہ پاک نہ کرے اسکو (یعنے جو شخص کہ جائز نہ کہے) مسح اوپر پگڑی کے پاک نہ کرے اسکو اللہ اور روایت کیا اسکو فتح الباری مین اللہ ابن خزیمہ اور ابن منذر نے

مسئلہ ۱

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۲ ... مع ... ص ۱۴۲ ...

جب تک حضرت کو ثابت کرنا ان حدیثوں کا ... مضمون ... ص ۱۲۱ ... ص ۱۴۷ ...

ہمکو پس پشت مت پڑھتے ظہر اور عصر پہلے دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں اور سنا تو ہم کو آیت کبھی اور دراز کرتے پہلے رکعت کو اور پڑھتے پچھلی دو میں سورہ فاتحہ ✦

مسئلہ یازدہ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ میں لکھا ہے وَهُوَ مُخَيَّرٌ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مَعْنَاهُ إِنْ شَاءَ سَكَتَ وَإِنْ شَاءَ قَرَأَ وَإِنْ شَاءَ سَبَّحَ كَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ یعنے اور وہ اختیار دیا گیا ہے دو رکعتوں پچھلی میں معنے اس کے یہ ہیں کہ اخیر کی دو رکعتوں میں خواہ چپکا رہے خواہ پڑھ لے خواہ (صرف) سُبْحَانَ اللّٰہِ ہی پڑھ لے اسیطرح روایت کیا گیا ہے امام ابی حنیفہ سے سو ابی حنیفہ یعنے امام اعظم نے اس مسئلہ میں بھی خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی اس حدیث کا جو کہ ابی قتادہ کی روایت سے مسئلہ دہم میں اوپر مذکور ہوئی

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اکیس حدیثوں کے یہ ہے جو کہ فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے يُكْرَهُ الْجَهْرُ بِالتَّسْمِيَةِ وَالتَّأْمِينِ یعنے نماز میں بسم اللہ اور آمین کا پکار کر کہنا مکروہ ہے اور جامع رموز میں لکھا ہے فِي التَّيْسِيرِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَبِأَنَّ التَّأْمِينَ وَإِخْفَاءَهُ سُنَّةٌ فَيُكْرَهُ الْجَهْرُ كَمَا فِي الْمُحِيطِ یعنے تیسیر میں روایت ہے مجاہد سے کہ تحقیق وہ یعنے آمین سورہ فاتحہ میں سے ہے اور یہ بھی ہے کہ آمین کہنی اور اخفا کرنا اسکا سنت ہے پس مکروہ ہوا پکار کہنا آمین کا اسیطرح سے ہے محیط میں اور ہدایہ میں لکھا ہے وَيُخْفُونَهَا یعنے امام اور مقتدی اور اکیلا آہستہ کہیں آمین اور یہ مذہب امام اعظم اور امام مالک اور اہل کوفہ کا ہے سو امام اعظم رحمہ اللہ امام مالک اور اہل کوفہ نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے

شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِذَا قَرَءَ الْاِمَامُ مِنَ الْمُصْحَفِ فَسَدَتْ صَلٰوتُہٗ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنی اور جب دیکھ کر پڑہے قرآن امام تو نماز فاسد ہو جاتی ہے نزدیک ابی حنیفہ کے سو ابو حنیفہ یعنی امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری مین ہے وَکَانَتْ عَائِشَۃُ یَؤُمُّہَا عَبْدُہَا ذَکْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ یعنے اور امامت کرواتا تہا حضرت عائشہ کو ذکوان غلام اون کا قرآن سے یعنے نماز مین قرآن دیکھکر پڑہتا تہا **فائدہ** اس مسئلہ مین امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف اور محمد بہی امام اعظم کے مخالف ہوئے ہین اسلیے کہ انکے نزدیک امام کو نماز مین قرآن دیکھ کر پڑہنا جائز ہے +

دہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم مخالف پیغمبر کے حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور عینی شرح ہدایہ اور فتح القدیر اور کنز الدقائق وغیرہ مین لکہا ہے وَرَکْعَتَا الظُّہْرِ سَوَاءٌ یعنے ظہر کی اول دو رکعتون مین برابر کی سورتین پڑہے اور یہ مذہب امام اعظم اور اُن کے شاگرد ابو یوسف کا ہے سو امام اعظم اور اُن کے شاگرد ابو یوسف نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا فَیَقْرَءُ فِی الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ الرَّکْعَۃَ الْاُوْلٰی وَیَقْصُرُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتے

والے سن لیتے بعد اوس کے سب صحابہ جو جماعت مین ہوتے اس قدر زور سے پکار کر آمین کہتے تھے کہ ان کی آواز سے مسجد ہی گونج اٹھتی تہی چوتھی حدیث عَنْ عَطَاءٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَدْرَکْتُ مِأتَیْنِ مِنَ الصَّحَابَۃِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّیْنَ رَفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ روایت ہی عطار رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ پایا مین نے دو سو آدمی کو صحابہ سے جب کہے امام ولا الضالین بلند کرتے آوازین اپنی ساتھ آمین کہنے کے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے پانچوین حدیث قَالَ عَطَاءٌ اٰمِیْنَ دُعَاءٌ وَ اَمَّنَ الزُّبَیْرُ وَمَنْ وَرَاءَہٗ حَتّٰی اَنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّۃً وَکَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُنَادِی الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِیْ بِاٰمِیْنَ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَدَعُہٗ وَیَحُضُّھُمْ وَسَمِعْتُ مِنْہُ فِیْ ذٰلِکَ خَبَرًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہا ابن زبیر نے اور جو پیچھے اوس کے تھے کہ یہان تک کہ تحقیق گونج اٹھی مسجد اور ابو ہریرہ پکار کر کہہ دیتے تہے امام کو کہ مت فوت کرا مجھسے کہنا آمین کا اور کہا نافع نے نہین چھوڑتے تہی اسکو یعنی آمین پکار کر کہنے کو ابن عمر بلکہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو اور سنا نافع نے ابن عمر سے کہ آمین پکار کر کہنے مین حدیث سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے چھٹی حدیث عَنْ عَطَاءٍ اَدْرَکْتُ مِأتَیْنِ مِنَ الصَّحَابَۃِ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّیْنَ سَمِعْتُ لَھُمْ رَجَّۃً بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ روایت ہی عطا سے کہ پایا مین نے دو سو آدمی کو صحابہ سے بیچ اس مسجد کے جب کہے امام ولا الضالین سنا مین نے اُنکی آواز ساتھ آمین کہنے کے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے ساتوین حدیث عَنْ وَائِلٍ

اول حدیث عن وائل بن حجر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجھر بآمین رواہ ابوداود روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ اُس نے نماز پڑھی پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکار کر کہی آمین روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے **دوسری حدیث عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول رواہ ابوداود روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتے آمین یہانتک کہ سنتا تھا وہ شخص جو نزدیک اُن کے ہوتا صف پہلی مین روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین روایت کیا اس حدیث کو بھی دارقطنی نے اور کہا اسناد اسکی حسن ہے اور روایت کیا اُسکو حاکم نے اور کہا صحیح ہے اور پر شرط بخاری اور مسلم کے اور روایت کیا اس کو بیہقی نے اور کہا حسن صحیح ہے **تیسری حدیث وعنہ** قال ترک الناس التامین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی یسمعھا اھل الصف الاول فیرتج بھا المسجد رواہ ابن ماجۃ ط اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ترک کر دیا لوگون نے آمین کہنا اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتے آمین یہانتک کہ سناتے تھے اول صف والون کو پھر گونجتی ساتھ اُس کے مسجد روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **فائدہ** یعنی جب حضرت کی آمین کہنے کا آواز اول صف

[Margin notes:] ابوداود ... جلد اول صفحہ ... ابوداود ... نیل الاوطار ... ابن ماجہ صفحہ ۱۶۲

سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار
کر کہنے آمین کے **دسوین حدیث** عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ
قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال
آمین وسمعناها منہ رواہ ابن ماجہ فی باب الجہر بآمین
روایت ہی عبد الجبار بن وائل سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہا نماز پڑھی میں نے
ساتھہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے)
ولا الضالین کہا آمین پس سنا ہم سب نے (یعنے جتنے لوگ جماعت مین تھے آمین کو)
حضرت سے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے **گیارہوین**
حدیث عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا فرغ من قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین
رواہ الدارقطنی وحسنہ والحاکم وصححہ **ترجمہ** روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب فارغ ہوتے تھے پڑھنے سورۃ فاتحہ کے سے اونچی کرتے آواز اپنی اور فرماتے
آمین روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے اور حسن ٹھیرایا اسکو اور حاکم نے اور
صحیح ٹھیرایا اس کو **بارھوین حدیث** عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالی
عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین فقال آمین مد بہا صوتہ رواہ الترمذی
وابو داود والدارمی وابن ماجۃ **ترجمہ** روایت
ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا
آمین دراز کی ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے

ابن حجر رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین و رفع بہا صوتہ رواہ
ابوداود روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے یعنے پہونچتے ولا الضالین تک کہتے آمین اور
بلند کرتے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے فائدہ
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ یعنی ابن حجر نے اسناد اسکی
صحیح ہے اور صحیح کہا اس کو دارقطنی نے آٹھوین حدیث عن نعیم
المجمر قال صلیت وراء ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقرأ بسم
اللہ الرحمن الرحیم ثم قرأ بام القرآن حتی اذا بلغ ولا الضالین
قال آمین ویقول کلما سجد واذا قام من الجلوس اللہ اکبر
ثم یقول اذا سلم والذی نفسی بیدہ انی لاشبہکم صلوۃ برسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی وابن خزیمۃ روایت ہے نعیم مجمر سے
کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پس پڑھی ابی ہریرہ نے بسم
اللہ الرحمن الرحیم پھر پڑھی سورہ فاتحہ یہانتک کہ جب پہونچے ولا الضالین تک کہا آمین
اور کہتے تھے جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہوتے بیٹھنے سے اللہ اکبر پھر کہتے
جب سلام پھیرتے قسم ہے اسکی جسکے ہاتھہ مین ہے میری جان تحقیق مین زیادہ
مشابہ ہون تم مین نماز سے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا
اس حدیث کو نسائی اور ابن خزیمہ نے نوین حدیث عن علی رضی اللہ تعالی
عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین
قال آمین رواہ ابن ماجہ فی باب الجہر بآمین روایت ہے
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اور حضرت کے اصحاب نماز مین پکار کر آمین کہتے
تھے کیونکہ اگر یہود اون کی آمین پکار کر کہنے کی آواز نہ سُنتے تو حسد کس طرح کرتے
بس حاصل اس کا یہ ہُوا کہ جو شخص آمین پکار کر کہنے کو بُرا جانتا ہے اس مین اور
یہود مین کچھ فرق نہین **پندرہوین حدیث عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا
حَسَدَتْکُمُ الْیَہُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَا حَسَدَتْکُمْ عَلٰی اٰمِیْنَ فَاَکْثِرُوْا مِنْ
مِنْ قَوْلِ اٰمِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْجَہْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہے ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
حسد کیا تمپر یہود نے کسی چیز مین جیسا کہ حسد کیا تمپر آمین کہنے مین پس زیادہ
کرو کہنے مین آمین کے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے
آمین کے **فائدہ** کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث
کی اسناد مین طلحہ بن عمرو ہے اور کلام کی ہے اس مین بہت سے اہل علم نے
سولہوین حدیث بیہقی نے مرفوع روایت کی ہے کہ حسد کیا یہود نے اوپر قبلہ
کے وہ قبلہ کہ ہدایت کیے گیے ہم طرف اسکی اور گمراہ کیے گیے یہود قبلہ سے اور
حسد کرتے مین یہود اوپر جماعت کے اور حسد کرتے ہین اوپر آمین کہنے ہمارے
کے پیچھے امام کے اور بیچ ایک روایت طبرانی کے یون ہے تحقیق یہود نہین حسد کرتے
مسلمانون پر اوپر فضل کے تین کامون سے جواب دینا سلام کا اور قائم کرنا صفون کا
اور کہنا انکا پیچھے امام اپنے کے بیچ نماز فرض کے آمین اور بیچ دوسری روایت کی ابن عدی
سے حسد کرتے مین تمپر یہود اوپر کہنے سلام کے اور قائم کرنے صفون کے اور کہنے
آمین کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کا جواب دینا اور نماز مین
صفون کا قائم کرنا اور امام کے پیچھے فرض نماز مین آمین کہنا یہ تینون کام فضل

حدیث ابن ماجہ
جلد پہلا باب الجہر
صفحہ ۱۳۸
سنن ابن ماجہ
نیل الاوطار
جلد دوم
صفحہ ۱۱۵
بیہقی
طبرانی
ابن عدی
کنز العمال

ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا ترمذی نے اور بیچ اس باب
کے روایت ہے حضرت علی اور ابی ہریرہ سے اور حدیث وائل بن حجر کی حدیث
حسن ہے اور یہی کہتے تھے بہت لوگ اہل علم سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور تابعین سے اور جو پیچھے اُن کے تھے اعتقاد رکھتے تھے یہ کہ بلند کرے مرد
آواز اپنی کو ساتھ آمین کہنے کے اور نہ پوشیدہ کرے اُسکو اور یہی کہتے تھے
امام شافعی اور امام احمد اور اسحق **تیرہوین حدیث** **عَنْ** بِلَالٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْبِقْنِيْ بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالی
عنہ سے یہ کہ اُس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سبقت کرو مجھ سے
ساتھ آمین کہنے کے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے **فائدہ** یہ جو
بلال نے حضرت کو کہا کہ نہ سبقت کرو مجھ سے ساتھ آمین کہنے کے مراد اوس کی
اس بات کے کہنے سے یہ ہے کہ جب مین سورہ فاتحہ اپنی آپکے پیچھے تمام کر لیا
کرون تب آپ آمین کہا کرین پس اس حدیث سے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا
اور آمین پکار کر کہنا یہ دونو باتین ثابت ہوئین **چودہوین حدیث**
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَّا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّاْمِيْنِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِيْ بَابِ الْجَهْرِ بِاٰمِيْنَ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین حسد کرتے
تم سے یہود اوپر کسی چیز کے جسقدر کہ حسد کرتے ہین تم سے سلام کرنے مین اور
آمین کہنے مین روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین
کے **فائدہ** اس حدیث سے سلام اور آمین کہنے پر یہود کے حسد کرنے سے

آمین پس موافقت ہوتا ہے ایک ان دونون کا دوسرے کو بخشے جاتے ہین واسطے اس
وکے اگلے ہین گناہ اس کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے انیسوین
حدیث **وعنہ** اَیضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّ
الْمَلٰٓئِکَۃَ تَقُوْلُ اٰمِیْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ فَمَنْ وَّافَقَ تَامِیْنُہٗ
تَامِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ فِیْ بَابِ جَھْرِ
الْاِمَامِ بِاٰمِیْنَ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو تم بھی آمین پس
تحقیق فرشتے کہتے ہین آمین اور تحقیق امام کہے آمین پس جو شخص کہ موافق ہو
آمین اوس کی آمین فرشتون کے کی بخشے جاتے ہین واسطے اوس کے
وہ کہ اگلے ہین گناہ اوس کے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے بیچ باب
پکار کر کہنے امام کے آمین کو **بیسوین** حدیث **وعنہ**
اَیضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُ
فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَامِیْنُہٗ تَامِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ
غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ فِیْ بَابِ جَھْرِ الْاِمَامِ بِاٰمِیْنَ
اور روایت ہے بھی انہین سے انہون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا
حضرت نے جس وقت آمین کہے پڑھنے والا قرآن کا (یعنے امام) پس آمین کہو اس
لیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین پس جو شخص کہ موافق ہو آمین اسکی آمین فرشتون
کے بخشے جاتے ہین واسطے اس کے وہ کہ اگلے ہین گناہ اوس کے روایت کیا اس
حدیث کو نسائی نے بیچ باب پکار کر کہنے امام کے آمین کو **اکیسوین** حدیث **وعنہ**
اَیضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ

ہین اور ان تینون کامون سے یہود حضرت وقت حسد کرتے تھے پس اگر اب بہی
کوئی شخص سلام کے جواب دینے کو یا نماز مین صفون کے قائم کرنے کو یا آمین پکار کر
کہنے کو برا جانے تو اُس مین اور یہود مین کچہ فرق نہین ہے **سترہوین حدیث**
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ
فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ جَهْرِ الْمَاْمُوْمِ بِالتَّاْمِیْنِ **ترجمہ** روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو تم آمین پس تحقیق
شان یہ ہے کہ جس کے قول نے موافقت کیا قول سے فرشتون کے بخشے جاتے ہین
واسطے اُس کے وہ جو اگلے ہین گناہ اُس کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے بیچ
باب پکار کر کہنے مقتدی کے آمین کو **فائدہ** امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین
اس حدیث کے نیچے لکہا ہے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب کہے امام غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین پس کہو تم آمین اسمین دلیل ظاہر ہے واسطے اسکے جو کیا اصحاب
ہمارے نے اور ان کے سوا اورون نے بیشک آمین کہنی مقتدی کی ہو ساتھ آمین
کہنے امام کے نہ پیچھے اسکے پس جب کہے امام ولا الضالین کہے امام اور مقتدی ملکر آمین
اٹھارہوین حدیث **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ
اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا
الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ
ترجمہ اور روایت ہے اُسی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس وقت کہتا ہے ایک تمہارا آمین اور کہتے ہین فرشتے بیچ آسمان کے

جو کہ مخرج اس حدیث کا ہی کہا اُس نے کہ سنا مین نے محمد یعنی بخاری سے کہ کہتے ہے
حدیث سفیان کی یعنے جس حدیث مین مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ یعنی دراز کیا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو آیا ہے وہ حدیث بہت صحیح ہے
شعبہ کی حدیث سے اس باب مین اور خطا کی شعبہ نے اس حدیث مین کئی جگہہ مین
پہلی خطا شعبہ راوی کی اسحدیث مین یہ ہے کہا شعبہ نے حجر عنبس کا باپ
ہے سو یہ اُس کی خطا ہے حجر تو عنبس کا بیٹا ہے اور کنیت کیا جاتا ہے ابا سکن دوسری
خطا شعبہ کی اسحدیث مین یہ ہے کہ شعبہ نے زیادہ کیا اس حدیث مین علقمہ بن
وائل سے اور وہ بیچ اسناد اسحدیث کے نہین تیسری خطا شعبہ کی اس
حدیث مین یہ ہے کہ کہا شعبہ نے پست کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ
آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور یہ اُس کا خطا ہے اور صحیح یہ ہے کہ دراز کیا حضرت صلعم
نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور کہا ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح
مشکوۃ مین کہ اس روایت مین شعبہ کی غلطی پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہی اور تحقیق
صواب معروف مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ اور رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ کا ہے اور لفظ مَدَّ
بِهَا صَوْتَهُ کا ترمذی اور احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور لفظ
رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ کا ابو داؤد نے روایت کیا بیہقی اور ابن حبان نے بیچ
صحیح اپنی کے عطا سے کہا پایا مین نے دوسو آدمی کو صحابہ سے جب کہتے امام ولا الضالین
بلند کرتے آوازین اپنی ساتھہ آمین کہنے کے اونچے شعبہ کی حدیث کے ضعیف ہونے
کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سماع علقمہ کا وائل سے ثابت نہین چنانچہ کہا ابن حجر نے
تقریب التہذیب مین عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ بِضَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَ
سُكُونِ الْجِيمِ الْحَضْرَمِيُّ الْكُوفِيُّ صَدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ
أَبِيهِ یعنے علقمہ بن وائل بن حجر ساتھہ بضم مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوفی

فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ **ترجمہ** اور روایت ہے بہی انہین سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آمین کہے امام پس آمین کہو (یعنے جب امام بعد قرارت فاتحہ کے آمین پکار کر کہتا ہے اُس کی آواز سنکر فرشتے بہی آمین کہتے ہین پس تم بہی اُسوقت آمین کہو) اس لیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہوجاوے آمین اُس کی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہے اللہ واسطے اُس کے جو آگے گزرے گناہ اوس کے کہا ابن شہاب نے اور تھے رسولخدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہتے تھے آمین روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** نماز مین آمین پکار کر کہنے کے باب مین اکیس حدیثین کہ جن کا امام اعظم نے خلاف کیا ہے وہ تو گزر چکی ہین لیکن آہستہ خفیہ کہنے کے باب مین دلیل امام اعظم کی انکے مقلد جو حدیثین پیش کیا کرتے ہین وہ یہ ہین **پہلی حدیث** رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** روایت کیا شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اُس نے حجر باپ عنبس کے سے اُس نے علقمہ بیٹے وائل کے سے اُس نے اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اُسکے آواز اپنی اسکو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے **جواب** اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے ہرگز لائق حجت پکڑنیکے نہین کیونکہ ترمذی

میری پاس کچھ اس کی دلیل ہوتی تو مین یون مطابقت دیتا کہ آہستہ کہنے کی روایت سی
مراد یہ ہے کہ گڑگڑ سخت نہوا تہی ۔ ہمارا بہی یہی عقیدہ ہے کہ امام زور سے چلا کر آمین نہ
کہے بلکہ اسیقدر آمین پکار کر کہنی چاہیے کہ جس کو اول صف کے لوگ سن لیوین البتہ
مقتدیون کو چلا کر کہنی بہی جائز ہے بلکہ سنت ہی اور حدیثین اس مضمون کی قریب
گذرین **دوسری** دلیل حنفیہ کے آمین خفیہ کہنے کے باب مین شیخ عبدالحق
حنفی نے شرح **سفر السعادت** مین یہ آثار نقل کیے ہین کہ از امیر المومنین
عمر بن الخطاب روایت کردہ اند کہ اخفا کند امام چہار چیز را تعوذ و بسم اللہ و آمین
و سبحانک اللہم و بحمدک و در بعض روایات بجای سبحانک اللہم ربنا لک الحمد
آمدہ و از ابن مسعود نیز مثل این آمدہ سیوطی در جمع الجوامع از ابی وائل روایت آوردہ
کہ گفت بودند عمر و علی کہ جہر نمیکردند بسم اللہ الرحمن الرحیم و نہ تعوذ و نہ بہ
آمین رواہ ابن جریر و الطحاوی و ابن شاہین فی السنۃ سو **جواب**
اس کا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ اثر صحابہ کے ہین مرفوع حدیثین نہین اور
مقابلے مین حدیث مرفوع کے صحابی کا قول یا فعل حجت نہین ہوسکتا اور دلائل اس
کے اس کتاب مین اسی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے
گذری **دوم** یہ روایتین طبقہ رابعہ کی ہین اور روایت طبقہ رابعہ کی کتاب کے
قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے اسلیے نہین ہوتی ہین کہ اس طبقے کی حدیثین
جو اچہی سے اچہی ہین وہ ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین وہ موضوع
یا مقلوب سخت کی انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسے
طبقے کی حدیثین ہین اسیطرح لکہا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے
حجۃ اللہ البالغہ مین اور چوتہے طبقے کی حدیثون کا لائق اعتبار اور
قابل حجت کے نہ ہونے کا بیان اس کتاب مین اسی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ششم

سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہین سنا ہی اپنے باپ سے انتہی اور وجہ نہ سننے علقمہ کے
اپنے باپ وائل سے یہ ہے کہ وہ اپنے باپ وائل کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا
تھا چنانچہ کہا شیخ ابن الہمام حنفی نے **فتح القدیر** مین ذکر الترمذی
فی علله الکبیر قال انه سأل البخاری هل سمع علقمة من ابیه فقال
انه ولد بعد موت ابیه بستة اشهر یعنی ذکر کیا ترمذی نے بیچ کتاب
اپنی علل کبیر کے کہ پوچھا ترمذی نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہی
پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا ہے
دوم شعبہ کی روایت مذکورہ کے مخالف شعبہ ہی سے آمین پکار کر کہنا حضرت
کا ثابت ہو چکا ہے چنانچہ **فتح القدیر** مین ہے وقد رجح الدارقطنی
وغیره روایة سفیان بانه احفظ وقد روی البیهقی عن
شعبة فی الحدیث رافعا صوته یعنے تحقیق ترجیح دی ہے دارقطنی وغیرہ
نے سفیان کی روایت کو (یعنے جسمین آمین پکار کر کہنا حضرت کا روایت کیا گیا ہی)
تحقیق وہ روایت نگاہ رکھی گئی ہے اور تحقیق بیہقی نے روایت کیا ہی شعبہ سے
بیچ حدیث کے (آمین کہنے مین حضرت کا) بلند کرنا آواز کا **سوم** شعبہ کی حدیث
سے ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر آمین نہین کہی ہے
خفیہ اپنے دل ہی مین کہی ہے کیونکہ اس مین خود شعبہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اسکے
آواز اپنی کو۔ اس سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت نے بہت زور سے پکار کر آمین نہین
کہی درمیانہ آواز سے کہی ہے اور اسیکا قائل ہوا ہے شیخ ابن الہمام حنفی بھی
چنانچہ **فتح القدیر** مین لکھا ہے ولو کان الی فی هذا شیء لوفقت
بان روایة الخفض یراد بها عدم القرع العنیف یعنے اگر

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین **فائدہ** اس سے
معلوم ہوا کہ یہ جو ابن جریر اطحاوی اور شاہین نے روایت کی ہے کہ حضرت علی
آمین پکار کر نہین کہتے تہے لغو ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین ۔ اور کہا
سبل السلام مین اور دارقطنی نے بیچ سنن کے کہ حضرت علی نماز مین بسم اللہ پکار کر
کہنے کے راویون مین سے ہین اسیطرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام
مین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ جو ابن جریر وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نماز
مین بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہین پڑہتے تہے یہ بہی لغو ہے اور لائق ماننے کے
نہین اور نیز یہ جو شیخ عبد الحق صاحب نقل کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نماز مین سبحانک اللہم الخ خفیہ پڑہتے تہے سو یہ بہی لغو ہے اور مخالف ہی اس حدیث کے
جو کہ صحیح مسلم مین روایت ہی عبدہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
عنہ پکار کر پڑہتے تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی
جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ غرض کہ نماز مین آمین خفیہ کہنے کے لیے روایات مذکورہ
واہیہ سے حجت پکڑنی بجز تعصب مذہبی کے اور کوئی بات نہین کیونکہ اس امر مین کوئی
بہی حدیث صحیح ثابت نہین ہوئی ہے اگر ہوتی تو شیخ ابن ہمام اور عینی وغیرہ بڑی
بڑے حنفی اپنی کتابون مین ضرور ہی لاتے اور چہپا کر نہ رکہتے **تیسری**
دلیل امام اعظم کی آمین خفیہ کہنے کے باب مین مقلد امام اعظم کے یہ پیش کرتے
ہین کہ آمین دعا ہے کیونکہ صحیح بخاری مین ہے قَالَ عَطَاءٌ اٰمِیْنَ دُعَاءٌ
یعنے کہا عطاء (تابعی) نے آمین دعا ہے اور دعا کا پکار کر کہنا بحکم آیت
قرآن اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ یعنے پکارو
پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چہپا کر تحقیق وہ دوست نہین رکہتا حد سے نکل
جانے والون کو سو **جواب** اس کا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ عطاء تابعی کے قول

مین آگے آوے گا انشاء اللہ تعالی سوم روایت ابن مسعود کی بلا اسناد ہی ایسی کہ ابراہیم
نخعی تک ہی پہونچتی ہے ابن مسعود تک نہین پہونچتی چنانچہ کہا شیخ ابن ہمام نے
فتح القدیر مین قولہ لقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ اربع
الی اخرہ الرابع التحمید والاربعۃ رواہا ابن ابی شیبۃ عن
ابراہیم النخعی یعنے یہ قول کہ امام چار چیزون کو خفیہ کہے اعوذ اور بسم اللہ
اور آمین اور چوتھی ربنا لک الحمد کو روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے ابراہیم
نخعی سے ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ روایت بلا اسناد جس کی سند مین سقوط و
انقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے اور
بیان اس کا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و یکم مین آگے آویگا
انشاء اللہ تعالے چہارم یہ جو ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی
اور ابن ماجہ کی روایت ہی وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّینَ فَقَالَ اٰمِینَ مَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ یعنے سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس
کہا آمین دراز کیا ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو کہا ترمذی نے بعد اس
حدیث کے وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِی ہُرَیْرَۃَ یعنے آمین پکار کر کہنے کے باب
مین حضرت علی اور ابی ہریرہ سے بھی حدیث آئی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آمین پکار کر کہنے کی حدیث کے راویون مین سے
ہین چنانچہ ابن ماجہ مین بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے روایت ہے
حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّینَ قَالَ اٰمِینَ یعنے سنا مین نے

یعنے اور مت آواز بلند کر ساتھہ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھہ اُس کے اور
ڈھونڈ درمیان اس کے راہ کہا حضرت عائشہ رضنے کہ یہ آیت دعا کے باب
مین نازل ہوئی ہے چنانچہ بخاری مین ہے عن ہشام عن ابیہ عن
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و لا تجہر بصلاتک و لا تخافت بہا قالت
انزل ذلک فی الدعاء روایت کی ہشام سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اور مت
آواز بلند کر ساتھہ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھہ اُس کے کہا حضرت
عائشہ نے نازل ہوئی ہے یہ آیت بیچ دعا کے یہی قول ہے نخعی اور مجاہد اور
مکحول کا اور یہ دلیل ہے اسپر کہ میانہ آواز سے دعا مانگنی چاہیے زور سے چلا کر نہ
مانگنی چاہیے ۔ اور اگر بطور تنزل مانا بھی جاوے کہ آمین دعا ہے تو اس
سے حکم آمین اسیقدر مستفاد ہوا کہ آمین کو زور سے چلا کر نہ کہین بلکہ میانہ آواز
سے کہین جو کہ نہ بہت بلند ہو اور نہ بہت پست ۔ اور یہہ حنفیہ کے مفید مدعا نہین
ہے ان کا مدعا اور انکا مذہب تو یہ ہے کہ آمین ایسی آہستہ کہی جاوے کہ جسکو پاس
والے بھی نہ سنین پس اسکو دعا مانگنے ہی کام نہ بنا چہارم اگر ہم فرض بھی کرلین
کہ مراد آیت ادعوا ربکم الخ سے یہی آہستگی ہے جسمین آواز نہ نکلے تو بھی حکم آمین
اس سے مستثنیٰ اور مخصوص رہے گا اس لیے کہ جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت
اتری اسی نے آمین کو بھی اور کئی اور دعاؤن کو بھی پکار کر کہا ہے پس اگر حکم آمین
اور ان دعاؤن پکار کر کہنے والی کا اس سے مستثنیٰ نہ ہوتا تو آنحضرت آمین وغیرہ دعائین
پکار کر کیون کہتے کیا یہ آیت آنحضرت سے پیچھے حنفیون کے امام پر اتری ہے ویا
آنحضرت کی سمجھ مین اسکے معنے نہ آئے ویا دیدہ ودانستہ حضرت نے اس آیت کا
خلاف کیا ہے مسلمان کی تو یہ شان نہین ہے کہ ان مین سے کوئی بات بھی آنحضرت
کے لیے تجویز کرے لیکن یہ حوصلہ امام اعظم ہی کے مقلدون کا ہے اور کسیکا نہین

مذکورہ پر اعتقاد جماکر اس بات کا قائل ہوجانا کہ آمین دعا ہے ایسا ہی جیسا کہ کوئی شخص آیۃ
قرآن لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ سے یہ سمجھہ بیٹھے کہ نماز پڑہنے سے خدا ے تعالے نے
منع فرمایا ہے اور اَنْتُمْ سُکَارٰی کیطرف دیکھے ہی نہین کیونکہ عطا نے جہان آمین
کو دعا کہا ہے وہان اُسکا پکار کر کہنا بہی تو بتلا دیا ہے دیکھہ لیجیے وہ پوری حدیث
صحیح بخاری کی یہ ہے **قَالَ** عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ وَّ اَمَّنَ ابْنُ
الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَّ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُنَادِي
الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَ
يَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا یعنے کہا عطا نے آمین دعا ہی اور
آمین کہا (عبد اللہ) ابن زبیر نے اور جو پیچہے اوس کے تہے یہانتک کہ تحقیق گونج
اُٹہی مسجد اور ابو ہریرہ کہدیتے تہے امام کو مت فوت کرا مجہسے کہنا آمین کا اور
کہا نافع نے نہین چہوڑتے تہے اسکو (یعنے آمین پکار کر کہنے کو) ابن عمر بلکہ ترغیب
دیتے تہے لوگون کو (آمین کہنے کے لیے) اور سنا نافع نے ابن عمر سے کہ آمین
پکار کر کہنے مین حدیث ہی **دوم** یعنے آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ کی اجتک کسی مفسر نے
بہی خفیہ آمین کہنے کے نہین کیے تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور
تفسیر مدارک اور تفسیر جلالین اور تفسیر فتح البیان وغیرہ تفسیرین دیکھہ لیجیے **سوم**
آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ سے آہستہ کہنا دعا کا ثابت ہی نہ آہستہ کہنا آمین کا اسے اس
وقت ثابت ہو جبکہ آمین دعا ہو اور آمین کا دعا ہونا نہ تو قرآن سے ثابت ہے
اور نہ حدیث سے صرف تابعی کے قول سے ثابت ہی اور وہ لائق اعتبار اور قابل
حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ بے دلیل بات ہی اور آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ مین مراد
غل سے نہہت چلانا ہے اور نہ ایسا آہستہ کہنا کہ جس کو کوئی بہی نہ سن سکے کیونکہ فرمایا
اللہ تعالی نے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

اور داخل کر اسکو جنت مین اور پناہ دے اُس کو عذاب قبر کے سے یا فرمایا عذاب
دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اُس کو فتنہ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے
کہا عوف نے کہ جب سُنی یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سُنی تو رشک لگیا
مین یہانتک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین یہ میت یعنے تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے

فائدہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ
ہے واسطے پکار کر پڑہنے دعا کے جنازے کی نماز مین **دوسری دعا** ابوداود
اور ابن ماجہ مین روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا صلّی
بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول
اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ
من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحق اللھم
اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم یعنے نماز پڑہی ساتھ ہمارے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مین نے
حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہے (یعنے
اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجہپر اور چنگل مارنے والا ہے ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینے
والا ہے) پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے (یعنے عذاب اُسکے سے) اور عذاب
آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے (کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا
ہے پورا کرتا ہے) اور تو صاحب حق کا ہے (کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے حق
ہے) یا الٰہی بخشش کر واسطے اُس کے اور رحم کر او سپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان
ہے **تیسری دعا** بخاری مین روایت ہے موسی بن عقبہ سے کہا موسی بن
عقبہ نے کہ حدیث بیان کی مجھسے بنت خالد بن سعید بن عاص کے نے انھا
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتعوذ من عذاب القبر

اور امام اعظم کے مقلدون کے زعم مین مخالف آیت اُدْعُوا رَبَّکُم الخ کے
آنحضرت اور ان کے اصحاب وغیرہ نے جو آمین پکار کر کہی ہے اسباب مین تو اکیس ۲۱
حدیثین قریب بیان ہو چکی ہین لیکن سوا آمین پکار کر کہنے کے اور اور دعائین
جو حضرت نے پکار کر کہی ہین اور امام اعظم کے مقلد انکو نہین مانتے ہین
معرض نقل مین لاتا ہون دیکھیے پہلی دعا مسلم مین روایت ہے عوف بن
مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی
جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ
وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ
بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ
الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا
مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّةَ وَ
اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَقِہٖ
فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا
ذٰلِکَ الْمَیِّتَ یعنی نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر
پس یاد رکھی مین نے دعا پڑہنی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یا الٰہی بخش گناہ اسکو
اور رحمت کر اوس پر اور خلاص کر اوس کو مکروہات سے اور معاف کر اس سے
(یعنی تقصیرات اس کی) اور بہتر کر مہمانی اس کی (یعنی جنت مین) اور کشادہ
کر قبر اس کی اور پاک کر اوسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے (یعنی پاک
کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے) اور پاک کر اسکو گناہون سو جیسا کہ
پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر (یعنے اس عالم مین) بہتر گھر اوس
سے اور اہل (یعنے خادم) بہتر اہل اس کے سے اور بی بی بہتر بی بی اس کی سے

کا حق ہے کہا حضرت عائشہؓ نے پس نہین دیکہا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو پیچہے اس پوچہنے کے کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کے عذاب
قبر کے سے **چہٹی** دعا مشکوٰۃ مسلم مین روایت ہی براء بن عازب رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ کہا کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِہٖ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ قَالَ فَسَمِعْتُہٗ
یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ یعنی تہے
جب ہم نماز پڑہتے پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست رکہتے تہے
ہم یہ کہ ہون داہنے حضرتؐ کے تو کہ متوجہ ہون ہمپر ساتہہ منہ اپنے کے
(یعنے وقت سلام کے اول ہماری ہی طرف متوجہ ہون) کہا براء نے پس سُنا
مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تہے (یعنے بعد سلام کے) اے رب میرے بچا
مجہکو عذاب اپنے سے اُس دن کہ اٹہاوے گا تو یا جمع کریگا اپنے بندونکو **فائدہ**
لفظ سَمِعْتُہٗ کا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ حضرتؐ نے ان دعاؤن کو پکار کر کہا ہی
اور اس باب مین چہہ حدیثین تو یہ ہین جو کہ اوپر مذکور ہو ہین اور سوائی انکے
اور بہی بہت سی حدیثین ہین کہ جن سے حضرتؐ کا دعاؤنکو پکار کر کہنا ثابت ہی
لیکن امام اعظم کے مقلد بدلیل آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الخ کے جو اُن کو نہین مانتے
ہین تو وجہ اس کی یہی ہے کہ اُنکے نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرور اس
آیت کے معنے نہین سمجہے ہین ورنہ دیدہ و دانستہ پیغمبر کی مخالفت کبہی نکرتے
اور آمین اور دعاؤن مذکورین کے پکار کر کہنے سے نرا کبہی نہ مانتے **چہارم**
بدلیل آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الخ کے اگر آپ ہر دعا کا خفیہ ہی کہنا لازم جانتے ہین
اور جن دعاؤن کا پکار کر کہنا پیغمبر کے قول و فعل سے ثابت ہو چکا ہے اُنکو بہی آپ
نہین مانتے ہین تو پہر الحمد کو اور سوائے الحمد کے اور اور دعاؤنکو کہ قرآن مین میں

یعنی تحقیق اس نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حالانکہ وہ پناہ مانگتی تھی قبر کے عذاب سے
چوتھی دعا مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
اس وقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے جب گئے حضرت سجدے
میں تو مشرکین مکہ نے حضرت کے سر مبارک پہ اونٹنی کی اوجھری وغیرہ
ڈالدی اور ہنسنے لگے جب بی بی فاطمہ رض آئیں تو انہوں نے اٹھا لی فلما
قضى النبي صلى الله عليه وسلم صلوته رفع صوته ثم دعا عليهم
وكان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا ثم قال اللهم عليك
بقريش ثلاث مرات فلما سمعوا صوته ذهب عنهم الضحك وخافوا
دعوته یعنے پس جب پڑھ چکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنی بلند کی آواز اپنی
پھر بددعا کی انپر اور تھے جب دعا کرتے دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے سوال کرتے
تین بار پھر فرمایا یا اللہ سخت پکڑ قریش کو فرمایا یہ تین بار پس جب سنی ان لوگوں
نے آواز حضرت کی چلے گئے ان کے ہنسی اور ڈر گئے بددعا ان کی سے۔
پانچویں دعا بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے ان يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب
القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسالت عائشة رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر
حق قالت عائشة فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد
صلى صلوة الا تعوذ بالله من عذاب القبر یعنے تحقیق ایک عورت
یہودیہ آئی حضرت عائشہ کے پاس ذکر کیا اس نے قبر کے عذاب کا پس کہا اس عورت نے
حضرت عائشہ کو پناہ میں رکھے تمکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ
نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہاں عذاب قبر

تو ناچار معنی آیت کے خلاف قول و فعل پیغمبر اور انکے اصحاب اور تابعین اور
تبع تابعین اور محدثین اور مفسرین معتبرون نماز مین آمین خفیہ کہنے کے لینے لگ
گئے ہین اور وجہ اس کی یہ ہے کہ انکے دلون مین اور انکی آنکھون پر تقلید کی پٹی
لگ رہی ہے یہانتک کہ اپنے امام کے قول و فعل کے ہوتے ہوئے پیغمبر کے قول و فعل کی کچھ بھی
اصل نہین جانتے ہین اور صاف صاف انکار کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آیت قطعی
ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ مین ظنی پر عمل جائز نہین حالانکہ اپنے
اس قاعدے کے بھی پابند نہین ہین اور بہت سی جگہون مین اس قاعدے کے
خلاف عمل مین لاتے ہین چنانچہ واسطے تصدیق اپنے دعوے کے اب مین چند
مسائل اس قسم کے نقل کرتا ہون دیکھہ لیجیے **پہلا مسئلہ** اللہ تعالے نے
فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا یعنے تحقیق نماز
ہے اوپر مسلمانون کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی **ظاہر** اس آیت
سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازین اپنے اپنے وقت پر پڑہنے چاہیین لیکن
سفر مین بلکہ لوگون کے دفع حرج کے لیے بعض اوقات اپنے گہر مین بھی حضرت نے
جمع کر کے نماز پڑہی ہے اور بیان اسکا مسئلہ بست و نہم مین انشاء اللہ تعالی
آگے آوے گا۔ اور مزدلفہ مین جمع کر کے پڑہنے کے قائل ہین تو امام اعظم
اور انکے مقلد بھی ہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ **بخاری** اور **مسلم** اور
ابوداؤد اور **نسائی** مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا
نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز بدون
وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمع کی درمیان مغرب اور عشاء کے مزدلفہ
مین اور نماز پڑہی فجر کی اس دن قبل وقت اپنے کے پس اب غور کر کے انصاف
سے کہنا چاہیے کہ بیان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو

آپ نماز مغرب اور عشا اور فجر مین کیون پکار کر پڑھا کرتے ہین کیا آپکے امام پر اس
باب مین کوئی علیحدہ آیت نازل ہوئی ہے جسپر آپ عمل کرتے ہین **پنجم**
امام اعظم کے مقلد اگر نماز مین آمین پکار کر اس لیے نہین کہتے ہین کہ آیت اُدْعُوا
رَبَّکُم الخ کہ جس سے تمسک پکڑتے ہین قطعی ہے اور حدیثین آمین پکار کر کہنے کی ظنی
ہین اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل کرنا جائز نہین ہے تو **جواب** یہ ہے
کہ آیت اُدْعُوا رَبَّکُم الخ کا یہ مطلب ہرگز نہین کہ آمین پکار کر نہ کہنا چاہیے
بلکہ مطلب اُسکا تو یہ ہے کہ دعا آہستہ مانگنی چاہیے لیکن دعا ہی وہان آہستہ
مانگنی چاہیے جہان پیغمبر نے آہستہ مانگی ہے اور جہان پیغمبر نے پکار کر مانگی ہے
ہے وہان پکار کر ہی مانگنی چاہیے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے
بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ یعنی کہہ کہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تم کو اللہ
اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور فرمایا
اللہ تعالی نے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا
پس اُس نے کہا مانا اللہ تعالی کا ۔ اور کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت خدا تعالی کے حکم کے خلاف ذرہ بر
برابر بھی کوئی کام نہین کرتے تھے ۔ اور بعض دعاؤن اور نماز مین آمین کا پکار کر کہنا
اگر آیت ادعوا ربکم الخ کے خلاف اور خدا تعالے کی مرضی کے موافق نہ ہوتا تو
اسی وقت وحی نازل ہوتی اور حضرت کو آمین پکار کر کہنے سے منع کیا جاتا غرض کہ
امام اعظم کے مقلد حنفیہ آمین کہنے کی صحیح حدیثین سنے جب مجبور اور عاجز ہوچکے

۴۱
۴۲
۴۳

یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ سوائے اُن عورتون کے کہ جن کا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے اور
کوئی بھی عورت حرام نہین اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اپنی بی بی کی پھوپھی بھی
اور اپنی بی بی کی خالہ بھی حرام ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور پھوپھی اوس کی کے اور نہ جمع کیا
جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اس کی کے۔ اور یہی کے قائل ہین امام اعظم
بھی اور ان کے مقلد بھی۔ پس اب غور کرکے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر
سے عمل کہان چلا گیا۔ اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے۔ اور حدیث ظنی
اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اٹھا کرلے گیا
تیسرا مسئلہ آیت اُمَّهٰتُکُمُ الّٰتِیْ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ظاہر** مین یہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف رضاعی مان اور
دودھ کی بہن ہی حرام ہے سوائے ان کے اور سب حلال ہین اور حدیث سے یہ ہے
کہ جو چیز بسبب نسب کے حرام ہے وہی بسبب دودھ پینے بھی حرام ہے چنانچہ مسلم
مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ انہون نے کہا یا رسول اللہ
کیا ہے خواہش آپکو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوب صورت ہے
جوان عورتون قریش کی ہین پس فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا نہین جانتا
تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا ہے دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی ہے بسبب
دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی ہے بسبب نسب کے۔ اور یہی کے قائل ہین امام اعظم
بھی اور ان کے مقلد بھی۔ پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے
عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی
کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اٹھا کرلے گیا **چوتھا**

کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین
اس قاعدے کو کون اٹھا کرے گا **دوسرا مسئلہ** اللہ تعالے
نے فرمایا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ
وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ
اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ
وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ
لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ
مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط إِنَّ اللَّهَ
كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ ط
یعنے حرام کی گئین اوپر تمہارے مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین
تمہاری اور پھوپھیان تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹیان بھائیونکی اور
بیٹیان بہنون کی اور مائین تمہاری جنہون نے دودہ پلایا تم کو اور بہنین تمہاری
دودہ سے اور مائین بی بیان تمہاری کی اور اولاد جورؤن تمہاری کی جو بیچ
گودیون تمہاری کے ہین بی بیون تمہاری سے جو صحبت کی تم نے ساتھہ انکے پس اگر
نہین ہوئے داخل تم ساتھہ انکے پس نہین گناہ اوپر تمہارے اور جورووین بیٹون
تمہارے کی جو صلب تمہاری سے ہین اور یہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنون کے
مگر جو کچھ کہ گذرا تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور بیاہی ہوئی عورتون مین سے مگر
جنکے مالک ہوئے ہین دہنے ہاتھہ تمہارے لکھدیا اللہ تعالے نے اوپر تمہارے
اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے جو کچھ سوائے اس کے ہے یہ کہ طلب کرو تم بدلے
مالون اپنے کے **فائدہ** ان آیتون سے ایک تو ظاہر مین

اس حدیث کو دارقطنی نے **فائدہ** یہ حدیث ضعیف ہو اس لیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کے راویون مین ایک تو ابن لہیعہ ہے اور دوسرا معاذ بن محمد انصاری ہے اور یہ دونون راوی ضعیف ہین اور اسکے قائل ہین امام اعظم بھی اور ان کے مقلد بھی بلکہ امام اعظم کے نزدیک اندھے پر مطلق جمعہ واجب نہین اور حدیثون مین اندھے پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا ذکر تک بھی نہین ہے پس تعجب ہے کہ یہان تو ظنی سے بھی استدلال نہ کیا اپنی رائے سے ہی کام چلا دیا اور اندھے پر جمعہ کا واجب ہونا ہٹا لیا پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین یہان تو ظنی کو بھی بالائے طاق رکھدیا اور اپنی ہی رائے کو کلام اللہ سے بھی اور حدیث سے بھی مقدم کیا پھر بتلایئے تو یہان آپ کے اس قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا **پانچوان مسئلہ** اللہ تعالے نے فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ یعنے اے لوگون جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھوؤن موہون اپنون کو اور ہاتھون اپنونکو کہنیون تک اور مسح کرو سرون اپنون کو اور پاؤن اپنون کو ٹخنون تک **ظاہر** اس آیت سے تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازون کے واسطے نیا وضو کرنا چاہیے اور حضرت ص نے ایک وضو سے پانچون نمازونکو بھی پڑھا ہے چنانچہ **مسلم** مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے حضرت ص کے حضرت

فائدہ نیل الاوطار یہ کتاب ہے علامہ شوکانی کی [illegible]

فائدہ [illegible]

مسئلہ [illegible]

مسلم [illegible]

مسئلہ فرمایا اللہ تعالی نے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے جس وقت کہ پکار اجاوے واسطے نماز کے دن جمعے کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کی اور چھوڑ دو سودا کرنا ظاہر اس آیت سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص پر جمعہ واجب ہے لیکن حدیثون مین ہے کہ جمعہ غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر واجب نہین اور حدیثین اس مضمون کے یہ ہین۔

پہلی حدیث روایت ہے طارق بن شہاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر غلام پر اگر کسی ملک مین ہو) اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اور کہا نہین سنا طارق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو حاکم نے روایت سے طارق مذکور کی اس نے نقل کی ابو موسی سے

فائدہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا مصنف یعنی ابن حجر نے تلخیص مین کہ صحیح کیا اس حدیث کو بہتون نے اور روایت کیا اسکو شرح سنۃ مین ساتھہ دوسرے لفظ کے ایک شخص قوم بنی وائل کی سے اور نہین نام لیا گیا اُس شخص کا اور مراد مصنف یعنی ابن حجر کی یہ ہے کہ حدیث ساتھہ اس وجہ کے موصول ہوئی اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا نووی نے خلاصہ مین کہ یہ حدیث اوپر شرط بخاری اور مسلم کے ہے اور یہ حدیث حجت ہے۔

دوسری حدیث روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اسپر نماز جمعہ کی دن جمعے کی مگر مریض یا مسافر یا عورت یا لڑکے (نابالغ) یا غلام پر فرض نہین پس جو کوئی بے پروا ہو نماز جمعے سے ساتھہ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پرواہی کرتا ہے اللہ اسسے اور اللہ بے پروا ہے تعریف کیا گیا۔ روایت کیا

دیکھو تیسری فصل مین ہے ۱۲

حدیث صحیح مرفوع کو ترک کر دیتے ہین اور کہین حدیث صحیح مرفوع کے مقابلے مین
آیت قرآن پڑھ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کی آیت کے ہوتے ہوئے حدیث
پر چلنا جائز نہین ایسے لوگون کے حق مین مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری
نے سچ فرمایا ہے کہ سبھی حنفی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو صحیح مانکر قدح او
جرح سے سالم جانکر اُس کے مقابلے مین قرآن کی آیت پڑھتے ہین بیشک یہی اعتقاد
رکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے معنے نہین سمجھے ورنہ
حدیث کو مقابلے مین کبھی قرآن نہ پڑھین بلکہ دونون کو باہم موافق کرین لیکن
چونکہ یہ بات صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اس لیے وہ ایک ٹٹی
کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین ۔ اور اس بُرے اعتقاد کو اس قاعدے کے ضمن
مین ظاہر کرتے ہین کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے
مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین ہے مگر چونکہ وہ اس قاعدے کے پابند
نہین رہتے اور جہان اس قاعدے پر چلنے سے مذہب امام کی پیروی چھوٹتی
ہے وہان اس قاعدے کو بالائے طاق رکھہ دیتے ہین اور بمقابلہ آیت
قطعی کے حدیث ظنی بلکہ قول صحابی بلکہ رائے فقیہ سے تمسک کرتے ہین ۔ تو
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قاعدہ ان کا محض انکار عمل بالحدیث کے لیے آڑ
ہے اور در حقیقت یہ قول امام کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہین اور انکو فہم کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم سے اچھا جانتے ہین اب ہم واسطے تصدیق اپنے دعوے کے ایک
مثال جس سے یہ ثابت ہو کہ قاعدہ اُن کا محض انکار کی آڑ ہے اور حقیقت مین وہ
اسکے پابند نہین ذکر کرتا ہون وہ مسئلہ جمعہ قرآن مین یون ناطق ہے اِذَا نُودِیَ لِلصَّلٰوۃِ
مِن یَّومِ الجُمُعَۃِ فَاسعَوا اِلٰی ذِکرِ اللّٰہِ وَذَرُوا البَیعَ یعنے اے
لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی

عمر نے تحقیق کی آپ نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اس کو بس فرمایا قصداً
کیا مین نے اسکو اے عمر - اور حضرت کے بعض اصحاب کا یہ دستور تھا کہ جب تک انکا وضو نہ
ٹوٹتا تب تک نیا وضو نہ کرتے چنانچہ **دارمی** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے اور تھا ایک
ہم مین سے کہ کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا **فائدہ** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو جماعت نے مگر مسلم نے انتہی ہر
نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے حضرت پر فرض تھا پھر منسوخ ہوا چنانچہ حدیث اس مضمون
کی بلاغ المبین مین ایک وضو سے کئی نمازین پڑھنے کے بیان مین ہم نے نقل کر دی
ہے - لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عزیمت جانکر ہر نماز کے لیے نیا وضو کیا کرتے تھے
اور مذہب امام اعظم کا بھی یہی ہے کہ جبتک وضو ٹوٹے نہین تب تک نماز پڑھنی اوس سے جائز ہے
اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا - اور یہہ جو کہتے ہو
کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس
قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا - غرضکہ حنفیہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بالکل الٹ
پلٹ کر دیا ہے اور صحیح صحیح حدیثون کو اکثر مسائل مین بالکل ترک کر دیا ہے میری خیال مین
بھی مطابق کہنے مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری کے کہ جن کی عبارت قریب آتی
ہے حنفیہ کا بیشک یہی اعتقاد ہے کہ مسائل دین جیسے کہ ہمارے امام نے سمجھے ہین ویسی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہین سمجھے تھے لیکن چونکہ یہ بات صاف صاف عوام مین نہین
کہہ سکتے ہین اس لیے اپنے امام کی بات کو پیغمبر کی حدیث پر فوق دینے کی نیت سے خلاف
اصول مقررہ محدثین بمقابلہ احادیث صحیحہ کے احادیث غیر صحیحہ لے آتے ہین اور اگر بڑا
زور مارتے ہین تو بمقابلہ حدیث متفق علیہ کے غیر متفق علیہ پیش کر دیتے ہین اور
کہین بمقابلہ حدیث صحیح مرفوع کے کسی صحابی کے قول یا فعل سے حجت پکڑ کر

مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ط یعنے اے
لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور جو اختیار
والے ہین تم مین سے پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے پس پھیر دو اس کو طرف
اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے یہ
بہتر ہے اور اچھا ہے جزا مین ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے
پیروی اچھی ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا پس اس نے کہا مانا اللہ کا ۔ اور فرمایا
اللہ تعالے نے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنے
کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہے ۔ اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا
أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت
مسلمان کے جس وقت کہ مقرر کرے خدا اور رسول اُسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے اون
کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی پس
تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا
لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے کیا انکے شریک ہین کہ انھون نے راہ
ڈالی ہے اُنکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ تعالے نے اور اگر نہوتی بات فیصلے
کی تو فیصلہ کر دیا جاتا اُن مین اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے

کرو طرف [illegible] ۔ صحیح ہے نہین کہ جمعے کے
لئے قطعی بادشاہ یا شہر یا بازار ہونے کی کچھ شرط نہین ہے ۔ پھر حنفیہ اس آیت کو نہین
مانتے اور اسکو بمقابلہ ایک قول صحابی کے (کہ وہ بھی صحیح نہین ضعیف ہے) بلکہ بقول
ایک عالم مذہب حنفی کے جسکا قول بالاتفاق حجت نہین ترک کر رہے ہین اور کہتے ہین کہ جہان
شہر نہین حاکم امیر نہین بازار و کوچہ نہین وہان جمعہ صحیح نہین ۔ اب غور کرکے
انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا ۔ اور اس قاعدے
کو کون اٹھا لے گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ پابندی قاعدے کی نہین بلکہ پابند تقلید
اپنے امام کے ہین پس اگر اس کی محافظت قرآن کے اخذ کرنے مین دیکھتے ہین
تو اس کو ہاتھ مارتے ہین اور اگر وہ تقلید حدیث پر عمل کرنے سے قائم رہتی ہے
تو اسکی طرف دوڑتے ہین انتہی ۔ سبحان اللہ ایسے بدعقیدہ لوگ بھی پیغمبر سے محبت
اور اُن کی حدیث پر چلنے کا دعوے کرتے ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت
محمدی کہلاتے ہین ان لوگون کو تو پیغمبر سے کچھ بھی محبت نہین بلکہ ایسے لوگ تو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف صاف دشمن ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی
کہلانیکا انکا زبانی جھوٹا دعوے ہے ۔ کیونکہ اگر انکو پیغمبر سے محبت ہوتی تو پیغمبر کی حدیث کو
اپنے امام کے قول کے خلاف ہونیکی جہت سے کبھی ترک نہ کرتے اور خدا تعالی اور اسکے پیغمبر کی
حکم کے برعکس کبھی نہ چلتے اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے کہہ سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان
نہ ہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ جانین اسمین جو جھگڑا اٹھے آپس مین پھر نہ پاوین
اپنے جیمین خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھین مانکر ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ

ہو جو حق ہے اور سب اماموں کا یہ قول گذر چکا ہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو وہی ہمارا مذہب ہے
اور حدیث کے سامنے کسیکا بھی قیاس اور عذر نہیں چلسکتا ہے - بجز اس کے کہ اللہ اور
اوس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مان لے اور اسپر عمل کرے انتہے ترجمہ

مسئلہ سیزدہم

ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور
شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَاِنْ كَانَتِ الْعَصْرُ اَوِ
الْمَغْرِبُ اَوِ الْفَجْرُ خَرَجَ وَاِنْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِيْهَا لِكَرَاهِيَةِ النَّفْلِ
بَعْدَهَا یعنے اگر ہو نماز عصر یا مغرب یا فجر نکلے یعنے مسجد سے اگرچہ شروع ہو موذن
تکبیر میں واسطے مکروہ ہونے نفلوں کے پیچھے ان کے یعنے ان نمازوں کے **فائدہ**
یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسبات پر کہ اگر کوئی شخص صبح یا عصر کے فرض پڑھ چکا ہو تو وہ
اگر اس مسجد میں چلا جاوے جہاں صبح یا عصر کی نماز کی تکبیر یا جماعت ہو رہی ہو تو اوس کو
امام اعظم کے نزدیک جماعت میں شامل ہونا نچاہیے سو اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے -
امام اعظم نے اسحدیث کا جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت
ہے یزید بن اسود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اونے شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلوٰةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ
فَلَمَّا قَضٰى صَلوٰتَهُ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا
مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا
اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا
فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا
مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ یعنے حاضر

فائدہ اس صحیح دلیل مین یہ بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالی اور اُس کے پیغمبر کے حکم سے خلاف
اپنے اماموں کی راہ نکالی ہوئی پر عمل کرتے ہین وہ لوگ ہرگز مسلمان نہین ہین شرک
کی راہ چلنے والے بڑے ناانصاف اور ظالم اور گمراہ ہین اگر اللہ تعالے نے قیامت کا دن فیصلے
کے واسطے نہ ٹھہرایا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہوکر اُنپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو
ہوگا لیکن امام اعظم وغیرہ اماموں کا اس مین کچھہ بھی قصور نہین وہ بری ہین اسلیے کہ انہوں
نے جو مسائل دین مین اجتہاد اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو صاحب مذہب کہلانے
اور لوگوں کے مقتدا بننے کے لیے نہین کیا۔ ان بزرگان دین کی نیت ایسی کدورتوں سے
بالکل پاک اور انکے دل ایسے خطرات سے بالکل صاف تھے انکو سوای اپنے ذاتی فائدے کے اور کوئی
غرض نہ تھی اسیواسطے اپنی تقلید سے لوگوں کو منع کرتے رہتے اور جہان تک اُن سے ہوسکتا
لوگوں کے نفع کے واسطے احادیث نبوی یا اقوال صحابہ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگوں
کی ضرورت اور حاجت کو رفع کرتے اور صاف صاف کہدیا کرتے کہ اگر کوئی بھی قول ہمارا قرآن
اور حدیث کے خلاف پاؤ تو اسے ہرگز نہ مانو اور اُسپر عمل کرنا حرام سمجھو امام شعرانی میزان
شعرانی مین فرماتے ہین حفاظ حدیث نے شہروں اور سرحدوں کیطرف سفر کرکے جسوقت حدیثوں
کو جمع کرلیا تھا اسوقت امام ابوحنیفہ اگر زندہ ہوتے اور اُن حدیثوں کو پاتے تو لے لیتے اور تمام
مسائل کو جو کہ اپنی رائے اور قیاس سے انہوں نے کہے تہے ترک کردیتے جیسیکہ اور اماموں
نے بسبب جمع ہوجانے حدیثوں کے اپنے وقت مین بنسبت امام ابوحنیفہ کے بہت ہی کم قیاس کیا ہے اسی طرح
سے انکے مذہب مین بھی قیاس کم ہوتا اور یہہ بھی احتمال ہے کہ جس نے امام ابوحنیفہ کیطرف نص پر قیاس
مقدم کرنیکو نسبت کیا ہے اُسنے یہ امر آپکے مقلدوں کی کلام مین پایا ہے جو امام کے قول پر عمل کرنیکو
لازم سمجھتے ہین اور حدیث کو جو بعد فوت ہونے امام کے صحیح معلوم ہوئی چھوڑ دیتے ہین ولیکن امام معذور
ہے اور یہہ لوگ معذور نہین اور اُن کا یہ کہنا کہ ہمارے امام نے یہ حدیث نہین لی کچھہ سند نہین ہو
سکتا اسلیے کہ امام کو تو حدیث نہین پہونچی یا انکے نزدیک صحیح نہین ہوئی (لیکن انکو تو پہونچگئی ہو اور صحیح

الجهل والفاسق لانه لا يهتم لامر دينه والاعمى لانه لا يتوقى النجاسة يعنے اور مکروہ ہے امامت غلام کی اس لیے کہ وہ فرصت علم سیکھنے کی نہین پاتا اور امامت جنگلی کی اس لیے کہ اون مین جہل غالب ہے اور فاسق کے اس لیے کہ دین کے امر مین اہتمام نہین کرتا اور اندہے کی اس لیے کہ وہ نجاست کو نگاہ نہین رکہتا **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے اس بات پر کہ اندہے کے پیچہے نماز پڑہنی مکروہ ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ **ابوداؤد** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم يؤم الناس وهو اعمى یعنے خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کرے لوگون کی اور تہے وہ اندہے **فائدہ** کہا منتقی مین کہ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور احمد نے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ روایت کیا اسی حدیث کو بہی ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور ابویعلی۔ اور طبرانی نے حضرت عائشہ سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے ساتھہ اسناد حسن کے ابن عباس سے

پانزدہ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار** اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے ويقول سمع الله لمن حمده ويقول المؤتم ربنا لك الحمد ولا يقولها الامام عند ابي حنيفة یعنے اور کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے مقتدی ربنا لک الحمد اور نہ کہے امام ربنا لک الحمد نزدیک امام اعظم کے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عمر

ہوا مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج انکے کے (یعنے حجۃ الوداع مین) پس نماز پڑہی مین نے ساتھہ اُن کے نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکے نماز اپنی اور پہرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دو شخصون کو بیٹھے ہوئے آخر قوم مین کہ نماز نہ پڑہی تہی اُنہون نے ساتھہ حضرتؐ کی فرمایا کہ لے آؤ اُن دونو کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونون کہ کانپتا تہا گوشت مونڈہون اُنکی کا (یعنے حضرتؐ کی ہیبت سے) پس فرمایا کس چیز نے باز رکہا تمکو نماز پڑہنے سے ہمارے ساتھہ پس کہا اُنہون نے یا رسول اللہ تحقیق تہے ہم نماز پڑہ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جسوقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پہر آؤ تم مسجد مین کہ اس مین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتھہ نمازیون کے پس تحقیق یہ نماز تمہارے لیے نفل ہے **فائدہ** کہا ترمذیؒ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین محجن اور یزید بن عامر سے بھی روایتین آئی ہین اور اہل علم مین سے بہت لوگون کا یہی قول ہے اور ساتھہ اسی کے قائل ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق انتہی اور امام اعظم جو قائل اس کے نہین ہین سو دلیل اُنکی حنفیہ یہ پیش کرتے ہین جو کہ موطا امام مالکؒ مین ہے روایت ہے نافع سے کہا اُنہی کہ تحقیق عبداللہ بن عمر تہے کہتے کہ جس نے نماز پڑہی مغرب کی یا صبح کی پہر پایا اندونون کو ساتھہ امام کے پہر نہ پڑہے ان دونو کو سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن عمر پر اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین گذرا

مسئلہ چہاردہ

اور یہ مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار شرح در المختار** اور **فتاوے عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَيُكْرَهُ تَقْدِيمُ الْعَبْدِ لِأَنَّهُ لَا يَتَفَرَّغُ لِلتَّعَلُّمِ وَالْأَعْرَابِيِّ لِأَنَّ الْغَالِبَ فِيهِمْ

يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑے ہوتے تہے نماز کیطرف تکبیر کہتے کہڑے ہونے کے وقت پہر تکبیر کہتے رکوع کرنے کیوقت پہر کہتے سن لیا اللہ نے جس نے تعریف کی اوسکی جب بلند کرتے اپنی پیٹہہ کی ہڈی کو رکوع سے پہر کہتے کہڑے ہوکے اے رب ہمارے تجہی کو ہے تعریف پہر تکبیر کہتے جب جہکتے سجدے کو پہر تکبیر کہتے جب اوٹہاتے سر اپنا پہر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے پہر تکبیر کہتے جب اوٹہاتے سر اپنا پہر کرتے اسیطرح کل نماز مین ادا کرنے تک اوسکی اور تکبیر کہتے جبدم کہڑے ہوتے دو رکعتوں سے بیٹہنے کے بعد **فائدہ** کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ امام شافعی اور امام مالک اور عطا اور ابوداؤد اور ابوبردہ اور محمد بن سیرین اور اسحق اور داؤد نے دلیل پکڑی ہے ساتہہ اس حدیث کے اس بات پر کہ خواہ امام ہو خواہ مقتدی ہو خواہ اکیلا ہو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بہی اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بہی کہے امام اور مقتدی اور اکیلے مین کچہہ فرق نہین۔ اور کہا امام یحیی اور ثوری اور اوزاعی اور روایت کی گئی ہے مالک سے کہ امام اور اکیلا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور ربنا لك الحمد دونون کو اکٹہا کہین اور مقتدی فقط ربنا لك الحمد ہی کہے۔ اور کہا امام ابویوسف اور محمد نے کہ امام بہی اور اکیلا بہی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اکٹہا کہین لیکن مقتدی فقط سمع اللہ لمن حمدہ ہی کہے۔ اور کہا ہادی اور قاسم اور امام ابوحنیفہ نے کہ امام اور اکیلا فقط سمع اللہ لمن حمدہ ہی کہین اور مقتدی فقط ربنا لك الحمد ہی کہے اور حکایت کیا ہے اسکو ابن منذر نے ابن مسعود اور ابوہریرہ اور شعبی اور امام مالک اور امام احمد سے کہا امام یحیی نے کہ مین بہی قائل اسی کا ہون تہی اور یہی مروی ہے ناصر سے تمام ہوئی عبارت نیل الاوطار کی

مسئلہ شانزدہم

رضی اللہ تعالی عنہما سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ
لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَہُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی
السُّجُوْدِ یعنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے اوٹہاتے ہاتہہ اپنے
برابر مونڈہون کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے
اور جسوقت اُٹہاتے سر اپنا رکوع سے اُٹہاتے دونون ہاتہہ اسیطرح سے اور کہتے سنا
اللہ نے واسطے اوس کے کہ حمد کی اوسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تہے
حضرت نہین کرتے تہے یہ بیچ سجدون کے **دوسری** حدیث مسلم مین
روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفے رضی اللہ تعالی عنہ سے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَہْرَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا
شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ یعنے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
اوٹہاتے پیٹہہ اپنے رکوع سے فرماتے سنا اللہ نے واسطے اوس کے کہ تعریف کی اوسکی
یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانون بہر اور زمینون بہر اور
بقدر بہرنے اُس چیز کے کہ چاہے تو بعد اس کے **تیسری** حدیث بخاری
اور مسلم مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ
یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ
ثُمَّ یَقُوْلُ وَہُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ
حِیْنَ یَہْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ

کی ہاری ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کھڑی ہوئین درمیان عورتون کے **فائدہ** کہا شوکانی نے شرح درر البہیہ مین یہ حدیث مسند شافعی اور مسند عبد الرزاق اور دارقطنی مین بہی ہے اور عینی نے **شرح** ہدایہ مین لکہا ہے کہ ابو ثور اور مزنی اور محمد بن جریر طبری کا بہی مذہب ہے کہ جائز ہے امامت عورتون کی چوتہی حدیث روایت کی بیہقی نے ساتھ سند اپنی کے حضرت عائشہ سے کہ کہا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جَمَاعَۃِ النِّسَآءِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃٍ اَوْ جَنَازَۃٍ یعنے بہتری نہین ہے عورتون کی جماعت مین یعنے عورتون کا اکٹہا ہونا اچہا نہین ہے اگر بیچ نماز کے (یعنی نماز پنج وقتی کے لیے انکا اکٹہا ہونا، یا جنازے کے لیے (ان کا اکٹہا ہونا منع نہین ہے)

مسئلہ ہفتدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف تین حدیثون کے یہ ہی حوالہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار۔ اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِاِبْہَامَیْہِ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ وَالْمَرْاَۃُ تَرْفَعُ یَدَیْہَا حِذَاءَ مَنْکِبَیْہَا یعنے (اور اٹہاوے مرد) اٹہاکے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ لگاوے دونون انگوٹہون کو دونون کانون کی لو کے ساتھ اور عورت اٹہاوے ہاتہون کو دونون مونڈہون تک اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَہُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثوں کے یہ ہے جو کہ در المختار
اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار
شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا
ہے ویکرہ تحریما جماعۃ النساء ولو فی التراویح یعنے اور مکروہ تحریمی
ہے جماعت صرف عورتوں کی اگرچہ نماز تراویح کی جماعت ہو۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا
ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان چار حدیثوں کا پہلی
حدیث ابوداود کی ہے روایت ہے ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورها فی بیتها وجعل لها مؤذنا یؤذن
لها وامرها ان تؤم اهل دارها یعنے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم زیارت کرتے اس کی اسکے گھر میں اور مقرر کیا واسطے اوس کے موذن کہ
اذان دے اسکے لیے اور حکم کیا اوس سے کہ امامت کرے اپنے گھر والیوں کی فائدہ
کہا ابوداود نے کہا عبد الرحمن نے پس دیکھا میں نے موذن ام ورقہ کا شیخ بوڑھا اور
کہا ابن حجر نے بلوغ المرام میں اسناد صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے اور کہا ابن ہمام نے
فتح القدیر میں کہ کہا سروجی نے کہ اسحدیث کے راویوں میں ولید بن جمیع اور عبد الرحمن
بن خلاد انصاری جو ہیں ابن قطان نے کہا ہے کہ حال انکا مجھکو معلوم نہیں اور ذکر کیا
ہے انکا ابن حبان نے ثقات میں سے اسیطرح لکھا ہے عینی شرح ہدایہ میں دوسری
حدیث عبد الرزاق اور دار قطنی اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ اور حاکم
نے روایت کی ہے حضرت عائشہ سے انها امت النساء فقامت وسط الصف یعنی تحقیق انہوں
نے امامت کی عورتوں کی اور کھڑی ہوئیں درمیان صف کے تیسری حدیث روایت کی ابن
ابی شیبہ نے کہ حدیث کی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمار ذہبی سے انہوں روایت کی ایک عورت
اپنی قوم کی سے کہ نام اسکا حجیرہ تھا کہ کہا اوس نے امتنا ام سلمۃ قائمۃ وسط النساء یعنے امامت

مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ یعنے کہا بیچ دس شخصون کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ مین خوب
جانتا ہون تم سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا اصحابیون نے پس بیان کرو کہا ابی حمید
نے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑے ہوتے طرف نماز کی اٹہاتے دونون
ہاتہہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے اُن کو مونڈہون اپنے کے پہر تکبیر کہتے پہر
قرآن پڑہتے پہر تکبیر کہتے اور اُٹہاتے دونون ہاتہہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے ان
دونون کو مونڈہون اپنے کے پہر رکوع کرتے اور رکہتے دونون ہتہیلیان اپنی اپنے
گہٹنون پر پہر سیدہے کرتے پیٹہہ پس نہ جہکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنے پیٹہہ
اور سر ہموار رکہتے اور پہر اوٹہاتے سر اپنا پس کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پہر
اُٹہاتے دونون ہاتہہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے انکو دونون مونڈہون اپنے کے
درحالیکہ سیدہے کہڑے ہوتے پہر کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ پہر جہکتے طرف زمین کی سجدہ
کے لیے پس دور رکہتے دونون ہاتہہ اپنے دونون پہلوؤن اپنے سے اور موڑتے
اُنگلیان پاؤن اپنے کی یعنے اس طرح کہ اُنگلیان حضرت کی قبلہ کیطرف ہوتین پہر
اُٹہاتے سر اپنا سجدے سے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا یعنے بچہاتے پس
بیٹہتے اُسپر پہر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی طرف ٹہکانے اپنے کی پہر
سجدہ کرتے پہر کہتے اللہ اکبر اور اُٹہتے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا پہر بیٹہتے اُسپر
یعنے جلسہ استراحت کے لیے پہر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی ٹہکانے اپنے
پر پہر کہڑے ہوتے پہر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکی پہر جسوقت کہ کہڑے ہوتے
دو رکعت پڑہ کر یعنے بعد تشہد کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور اُٹہاتے دونون
ہاتہہ اپنے مونڈہون تک جیسے کہ تکبیر کہی تہی نزدیک شروع کرنے نماز کے پہر کرتے اسی
طرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچہے اسکے ہے سلام نکالتے

یعنے تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے ہاتھہ اپنے برابر مونڈھون کے جبکہ
شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا
رکوع سے اٹھاتے دونون ہاتھہ اسیطرحسے اور کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ یعنے سنا اللہ نے واسطے اوس کے کہ حمد کی اوسکی یعنے قبول کی تعریف اوسکی اے
رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے یہ بیچ سجدون کے

دوسری حدیث ابوداؤد اور دارمی مین اور ترمذی اور
ابن ماجہ مین روایت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے قَالَ فِیْ
عَشَرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ
یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ
وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ
ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ
بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَھْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا
یُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ
الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِہٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ
یَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا
ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَنْھَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَۃِ
الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ
بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلٰوتِہٖ
حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخَّرَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ

اپنے پر **فائدہ** لکھا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس سنت مین (یعنے
مونڈھون تک اور کانون تک ہاتھ اٹھانے مین) مرد اور عورتین شریک
ہین (یعنے خواہ مرد مونڈھون تک اٹھاوے خواہ کانون تک اسی طرح سے عورتین
خواہ مونڈھون تک اٹھاوین خواہ کانون تک) مرد اور عورتون مین فرق ہونا
کسی روایت مین نہین آیا۔ اور یہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ مرد کانون تک اٹھاوین اور
عورتین مونڈھون تک اٹھاوین اونکا مونڈھون تک اٹھانا انکے ستر مین داخل ہے یہ بے دلیل بات ہے

مسئلہ ہژدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ درمختار
اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَقَدَّمْنَا
كَرَاهَةَ الْقِيَامِ فِي صَفٍّ خَلْفَ صَفٍّ فِيهِ فُرْجَةٌ لِلنَّهْيِ وَكَذَا الْقِيَامُ مُنْفَرِدًا
وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فُرْجَةً بَلْ يَجْذِبُ وَاحِدًا مِنَ الصَّفِّ ذَكَرَهُ ابْنُ الْكَمَالِ
لَكِنْ قَالُوا فِي زَمَانِنَا تَرْكُهُ أَوْلَى فَلِذَا قَالَ فِي الْبَحْرِ يُكْرَهُ
وَحْدَهُ إِلَّا إِذَا لَمْ يَجِدْ فُرْجَةً (یعنے ہم پیشتر باب الامامت مین لکھ آئے
مکروہ ہونا قیام کا ایک صف مین پیچھے ایسے صف کے جس مین فرجہ ہو (یعنے
جسمین تھوڑی سی جگہہ بھی ہو) بسبب نہی کے اور اسیطرح مکروہ ہونا قیام
کا تنہا اگرچہ صف مین جگہہ نہ پاوے بلکہ ایک نمازی کو صف مین سے اپنے برابر
کھینچ لے ذکر کیا ہے اسکو ابن کمال نے۔ لیکن کہا ہے (صاحب قنیہ وغیرہ نے) کہ
ہمارے زمانہ مین نہ کھینچنا بہتر ہے پس اسی وجہ بحر الرائق مین کہا کہ مکروہ ہے تنہا
کھڑا ہونا مگر اس صورت مین کہ صف مین جگہہ نہ پاوے تو تنہا کھڑا ہونا مکروہ نہین۔
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف
کیا ہے اس حدیث کا۔ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

بایان پاؤن اپنا اور بیٹھتے کولی پر اوپر بائین جانب اپنی کے پھر سلام پھیرتے کہا
اُن دس صحابیون نے کہ سچ کہا تون نے اسیطرح تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز
پڑھتے۔ اور کہا ترمذی نے یہ حسن صحیح ہے **تیسری حدیث** عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ
السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُہٗ
اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حِذَآءَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ
رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ ھَصَرَ ظَھْرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہُ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ
مَکَانَہٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِھِمَا
وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی
الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ
فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَدَّمَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ
عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا بیچ ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مین خوب یاد رکھتا
ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا مین نے انکو جسوقت کہ
تکبیر کہتے کرتے دونون ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے
محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھون کے پھر جھکاتے پیٹھ اپنی ریڑھ تا
برابر گردن کی ہووے اپس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہانتک کہ پھر
آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونون ہاتھ اپنے زمین پر اور سامنے
رکھتے انگلیان پاؤن اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے
اوپر بائین پاؤن اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پاؤن اپنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت
اخیر کے آگے نکالتے بایان پاؤن اپنا اور کھڑا کرتے دوسرا یعنے داہنا اور بیٹھتے کو لے

بخاری
ترمذی
ابو داود
ابن ماجہ
دارمی

تھے پیر صدسالی بیری کی ہو گر حجت نہین ہو سکتی ساتھ اس بات پر کہ صف کے پیچھے بھی اکیلی نماز پڑھنی جائز ہے

باب نوزدہم

رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں طمانیت کے بیان میں

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبرؐ کی دو حدیثوں کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیریہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاَمَّا الاِسْتِوَاءُ قَائِمًا فَلَیْسَ بِفَرْضٍ وَکَذَا الْجَلْسَۃُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَالطُّمَانِیْنَۃُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَھٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ یعنے اور بعد اٹھانے سر کے رکوع سے کھڑا ہونا فرض نہین اور اسیطرح سے بیٹھنا درمیان دونون سجدون کے کہ اسکو جلسہ کہتے ہین فرض نہین اور اسیطرح رکوع اور سجود کیحالت مین طمانینت فرض نہین اور یہہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد محمد کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگرد محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث بخاری و مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَھَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا یعنے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ
وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَحَسَّنَهٗ وَصَحَّحَهٗ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهٗ عَنْ طَلْقٍ لَا صَلٰوةَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ
وَزَادَ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ حَدِیْثِ وَابِصَةَ اَلَا دَخَلْتَ مَعَهُمْ اَوِ اجْتَرَرْتَ
رَجُلًا روایت ہے وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ نماز پڑھتا تھا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اُس
کو کہ پھر پڑھے نماز کو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے
اور حسن کہا اسکو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور اس کی حدیث مین طلق
سے نماز نہین ہوتی اکیلے کی پیچھے صف کے اور زیادہ کیا طبرانی نے وابصہ
کی حدیث مین کہ کیون نہ داخل ہوا تو ساتھہ اُنکی صف مین یا کھینچ لیتا تو کسی مرد
کو **فائدہ** جو شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے امام احمد کے نزدیک نماز
اُسکی نہین ہوتی۔ اور دلیل اُنکی یہی حدیث ہے اور امام شافعی اور امام مالک
اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نماز ہوجاتی ہے۔ اور دلیل ان تینون امامون کی یہ حدیث
ہے جو کہ بخاری مین روایت ہے ابی بکرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق وہ
پہونچا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع مین تھے
پس رکوع کیا اُس نے پہلے اسکے کہ پہونچے صف کو پس ذکر کیا گیا اس فعل کا واسطے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کرے تجھکو اللہ
تعالی حرص (نیکی کی) اور مت کر اور زیادہ کیا ابوداؤد نے انہین پس رکوع کیا سوار
صف کے پھر چلے گئے طرف صف کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ جو ابوداؤد کی
روایت مین ہے کہ پھر چلے گئے طرف صف کی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ابی بکرہ
بحالت رکوع صف مین جا ملے تھے اکیلے صف کے پیچھے نماز نہین پڑھتے رہے

حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَ
رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ
اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّاْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ
فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ
وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ یعنے آیا ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پس سلام
کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر پڑہ نماز
اپنی اسواسطے کہ تونے نماز نہین پڑہی پس کہا اُسنے سکہلاؤ مجھکو اے رسول
اللہ کے کہ کس طرح پڑہون مین نماز فرمایا جس وقت متوجہ ہو تو
طرف قبلہ کی پس اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ پہر پڑہ سورہ فاتحہ اور جو کچہ چاہا
اللہ نے یہ کہ پڑہے تو (یعنے سورہ فاتحہ کے ساتہہ اور سورۃ جو چاہے وہ پڑہ) پس
جسوقت کہ رکوع کرے پس رکہہ اپنے ہاتہون کو اپنے زانوونپر اور ٹہر تو رکوع اپنے
مین اور پہیلا اور برابر رکہہ پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اٹہاوے تو سر اپنا پس
سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اُٹہا سر اپنا یعنے سیدہا کہڑا ہو یہانتک کہ پہر آوین
ہڈیان طرف اپنے جوڑون کی پس جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹہیر واسطے سجدے
کے پس جسوقت کہ اٹہاوے تو سر اپنا پس بیٹہہ اوپر بائین ران اپنی کے پہر کر یہ
بیچ ہر رکوع اور سجدے کے یہانتک کہ اطمینان کرے تو (یعنے رکوع اور قومہ اور
سجدہ اور جلسہ مین) یہ لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ساتہہ
تہوڑے سے تغیر کے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے معنے اسکے اور ترمذی کے
ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا جسوقت چاہے تو کہ کہڑا ہو طرف نماز کی پس
وضو کر جیسا کہ حکم کیا تجھکو اللہ تعالے نے ساتہہ اُسکے پہر کلمہ شہادت پڑہ (یعنے
جیسا کہ وضو کے بعد پڑہنا آیا ہے) پہر اچہی طرح نماز ادا کر پس اگر ہو ساتہہ تیرے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے بیچ پس نماز پڑھی اس شخص
نے پھر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تجھ پر ہے سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پس پھر گیا وہ پھر
نماز پڑھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرت صلعم نے اور تجھ پر ہے سلام پھر جا پس نماز
پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اس شخص نے بیچ تیسرے بار کے یا اس بار پیچھے
کہ بعد تیسری کے ہے یعنی چوتھی بار مین سکھلا و مجھکو اے رسول خدا تعالی کے پس فرمایا
کہ جسوقت کھڑا ہو تو طرف نماز کی یعنے ارادہ کیے تو نماز کا پس پورا کر وضو پھر سامنے
کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہانتک
کہ ٹھیرے تو رکوع مین پھر اٹھا یعنے سر رکوع سے یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہووے تو پھر سجدہ
کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اٹھا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر
سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اٹھا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے
بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ پھر اٹھا تو سر یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنے
دوسری رکعت کے لیے پھر کر یہ اپنی ساری نماز مین **دوسری حدیث** عن
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ص
كَيْفَ اُصَلِّي قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَأَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ
وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ
حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ
فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ

رکعت اور تیسری رکعت مین بعد سر اٹھانے سجدہ دوسرے سے جلسہ استراحت نہ
نہ کرے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان
چار حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے
مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ سے اِنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْہَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ط یعنی تحقیق انھون نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ و
سلم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جس وقت ہوتے بیچ طاق رکعت کی نماز اپنی سے نہ کھڑے ہوتے
یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری
حدیث بخاری مین روایت ہے ایوب سے اس نے نقل کی ابی قلابہ سے کہ کہا
جَآءَنَا مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَصَلّٰی بِنَا فِیْ مَسْجِدِنَا ھٰذَا فَقَالَ
اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِکُمْ وَمَا اُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ لٰکِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَالَ اَیُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَۃَ وَکَیْفَ کَانَتْ
صَلٰوتُہٗ قَالَ مِثْلَ صَلٰوۃِ شَیْخِنَا ھٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَۃَ قَالَ اَیُّوْبُ
وَکَانَ ذٰلِکَ الشَّیْخُ یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ
عَنِ السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ یعنے آئے
ہمارے پاس مالک بن حویرث رضے اللہ تعالی عنہ پس نماز پڑھائی بیچ مسجد ہماری کے
کہ یہ ہے پس کہا تحقیق مین نماز پڑھاتا ہون تم کو اور نہین ارادہ کرتا مین نماز کا
لیکن ارادہ کرتا ہون یہ کہ دکھلاؤن تمکو جس طرح دیکھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
نماز پڑھتے کہا ایوب نے پس کہا مینے واسطے ابی قلابہ کے اور کس طرح تھی نماز اسکی کہا ابو قلابہ
نے مثل نماز شیخ ہمارے کی یعنے عمرو بن سلمہ کی کہا ایوب نے اور تھا یہ شیخ پورا کرتا
تکبیر کو اور جس وقت اٹھاتا سر اپنا سجدے دوسرے سے بیٹھتا اور ٹیکتا یعنے ہاتھ اپنے اوپر زمین

قرآن (یعنے یاد ہو تو) پس پڑہ قرآن اور اگر نہ ہو یاد قرآن پس اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہہ اور اَللّٰہُ اَکبَرُ کہہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ پہر رکوع کر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کو احمد اور ابن حبان بہی لائے ہین اور یہ دلیل ہے اسبات پر کہ طمانینت واجب ہے اور نیز یہ حدیثین ان لوگونکی رد مین ہین کہ جنکے نزدیک طمانینت واجب نہین اور مخالفت کی ہے اُن حدیثون کی ابو حنیفہ نے بہی

مسئلہ ۔ ۲۰ ۔ ختم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا اور اُن کے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبرؐ کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ مین لکہا ہے کہ بیٹہنا درمیان دونون سجدون کے فرض نہین ۔ اور اس باب مین وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر لکہی گئی ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے ۔ سو امام اعظم اور انکے شاگرد امام محمد نے اس مسئلہ مین بہی خلاف کیا ہے اُنہین دو حدیثونکا جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر مذکور ہوئین

مسئلہ بست و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور اُنکے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبرؐ کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ مین لکہا ہے کہ قومہ مین کہڑا ہونا فرض نہین ۔ اور اس باب مین بہی وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر گذری اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم اور اُنکے شاگرد محمد نے اس مسئلہ مین بہی اُنہین دو حدیثونکا خلاف کیا ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین پہلے گذر چکی ہین

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَاستَوٰی قَائِمًا عَلٰی صُدُورِ قَدَمَیہِ وَلَا یَقعُدُ یعنے دوسرے سجدے کے بعد جب سر اٹہا دے تو بیٹہو نہین **فائدہ** یعنے پہلی

نہین ہوئین شیعہ حدیثین اور جب ایسی چہ حدیثین ہو رہی حدیث کہ ہو تو پہر ان صحاح کی کب معارض ہو سکتی ہین خصوصاً اسبابین حدیث بخاری کی اکیلی ہی بیچ اثبات اس جلسہ کی کافی ہی

مسئلہ بست وسوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَجَلَسَ فِی الْاَخِیْرَۃِ کَمَا جَلَسَ فِی الْاُوْلٰی یعنے اور بیٹہے قعدہ اخیرہ مین جیسا کہ بیٹہتا ہے قعدہ اولی مین۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ابو حمید ساعدی کے ان دو حدیثون کا جو کہ مسئلہ لمقتدیہم مین پہلے گزرین

مسئلہ بست وچہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چہ حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوے قاضیخان اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَلَا یَتَنَفَّلُ بَعْدَ الْغُرُوْبِ قَبْلَ الْفَرْضِ لِمَا فِیْہِ مِنْ تَاخِیْرِ الْمَغْرِبِ یعنے اور نہ نفل پڑہے بعد غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز فرض کے اسلیے کہ اسمین مغرب کی نماز کو دیر ہو جاتی ہے۔

فائدہ یہ عبارت دلیل ہی حنفیہ کی اسپر کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے قبل نماز مغرب کے بہی نفل پڑہنے درست نہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چہ حدیثون کا پہلی حدیث بخاری مین روایت ہی عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ کَرَاہِیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَہَا النَّاسُ سُنَّۃً یعنے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز

پھر کھڑا ہوتا ۔ **فائدہ** بخاری اور مسلم کی ایک حدیث اسی مضمون کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کی روایت سے اور ابوداؤد اور دارمی کے اور ترمذی اور ابن
ماجہ کی اسی مضمون کی ایک حدیث رفاعہ ابن رافع کی روایت سے یہ دونو حدیثین مسئلہ
نوزدہم مین پہلے گزر چکی ہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھہ لیوے ۔ اور
کہا ترمذی نے بیچ حدیث مالک بن الحویرث کے اسی پر عمل ہے بعض اہل العلم کا یعنے
صحابہ کا اور یہی کہتے ہین اصحاب ہمارے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بعد سر اٹھانے
کے سجدے دوسرے سے بیٹھکر اٹھنا سنت نہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی
مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوتے بیچ نماز کے اوپر کنارے قدمون اپنے کے اور کہا ترمذی نے اسی پر عمل
ہے اہل علم کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مروی ہے خالد بن ایاس سے اور کہا
ترمذی نے خالد بن ایاس ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک ۔ دلیل دوسری ان لوگون کی جو کہ
قائل اس جلسہ کے نہین کہتے ہین کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے
کہ وہ اٹھتے تھے نماز مین اوپر کنارے قدمون کے اور نہین بیٹھتے تھے ایسا ہی اسی
کی حضرت علی سے اور اسیطرح ابن عمر اور ابن الزبیر اور حضرت عمر رض سے بھی پائی جاتی ہے
سو پہلا جواب اسکا یہ ہے کہ مرفوع حدیث کے مقابلے مین صحابی کا قول قابل حجت
ہو نہین سکتا اور دلائل اس کے مسئلہ چہارم مین پہلے گذرے ہے ۔ دوسرا جواب
اسکا یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ وغیرہ کتابین کہ جن سے حنفیہ وغیرہ یہ آثار نقل کرتے ہین طبقہ ثالثہ
کی ہین اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتابون کی مقابل مین احادیث صحیحہ مرفوعہ کے لائق ماننے کے نہین
ہوتی پس اسی سبب سے کہا سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین حدیثین کہ بیچ ترک اس جلسہ کے آئی ہین ضعیف ہین جیسا کہ لکھا ہاتو
نے اور جو حدیثین کہ بیچ اثبات اس جلسہ کے وارد ہوئی ہین صحیح ہین پس ہمارے

الجهني فقلت الا اعجبك من ابي تميم يركع ركعتين قبل صلوة المغرب فقال عقبة انا كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت فما يمنعك الان قال الشغل يعنے کہا مین عقبہ بن عامر جہنی کے پاس پس کہا مینے کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو فعل ابی تمیم کرسے کہ پڑہتا ہی دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تہے ہم (یعنی صحابہ پڑہتے یہ نماز) بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مینے کس چیز نے منع کیا تجہکو اب کہا شغل (دنیا) نے **چٹے**

حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين كل اذانين صلوة بين كل اذانين صلوة ثم قال في الثالثة لمن شاء یعنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہی پہر فرمایا تیسری بار مین واسطے اس شخص کے کہ چاہیے **فائدہ** سفر السعادۃ مین لکہا ہی کہ مذہب امام احمد اور اسحق اور اصحاب حدیث کا یہی ہے کہ قبل نماز مغرب دو رکعتین پڑہنی مستحب ہین اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین جو لوگ کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب بسبب دیر ہو جانے کے یہ دو رکعتین پڑہنی جائز نہین ہین یہ لڑائی انکی ہے ساتہہ سنت کی انتہے ۔ اور یہہ جو بعض متعصب حنفیہ سوال از ہمارا جواب از بیان دو رکعت مذکورین کے درست نہونے کے لیے دلیل امام اعظم کے یہہ دو حدیثین پیش کرتے ہین پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچہے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور نہین نماز پیچہے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب سو جواب اسکا یہہ ہی کہ اس حدیث سے یہہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب نفل پڑہنے جائز نہین ہین ۔ بلکہ اسسے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد نماز عصر آفتاب کی غروب

پڑہو پہلے نماز مغرب سے نماز پڑہو پہلے نماز مغرب کے پہر فرمایا تیسری بار اسکو لیے جو چاہے بسبب کراہت کر
اس بات کو کہ ٹہیرا دین اسکو لوگ سنت **فائدہ** یعنے دو بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑہو پہلے فرض
مغرب کے اور تیسری بار مین یہ بہی فرمایا کہ جو چاہے پڑہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ نماز سنت ہو گرچہ
نہین مستحب ہو **دوسری حدیث صحیح ابن حبان** مین روایت ہی انہین سے اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ یعنے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی پہلے مغرب کے دو رکعت **تیسری حدیث مسلم** مین روایت ہی مختار بن فلفل سے
کہ کہا سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ کَانَ عُمَرُ یَضْرِبُ الْاَیْدِیَ
عَلٰی صَلٰوۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَکُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ
بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَہٗ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّاھُمَا قَالَ کَانَ یَرَانَا نُصَلِّیْھِمَا فَلَمْ یَأْمُرْنَا وَلَمْ یَنْھَنَا یعنی پوچہا مین نے
انس بن مالک سے حال نفل کا پیچہے عصر کے پس کہا تہے عمر مارتے اسکو ہاتہون کو نیت باندہتا نماز
کی پیچہے نماز عصر کے اور رسم تہی پڑہتے نماز بیچ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین بعد
غروب آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مین نے واسطے انس کے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پڑہتے ان دونون رکعتون کو کہا کہ تہے دیکہتے ہم کو پس نہ حکم کرتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو
چوتہی حدیث مسلم مین روایت ہی انہین سے کہ کہا کُنَّا بِالْمَدِیْنَۃِ فَاِذَا اَذَّنَ
الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِیَ فَرَکَعُوْا رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ
الْغَرِیْبَ لَیَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَیَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوۃَ قَدْ صُلِّیَتْ مِنْ کَثْرَۃِ مَنْ یُّصَلِّیْھِمَا
یعنے تہے ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنے
صحابہ طرف ستونون کی پس پڑہتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا
کہ تحقیق نماز پڑہ چکے بسبب کثرت ان لوگون کے کہ پڑہتے ان دو رکعتونکو **پانچوین حدیث**
بخاری مین روایت ہی مرثد بن عبد اللہ یزنی سے کہا اَتَیْتُ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ

دوسری حدیث دارمی میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ کَلَّمَنِیْ بِھَا وَاِلَّا خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یعنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں پہلے فجر کے پس اگر ہوتی واسطے انکے کوئی حاجت بات کرتے مجھ سے ساتھ اس حاجت کے اور اگر نہ ہوتی حاجت نکلتے طرف نماز کی **فائدہ** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ بعد سنت فجر کے کلام کرنا مباح ہے اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب جمہور

مسئلہ بست و ...

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ردالمختار شرح در المختار میں لکھا ہے وَحَاصِلُہٗ اَنَّ اضْطِجَاعَہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ لِلْاِسْتِرَاحَۃِ لَا لِلتَّشْرِیْعِ یعنے حاصل اسکا کہ تحقیق لیٹنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوای اسکے نہیں تھا بیچ گھر اپنے کے واسطے آرام کے نہ واسطے شرع بنانے کے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسبات پر کہ امام اعظم کے نزدیک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہیں سو امام اعظم نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث بخاری میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ یعنے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں فجر کی لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی جَنْبِہِ الْاَیْمَنِ یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے تو لیٹے داہنی کروٹ پر **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن

ہونے تک نماز پڑہنی درست نہیں اور دلیل پکڑنی ساتہہ اس حدیث کے واسطے جائز نہ ہونے
دو رکعت نفل کے بعد غروب ہونے آفتاب قبل نماز مغرب لغو ہی **دوسری حدیث**
مسلم مین روایت ہی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تین وقت تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو کہ نماز پڑہین ہم اُن مین یا دفن کرین ہم اون مین
مردون اپنے کو وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور اسوقت کہ کہڑا ہو سایہ
دوپہر کا یعنے ٹہیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈہلے آفتاب اور اسوقت کہ میل کرے آفتاب واسطے
ڈوبنے کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب **سو جواب** اسکا یہ ہی کہ یہہ بہی سوال از آسمان جواب از
ریسمان ہے دلیل پکڑنی ساتہہ اس حدیث کے واسطے جائز نہ ہونے دو رکعت نفل کے بعد غروب آفتاب
قبل نماز مغرب لغو و بیہودہ پن ہے اسلیے کہ اس حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہی کہ ٹہیک دوپہر کیوقت
اور وقت نکلنے آفتاب اور وقت غروب ہونے آفتاب کے نفل پڑہنی درست نہیں۔ اور اس حدیث
سے یہہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے ہی نفل پڑہنے جائز نہین ہین۔

مسئلہ پنجم

اور ایات مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہہ ہی جو کہ در المختار اور فتاوی
عالمگیری اور ذخیرة العقبی وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَلَوْ تَكَلَّمَ بَيْنَ
السُّنَّةِ وَالْفَرْضِ لَا يُسْقِطُهَا وَلٰكِنْ يَنْقُصُ ثَوَابُهَا وَقِيلَ تَسْقُطُ یعنے اور اگر کلام
کرے درمیان سنت اور فرض کے نہیں ٹوٹتی سنتون کو اور لیکن کم ہو جاتا ہی ثواب اُنکا اور
کہا بعضون نے ٹوٹ جاتی ہین اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف
کیا ہی ان دو حدیثونکا **پہلی حدیث** مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ کہا
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي
وَاِلَّا اضْطَجَعَ یعنے تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑہ چکتے دو رکعتین فجر کی
یعنے سنتین پس اگر ہوتی مین جاگتی بات کرتے مجہہ سے اگر مین ہوتی سوتی لیٹ رہتے

پس کہا واسطے ابی ہریرہ کے مروان بن الحکم نے کیا نہین کفایت کرتا ایک ہمارے کو
چلنا اُسکا طرف مسجد کی یہانتک کہ لیٹے واسطے کروٹ پر کہا عبید اللہ نے بیچ حدیث اپنی
کے کہ کہا ابو ہریرہ نے نہین کہا عبید اللہ نے پس پہنچی یہ بات ابن عمر رض کو پس کہا ابن
عمر نے بہت کیا ابو ہریرہ نے اوپر نفس اپنے کے کہا عبید اللہ نے پس کہا گیا واسطے ابن
عمر رض کے کیا انکار کرتا ہے تو چیز کو اُس چیز سے جو کہ کہتا ہے ابو ہریرہ کہا ابن عمر نے نہین
ولیکن وہ دلیری کرتا ہے روایت کرنے پر اور ہم دلیری نہین کرتے کہا عبید اللہ نے
پس پہنچی یہ بات ابو ہریرہ کو پس کہا ابو ہریرہ نے نہین ہے گناہ میرا اگر تھا مین یاد رکھتا
(یعنی حضرت کے اقوال و افعال کو) اور بھلا دیتے وہ **دوم** مرفوع حدیث کے مقابلے
مین قول یا فعل صحابی کا حجت نہین ہوسکتا اور دلائل اس کے مسئلہ چہارم مین پہلے گزرے
دوسری حدیث ابن ابی شیبہ مین ہے کہ ابن مسعود نے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان
مین داہنے کروٹ پر لیٹنے سے انکار کیا ہے اور ابراہیم نخعی تابعی نے اسکو ضجعت الشیطان
کہا ہے سو **جواب** اسکا بھی دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت بھی موقوف ہے
دوم کتاب ابن ابی شیبہ کہ جسکی یہ روایت ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی
کتاب کی مقابلہ مین حدیث مرفوع کے لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم گزرے
صہ مین پہلے

مسئلہ بست و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم رحمہ اللہ کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح**
وقایہ اور **کنز الدقائق** اور **در المختار** اور **فتاوے**
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَمَنِ انْتَهٰى اِلَى الْاِمَامِ
فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِنْ خَشِيَ اَنْ تَفُوْتَهُ
رَكْعَةٌ وَيُدْرِكُ الْاُخْرٰى يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ
بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ یعنے فجر کی نماز کے وقت اگر کوئی شخص

صحیح ہی اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم
کی شرط پر راقم کہتا ہی کہ اگر کوئی شخص بعد نماز تہجد قبل پڑھنے سنت فجر کے ہی لیٹ
جایا کرے تو یہی کفایت کرتا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے تیسری حدیث مسلم مین روایت
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ
عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ یعنے تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے رات کو گیارہ رکعتین وتر کرتے انمین سے ساتھ ایک
کے پس جب فارغ ہوتے اس سے لیٹتے داہنے کروٹ پر یہانتک کہ آتا انکے پاس موذن پس نماز
پڑھتے دو رکعتین ہلکی **فائدہ** سفر السعادت مین لکھا ہی کہ کہا ابن حزم نے بعد سنتون
فجر کے داہنے کروٹ پر لیٹنا فرض ہے جو شخص سنت و فرض کے درمیان لیٹنا ترک کریگا نماز
اُسکی باطل ہوجاویگی — اور بعض علماء نے اسکی تایید مین ایک بڑی جلد تصنیف کی ہے شیخ ابن عربی
صاحب فتوحات اور سوا اسکے اور اور مشائخ طریقت کا یہی مذہب ہی تھی - اور امام اعظم اور امام
مالک اور جمہور علما جو کہ سنت فجر اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہین جانتے ہین دلیل انکی
یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث رزین نے روایت کی ہے نافع سے کہ کہا دیکھا ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما نے ایک شخص کو کہ پڑھی دو رکعت فجر کی یعنے سنت پھر لیٹا کہا عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کیا سبب ہی تیرے لیٹنے کا اے مرد کہا اس شخص نے چاہا مین نے کہ فصل کرون
مین درمیان سنت اور فرض کے کہا ابن عمر نے کونسا فصل سلام سے بڑھکر ہے کہا اس شخص
نے پس تحقیق یہ سنت ہی کہا ابن عمر نے بلکہ یہ بدعت ہی سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہے اول
یہ کہ اس فعل کو بدعت کہنا ابن عمر کا محض اسکا خطا ہے اس لیے کہ **ابوداود** نے
روایت کی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے جب نماز پڑھی ایک تمہارا دو رکعتین پہلے صبح کے پس چاہیے کہ لیٹے داہنے کروٹ پر

التہذیب ہی مین لکھاہی کہ عباد بن کثیر ثقفی بصری متروک ہی کہا امام احمد نے کہ عباد بن کثیر جہوٹے
حدیثین روایت کیا کرتا تہا انتہی اور کہا ترمذی نے کہ حجاج بن نصیر کی حدیثین ضعیف ہین

مسئلہ بست وسوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور
شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھاہے وَاِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ
لَا يَقْضِيهِمَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لِاَنَّهُ يَبْقٰى نَفْلًا مُطْلَقًا وَهُوَ مَكْرُوْهٌ
بَعْدَ الصُّبْحِ وَلَا بَعْدَ ارْتِفَاعِهَا عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ
یعنے اور اگر سنت فجر کی فوت ہوئی تو قضا نہ کرے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے کیونکہ فرض
تو پڑہ چکا صرف نفل باقی رہے اور نفل مکروہ ہین بعد صبح کے اور بعد نکلنے آفتاب
کے اور یہ مذہب امام اعظم اور ابو یوسف کا ہے سو امام اعظم اور انکی شاگرد ابو یوسف
نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَوَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَسْعَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ
ابْنِ قَهْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ
فِي صَحِيحِهِ التَّقَاسِيمِ وَالْاَنْوَاعِ یعنے حدیث کی ہمکو محمد بن اسحاق بن
خزیمہ اور وصیف بن عبد اللہ حافظ نے بیچ طاکیہ کے کہا ان دونون نے حدیث

مسجد مین آوے اور دیکہے کہ فرضون کی جماعت ہو رہی ہے لیکن اس شخص نے دو رکعت
سنت نہین پڑہی تہی تو اس صورت مین اگر وہ ڈرتا ہے کہ پہرے سنتین پڑہنے سے
ایک رکعت جماعت کی جاتی رہے گی اور ایک رکعت ملجاوے گی تو چاہیے کہ دو رکعت
سنت مسجد کے دروازے پر پہلے پڑہ لے پہر جماعت مین داخل ہو جاوے **فائدہ**
یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسبات پر کہ امام اعظم کے نزدیک اگر صبح کے فرضون کی جماعت
ہو رہی ہو تو جس شخص نے سنتین نہ پڑہی ہون وہ پہلے مسجد کے دروازہ پر سنتین
پڑہ لے بعد اسکے جماعت مین شامل ہو جاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ مسلم[۱] مین روایت ہے ابی هریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا
صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ یعنی جسوقت کہ قائم کی جاوے نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس
نہین ہے کوئی نماز سوا نماز فرض کے **فائدہ** یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ بعد تکبیر فرض نماز
کے نہ نفل پڑہنی درست ہین اور نہ سنت خواہ وقت فجر کی نماز کا ہو خواہ ظہر کی نماز کا خواہ عصر
وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علما کا اسیطرح لکہا ہے امام نووی نے **شرح
صحیح مسلم** مین اور حنفیہ جو حدیث مذکور کو نہین مانتے ہین سو وہ اسبات مین دلیل امام اعظم
کی یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ **بیہقی**[۲] مین ہے یہ ہی حدیث اسطرح سے آئی ہے اِذَا اُقِیْمَتِ
الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ اِلَّا رَکْعَتَیِ الصُّبْحِ یعنی جسوقت کہ قائم کیجاوے
نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس نہین ہے کوئی نماز سوای نماز فرض کے مگر دو رکعتین صبح
کی سو جواب اس زیادتی کا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتہ اسکے حجت اس لیے کہ
فوائد[۳] المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مین لکہا ہے کہ کہا بیہقی نے یہ زیادتی نہین
ہے اصل اسکا اسلیے کہ اس حدیث مین حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر یہ دو نون راوی ضعیف ہین
اور **تقریب[۴] التہذیب** مین لکہا ہے کہ حجاج بن نصیر راوی ضعیف ہے اور **تقریب**[۵]

لَمْ اُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ فَلَمْ یَقُلْ لَهٗ شَیْئًا
رَوَاهُ ابْنُ حَزْمٍ فِی الْمُحَلّٰی وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ روایت
ہے حسن بن ذکوان سے نقل کی اوس نے عطا بن ابی رباح سے اُس نے نقل کی
ایکمرد انصار مین سے کہا اُس نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک مرد کو کہ نماز پڑہتا تہا بعد نماز فجر کے پس کہا اُس نے ای رسول خدا کے
نہ پڑہین تہین مین نے دو رکعتین فجر کی (یعنی سنتین) فجر کی پس پڑہا مینو انکو اب پس
کچھ نہ کہا اُس کو حضرت نے روایت کیا اسکو ابن حزم نے محلی مین اور کہا عراقی نے اسناد اسکی
حسن ہے **چوتہی حدیث** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا
بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑہی ہون سنتین فجر کی تو پڑہ لی بعد طلوع
آفتاب کی روایت کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے نہین پہچانتے ہم
اسحدیث کو مگر اسی سند سی اور ابن عمر کے فعل سے بہی یہی مروی ہی اور اسیپر عمل ہے
بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابن مبارک
اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ یہ حدیثین (یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین)
دلیل ہین اسپر کہ جائز ہی قضا کرنا نفلون راتبہ کا خواہ عذر سی نہ پڑہی گئی ہون خواہ بغیر عذر کی
اور یہی مذہب ہے عبد اللہ کا اور تابعین مین سے ہی عطا اور طاؤس اور قاسم بن محمد
کا اور ائمہ مین سے ابن جریج اور اوزاعی اور قول جدید شافعی اور احمد اور اسحق اور محمد
بن حسن مزنی کا اور **میزان شعرانی** مین لکہا ہے کہ جس کی فوت ہو کوئی چیز سنتون
رواتب مین سے چاہیے کہ ادا کرے انکو اور اگرچہ ہون وہ مکروہ وقتون مین

مسئلہ بست و نہم

کی ہمکو ربیع بن سلیمان نے کہا اور نے حدیث کی ہم کو اسد بن موسی نے کہا اُس نے حدیث
کی ہم کو لیث بن سعد نے کہا اُس نے حدیث کی ہمکو یحیے بن سعید نے اُس نے نقل کی
اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا قیس بن فہد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اُس نے
نماز پڑہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صبح کی اور نہ پڑہی تھین اُس نے
دو رکعت فجر کی (یعنے سنتین) پس جب سلام پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہڑا ہوا پس پڑہی دو رکعتین فجر کی (یعنے سنتین) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تہے
طرف اُسکی پس نہ انکار کیا اُسپر روایت کیا اس حدیث کو ابن حبان نے بیچ صحیح
اپنی کے کہ نام اسکا تقاسیم والانواع ہے **دوسری حدیث عَنْ** یَحْیَی بْنِ
سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ جَآءَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّی صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَصَلّٰی مَعَهٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیِ
الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هَاتَانِ الرَّکْعَتَانِ
قَالَ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ فَسَکَتَ وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ الْجَدْرِیُّ رُوَاتُهٗ کُلُّهُمْ ثِقَاتٌ اور روایت ہے
یحیے بن سعید سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہ تحقیق وہ آیا حالانکہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے نماز فجر کی پس نماز پڑہی اُس نے ساتھ حضرت کے پس جب
سلام پہیرا حضرت نے کہڑا ہوا پس نماز پڑہی اُسنے دو رکعتین فجر کی (یعنے سنتین) پس کہا واسطے
اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی ہین یہ دو رکعتین کہا اُسنے نہ پڑہا تہا مین نے ان دونوں کو پہلے
فجر کے (یعنی صبح کے فرضون کے پہلے) پس چپ رہے حضرت اور کچہ نہ کہا روایت کیا اس حدیث کو دار
قطنی نے اور کہا جدری نے سب راوی اس کے ثقہ ہین **تیسری حدیث عَنْ** الْحَسَنِ
ابْنِ ذَکْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اترتے واسطے نماز عصر کے یعنے عصر کے وقت ظہر اور عصر دونو پڑہتے اور مغرب مین کرتے مانند اسی کی جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہانتک کہ اترتے عشا کے لیے پہر جمع کرتے درمیان دونون نمازون کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے۔ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے +

تیسری حدیث **وَعَنْهُ** قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو انہین سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک مین پس تہے پڑہتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور عشا کی اکٹھی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **چوتھی** حدیث **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْحَاكِمِ فِي الْاَرْبَعِيْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَلِاَبِيْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی آٹھ حدیثون کے یہ ہے جو کہ درّ المختار
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوے عالمگیری اور
فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا یَجْمَعُ بَیْنَ
فَرْضَیْنِ فِیْ وَقْتٍ بِعُذْرِ سَفَرٍ وَّ مَطَرٍ یعنی اور جمع کرنا دو فرض نمازون کا
ایک فرض کے وقت مین جائز نہین سفر اور بارش کے عذر سے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو
امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان آٹھ حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ
بَیْنَ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا کَانَ عَلٰی ظَھْرِ سَیْرٍ وَیَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جسوقت
کہ ہوتے سفر مین اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری
نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین نماز کا جمع کرنا درست ہے خواہ ظہر
کے وقت مین ظہر کے ساتھ اُسی وقت عصر کو پڑھے یا عصر کے وقت مین عصر کے
ساتھ اُسی وقت ظہر کو پڑھے اسیطرح مغرب کے وقت مین مغرب کے ساتھ اسی وقت
عشا کو پڑھے یا عشا کے وقت مین عشا کے ساتھ اوسی وقت مغرب کو پڑھے اور یہی مذہب
امام شافعی اور امام احمد کا ہے اور نزدیک حنفیہ کے جمع کرنا نماز کا محمول ہے جمع صوری
پر یعنے ظہر آخر وقت مین پڑھے اور عصر اول وقت مین سو یہ بات صریح خلاف اس حدیث
کے ہے اور حدیثون آیندہ کے بھی ہے دوسری حدیث عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ
تَبُوْکَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَ
اِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی یَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِیْ

وقتون مین سے اور کہا امام نووی رح نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام شافعی اور اکثر لوگون نے
کہا ہے کہ جائز ہے جمع کرنا ظہر اور عصر کا بیچ دونو وقتون انکے کے جونسے مین ان مین
سے کہ چاہے بیچ سفر طویل کے اور بیچ جائز ہونے جمع کرنے نماز کے چہوٹے سفر مین
امام شافعی کے دو قول ہین اور اُس کے دونون قولون مین بہت صحیح قول اس
کا یہہ ہے کہ جس سفر مین قصر کرنا نماز کا درست نہین اس مین جمع کرنا بہی درست
نہین اور سفر طویل اٹہتالیس میل ہاشمی ہے اور وہ دو منزلین درمیانہ ہوتی ہین
انتہے ملخصا اور کہا امام شوکانی رح نے درر البہیہ مین درست ہے مسافر کو جمع کرنا نماز
کا ساتہہ تقدیم تاخیر کے اذان و اقامت سے یعنے ظہر کے ساتہہ عصر پڑہے یا عصر کے ساتہ
ظہر ملا دے اسیطرح مغرب کے ساتہہ عشا پڑہے یا عشا کے ساتہہ مغرب ملا دے انتہی اور
حنفیہ جو نماز عصر اور ظہر کو اور مغرب اور عشا کو سفر مین جمع کرکے پڑہنا درست
نہین جانتے سو دلائل ان کے یہہ ہین پہلی دلیل حنفیہ کی بخاری رح اور مسلم
اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ کہا نہین دیکہا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی
نماز بدون وقت اپنی کے مگر دو نمازین کہ جمع کی درمیان مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین
اور نماز پڑہی فجر کی اُس دن قبل وقت اپنے کے سو جواب اس کا دو طرح پر ہے اول یہ
کہ سبل السلام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ سفر مین (حضرت اور حضرت کے اصحاب
کا نماز کو جمع کرکے پڑہنا ہو کر) نہ دیکہنا ابن مسعود کا مزدلفہ کے سوائے مضر مقصود کا
ہرگز نہین ہے اس لیے کہ یہ نقل عدم ہے نہ عدم نقل مثبت مقدم ہے منافی پر اور
ابن مسعود نے بہت سی چیزون کو بہلا دیا تہا احتمال رکہتا ہے کہ نماز کے جمع کرکے
پڑہنے کو بہی بہلا دیا ہو اور بیان اسکا بلاغ المبین کے جلد اول مین رفع الیدین کے
بیان مین مفصل لکہا گیا ہے دوم ابن مسعود خود بیان کرتے ہین کہ حضرت سفر مین دو نماز ونکو ایک وقت مین جمع کر

مُسْلِم كَانَ اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ
اِرْتَحَلَ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے پہلے جھکنے آفتاب کی دیر کرتے ظہر میں عصر کے
وقت تک پھر اترتے پس جمع کرتے درمیان ان دونوں کے پھر اگر جھکتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے نماز
پڑھتے ظہر کی پھر سوار ہوتے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت حاکم
کے جمل حدیث میں اسناد صحیح سے ہے کہ پڑھی ظہر اور عصر پھر سوار ہوئے اور ابی نعیم کی روایت مسلم
کی مستخرج میں ہے جب ہوتے تھے حضرت سفر میں پس جھکتا آفتاب پڑھتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی
پھر کوچ کرتے **پانچوین** حدیث **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِيْ
سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ
اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا درمیان نماز کے بیچ سفر کے
کہ سفر کیا بیچ غزوہ تبوک کے پس جمع کیا درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا
کے کہا سعید نے پس کہا میں نے واسطے ابن عباس کے کس چیز نے اٹھایا حضرت کو اوپر
اسکے یعنی کس سبب سے حضرت نے جمع کیا) کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو
امت کا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا ترمذی نے بیچ حدیث معاذ بن
جبل کے اور اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ
اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے بھی روایت) ہے اور ساتھ اسکے قائل ہوئے
امام شافعی اور امام احمد اور اسحق کہتے تھے یہ دونوں نہیں خوف ہے یہ کہ جمع
کرے درمیان دو نمازوں کے سفر میں بیچ ایک وقت کے ان دونو

جو تم جمع کرکے پڑھنے کے قائل ہو سکی کیا وجہ ہے قرآن سے تو یہ ثابت ہی نہیں اور اگر یہ کہو کہ
حدیث سے ثابت ہے تو جواب یہ ہے کہ سفر میں جمع کرنا بھی حدیث سے ثابت ہے پھر تم اس کو کیوں
نہیں درست جانتے اور اس کا کیوں انکار کرتے ہو غرض کہ پیغمبر کی اتباع کو چھوڑنے اور غیر
کی تقلید کرنے سے یہ سب خرابیاں لازم آتیں اور حق یہ ہے کہ سفر میں جمع کرنا نماز کا تو ایک
طرف ہے اگر کسی بڑی ضرورت کے لیے گھر میں بھی کوئی کبھی جمع کرلے تو بھی گناہ نہیں ہے
جیسا کہ دلالت کرتی ہیں اس بات پر یہ حدیثیں جو کہ اب آتی ہیں چھٹی حدیث **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ
فَسَاَلْتُ سَعِيْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَاَلْتَنِيْ
فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور
عصر کی اکٹھی مدینہ میں سوائے خوف اور سوائے سفر کے کہا ابو الزبیر نے پس پوچھا میں نے سعید سے کس واسطے کیا
حضرت نے اسکو پس کہا سعید نے پوچھا میں نے ابن عباس سے جیسا کہ پوچھا تو نے مجھ سے پس کہا ابن
عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو کسی کا میری امت میں سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے
ساتویں حدیث **وَعَنْهُ** قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ
قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ كَيْلَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ
اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ
اُمَّتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا جمع کی (نماز) رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے مدینہ میں سوائے خوف
اور سوائے مینہ کے اور بیچ حدیث وکیع کے ہے کہا کہا میں نے واسطے ابن عباس

پڑہتے تہے جیسا کہ محدث سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالک مین کہا ہی کہ دیکہا مینے
سند ابی یعلی مین طریق ابی لیلے سے اُسنے سعایت کی ابی قیس ازدی سے اُسنے ابن
مسعود کہ تہے حضرت جمع کرتے درمیان دو نمازون کے سفر مین انتہی **دوسری**
دلیل فرمایا **اللہ تعالی** نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
یعنے تحقیق نماز ہی اوپر مسلمانون کے لکہی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی سو **جواب** اسکا چار
طرح ہے **اول** یہ کہ تعیین اوقات نماز جس طرح سے کہ حضرت کی قول اور فعل سی ہے اسیطرح سے
جمع کرنا بہی حضرت کی فعل سے ہی جو کہ جمع کی حضرت نے سو جو کوئی دلیل پکڑے ساتھہ اس آیۃ
کے واسطے جمع کرنے نماز کے (سفر) مین پس ٹہیک نہین ہے اسیطرح لکہا ہے مسک
الختام شرح بلوغ المرام مین **دوم** یہ کہ عمل کلام اللہ پر اگر حدیث سی مقدم ہے تو
پہر قصر کرنا نماز کا بالکل درست نہین حالانکہ قصر کرنا نماز کا تمہارے نزدیک واجب ہے
اور کلام اللہ کے خلاف ہے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے اگر خوف کافرون کا ہو تب قصر کرو اور اگر کوئی
یہ کہے کہ قصر کرنا نماز کا اللہ کا صدقہ قبول کرنا ہے اور نہ قصر کرنا اس کا احسان رد کر دینا
ہے اور یہ گناہ ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اللہ تعالی کا قول
نہین ہے۔ اور یہی ہمارا دعوی ہی کہ مضامین کلام اللہ کی حضرت کی فرمانے یا عمل کرنے پر ہے
حصر ہین اور جمع کرنا نماز کا حضرت کی فعل سے خوب ثابت ہی پس معلوم ہوا کہ آیت اِنَّ
الصَّلٰوۃَ الآیۃ سی اوپر جائز نہ ہونی جمع کرنے نماز کے حجت پکڑتی نامقبول ہے **سوم** یہ کہ کلام
اللہ کی مضامین سے واقف حضرت سی زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت خدائے تعالی
کے حکم کے خلاف ذرہ کی برابر بہی کوئی کام نہین کرتے تہے پس جمع کرنا نماز کا سفر مین اگر
خدا تعالے کی مرضی اور آیت مذکورہ کے خلاف ہوتا تو اُسیوقت وحی نازل ہوتی اور جمع
کرنے سے منع کیا جاتا اسے معلوم ہوا کہ جمع کرنا نماز کا سفر مین خدا کے نزدیک بہی ناپسند
نہین **چہارم** یہ کہ بحکم آیت مذکور اگر جمع کرنا نماز کا تمہاری نزدیک منع ہے تو پہر مزدلفہ مین

مین سوائے مدینہ کے جو وارد ہوا ہے سو نہین پہونچی ہے یہ بات بعض صحابہ کو انتہی اور جو
لوگ کہ بڑی ضرورت کیوقت گھر مین نماز جمع کرنے کے قائل نہین ہین دلائل اُن کے
یہ ہین **پہلی دلیل ترمذی** مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے
اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان دو نمازون
کے سوائے عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازون بڑے گناہون سے
سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی کیون کہ اس حدیث کی راویون مین حنش
بن قیس ہے ۔ اور کہا ترمذی نے یہ ضعیف ہی نزدیک اہل حدیث کی ضعیف
کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور **محلی شرح موطا** امام مالک مین
لکھا ہے کہ حنش بن قیس واہی ہے یعنی ضعیف ہی اور کہا حافظ (ابن حجر) نے
کہ لانا حاکم کا اس حدیث کو باعث اس کی غفلت کا ہے اور لایا ہی ابن جوزی اس
حدیث کو موضوعات مین انتہی **دوسری دلیل موطا** امام محمد مین ہی کہ کہا محمد نے
پہنچی ہمکو عمر بن الخطاب سی یہ بات کہ تحقیق حضرت عمر نے لکھا ملکون مین ساتھ منع کرنے
آنکے کے یہ بات کہ جمع کرین درمیان دو نمازون کے اور خبر کی انکو کہ جمع کرنا درمیان دو
نمازون کے ایک وقت مین بڑا گناہ ہے گناہون سی خبر کی ہمکو ساتھ اس بات کی ثقہ لوگون نے
علی بن حارث سی اس نے مکحول سے **سو جواب** اس کا یہ ہے کہ **اول** تو یہ روایت موقوف
ہی حضرت عمر پر اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین
گذرا **دوم** روایت موطا امام محمد کی اگر مرفوع بھی ہوتی تو بھی صحیح مسلم کی مرفوع
حدیثون کے ساتھ ہرگز معارضہ نہ کرسکتی اور روایت موقوف کی تو اس کے سامنے
حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہوسکتی ہی

مسئلہ سی ام

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیثون صحیحہ کے یہ ہی جو کہ ہدایہ

کے کسو سطی کو کیا حضرت نے اسکو کہا ابن عباس نے تاکہ تکلیف نہ ہو حضرت کی امت کو اور بیچ
حدیث ابی معاویہ کے ہے کہ کہا گیا واسطے ابن عباس کے کیا ارادہ کیا حضرت نے
اس سے کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا روایت کیا اس
حدیث کو مسلم نے آٹھوین حدیث **وَعَنْهُ اَيْضًا** قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّ ثَمَانِيًا اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَ
الْعِشَاءَ قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ لَعَلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ مَالِكٌ **ترجمہ** اور روایت
ہے انہیں سے کہ کہا نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین سات اور آٹھ
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کہا ابو ایوب (سختیانی) نے (واسطے جابر کے) شاید
یہ ہو بیچ رات مینہ کے کہا (جابر نے) شاید روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے
اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** مراد سات سے سات رکعتین ہین
مین تو مغرب کی اور چار عشا کی اور مراد آٹھ سے آٹھ رکعتین ہین چار تو ظہر کی اور چار عصر کی
اور **امام نووی** نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ ائمہ مین سے ایک جماعت کا یہ مذہب ہی کہ گھر مین
جمع کرنا نمازوں کا ضرورت کے لیے جائز ہی واسطے اس شخص کے جو نہ پکڑے اسکو عادت اور یہ قول ابن
سیرین اور اشہب کا اصحاب مالک سے ہی اور حکایت کیا ہی اسکو خطابی نے قفال شاشی کبیر سے
اس نے اصحاب شافعی سے اس نے ابی اسحاق مروزی سے اس سے ایک جماعت اصحاب حدیث سے
اور اختیار کیا ہے اسکو ابن المنذر نے اور مدد دیتا ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا اَرَادَ
اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ یعنے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا پس نہ
علت بیان کی (ابن عباس نے) ساتھ مرض کے اور ساتھ کسی اور چیز کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
انتہی اور **امام شعرانی** نے کشف الغمہ مین لکھا ہے کہ جمع کرنا حضرت کا ظہر اور
عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ مین سوائے خوف اور سوائے سفر کے۔ اور ایک روایت

بہا خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
کیا نہین پڑہا تو نے قرآن کہا مین نے کہ ہان پڑہا ہے کہا حضرت عایشہ رضہ نے پس
تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا قرآن (یعنے جو کچہہ کہ قرآن مین اچہے
اخلاق وصفات مذکور ہین حضرت نے وہ اپنے مین حاصل کئے تہے) کہا مین نے ہم
مان ہومنون کی خبر دو مجہکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے (یعنے وقت
اور کیفیت اور عدد رکعات اُسکی سے) پس کہا تہی مین طیار کرتی واسطے حضرت
کے مسواک اُن کی اور پانی وضو اُن کے کا پس اُٹہاتا اُنکو اللہ جب چاہتا ہے کہ اُٹہاوے
اُنکو رات کو پس مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑہتے نو رکعتین نہ بیٹہتے
اُن مین مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور
دعا مانگتے (یعنے التحیات پڑہتے کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہے) پہر کہڑے
ہوتے اور سلام نہ پہیرتے پس پڑہتے نوین رکعت پہر بیٹہتے پس یاد کرتے اللہ کو
اور تعریف کرتے اُسکی اور دعا مانگتے اس سے پہر پہیرتے سلام کہ سناتے ہمکو (یعنے
پکار کر سلام پہیرتے کہ ہم سنتے) پہر پڑہتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹہے ہوئے پس یہ
ہوئین گیارہ رکعتین اے بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہیل
گیا گوشت پڑہتے تہے وتر سات رکعتین اور کرتے دو رکعتوں مین مانند کرنے اُنکی پہلی
صورت مین (یعنے اسیطرح بیٹہکر پڑہتے) پس یہ ہوئین نو رکعتین اے بیٹے میرے اور تہے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے کوئی نماز دوست رکہتے یہ کہ ہمیشگی کرین اُسپر
اور تہے جبکہ غالب ہوتی اُنکو نیند یا بیماری (یعنے مانع ہوتی کہڑے ہونے سے رات کو) پڑہتے اول روز
مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن سارا ایک
رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول سے آخر
تک اور نہین جانتی ہین کہ روزے رکہے ہون سارا مہینہ سوا رمضان کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

میں لکھا ہے وَحَكَى الْحَسَنُ اِجْمَاعَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى الثَّلٰثِ یعنے اور حکایت کی حسن نے
کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اس بات پر کہ (وتر) تین ہی رکعت ہیں (یعنے تین رکعت سے
نہ کم ہیں اور نہ زیادہ) اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ
میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ
الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ
اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ
فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ
فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا
يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً
يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ
اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً
وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ
كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا
غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ہشام سے کہ کہا گیا میں
طرف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پس کہا میں نے اے ماں مسلمانوں کی خبر دو

امام اعظم اور انکی مقلد ایک رکعت وتر پڑہنے کے باب مین مسئلہ سی دوم مین آگے آتی ہین -

مسئلہ وسی و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کو یہ ہی جو کہ **عینی شرح ہدایہ** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے بَلْ یَتَشَهَّدُ عِنْدَ الثَّانِیَۃِ وَلَا یُسَلِّمُ وَیَتَشَهَّدُ عِنْدَ الثَّالِثَۃِ وَیُسَلِّمُ یعنے نماز وتر مین دو رکعت پڑہ کر تشہد مین بیٹھو اور سلام نہ پھیرے تیسری رکعت پڑہ کر تشہد مین بیٹھے اور سلام پھیرے - اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا اس حدیث کا جو کہ اب آتی ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا یَقْعُدُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِہِنَّ رَوَاہُ الْحَاکِمُ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہے وتر کرتے ساتہہ تین رکعت کے نہ بیٹھتے کسی مین مگر ان کے آخر مین **فائدہ** ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل مین لکہا ہے کہ کہا محمد بن نصر نے نہین پاتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر ثابت صحیح کہ تحقیق حضرت نے وتر پڑہے ہون ساتہہ تین رکعت ملی ہوئی کے بعد اس کے کہا ہان ثابت ہوا حضرت سے کہ تحقیق انہون نے وتر پڑہے تین ولیکن نہین بیان کیا راوی نے کہ آیا وہ اکٹہی تین رکعت ہین یا جدا ہین یعنی یا دو سلام سی ہین اور جو حدیثین کہ تین رکعت وتر پڑہنے کے باب مین وارد ہوئی ہین اور جو حدیثین کہ تین وتر پڑہنے سے منع کے باب مین آئی ہین حافظ ابن حجر نے ان مین یون تطبیق دی ہے کہ نہ پڑہی جاوین تین رکعت ساتہہ دو تشہد کے تاکہ مشابہت ہو ساتہہ نماز مغرب کی اور کہا کہ حدیثین تین رکعت وتر پڑہنے کے حمل کی گئی ہین ساتہہ ایک تشہد کی جو کہ آخر مین ہے اور روایت اس فعل کی جماعت سلف سے کی ہے انتہی راقم کہتا ہے کہ ابن حجر کا اس طرح پر تطبیق دینا یعنی تین رکعت وتر کے بیچ مین نہ بیٹھنا اور اخیر کی رکعت مین بیٹھنا موافق ہے حاکم کی اس حدیث کے جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی اور

ع عبارت عینی شرح ہدایہ کی دہلی کے چھاپہ کی جلد اول کے صفحہ ۳۰۳ مین ہے

ع عبارت ... ہدایۃ السائل کی صفحہ ۲۲۹ مین ہے

ع عبارت ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کی ... صفحہ ۲۵۴ مین ہے

دوسری حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات مین تیرہ رکعت وتر پڑھتے ان مین ساتھ پانچ رکعت کے نہ بیٹھتے کسی رکعت مین (یعنے تشہد کے لیے) مگر بیچ آخر ان کے کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **تیسری حدیث** عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اسکو ابو حاتم نے اور ذہلی اور دارقطنی نے علل مین اور موقوف ٹھیرایا اسکو بیہقی اور بہت لوگون نے کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ حق یہی ہے کہ یہ موقوف ہے **لنتھے** ایک حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث بھی بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ کی روایت سے اور ایک حدیث بخاری کی نافع کی روایت سے اور ایک حدیث سعید بن منصور کی بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت سے اور ایک حدیث طحاوی کی ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث صحیح مسلم کی بھی ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث طبرانی کی ابن عباس کی روایت سے اور ایک حدیث بخاری کی بھی ابن عباس کی روایت سے یہ سات حدیثین مخالف مذ

روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز
پڑہتے درمیان اس کے کہ فارغ ہون نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتین سلام پہیرتے
ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتہہ ایک رکعت کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور
مسلم نے تیسری حدیث عن نافع ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما کان یسلم بین الرکعۃ والرکعتین فی الوتر حتی یامر ببعض
حاجتہ رواہ البخاری روایت ہی نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما تہے سلام پہیرتے درمیان ایک رکعت کے اور دو رکعتون کے بیچ وتر کے یہانتک
کہ حکم کرتے ساتہہ بعض حاجت اپنی کے یعنے ایک رکعت اور دو رکعتون کے درمیان
سلام پہیر کر بروقت ضرورت باتین بہی کر لیتی تہے روایت کیا اس کو بخاری نے
چوتہی حدیث عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال صلی ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما رکعتین ثم قال یا غلام ارحل لنا ثم قام واوتر برکعۃ رواہ
سعید بن منصور باسناد صحیح روایت ہی بکر بن عبد اللہ مزنی سے کہ کہا نماز پڑہی
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے دو رکعتین پہر کہا اے غلام کوچ کر واسطے ہمارے پہر کہڑے
ہوئے اور وتر پڑہا ساتہہ ایک رکعت کے روایت کیا اس حدیث کو سعید بن منصور نے ساتہہ
اسناد صحیح کے پانچوین حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انہ کان یفصل
بین شفعۃ ووترہ بتسلیمۃ واخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ رواہ
الطحاوی روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق تہے فرق کرتے درمیان دو رکعت کے ساتہہ
سلام کے اور خبر دی انہون نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کرتے اسی طرح روایت
کیا اس کو طحاوی نے کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین اور اسناد اس حدیث کی قوی ہے
اور ترمذی نے کہا ہے کہ عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے اور تابعین سے اعتقاد کرتے تہے یہ کہ فصل کرے مرد درمیان دو رکعتون کے اور تیسری کی وتر کرے ساتہہ ایک

امام اعظم رحمہ اللہ کے تین رکعت وتر جو دو تشہد کے ساتھ ہین تو اس باب مین دلیل انکی انکے مقلد
پھر حدیث پیش کرتے ہین جو کہ دارقطنی[۵۱] نے اور بیہقی نے روایت کی ہے عبد اللہ بن مسعود
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر رات کی تین رکعت ہین مانند وتر
کے وتر مغرب کی نماز کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے
ساتھ اسکے حجت اس لیے کہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ
نہین روایت کیا اس حدیث کو اعمش سے مرفوعا سوائے یحیی بن زکریا کے اور وہ ضعیف
ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن مسعود پر اور کہا شوکانی نے[۵۲] نیل
الاوطار مین کہ اس حدیث کے راویون مین یحیی بن زکریا بن ابی الحواجب ضعیف ہے

مسئلہ سی و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیثون صحیحہ کے یہ ہے جو کہ درالمختار[۵۳]
مین لکھا ہے لَمْ يُفَصِّلْ بِسَلَامٍ یعنے وتر کی نماز مین نہ فرق کرے ساتھ سلام کے اور یہ
مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین ان پانچ حدیثون کا
پہلی حدیث عَنِ[۵۴] ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى
رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے
پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کردیگی اوس
لیے اسکو کہ نماز پڑھی ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ
رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وفی روایة قال ابن ابی ملیکة اوتر معاویة بعد العشاء برکعة و
عنده مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فاخبره فقال دعه فانه قد
صحب النبی صلی الله علیه وسلم رواه البخاری روایت ہے ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا گیا واسطے اُن کے کیا ہو واسطے تمہارے بیچ امیر المومنین معاویہ
کے یعنے کیا فتوی دیتے ہو اُن کے اس فعل میں کہ نہین وتر پڑھتے مگر ایک رکعت
کہا ابن عباس نے اچھا کیا اُنہون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا
ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑھے معاویہ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت اور نزدیک اُنکے تھا مولی
ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی اُنکو کہا ابن عباس نے چھوڑ دے
اُنکو اس لیے کہ اُنہون نے صحبت رکھی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا
اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** یہ حدیثین صریح دلیل ہین اسبات پر کہ ایک رکعت
وتر کہ جسکے پہلے کچھ بھی نہ پڑھا جاوے درست ہے اور جائز ہے اور اس باب مین اور بھی
حدیثین ہین اور اصل وتر ایک ہی رکعت ہے جیسا کہ احمد اور ابوداود
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتروا یا اہل القرآن
فان اللہ تعالی وتر یحب الوتر یعنے وتر پڑھو اے قرآن والو پس تحقیق
اللہ تعالی طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اگرچہ وتر
کے معنی ایک اور تین اور پانچ اور سات اور نو بھی ہین اور سب صحیح اور درست اور
حضرت کے اقوال و افعال سے ثابت لیکن خدا کے نزدیک زیادہ تر پسندیدہ وتر ایک ہی
رکعت ہے کیونکہ خدا بھی ایک ہی ہے اور ایک ہی رکعت وتر کو دوست رکھتا ہے پس اسی
سبب سے اکثر وتر پڑھنا حضرت کا ایک ہی رکعت ثابت ہوتا ہے جیسا کہ لکھا اور سید محمد صدیق حسن
صاحب نے ہدایة السائل الی ادلة المسائل مین لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے جمہور علما کا

رکعت کو اور یہی کہتے ہین امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق راقم کہتا ہے
کہ اگر کوئی شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑھ لیا کرے اور اسکے پہلے کوئی بھی شفع نہ پڑھے
تو بھی کافی ہے اور دلیل اس کی یہ حدیثین ہین جو اب آتی ہین چھٹی حدیث عن ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ
من اخر اللیل رواہ مسلم روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے
ساتوین حدیث عن ابی ایوب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس
فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ
فلیفعل رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ روایت ہے ابی ایوب
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر
حق ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو
کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک
رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ نے آٹھوین
حدیث عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال امر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بصلوۃ اللیل ورغب فیہا حتی قال علیکم بصلوۃ اللیل
ولو رکعۃ رواہ الطبرانی روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا حکم کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز رات کے اور رغبت دی اسمین یہانتک کہ
فرمایا کہ تمہارے پر نماز رات کی ہے اگرچہ ہو ایک ہی رکعت روایت کیا اس حدیث کو طبرانی
نے نوین حدیث عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قیل لہ ھل لک فی
امیر المومنین معاویۃ ما اوتر الا بواحدۃ قال اصاب انہ فقیہ

ابخاری مین کہ ابن تین نے جو کہا ہے کہ فقیہ ایک رکعت وتر پڑھنے کے قائل نہین
ہوئے ہین اُن کے اس قول کیطرف التفات نہ کی جاوے ۔ اور کہا نووی نے
شرح صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کے نیچے کہ یہ حدیث
دلیل ہے اس بات پر کہ کم سے کم وتر ایک ہی رکعت ہے اور جو شخص فقط ایک ہی رکعت
وتر پڑھا کرے نماز اُس کی درست ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء کا اور
ابو حنیفہ جو کہتے ہین کہ ایک رکعت وتر جائز نہین اور ایک رکعت وتر پڑھنے والے
کی نماز ہوتی ہی نہین سو رد کرتی ہین اُن کے اس قول کو یہ حدیثین (یعنے جو کہ اوپر
مذکور ہوئین) اور امام اعظم جو ایک رکعت وتر پڑھنے کے قائل نہین ہین تو دلیل
اُن کی اُن کے مقلد اس باب مین یہ حدیث پیش کرتے جو کہ محلی شرح موطا
امام مالک مین ہے کہ روایت کی عبد الحق نے بیچ احکام کے جہت ابن عبد البر
سے اُس نے روایت کی خدری سے کہ تحقیق حضرت نے منع کیا ایک رکعت پڑھنے سے یہہ
کہ نماز پڑھے مرد وتر کرے ایک سے جواب اسکا یہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے نہین
قائم ہوتی ہے ساتھ اس کے حجت اس لیے کہ محلی شرح موطا امام مالک مین کہا ہے
کہ بیچ اسناد اس حدیث کے عثمان بن ربیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے) کہا اور غالب بیچ حدیث [illegible] وہم ہے

مسئلہ سی و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون سے یہ ہے جو کہ عینی
شرح ہدایہ مین لکھا ہے وَلَا یَجُوْزُ الرَّکْعَةُ الْوَاحِدَةُ یعنے ایک رکعت
وتر جائز نہین ہے ۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف
کیا ہے اس مسئلہ مین ایک تو اس حدیث کا جو کہ مسئلہ سی و یکم مین پہلے گذری اور نیز
ان حدیثون کا جو کہ مسئلہ سی و دوم مین اوپر مذکور ہوئین ۔

عراقی از اہل صحابہ کہ ایک رکعت وتر پڑہتے تھے وہ یہ ہین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت
عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب
اور ابو موسی الاشعری اور ابو الدردا اور حذیفہ اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس
اور معاویہ اور تمیم الداری اور ابو ایوب الانصاری اور ابو ہریرہ اور فضالہ بن عبید
اور عبداللہ بن الزبیر اور معاذ بن الحارث قاری اور وہ مختلف ہی بیچ صحت اسکی کے اور
تابعین مین سے سالم بن عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ اور حسن بصری
اور محمد بن سیرین اور عطا بن ابی رباح اور عقبہ بن عبدالغافر اور سعید بن جبیر اور
نافع بن جبیر بن مطعم اور جابر بن زید اور زہری اور ربیعہ ابن ابی عبدالرحمان اور
سوا ان کے اور بہی ائمہ مین سے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اوزاعی
اور اسحق اور ابو ثور اور داؤد اور ابن حزم ہین، اور محلی شرح موطا امام مالک مین
لکھا ہی کہ روایت کیا شافعی نے کہ تحقیق حضرت عمرؓ داخل ہوئے مسجد مین پس نماز پڑہی ایک رکعت
پس کہا سوا اسکی نہین کہ یہ نفل ہے پس جو چاہے زیادہ کرے اور جو چاہے کم کرے اور دلیل پکڑی
ہے ساتھ اسکی شافعی نے کہ تحقیق امر بیچ نفلون کے فراخ ہی یعنے پڑہنے والے کے اختیار ہے
خواہ کم پڑہے خواہ زیادہ اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہی کہ یہ
بات صحت کو پہنچ چکی ہے کہ صحابہ کی جماعت نے وتر فقط ایک ہی رکعت پڑہا ہے اور پہلے
اسکی کوئی نہین پڑہا اور تحقیق محمد بن نصر وغیرہ نے روایت کی ہے کہ تحقیق حضرت
عثمان نے پڑہا قرآن رات کو ایک ہی رکعت مین اور نہ پڑہی کوئی اور رکعت اور بخاری
مین ہے کہ سعد نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور معاویہ نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور اچھا
جانا اسکو ابن عباس نے اور کہا کہ تحقیق وہ (یعنے معاویہ) فقیہ ہے اور یہ سب
رد ہین رد مین ابن تین کے قول کا اسلیے کہ کہا اس نے کہ فقہا نے معاویہ کے اس قول
پر عمل نہین کیا۔ اور کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح

مسئلہ سی و [illegible]

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے ہے جو ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ اِنْ صَلّٰی ثَمَانَ رَکْعَاتٍ بِتَسْلِیْمَۃٍ جَازَ وَتُکْرَہُ الزِّیَادَۃُ عَلٰی ذٰلِکَ۔ یعنے کہا ابوحنیفہ نے کہ اگر آٹھ رکعت نماز نفل ایک سلام سے پڑھے تو جائز ہے اور آٹھ سے زیادہ نفل پڑھنے ایک سلام سے مکروہ ہیں۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے صحیح مسلم کی اس حدیث کا جو کہ سعد بن ہشام کی روایت سے مسئلہ سی ام میں پہلے مذکور ہوئی

مسئلہ سی و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے لَایَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃٍ غَیْرِھَا یعنے نہ قنوت پڑھے سوائے (نماز وتر کے) اور نمازوں میں۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے قنوت پڑھتے بیچ نماز صبح کے اور مغرب کی روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ دوسری حدیث عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ ھَلْ قَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَ

مسئلہ ۱۴ چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ عینی شرح[۱]
ہدایہ اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکہا ہے فِي الْمُحِيطِ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّوْتِرَ قَاعِدًا مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْقِيَامِ
وَلَا عَلَى الرَّاحِلَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ یعنے محیط مین ہے کہ وتر بیٹہہ کر پڑہنے بہی اور
سواری پر پڑہنی بہی بغیر عذر کے جائز نہین ہین اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو
امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلے مین ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ[۲]
فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ
اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے سفر مین اپنی
سواری پہ جسطرف متوجہ کرتی سواری انکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑہتے سفر مین سواری
پہ نماز شب کی سوائے فرض کے اور وتر بہی پڑہتے سواری پہ روایت کیا اسحدیث
کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث وَعَنْهُ[۳] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى الْبَعِيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے اُنہی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے وتر پڑہتے اونٹ پہ روایت
کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا نووی[۴] نے شرح صحیح مسلم مین کہ حدیث دلیل
ہے واسطے مذہب ہمارے (یعنی شافعیہ) اور مذہب امام مالک اور امام احمد
اور جمہور علماء کی اسبات پہ کہ سفر مین سواری پر وتر پڑہنے جائز ہین خواہ سواری
کا خواہ کسیطرف کو ہو اور وتر سنت ہین نہین ہین واجب اور کہا ابو حنیفہ نے وتر واجب ہین اور
نہین جائز ہی پڑہنا انکا سواری پہ اور دلیل ہماری یہ حدیثین ہین جو کہ مذکور ہو مین)

اور ابن عباس وغیرہ صحابہ نے شہادت اسکی اثبات کی دی ہے اور سبل مین کہا ہے اور مروی ہے خلاف اسکا خلفا اربعہ سے اور تطبیق ان دونون کی اسطرح ہے کہ حضرت کبہی صبح کی نماز مین قنوت پڑہتے تہے اور کبہی نہین پڑہتے تہے اسی طرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

مسئلہ سی و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث سے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے لَا تَجُوْزُ فِی الْقُریٰ یعنے جمعہ نہین جائز ہے گاؤن مین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا قَالَ اَوَّلُ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ فِی الْاِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ فِی مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَلْجُمُعَۃُ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْیَۃٍ مِنْ قُرَی الْبَحْرَیْنِ قَالَ عُثْمٰنُ قَرْیَۃٌ مِنْ قُرٰی عَبْدِ الْقَیْسِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق اول جمعہ کہ جمعہ پڑہا گیا اسلام مین پیچہے جمعہ کے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مدینے کے البتہ جمعہ ہی کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد جواثی کے کہ گاؤن ہے گاؤن بحرین سے کہا عثمان نے وہ اک گاؤن ہی گاؤن عبد القیس سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور ابو داؤد نے اور لفظ اسکے ابو داؤد کے ہین **فائدہ** بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندہا ہی کہ یہ باب ہی جمعے کا بیچ قری یعنے گاؤن کے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑہنا گاؤن مین درست ہی اور جواثی گاؤن ہے شہر نہین اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مسجد عبد القیس کی بیچ بحرین کے گاؤن مین ہی کہ نام اس گاؤن کا جواثی ہے اس سے بہی معلوم ہوا کہ جواثی گاؤن ہے شہر نہین اور مولوی سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا امام مالک مین

الرکوع قال بعد الرکوع رواہ ابوداود روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کیا قنوت پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ نماز صبح کے پس
کہا ہان پس کہا گیا واسطے اُن کے قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے کہا بعد رکوع کے روایت کیا
اس حدیث کو ابوداود نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ باب ہے مستحب
ہونے قنوت کا سب نمازون مین جب نازل ہوتا ہے مسلمانون کے کوئی حادثہ اور پناہ
دے اللہ اُس سے اور مستحب ہے پڑہنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اُس کے
پڑہنے کا رکوع سے سر اُٹہانے کے بعد ہی اخیر رکعت مین اور مستحب ہے بلند پڑہنا قنوت
کا مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ تحقیق سنت ہی پڑہنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ
اور شیخ ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین لکہا ہے کہ کہا حازمی نے بیچ کتاب ناسخ اور
منسوخ کے کہ تحقیق روایت کی گئی ہے یعنی قنوت بیچ نماز فجر کے خلفاء اربعہ وغیرہ
لوگون سے مثل عمار بن یاسر اور ابی بن کعب اور ابی موسی اشعری اور ابن عباس
اور ابی ہریرہ اور براء بن عازب اور انس اور سہل بن سعد ساعدی اور معاویہ بن ابی
سفیان اور حضرت عائشہ کی اور کہا گئے ہین طرف اسکی اکثر صحابہ اور تابعین اور ذکر
کیا تابعین مین سے ایک جماعت کا انتہی۔ اور حنفیہ وغیرہ جو کہ قائل اس کے نہین ہین تو دلیل
اُن کی یہ حدیث ہی جو کہ **احمد** اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن ماجہ**
مین روایت ہی سعید بن طارق اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کہا مین نے اپنے
باپ کو اے باپ میرے تحقیق نماز پڑہی تو نے پیچہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابی بکر
اور عمر اور عثمان اور علی کے کیا قنوت پڑہتے تہے وے بیچ نماز فجر کے کہا اے بیٹے
میرے یہ بدعت ہی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے
کہ کہا طیبی نے نفی کرنا اس صحابی کا نہین لازم آتا نفی قنوت پر کیونکہ اُس نے شہادت
اسکی نفی کی دی ہے اور جماعت دوسری مثل حسن اور ابی ہریرہ اور انس

کہ فرماتے تھے جمعہ واجب ہی ہر گاؤن پر اور اگرچہ نہ ہون بیچ اُس کے مگر چار اور کہا شاہ
ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جمعہ واجب ہی ہر گاؤن پر فائدہ
پس معلوم ہوا کہ گاؤن مین جمعہ پڑہنا بیشک بلا شبہ جائز ہے اور جو گاؤن مین جمعہ نہ پڑہے
یا اوسمین درست نہ جانے وہ قرآن اور حدیث اور اجماع کے مخالف ہی اس لیے کہ جمعہ فرض ہے
فرضون خدا تعالی کے سے ثابت ہی ساتھہ کلام اللہ اور حدیث اور اجماع کے ۔

مسئلہ سی و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق
اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے
قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ لَیْسَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةٌ مَسْنُوْنَةٌ فِی الْجَمَاعَةِ یعنی کہا ابو حنیفہ
نے کہ نماز استسقا مین جماعت کے ساتھہ نماز پڑہنی سنت نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم
کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَتَیْنِ جَهَرَ فِیْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَ
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ یَدْعُوْ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ روایت ہی عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ لوگون کے
طرف عیدگاہ کی واسطے طلب مینہ کے پس پڑہی ساتھہ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑہی انہین قراءۃ اور
سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اٹھائے دونون ہاتھہ اپنے یعنے دعا کے لیے اور پہیر ڈالا اپنی چادر کو وقت
کہ سامنے ہوئے قبلہ کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا
مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَمَا یُصَلِّیْ فِی الْعِیْدِ لَمْ یَخْطُبْ خُطْبَتَکُمْ هٰذِهٖ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ عَوَانَةَ

لکہا ہی کہ جواثی نام گاؤن کا ہے گاؤن بحرین سے اسیطرح ہی یہہ روایت وکیع کے ابن طہارہ سے نزدیک ابو داود نے اور دلیل پکڑی ہے ساتہہ اس نے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق نی اوپر پڑہنے جمعہ کے گاؤن مین فائدہ ابو داود کی حدیث جو اوپر مذکور ہوئی وکیع اسکا راوی ہے اور وہ اس حدیث کے یہہ تفسیر کرتا ہے کہ جواثی گاؤن ہی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین ہے کہ کہا نودی نے کہ مذہب امام شافعی اور محقق اصولیون کا یہہ ہی کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے جسوقت کہ نہ مخالف ہو ظاہر کے اس سے بہی معلوم ہوا کہ جواثی گاؤن ہے شہر نہین اور شوکانی نے نیل الاوطار مین لکہا ہے کہ یہہ روایت ابن ابی شیبہ کے ہی کہ عمر بن الخطاب نے طرف اہل بحرین کے لکہا کہ جمعہ پڑہو جہان کہ ہو تم اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور یہہ حکم گاؤن اور شہرون یعنی دونون کے لیے ہے اور بیہقی لیث بن سعد سے لایا ہے کہ جمعہ پڑہتے تہے اہل شہر کے اور آس کے گردے کے رہنیوالے بیچ عہد حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتہہ حکم انکے اور بیچ آنکے جماعت صحابہ سی تہی اور عبد الرزاق ساتہہ اسناد صحیح کے ابن عمر سی لایا ہے کہ وہ دیکہتے تہے اہل میاہ کو درمیان مکہ اور مدینہ کی کہ جمعہ پڑہتے تہے اور عیب نہین کرتے تہے ویر انکی اور بیچ وقت اختلاف صحابہ کے مقرر رجوع طرف مرفوع کی ہے اور بیچ اسباب کے سوا اسکی اور بہی حدیثین ہین انتہی اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہی کہ روایت کیا بیہقی نے کہ تحقیق ابا ہریرہ نے لکہا طرف حضرت عمر کی کہ پوچہتے تہے ان سی جمعہ سے اور وہ بحرین مین تہے پس لکہا حضرت عمر نے طرف ابا ہریرہ کی کہ جمعہ پڑہو جسجگہہ کہ ہو تم اور امام شعرانی نے میزان شعرانی مین لکہا ہی کہ بیہقی نے روایت کی ہے ام عبد اللہ دوسیہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہے اوپر ہر ایک گاؤن کے اور اگرچہ نہون بیچ اسکی مگر چار یعنی جس گاؤن مین فقط چار آدمی رہتے ہون وہان بہی انپر جمعہ فرض ہی اور شیخ انہین نے کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ تہے کہتے ابن مسعود کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

ساری جہان کا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا نہین کوئی لائق پوجنے
کے کوئی مگر اسکو کرتا ہے جو چاہے ای اللہ توہی اللہ نہین لائق پوجنے کے مگر تو بے پرواہ ہے
اور ہم فقیر ہین بہیج ہمپر باران اور کر جو اوتارا تونے ہمپر توانائی اور پہنچنا ایک وقت
تک پہر اٹہائے ہاتہہ اپنے پہر اونچا کیا اُنکو یہانتک کہ نظر آتی تہی سفیدی اُن کی دونو
بغلون کی پہر پہیری لوگون کیطرف پیٹہہ اپنی اور پلٹ کر اوڑہی اپنی چادر اٹہائے
ہوئے تہے اپنے ہاتہہ پہر متوجہ ہوئے لوگونپر اور نیچے اترے اور پڑہی دو رکعتین
پہر ظاہر کیا اللہ پاک اور برتر نے سوکہا (ابر) اور چمکا پہر برسا روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد
نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مستحکم ہے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح
مسلم مین کہ کہا ابوحنیفہ نے کہ استسقا مین نماز پڑہنی سنت نہین ہے (بلکہ انکے نزدیک
استسقا کیا جاوے ساتہہ دعا کے بغیر پڑہنے نماز کے اور کہا تمامی علماء نے سلف
اور خلف صحابہ اور تابعین نے اور جو بعد انکے تہے کہ استسقا مین نماز پڑہنی سنت ہے اور
اور اسبات مین سوائے ابوحنیفہ کے کسی نے بہی مخالفت نہین کی

مسئلہ سی و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ **شرح وقایہ**
اور ہدایہ اور در المختار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکہا ہے بلا قلب ردائہ یعنے استسقا مین پلٹ کر چادر نہ اوڑہے - اور یہ مذہب امام اعظم
کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث
ابوداؤد کی حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ سی و ہشتم مین اوپر مذکور ہوئی دوسری
حدیث **عن** عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استسقی لنا اطال الدعاء
واکثر المسالۃ قال ثم تحول الی القبلۃ وحول رداءہ

وَابْنُ حِبَّانَ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سی کہا نکلی نبی صلی اللہ فروتنی کرتے کپڑی
چہیرنہ پہرے ہو خشوع کرتے آہستگی کرتے گڑگڑاتے پہر نہی دو رکعتین جیسا پڑہتی ہین عید مین
نہ خطبہ پڑہا جیسا خطبہ تمہارا ہی کہ پڑہتی ہو تم روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داود اور
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابو عوانہ اور ابن حبان نے **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ شَكَى النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ
النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ فَخَرَجَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَيْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ
أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ
اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ
مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى
رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ
يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ
فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ غَرِيبٌ وَ
إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ **روایت** ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا شکایت کی
لوگون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ برسنی پانی کی پس حکم کیا منبر کا پہر رکہا
گیا اُن کے واسطے عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سے ایک دن کا کہ نکلین اسمین پہر
نکلے جب ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پہر بیٹھے منبر پہ پہر تکبیر کہی اور تعریف کی اللہ کی پہر فرمایا
شکوہ کیا تمنے اپنے ملک کی خشک سالی کا اور البتہ حکم فرمایا اللہ نے دعا کرنیکا اس سے
اور وعدہ فرمایا کہ قبول فرمایا سے گا تمسے پہر فرمایا سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہی

وَلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا نکلے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ایک دن مینہ مانگنے کو پس نماز پڑہائی ہمکو دو رکعتین بغیر اذان اور بغیر تکبیر کے پہر خطبہ سنایا ہمکو اور دعا مانگی اللہ عزوجل سے اور پہیرا مونہہ اپنا طرف قبلے کی دونون ہاتہہ اٹہائے ہوئے پہر پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی پس کیا داہنی طرف کو بائین طرف اور بائین طرف کو داہنی طرف روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسکو ابوعوانہ اور بیہقی نے اور کہا بیہقی نے اکیلا ہوا ہے ساتہہ اسکے نعمان بن راشد اور کہا خلافیات مین کہ راوی اسکے ثقہ ہین تیسری حدیث **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف عیدگاہ کی پس مینہ مانگا اور پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی جب سامنے ہوئے قبلے کے اور شروع کی نماز پہلے خطبہ کے پہر سامنے ہوئے قبلے کے پہر دعا مانگی روایت کیا اسحدیث کو احمد نے

مسئلہ چہل و...

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور رد المحتار شرح در المختار مین گہن کی نماز کے باب مین لکہا ہے يُصَلِّي الْاِمَامُ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ كَهَيْئَةِ النَّافِلَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوْعٌ وَاحِدٌ یعنی نماز پڑہائی

کتاب بدایہ صفحہ ۱۰۱ ... کتاب رد المحتار ... صفحہ ۵۸۹ ... جلد اول

فَقَلَبَہٗ ظَھْرَ الْبَطْنِ وَتَحَوَّلَ النَّاسُ مَعَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہ مینہ مانگا واسطے ہمارے لنبی کی دعا اور بہت کیا سوال کہا راوی نے پھر پھیری قبلے کی طرف اور پلٹ کر اوڑھی چادر اپنی پس ظاہر چادر کا باطن کر دیا (یعنے چادر کو الٹا دیا) اور پھرے لوگ ساتھ حضرت کے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اصل حدیث کی صحیح بخاری مین ہے کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام شافعی اور امام مالک اور جمہور علماء نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی اس بات پر کہ استسقا مین چادر پلٹ کر اوڑھنی مستحب ہے لیکن ابوحنیفہ اس بات کے قائل نہین ہین اور نزدیک شافعیہ کے مثل امام کے مقتدیون کو بھی امام کے ساتھ ہی چادر پلٹ کر اوڑھنی مستحب ہے اور یہی بات کی قائل ہین امام مالک وغیرہ اور مخالف ہے اس بات کے ابو یوسف (یعنے مقتدیونکی چادر پلٹ کر اوڑھنے کے باب مین) اکیجماعت علماء کی سے اور یہہ حدیث اس شخص کے رد مین ہے جو انکار کرتا ہے اس بات کا اسیطرح لکھا ہے شوکانی نے نیل الاوطار مین

مسئلہ چہلم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین باب الاستسقاء مین لکھا ہے لَاخُطْبَۃَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے نماز استسقا مین خطبہ پڑھنا نہین جائز ہے امام اعظم کے نزدیک سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث ابو داؤد کی اس باب مین بھی ہی ہے جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ سی و ہفتم مین پہلے گزری دوسری حدیث عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ بِلَا اَذَانٍ

سجدہ کیا پھر اٹھایا سر پھر کیا قیام طویل اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر کیا رکوع طویل
اور وہ کم تھا اُس پہلے رکوع سے پھر سر اُٹھایا پھر کیا قیام طویل اور وہ کم تھا اُس پہلے
قیام سے پھر رکوع کیا طویل اور وہ کم تھا اُس پہلے رکوع سے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا
پھر سلام پھیرا اُسوقت کہ روشن ہو چکا تھا آفتاب پھر خطبہ سنایا لوگونکو روایت کیا
اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **تیسری حدیث** **وعنه** انه صلى الله عليه
وسلم صلى في زلزلة ست ركعات في اربع سجدات قال هكذا صلوة
الآيات رواه البيهقي وذكر الشافعي عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه
مثله دون آخره **روایت** ہے اُسی سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
پڑھی زلزلے میں چھ رکوع اور چار سجدے سی اور فرمایا اسیطرح ہے نماز نشانیوں
کی ظہور کی روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور ذکر کیا شافعی نے علی بن ابیطالب
رضی اللہ تعالی عنہ سے اوس کی مانند اوسکی آخر کے سوا **چوتھی حدیث** **عن**
جابر رضي الله تعالى عنه قال انكسف الشمس في عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم يوم مات ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى بالناس ست ركعات باربع سجدات رواه مسلم **روایت** ہے جابر رضی
اللہ تعالی عنہ سی کہا گہن میں آیا سورج بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
جسدن کہ مری ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا نماز پڑہی آنحضرت نے
ساتھ لوگوں کے (یعنی) چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے
پانچویں حدیث **عن** ابي بن كعب رضي الله تعالى عنه قال انكسفت
الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فقرأ سورة
من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ
بسورة من الطول ثم ركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم جلس كما

امام ساتھہ آدمیون کے دو رکعتین مانند ہیئت نفلون کی (کرے) ہر رکعت مین ایک
رکوع اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان
پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَھَرَ فِیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ بِقِرَاءَتِہٖ فَصَلّٰی
اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَّفِیْ
رِوَایَۃٍ لَّہٗ فَبَعَثَ مُنَادِیًا یُّنَادِیْ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃً روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہی گہن کی نماز
مین قرارت اسکی پس ادا کیے چار رکوع دو رکعت مین اور چار سجدے روایت کیا اسحدیث
کو بخاری اور مسلم نے اور یہ لفظ مسلم کے ہین اور اسکی ایک روایت مین ہے پس بہیجا پکارنیوالے
کو کہ پکار دی اور نماز جماعت کے لیے دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
عَنْہُمَا قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
فَصَلّٰی فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَۃِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا
ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا
وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ
الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ
رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ
دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ
فَخَطَبَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
کہا گہن مین آیا آفتاب زمانے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہی
اور کیا قیام طویل برابر سورہ بقرہ کے قراۃ کی پہر رکوع کیا لنبا پہر اٹہایا سر پہر کیا قیام
طویل اور وہ کم تہا پہلے قیام سے پہر کیا رکوع طویل اور وہ کم تہا پہلے رکوع سی ٹھیر

بخاری اور مسلم کی ابن عباس کی روایت سی مسلہ چہل و یکم مین اوپر مذکور ہوئی دوسری حدیث عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ روایت ہی اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا پس پہرے رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (یعنے نماز گہن کی سے) اور تحقیق روشن ہوا آفتاب پس خطبہ پڑہا حضرت نے پس تعریف کی اللہ کی ساتہہ اُس تعریف کے کہ وہ لائق ہی اُسکو پہر کہا اما بعد روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی واسطی بخاری کے ہین

مسلہ چہل و سوم

اور ایک مسلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے وَیُطَوِّلُ الْقِرَاءَۃَ فِیْہِمَا وَیُخْفِیْ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنی اور لنبی کرے قراءت گہن کی دو رکعتوں مین اور خفیہ پڑہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سو امام اعظم نے اس مسلہ مین خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی بہی اُس حدیث کا جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سی مسلہ چہل و یکم مین پہلے گذر چکی ہے۔

مسلہ چہل و چہارم

اور ایک مسلہ امام اعظم کا اور اُن کے شاگرد ابو یوسف اور محمد کا مخالف صحیح حدیث کے یہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے فَاِنْ قَیَّدَ الْخَامِسَۃَ بِسَجْدَۃٍ بَطَلَ فَرْضُہٗ عِنْدَنَا یعنے اگر اس نے پانچوین رکعت کا سجدہ کر لیا تو باطل ہوئے فرض اُس کے ہمارے نزدیک فَائِدَۃٌ یعنے مذہب امام اعظم اور اُنکے شاگرد ابو یوسف

هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا گہن میں آیا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہائی حضرت ﷺ نے صحابہ کو پس پڑہی ایک سورۃ لمبی سورتون مین سے اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پہر کھڑے ہوئے دوسری رکعت مین پہر پڑہی ایک سورۃ لمبی سورتون مین سے پہر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پہر بیٹہے وہ جیسے کہ تہے یعنے ہیئت نماز پر سامنے قبلہ کے دعا مانگتے یہان تک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے **فائدہ** نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے کہ گہن کی نماز مین ہر رکعت مین دو قیام اور دو قرارت اور دو رکوع کرے اور سجدے دو ہی کرے مثل اور نمازون کی اور ساتہ اسی کے قائل ہین امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور جمہور علما اور کہا کوفیون نے دو رکعتین پڑہی اور نفلون کیطرح اور دلیل اُن کی جو روایتین کہ خلاف ان حدیثون کے آئی ہین وہ سب مخالف اور معللہ اور ضعیفہ ہین اور کہا ایک جماعت نے علماؤن میں سے کہ جن مین سے ہین اسحاق بن راہویہ اور ابن خزیمہ اور ابن منذر کہ جس جس طرح سے حضرت سے پڑہنا اس نماز کا ثابت ہوا ہے ان سب طرح سے پڑہنا اس نماز کا جائز ہے پہر کہا نووی نے کہ قوی بات یہی ہے انتہی مختصراً

مسئلہ چہل ودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے لَیْسَ فِی الْکُسُوْفِ خُطْبَۃٌ لِاَنَّہٗ لَمْ یُنْقَلْ یعنے گہن کی نماز مین خطبہ نہین ہے اس لیے کہ نہین نقل کیا گیا۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث

ابو حنیفہ اور کوفیون کے مذہب رد مین ہے +

مسئلہ چہل و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا يُصَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ یعنی نہ پڑہی جاوی میت پر نماز جنازہ کی مسجد مین اور یہ مذہب امام اعظم کا اور اُنکے شاگردون امام محمد اور ابو یوسف کا ہی سوا امام اعظم اور اُن کے شاگرد امام محمد و ابو یوسف نی اس مسئلے مین خلاف کیا ہی ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سلمہ بن عبد الرحمان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے داخل کرو انکو مسجد مین تا کہ نماز پڑہون مین اُنپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونون بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنے سہیل اور بہائی اس کے کی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ جنازہ کی نماز پڑہنی عورتون کو بہی جائز ہے اور زرقانی نے شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہی ساتہ اس حدیث کے جمہور علما ہی نی اوپر جائز ہونے نماز کی اوپر جنازے کے مسجد مین اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور اکثر لوگون کی بیچ جائز ہونے نماز کے اوپر میت کی مسجد مین اور یہ بو

د محمد کا یہ ہے کہ کسینے چار رکعت نماز پڑھنی تھی اور بہول کر پانچ رکعت پڑھ گیا تو اس
صورت مین نماز اُسکی باطل ہوجاوے گی از سر نو پڑھنی چاہیے سو اس مسئلہ مین امام
اعظم اور اُنکی شاگرد ابو یوسف اور محمد نے خلاف کیا ہے حدیث ۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ
خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا
فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ
رکعت پس کہا گیا واسطے اُن کے کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس فرمایا (تمہارے پوچھنے
کا) کیا سبب ہے عرض کیا صحابہ نے پڑھی آپ نے نماز پانچ رکعت پس سجدے
کیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے بعد سلام پھیرنے کی روایت کیا اس
حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ ۷۱** کہا ترمذی نے حدیث ابن مسعود کی
حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے بعض اہل العلم کا کہتے ہین کہ جب نماز پڑھی کوئی شخص
ظہر کی پانچ رکعت (بھول کر) پس نماز اُسکی جائز ہے پس سجدے کرے سہو کے دو سجدے
اور اگرچہ نہ بیٹھے چوتھی رکعت مین اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
کا اور کہا بعض اُنکے نے جبکہ نماز پڑھے ظہر کی کوئی شخص پانچ رکعت اور نہ بیٹھے چوتھی
مین مقدار تشہد کی فاسد ہوتی ہے نماز اُسکی اور یہ قول سفیان ثوری اور بعض اہل
کوفہ کا ہے۔ اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم ۷۱ مین کہ یہ حدیث دلیل
ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف اور خلف کے مذہب کی کہ جو
شخص کہ بھول کر اپنی نماز مین ایک رکعت زیادہ پڑھ جاوے نماز اُسکی باطل نہین ہوتی
اور کہا ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے کہ اگر بھول کر ایک رکعت زیادہ پڑھ جاوے تو نماز اُس کی
باطل ہو جاتی ہے اور لازم ہے اُسکو اعادہ اُسکا اور یہ حدیث (اس مسئلے مین)

کیا صحابہ نے اور یہ دلیل ہے اوسپر کہ مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنا سنت نہین کیون کہ
اگر سنت ہوتی تو صحابہ انکار نہ کرتے سو اس کا جواب دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ جب صحابہ
نے انکار کیا تب حضرت عائشہ نے حضرت کا سہیل پر اور اس کے بہائی پر مسجد مین جنازے
کی نماز پڑہنے کا قصہ صحابہ کو یاد دلایا تو صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
کو کچہہ جواب نہ دیا یعنی لاجواب ہوگئے **دوم** بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین
صحابہ کا جنازے کی نماز پڑہنا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے جنازے پر ثابت ہے جیسا کہ
موطا امام مالک مین روایت ہے نافع سے اس نے نقل کی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق
اس نے کہا کہ نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن الخطاب کے مسجد مین اور حضرت ابوبکر پر مسجد
مین جنازے کی نماز پڑہنے کی حدیث اوپر مذکور ہوئی۔

مسئلہ چہل و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور
کنز الدقائق اور **فتاوے عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے
وَلَوْ كَبَّرَ الْإِمَامُ خَمْسًا لَمْ يُتَابِعْهُ الْمُؤْتَمُّ یعنے جنازے کی نماز مین اگر امام
پانچ تکبیرین کہے تو مقتدی متابعت اس کی نہ کرے۔ اور یہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کا ہے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا **پہلی**
حدیث **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ
أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلے رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا کہ زید بن ارقم تکبیر کہتے تہے ہمارے جنازے پر چار تکبیر اور بیشک انہون
نے کہی ایک جنازے پر پانچ تکبیر پہر پوچہا مین نے اوسکو پس کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ

که اسکے قائل ہین اونہین مین سے ہین امام احمد اور اسحاق اور ساتھہ اسی کے قائل ہین ابن
حبیب مالکی اور کہا ابن ابی ذیب اور ابی حنیفہ اور مالک نے کہ نہین جائز ہی نماز جنازے
کی مسجد مین دوسری حدیث **عن** نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما انہ قال صلی علی عمر ابن الخطاب فی المسجد رواہ
مالک روایت ہی نافع سے اور اس نے نقل کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
کہ تحقیق اوس نے کہا کہ نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن خطاب کے مسجد مین روایت کیا
اس حدیث کو مالک نے تیسری حدیث **وروی** ابن ابی شیبۃ
ان عمر صلی علی ابی بکر فی المسجد وان صہیبا صلی علی عمر فی
المسجد ووضعت الجنازۃ تجاہ المنبر روایت کی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے کہ نماز پڑہی
جنازہ کی حضرت عمر نے ابو بکر پر مسجد مین اور صہیب نے نماز پڑہی جنازے کی حضرت
عمر پر مسجد مین اور رکہا گیا جنازہ سامنے منبر کے **فائدہ** زرقانی شرح
موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے کہ یہہ معاملہ صحابہ کے سامنے
ہوا اور کسی نے انکار اس سے نہ کیا پس ہوگیا اس بات پر اجماع صحابہ کا سکوتی اور امام
اعظم کے نزدیک جو نماز جنازے کی مسجد مین پڑہنی جائز نہین ہے تو دلیل انکی اس باب
مین انکے مقابلہ یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ ابو داود اور ابن ماجہ مین روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص نماز پڑہے اوپر جنازے کے مسجد مین پس نہین ہے کوئی چیز واسطے اس کے
سو جواب اسکا یہہ ہے کہ کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ حدیث ضعیف ہے
نہین قائم ہوتی ساتھہ اسکے حجت کہا امام احمد نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اکیلا
ہوا ہے ساتھہ اس کے صالح مولی توأمہ اور وہ ضعیف ہے انتہی اب اگر کوئی یہ کہے
کہ ابی سلمہ کی حدیث جو اوپر گذری اسمین ذکر ہے انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ کہا نماز پڑہی مین نے پیچھے ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے جنازے پر پس پڑہی سورۂ فاتحہ اور کہا کہ جان رکھو کہ وہ سنت
ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے دوسری حدیث **وَعَنْهُ**
قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ
سُنَّةٌ وَحَقٌّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا نماز پڑہی مین نے پیچہے
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے اوپر جنازے کے پس پڑہی سورۂ فاتحہ اور سورہ بھی
اور پکار کر پڑہی یہانتک کہ سنا ہمنے پس جب فارغ ہوئے پکڑا مین نے انکو ساتھہ ہاتھہ کے
پس پوچھا مین نے انسے بیچ حال پکار کر پڑہنے سورۂ فاتحہ اور سورہ کا پس کہا
سنت اور حق ہے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے **فائدہ** یہ حدیث صریح
دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز مین سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھہ کوئی اور سورہ قرآن
کی بھی پکار کر پڑہنی سنت ہے تیسری حدیث **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى جَنَازَةٍ اَنْ يَّقْرَاَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى
بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازے
کے یہ کہ پڑہے بیچ تکبیر پہلی کے سورۂ فاتحہ آہستہ پہر تکبیر کہے تین اور سلام پہیرے
نزدیک آخر تکبیر کے چوتھی حدیث **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ
رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى
الْجَنَازَةِ اَنْ يُّكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ
التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى سِرًّا فِيْ نَفْسِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ روایت ہے ابی امامہ بن

وسلم تکبیرین کہتے تھے اسی طرح روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے دوسری حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سِتًّا وَّقَالَ اِنَّہٗ بَدْرِیٌّ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَصْلُہٗ فِی الْبُخَارِیِّ روایت ہی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہون نے تکبیر کہی سہل بن حنیف پر چھہ اور کہا کہ وہ جنگ بدر کے مجاہدون مین ہے اور روایت کیا اس کو سعید بن منصور نے اور اصل اس کی بخاری مین ہے **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ ابن مسعود نے جنازی کی نماز مین پانچ تکبیرین کہین اور حضرت علی اہل بدر پر چھہ تکبیرین کہا کرتے تھے اور اور صحابہ پانچ اور صحابہ کے سوای اور لوگون پر چار اور ابن عباس تین کہتے تھے اور انس کبھی تین کبھی چار اور کہا ترمذی نے کہ اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ مین سے بعض لوگون کا یہی مذہب ہے کہ جنازی کی نماز مین پانچ تکبیرین کہنی چاہئین اور کہا امام احمد اور اسحاق نے کہ اگر جنازی کی نماز مین امام پانچ تکبیرین کہے تو اُس کی متابعت کی جاوے

مسئلہ چہل و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے کہ فتاوے قاضیخان اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَیَدْعُوْ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ بِالْاَدْعِیَۃِ الْمَعْرُوْفَۃِ وَلَا یَقْرَأُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی دعا کرے جنازی کی نماز مین ساتھہ دعائین مشہورہ کے اور نہ پڑہے جنازی کی نماز مین سورہ فاتحہ۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّہَا سُنَّۃٌ

عَدِيّ بْنِ الْخِيَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَاٰنَا جَلِدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَاحَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَّلَا لِقَوِيٍّ مُّكْتَسِبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ روایت ہی عبید اسد بن عدی بن خیار رضی اسد تعالے عنہ سے کہا مجہ کو خبر دی دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلے اسد علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تہے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا اُن دونون نے حضرت صلی اسد علیہ وسلم سے صدقہ مین سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت صلعم نے نظر ہم مین اور پست کی یعنے سر سے پانوتک ہمین دیکہا پس دیکہا ہم کو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دون مین تم کو اور نہین ہے حصہ اسر صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکہتا ہو کسب کی روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے **فائدہ** کہا منتقی الاخبار مین کہ کہا امام احمد نے کہ اسناد اسکی بہت کہری ہے انتہے اور لایا ہے اس حدیث کو ابن حجر بلوغ المرام مین صرف مسند امام احمد ہی کی روایت ہی اور کہا کہ قوی کہا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے **دوسری حدیث** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ روایت ہی عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم اسد علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کی کہ قوت رکہتا ہو کسب کرنے کی روایت

بعضون نے نتقی الاخبار سے؛ سلف زکوۃ میلینی بنی؛ دو باب مقسوم؛ ہے غنیمت بد؛ عزیز؛ نہایت بلند؛ مضبوط؛ تسلی؛ صلاح؛ ملا؛ سمجھ

سہل سے کہ تحقیق خبر دی اسکو ایک مرد نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے

کہ تحقیق سنت ہی بیچ نماز کے یہ کہ تکبیر کہے امام پہر پڑہے فاتحۃ الکتاب بیچہے تکبیر

پہلی کے آہستہ بیچ دل اپنے کے پہر درود بہیجے اوپر نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بیچ

دل اپنے کے (یعنی آہستہ) روایت کیا اسحدیث کو شافعی نے اپنی مسند مین **فائدہ**

کہا شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ کہا ابن حجر نے بیچ فتح (یعنی

فتح الباری شرح صحیح البخاری) کے کہ اسناد اسحدیث کی صحیح ہے راقم کہتا ہے کہ

جسطرح سے نسائی کی حدیث سے جنازے کی نماز مین سورہ فاتحہ اور کسی اور سورہ کا

پکار کر پڑہنا سنت ہی معلوم ہوتا ہے اسی طرح سے آہستہ پڑہنا بہی سنت ہی غرض کہ

پکار کر پڑہنا اور آہستہ پڑہنا دونو طرح سے جائز ہے **پانچوین حدیث فی**

البخاری قَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ

اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَاَجْرًا صحیح بخاری مین ہی بطریق تعلیق کے (کہ کہا حسن

بصری نے پڑہتے تہے اوپر جنازے لڑکے کے سورۂ فاتحہ اور کہتے یا الٰہی کردان

اسکو ہمارے لیے پیشرو اور پیشوا اور ثواب **فائدہ** قسطلانی شرح صحیح البخاری

مین کہا ہے کہ وصل کیا اسحدیث کو عبد الوہاب بن عطا خفاف نے بیچ کتاب الجنازہ اپنی کے

مسئلہ چہل و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور رد

المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ

کی کتابون مین لکہا ہے یَجُوْزُ دَفْعُهَا اِلٰی مَنْ یَمْلِکُ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ

صَحِیْحًا مُکْتَسِبًا یعنی جائز ہی زکوۃ دینی اُس شخصکو کہ مالک نصاب کا نہو اور اگرچہ تندرست اور کسب

کرنے کی طاقت بہی رکہتا ہو اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس

مسئلے مین خلاف کیا ہے ان حدیثون کا **پہلی حدیث** عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ

اور گزر جاوی اوسپر ایک برس تو اُس مین پانچ درہم مین اور نہین ہے تجہپر کچہہ
یہانتک کہ ہو تیری پاس بیس دینار اور گزرے اوسپر ایک سال سو اُس مین آدہا دینار ہی
پہر جو زیادہ ہو تو اُسی حساب سے اور نہین ہے مال مین زکوۃ جبتک کہ گزرے اوسپر
ایک برس روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور وہ حسن ہے اور تحقیق اختلاف
کیا مرفوع ہونے مین اوس کے اور ترمذی کی روایت ہی ابن عمر سے جس نے حاصل کیا
مال تو زکوۃ نہین ہے اوس پر جب تک کہ گزرے اُسپر ایک سال اور راجح ہے موقوف ہونا
اُسکا **فائدہ** ایک دینار ساڑہے چار ماشے کا ہوتا ہے اور بیس دینار کے اس ملک
کے حساب سے ساڑہی سات تولے ہوتے مین سو جسکی پاس ساڑہی سات تولہ سونا ہو اُسکا چالیسواں
حصہ زکوۃ دی اور جس کے پاس اس سے کم سونا ہو اوسپر زکوۃ نہین اور یہ حدیث دلیل
ہے اسپر کہ نصاب سونے کے ساڑہے سات تولہ سونا ہی اور ذکر نصاب زکوۃ چاندی کا مسئلہ پنجاہم میں آگے آتا ہی

مسئلہ پنجاہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہی جو ہدایہ اور شرح
وقایہ اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے
قاضیخان وغیرہ کی فقہ کی کتابون مین لکہا ہے قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ فِیْ
قَلِیْلِ مَا اَخْرَجَتْہُ الْاَرْضُ وَکَثِیْرِہٖ الْعُشْرُ یعنے کہا امام اعظم نے
کہ زمین مین سے خواہ تہوڑی چیز نکلے خواہ بہت زکوۃ کا اُس مین سے دسوان حصہ ہے
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا
دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ
صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا

کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور
ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **فائدہ**
شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین لکھا ہے کہ مذہب اکثر علما کا یہی ہے کہ قوی کسب
کرنیوالے کے لیے صدقہ حلال نہین لیکن مخالف ہوئی ہین اس کے ابو حنیفہ

مسئلہ چہل و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور **شرح**
وقایہ اور **کنز الدقائق** اور رد المحتار اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ
فقہ کی کتابون مین لکھا ہے مَنْ كَانَ لَهُ نِصَابٌ فَاسْتَفَادَ فِي أَثْنَاءِ الْحَوْلِ مِنْ
جِنْسِهِ ضَمَّهُ إِلَيْهِ وَزَكَّاهُ یعنے جو شخص کہ ہو صاحب نصاب پس جو مال کہ سال
کے بیچ میں اصل نصاب سے بڑھ جاوے اپنی قسم مین ملجاوے گا اور زکوۃ اس کی ادا کرے
مثلاً اس کے پاس اول سال مین ایکسو روپیہ رکھا تھا جب چھ مہینے یا آٹھ مہینے
گزر گئے تو سو روپیہ اور اسکے پاس آگیا دیہ سو بھی اس پہلے سو کے ساتھ ملاوے اور
زکوۃ دوسو کی دے۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف
کیا ہے اس حدیث کا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا
خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ
عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ وَلَيْسَ فِي مَالٍ
زَكَوٰةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوا
فِي رَفْعِهِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَوٰةَ عَلَيْهِ
حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہووین تیرے پاس دوسو درہم

اجزتہ النیۃ ما بینہ وبین الزوال ـ اور رات کو فرض روزہ کی نیت نہ کرے
تو دن کو زوال کیوقت تک نیت کرنی جائز ہے ـ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ حَفْصَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ لَمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ
فَلَا صِیَامَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلٰی تَرْجِیْحِ وَقْفِہٖ وَصَحَّحَہٗ مَرْفُوْعًا اِبْنُ
اِبْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَلِلدَّارَقُطْنِیِّ لَا صِیَامَ لِمَنْ لَمْ یَفْرِضْہُ مِنَ
اللَّیْلِ روایت ہے حفصہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے نہ ٹھہرالیا روزہ پہلے فجر کے تو اوس کا روزہ نہین روایت کیا
اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور جھکا ترمذی
اور نسائی اوس کی وقف کی ترجیح کیطرف اور صحیح کہا اسکو مرفوع کرکر ابن خزیمہ اور ابن
حبان نے اور واسطے دارقطنی کے ہے نہین ہے روزہ اوس کا جس نے نہ ٹھہرایا اوسی رات سے

مسئلہ پنجاہ وسو

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ فتاویٰ عالمگیری
اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَکَذَا ھٰذَا
فِی الْاَیَّامِ الْکَثِیْرَۃِ یَدْخُلُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ یعنے اور اسیطرح سے بیچ بہت
دنونکے داخل ہو یعنے بیچ جگہہ اعتکاف کے پہلے ڈوبنے آفتاب کے فائدہ نووی نے
شرح صحیح مسلم مین اور شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین اور علامہ محمد نے زرقانی
شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اعتکاف مین بیٹھنے والا داخل ہو بیچ جگہہ
اعتکاف کے پہلے غروب ہونے کے آفتاب سے اور یہ مذہب امام اعظم اور مالک اور شافعی
اور امام احمد بن حنبل کا ہے امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیچ کم پانچ وسق کے کھجوروں میں سے زکوۃ اور
نہیں پانچ اوقیہ سے کم میں بیچ چاندی کے زکوۃ اور نہیں بیچ کم کے پانچ راس اونٹوں
سے زکوۃ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** پانچ وسق کے تیس
من ہوتے ہیں زکوۃ کے دسویں حصہ کو اسمیں تین من ہوئی اگر پانچ وسق یعنے تیس من سے
سے کم کھجوریں ہوں تو اون میں زکوۃ واجب نہیں اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ
کے دوسو درہم ہوئے اور دوسو درہم کے ساڑھے باون روپے چہرہ شاہی کہ بارہ ماشہ
کا ہوتا ہے ہوتے ہیں سو جسکی پاس اسقدر چاندی یا روپیے ہوں تو وہ چالیسواں حصہ یعنے ایک
روپیہ پانچ آنہ زکوۃ کے اسمیں سے دیوے اور جسکی پاس اسقدر چاندی یا روپیے نہیں تو اسپر واجب نہیں

مسئلہ پنجاہ و یک

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے لَا یَصُومُ عَنْہُ
الْوَلِیُّ وَلَا یُصَلِّی یعنے میت کیطرف سے ولی نہ روزہ رکھے اور نہ نماز پڑھے اور یہ مذہب امام
اعظم اور امام مالک کا ہے سو امام اعظم اور امام مالک نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے
اس حدیث کا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صَوْمٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور
اوسپر ہو روزہ روزہ رکھے اوسکیطرف سے وارث اسکا روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ پنجاہ و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ
اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے
قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اِنْ لَمْ یُوتِرْ حَتّٰی اَصْبَحَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب
وهو يقول اذا لم يجد المحرم نعلين لبس خفين واذا لم يجد ازارا لبس
سراويل متفق عليه روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ سنا
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے تھے کہ جس وقت نہ پاوے محرم پاپوشین تو
پہنے موزے اور جس وقت کہ نہ پاوے تہ بند پہنے پائجامہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم

مسئلہ پنجاہ و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے من اخر الحلق حتى مضت ايام
النحر فعليه دم عند ابي حنيفة یعنے جو شخص کہ تاخیر کرے سر منڈانے مین تک
کہ قربانی کے دن گذر جاوین پس اوس پر دم لازم آتا ہے امام اعظم کے نزدیک سو امام
اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث کا عن عبد الله ابن عمرو بن العاص
رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف في
حجة الوداع بمنى للناس يسئلونه فجاءه رجل فقال لم اشعر فحلقت
قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل
ان ارمي فقال ارم ولا حرج فما سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء
قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق عليه وفي رواية لمسلم اتاه
رجل فقال حلقت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج واتاه آخر
فقال افضت الى البيت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے
حجۃ الوداع مین بیچ منا کے واسطے لوگون کے پوچھتے تھے مسائل حضرت کے پس آیا حضرت

نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب چاہتے تھے کہ اعتکاف کرین نماز پڑہتے فجر کی پھر داخل ہوتے اپنے اعتکاف کی جگہہ مین روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث صاف دلیل ہے اسپر کہ ابتدا اعتکاف کی بعد نماز فجر کی ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور لیث کا بیچ ایک قول کے اور ائمہ اربعہ جو قائل اس کے نہین ہین سو انکے نزدیک تاویل اس کی یہ ہے کہ حضرت ساتہہ نیت اعتکاف کے پہلے غروب ہونے آفتاب کے مسجد مین آتے تہے اور شب کو وہان رہتے جب نماز صبح کی پڑہتے تو اُس حجرے مین کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا جاتا تہا داخل ہوتے تا الگ رہین لوگون سے پس ابتدائے اعتکاف کا مغرب کیوقت سے تہا اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ مین صبح کو اسیطرح لکہا ہے شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین سو جواب اسکا یہ ہے کہ تاویل باطل اور بالکل خلاف ہے ظاہر حدیث کے اور سنت مقدم ہے احتمال عقلی پر اسیطرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

مسئلہ پنجاہ وچہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے لا یلبس قمیصا ولا سراویل ولا عمامۃ یعنے محرم نہ پہنے کرتہ اور نہ پائجامہ اور نہ عمامہ **فائدہ** ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکہا ہے کہ جس محرم کے پاس نہ تہبند نہ ہو پائجامہ ہی ہو تو وہ پائجامہ کو توڑ کر اُس کا تہبند بنا لیوے اور اگر پائجامہ ہی پہنا رہے گا تو اوسپر دم آویگا یعنے جانور ذبح کرے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن ابن عباس

اپنی ہین زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنی اوس کی کے اور پونچہہ ڈالا خون اوس کا اور ہار ڈالا گلے مین دو جوتیون کا پہر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر کہ نام اسکا قصوا تہا پس جب کہ اوٹہایا اونٹنی نے آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہے لبیک کہی ساتہہ حج کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے

فائدہ کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے ابا سائب سے کہ کہتے تہے کہ ہم بیٹھے تھے ایک جگہہ وکیع کے پاس پس حدیث بیان کی انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اشعار کیا آپ نے (یعنے اونٹنی کی کوہان کو زخم کیا بائین طرف سے) اور کہا کہ ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اشعار مثلہ ہے (یعنے تکلیف دینا ہے) تو کہا ایکشخص نے ابراہیم نخعی سے بہی یہی مروی ہے کہ اشعار مثلہ ہے تو یہ سنکر سخت غصہ ہوئے وکیع اور کہا کہ مین تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجہکو بتلاتا ہون اور تو حضرت کی حدیث کے مقابلہ مین ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے لائق ہے بات کی ہے تو کہ قید کیا جاوے پہر نہ خلاصی ہو تیری جبتک کہ باز نہ آوے تو اس بات کے کہنے سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے یوسف بن عیسی سے اُس نے سنا وکیع سے کہ کہا جسوقت کہ روایت کیا اُسنے اس حدیث کو (یعنے جس حدیث مین کہ حضرت کے اشعار کرنے کا ذکر ہے) پس کہا نہ دیکھو طرف قول اہل رائے کی اسمقدمہ مین اسلیے کہ اشعار سنت ہے اور قول اہل رائے کا بدعت ہے

مسئلہ پنجاہ و ...

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے ہے کہ جسکو شیخ عبدالحق حنفی دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہے کہ مدینہ حرم نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثونکا پہلی حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْہَا حَدَثًا

کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا مین پس منڈوایا مینے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے پس
فرمایا کہ ذبح کر اب اور نہین گناہ پہر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تہا مین
پس نحر کی مینے پہلے کنکریون مارنے کے سو نحر فرمایا اب پہینک کنکریان اور
نہین گناہ پس پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوئی یا موخر ہوئی
مگر کہ فرمایا کر اور نہین گناہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک
روایت مسلم کی مین یہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا مینے پہلے پہینکنے
کنکریون کے فرمایا پہینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف کیا مینے
خانہ کعبہ کا پہلے پہینکنے کنکریون کے فرمایا اب کنکریان پہینک لے اور نہین گناہ

مسئلہ پنجاہ وششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ
اور کنز الدقائق اور در المختار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے
وَلَا يُشْعِرُ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ یعنے نہ زخم کیا جاوے اونٹ کو نزدیک ابی حنیفہ کے اس
لیے کہ انکے نزدیک اشعار مثلہ ہے یعنے تکلیف دینا ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہے
وَلِاَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ مُثْلَةٌ وَاَنَّهٗ مَنْهِيٌّ عَنْهُ یعنے نزدیک ابی حنیفہ کے تکلیف دینا
ہے اور تکلیف دینے سے منع کیا گیا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین اس
حدیث کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ
صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ
فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا نماز
پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پہر منگوائی اونٹنی

قیامت کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے تیسری حدیث عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے مین ہم اسکو یا الہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اسجگہہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ کے ہی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے چوتھی حدیث عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَآءَ مَوَالِیْہِ وَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ وَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی سلیمان بن ابی عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکھا مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنے گرد مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹہیرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چہین لیے سعد نے کپڑے اسکے پس آئے مالک اسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اسکے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹہیرایا ہے یہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو شخص پکڑے اس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اسمین پس چاہیے کہ چہین لے اسباب اسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی تہی مجہکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اسکا یعنے از راہ احسان کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے

اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ
مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے (یعنے مانند حرم مکہ
کی ہے جو چیزین کہ حرم مکہ مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین) درمیان عیر
کے ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ مین بدعت (یعنے جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و
سنت کی) یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی
نہین قبول کریگا اللہ اوسکے دن قیامت کے فرض اور نہ نفل روایت کیا اس حدیث کو بخاری
اور مسلم نے دوسری حدیث عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ
عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ
مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا
اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹی جاوین درخت خاردار اوس کے
یا مارا جاوے شکار اسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے انکے یعنے واسطے رہنے والی سونین
اوسکے کے دنیا و عقبی مین اگر جانین یعنے اوسکی بھلائی کو نہ چھوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہان
سے اور کہین واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا کوئی اسکو بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اوسمین ہر
شخص کو کہ بہتر ہوگا اس سے یعنے نہین ضرر کرے گا مدینہ کو نہ ہونا اسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو
اور نہین ثابت رہیگا یعنے نہین صبر کرے گا کوئی اسکی سختی اور بھوک پیاس اور اوسکی مشقت پر
مگر ہونگا مین واسطے اوس کے شفاعت کرنے والا یا کہ گواہ ہونگا یعنے اسکی طاعت کا دن

ہم پہلے اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین اور ذبح کرین پس جس شخص نے کہ
کیا یہ یعنے تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس شخص نے
کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوا اس کے نہین کہ وہ بکری گوشت کی ہے جلدی کی اوسکو
واسطے اہل اپنے کے نہین ہے قربانی سے کچہ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری
حدیث وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن ذبح قبل
الصلوۃ فانما یذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ فقد تم نسکہ
واصاب سنۃ المسلمین متفق علیہ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے پس سوائے اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہے
واسطے نفس اپنے کے (یعنے اپنے کہانے کے لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہ ہوا) اور جس نے
ذبح کی پیچہے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو یعنے
موافقت کی انکے طریقہ کی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے چوتہی حدیث
وعنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال ان اول ما
نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل فقد اصاب
سنتنا رواہ البخاری روایت ہے اوسی سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
خطبہ پڑہتے ہوئے پس فرمایا تحقیق اول اوس چیز کا کہ شروع کرین ہم ساتہہ اسکے بیچ اس
دن اپنے کے یہ ہی کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین ہم پس ذبح کرین ہم پس جو شخص کہ
کرے پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے

مسئلہ بیاسیوان

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہی جو کہ فتاوے
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے ذکر فی الجامع الصغیر قال
یعق عن الغلام ولا عن الجاریۃ وانہ اشارۃ الی الکراھیۃ کذا فی

مسئلہ پنجاہ و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ
کی کتابوں میں کہا ہے حِيلَةُ الْمِصْرِيِّ إِذَا أَرَادَ التَّعْجِيلَ أَنْ يَبْعَثَ بِهَا إِلَى
خَارِجِ الْمِصْرِ فَيُضَحِّي كَمَا طَلَعَ الْفَجْرُ یعنے شہر والے اگر گاؤں میں اپنی قربانی بھیج
دیویں تو اس حیلہ سے اُنکو بعد صبح قبل نماز عید قربانی کرنی جائز ہے۔ اور یہ مذہب
امام اعظم اور اُن کے شاگرد محمد کا ہے سو امام اعظم اور اُنکے شاگرد محمد نے اس
مسئلے میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ
فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ
ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے جندب بن سفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حاضر تھا میں عید اضحے کو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ سو جب ادا کر چکے حضرت نماز اپنی لوگوں کے ساتھ دیکھا بکری کی طرف
کہ تحقیق ذبح ہو چکی تھی سو فرمایا جس نے ذبح کر لی پہلی نماز کے تو ذبح کرے وہ دوسری بکری
اور جسنے ذبح کی ہو تو ذبح کرے نام پر اللہ کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور
مسلم نے دوسری حدیث عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ
بِهِ فِي يَوْمِنَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا
وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ
فِي شَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول چیز کا کہ شروع کریں

روایت ہی تیسری حدیث عن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل غلام مرتھن بعقیقتہ تذبح عنہ یوم
سابعہ ویحلق ویسمی رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی
وابن ماجۃ وصححہ الترمذی روایت ہی سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لڑکے گروہین عقیقہ مین اپنے ذبح کیا جاتا ہی اسکی لیے
ساتوین دن اوسکی اور سر منڈایا جاتا ہے اور نام رکہا جاتا ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور
ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے چوتھی حدیث
عن ام کرز رضی اللہ تعالی عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول اقروا الطیر علی مکناتہا قالت وسمعتہ یقول عن الغلام
شاتان وعن الجاریۃ شاۃ ولا یضرکم ذکرانا کن او اناثا رواہ ابوداود
والترمذی والنسائی من قولہ یقول عن الغلام الی اخرہ وقال الترمذی
ھذا حدیث صحیح روایت ہی ام کرز رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانورونکو پرندون کو اونکی گھونسلون پر کہا ام کرز نے اور
سنا مینے حضرت سی کہ فرماتے لڑکے کیطرف سی دو بکریان (یعنی عقیقہ مین) اور لڑکی کیطرف سے
ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تم کو نر ہون وہ یا مادہ (یعنی یہ خیال نہ کرو کہ بیٹی کیطرف سی نر چاہیے
اور بیٹی کیطرف سی مادہ) روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے اور واسطے ترمذی
اور نسائی کے ہے قول راوی سی یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے

مسئلہ ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہی دیکہو بیع

الْبَدَائِعِ فِیْ کِتَابِ الْاُضْحِیَۃِ یعنے ذکر کیا گیا جامع صغیر مین اور نہ عقیقہ کیا جاوے
لڑکے کیطرف سے اور نہ لڑکی کیطرف سے اور تحقیق یہ اشارہ ہے طرف مکروہ ہونے اسکی
کی اسیطرح ہے بدائع مین بیچ کتاب اضحیہ کے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا **پہلی حدیث** عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَ
الْحُسَیْنِ کَبْشًا کَبْشًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَصَحَّحَہٗ اِبْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ
وَعَبْدُ الْحَقِّ لٰکِنْ رَجَّحَ اَبُوْ حَاتِمٍ اِرْسَالَہٗ وَاَخْرَجَ اِبْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِیْثِ
اَنَسٍ نَحْوَہٗ روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے عقیقہ کیا حسن اور حسین کا ایک ایک دنبہ سے روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے
اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن جارود اور عبد الحق نے لیکن ترجیح دیا ابوحاتم
نے ارسال کو اسکے اور نکالا ابن حبان نے حدیث سے انس کے اسی طرح **دوسری حدیث**
عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہُمْ دَخَلُوْا عَلٰی حَفْصَۃَ
بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْہَا عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَاَخْبَرَتْہُمْ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہَا اَخْبَرَتْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہُمْ عَنِ الْغُلَامِ
شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے یوسف
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ وہ آئے حفصہ عبد الرحمن کی بیٹی کے پاس پس پوچھا ان
سے مسئلہ عقیقہ کا کہ خبر دی انہون نے کہ خبر دی انکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ مین دو بکریون کا کہ سن مین برابر ہون
اور لڑکی کے عقیقہ مین ایک بکری کا روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے **فائدہ**
کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ
اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے بھی

فَقِیهٌ مَشْهُورٌ مِنَ السَّادِسَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسِینَ وَمِائَةٍ عَلَی الصَّحِیحِ وَلَهُ
سَبْعُونَ سَنَةً یعنی نعمان بیٹا ثابت کا کوفے کا رہنے والا امام ابوحنیفہ کوئی کہتا ہے کہ یہ اصل
مین فارسی ہین اور کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی تیم کے آزاد کردہ غلام ہین یہ فقیہ مشہور
ہین چھٹے طبقہ سے صحیح مذہب یہی کہ ۱۵۰ھ ایکسو پچاس ہجری مین فوت ہوئے ہین اور انکی
عمر ستر برس کی ہوئی۔ اور مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم سنہ ۶۷۴ھ چھسو چوہتر ہجری
مین ایجاد ہوئی ہے چنانچہ کہا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین
مین کہ مسند امام اعظم کہ بالفعل مشہور ست تالیف قاضی القضاۃ ابوالموید محمد بن محمود بن محمد
الخوارزمی ست کہ در سنہ ششصد وہفتاد وچہار آنرا ایجاد ساختہ انتہی۔ اب غور کیجیے کہ جس
حدیث مین سے فقط ایک ہی راوی چھوٹا ہوا ہو وہ حدیث تو مرسل یعنے ضعیف کہلاتی
ہے اور لائق اعتبار اور حجت پکڑنے کے ہوتی ہی نہین بھلا جس کتاب کی حدیثون کے
پانچسو چوبیس برس کے عرصہ کے راویون کا پتہ ہی ندارد ہو اُس کتاب کی حدیثون کا تو کیا ہی ٹھکانا
ہے اور ہماری دانست مین حنفیہ نے مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کو اپنے دل کی
تسکین کے لیے امام اعظم کے نام پر اس لیے نسبت کر دیا ہے تاکہ امام مالک اور امام شافعی
اور امام احمد بن حنبل کی طرح یہ بھی حدیث کے جمع کرنے والے لوگون مین شمار کیے جاوین۔
نقل مشہور ہے + پیران نمے پرند مریدان می پرانند + امام اعظم کو تو بجز سترہ روایتون کے
اور کوئی روایت ہی نہین ملی تھی چنانچہ عبدالرحمن بن محمد بن خلدون حضرمی نے کتاب
تاریخ عبر دیوان المبتداء والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر مین
لکہا ہے اِعْلَمْ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْمُجْتَهِدِینَ تَفَاوَتُوا فِی الْاِکْثَارِ مِنْ هٰذِهِ الصِّنَاعَةِ
وَالْاِقْلَالِ فَاَبُو حَنِیفَةَ یُقَالُ بَلَغَتْ رِوَایَتُهُ اِلٰی سَبْعَةَ عَشَرَ حَدِیثًا اَوْ نَحْوِهَا
وَمَالِكٌ اِنَّمَا صَحَّ عِنْدَهُ مَا فِی کِتَابِ الْمُوَطَّا وَغَایَتُهَا ثَلٰثُ مِائَةِ حَدِیثٍ
اَوْ نَحْوِهَا وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِی مُسْنَدِهِ خَمْسُونَ اَلْفَ حَدِیثٍ وَلِکُلٍّ مَا اَدَّاهُ

الكلب الفهد و السباع المعلم و غير المعلم في ذلك سواء يعنے جائز ہے بیع کتے کی اور چیتے کی اور درندون کی برابر ہے کہ سکھائے ہوئے ہون یا بے سکھائے ہوئے **فائدہ** جس درندے کو شکار کی تدبیر اور آداب کہلا لیتے ہین اُسکو معلم کہتے ہین ورنہ غیر معلم غرضکہ کتا خواہ چیتا جو درندہ ہو خواہ معلم ہو یا نہ ہو امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک بیع اُسکی درست ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک بیع اسکی حرام ہے سو اس مسئلے مین بھی امام **اعظم** نے خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا جو کہ مسئلہ نود و پنجم مین اس کتاب مین آگے آوینگی انشاء اللہ تعالی اور دلیل امام اعظم کی اس مسئلے مین یہ حدیثین پیش کرتے ہین **پہلی** حدیث **مسند امام اعظم** مین ہے کہ روایت کی ابو حنیفہ نے ہیثم سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے کہ رخصت دی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت مین کتے شکاری کی **فائدہ** کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین کہ سند اس حدیث کی جید ہے اسواسطے کہ ہیثم ذکر کیا اسکو ابن حبان نے ثقات مین **جواب** اسکا یہ ہے کہ اس مسند کی حدیثون کی سند جید ٹھیرانا اور اسکی حدیثون کے راویون کو ثقہ کہنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص موضوع یعنے بناوٹی حدیثون کی اسناد مین بعض راوی ثقہ دیکہکر یہ کہدے کہ سند انکی جید ہے اور راوی اُنکے ثقہ ہین اور یہ حدیثین لائق عمل کے ہین کیونکہ اس مسند کی حدیثین چار وجہ سے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہین وجہ **اول** یہ ہے کہ اس مسند کو امام اعظم کی جمع کی ہوئی کہنا محض کذب ہے اس لیے کہ اس مسند کو محمود بن محمد خوارزمی نے امام اعظم کے وفات پانے سے بعد پانچ سو چوبیس برس کے تالیف کیا ہے اور اسکو امام اعظم کے نام پر لگا دیا ہے اور سلسلہ اسکی اسناد کا محمود بن محمد خوارزمی سے لیکر امام اعظم تک پانچسو چوبیس برس کے فاصلہ تک کا بالکل بے اسناد ہے کیونکہ امام اعظم سنہ ایکسو پچاس ہجری مین اس جہان سے رحلت فرما گئے ہین چنانچہ کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب** مین النعمان بن ثابت الكوفي ابو حنيفة الامام يقال اصله من فارس ويقال مولى بني تيم

مشغول بروایت آنہا میشدند ویا یافتند و دران قدحی وعلتی دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہانرا بر ترک روایت آنہا وعلی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے با آنہا تمسک کردہ شود انتہی - اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے **حجۃ اللہ البالغہ** مین حدیثین طبقہ رابعہ کی جو اچھی سے اچھی ہین ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین وہ موضوع یا مقلوب سخت انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدیثین ہین انتہے **سوم** حدیث مسند خوارزمی مشہور بمسند امام اعظم کی بسبب انقطاع یا بچوجہ مبین رس کے راویونکے فاصلے کے مردود سمجھی جاوے گی اسلیے کہ حدیث بلا اسناد جس کے مبدا سند مین سقوط وانقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے اور بیان اسکا مسئلہ نود و یکم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ایسی کتاب کی حدیثون کو شیخین کی حدیثون سے مقابلہ کرانا بلکہ شیخین کی حدیثون سے بہی انکو مقدم سمجنا بجز تعصب شہی کے اور کیا سمجھا جاویگا + پاس ایسی چاہیے شاباش ایسی چاہیے + مقلدین کو خواہ کوئی کتنا ہی قرآن اور حدیثین سنادی اور دکہلادے یہ حضرات تو اپنے مذہب کا خلاف کبہی نکرینگے اور قرآن اور حدیث پر کبہی نہ چلینگے اور یہ وہ بات ہی کہ دین جائے پر مذہب جائے **دوسری** حدیث **ترمذی**[۱۰] مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت سے کتے کی مگر کتے شکاری کی **جواب** اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث اسوجہ سی نہین ہے صحیح اور ابو المہزم یعنے جو کہ اس حدیث کے راویون مین سے ہے نام اسکا یزید بن سفیان ہے اور کلام کی ہے اسمین شعبہ بن حجاج نے اور **تقریب**[۱۱] **التہذیب** مین لکہا ہے کہ ابو المہزم تمیمی بصری کہ نام اس کا یزید ہے اور کہا گیا ہے عبد الرحمن بن سفیان متروک ہے تیسرے طبقہ سے **تیسری** حدیث **نسائی**[۱۲] مین روایت ہے ابی الزبیر سے اوس نے نقل کی جابر بن عبد اللہ

اِجْتِھَادُ کا یعنی تو جان لے کہ ایمہ مجتہدین حدیث کی قلت و کثرت مین متفاوت تہی کہتی ہین
کہ امام ابوحنیفہ کی روائتین حدیث کی سترہ ہوئی ہین یا اسکی مثل اور مالک کے نزدیک وہ
ہی حدیثین صحت کو پہونچی ہین جو موطا مین ہین اور وہ نہایت تین سو ہین یا مثل اس کی
اور احمد بن حنبل کے مسند مین پچاس ہزار حدیثین ہین - اور ہر ایک کے لیے اس قدر
حدیثین ہین جو اُن کے اجتہاد نے بہم پہونچائی ہین انتہے - سیوطی محدثین کے دفتر مین
ابوحنیفہ کا کہین نام بہی نہین اور کتب صحاح ستہ مین انکی روایت کا کہین نشان بہی
نہین لیکن یہ جو بعض حنفیہ نے لکہا ہی کہ امام اعظم کے پاس کئی صندوق حدیث کی کتابون
کے تہے اور یہہ بہی لکہا ہے کہ امام اعظم نے تین سو مشائخ سے سماع حدیث کی کی ہر اور انکی
مسند روایت پانچ آدمیون نے اُن سے کی ہے اور سب کے سب امام اعظم کے استاد علم کے
چار ہزار آدمی ہین یہ تو حنفیہ کی خانہ ساز باتین ہین انکو کوئی نہین مانتا اور ایسی بناوٹی دل
سے تراشی ہوئی باتون کو سچا کوئی نہین جانتا بلکہ حق گو بعض حنفیہ بہی ایسی باتون کے قائل
نہین اور اپنے حنفیون بہائیون کی ایجاد انکو سمجہتے ہین اور بیان اسکا اس کتاب کی تیرہوین
مغالطی کے جواب مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی غرضکہ مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کو امام
اعظم کیطرف نسبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا ہی شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین
مین پس این مسند را نسبت بحضرت امام کردن انسان باید ست کہ مسند ابی بکر را مثلًا از
مسند امام احمد نسبت بحضرت ابوبکر صدیق نمائیم و از تصانیف ایشان انگاریم دوم مسند
خوارزمی مشہور مسند امام اعظم طبقہ رابعہ کی کتاب ہے چنانچہ کہا شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ مسند خوارزمی کتاب طبقہ رابعہ کی
ہے - اور کہا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عجالہ نافعہ مین - و طبقہ رابعہ
احادیثی کہ نام و نشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخران آنرا روایت کردہ
اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہا را اصلی نیافتہ اند

رسیدہ ہرچند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تبحر در علوم حدیث و وثوق و عدالت
وضبط و احادیث صحیح و حسن و ضعیف بلکہ متہم بالوضع نیز در آن کتب یافتہ میشود
و رجال آن کتب بعضی موصوف بعدالت اند و بعضی مستور و بعضے مجہول و اکثر آن حدیث
معمول بہ نزد فقہاء نشدہ اند بلکہ اجماع بر خلاف آنہا منعقد گشتہ انتہی **پانچوین**
حدیث **بیہقی** نے روایت کی ہے حسن بن ابی جعفر سے نقل کی اوس نے
ابی الزبیر سے اوس نے جابر سے اوس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی
حدیث کو یعنے جو کہ دار قطنی کی روایت سے اوپر گذری **جواب** اس کا بھی
تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ کہا سید محمد مرتضی حسینی حنفی نے **عقود الجواہر
المنیفہ** مین کہ اس حدیث کا راوی حسن بن ابی جعفر نہین ہے قوی اور **تقریب
التہذیب** مین لکہا ہے کہ حسن بن ابی جعفر جفری البصری ضعیف الحدیث ہے
دوم یہ حدیث بھی مخالف ہے جابر ہی کی اس حدیث صحیح کے جو کہ مسلم کی روایت سے
اوپر مذکور ہوئی **سوم** بیہقی کہ جس کی یہ حدیث ہے کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور
حدیث کتاب طبقہ ثالثہ کی مخالف حدیث صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت کے
نہین ہوتی اور بیان اسکا اوپر گذرا اسیواسطے کہا علامہ محمد نے **زرقانی شرح
موطا** امام مالک مین کہ حدیث جابر کی شکاری کتے کی بیع جائز ہونے مین جو آئی ہے
سو ضعیف ہے ساتھہ اتفاق آئمہ حدیث کے انتہی **چھٹی** حدیث **طحاوی** نے
روایت کی ہے عمرو بن شعیب سے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہ
عبداللہ بن عمرو بن عاص نے حکم کیا ایک شکاری کتے کے قاتل پر چالیس روپیے
کا اور کہیت کے کتے پر ایک مینڈہے کا **جواب** اسکا تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت
موقوف ہے اور روایت موقوف مقابل مین مرفوع حدیثون کے لائق حجت پکڑنے کے
نہین ہوتی اور دلائل اس کے اس کتاب مین پہلے گذرے **دوم** یہ کہ اس کے

رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیع کتے کی سے اور
بلی کی سے مگر کتے شکاری کی **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث **صحیح**
نہین اس لیے کہ اس حدیث کے راویون مین سے حجاج بن محمد اور حماد بن سلمہ یہ دونون اگر
ثقہ تو ہین لیکن اخیر عمر مین حافظہ ان کا خلط ملط ہو گیا تہا اسیطرح لکہا ہی **تقریب**
التہذیب مین۔ اور کہا ابو عبد الرحمن نسائی نے اسحدیث کی اخیر مین کہ (یہ حدیث)
منکر ہے۔ اور کہا ترمذی نے (کہ یہ جو) روایت کی گئی ہے جابر سے نقل کی اوسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی (یعنے جو حدیث کہ ابی ہریرہ کی روایت ہی اور یہ مذکور
ہوئی) اسناد اس کی صحیح نہین **دوم** یہ حدیث مخالف ہی جابر ہی کی اس حدیث صحیح کے
جو کہ مسلم مین روایت ہی ابی الزبیر سے کہ کہا اس نے پوچہا مین نے جابر سے مول لینے بلی اور
کتے کے سے پس کہا جابر نے جہڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے **چوتہی حدیث**
دار قطنی مین روایت ہی ابی الزبیر سے نقل کی اسنے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت سے بلی کے اور کتے کے مگر شکاری کتے کے **جواب**
اسکا تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ اسحدیث کے راویون مین ایک حماد
بن سلمہ ہے اور حال اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا اور دوسرا سوید بن عمرو ہی اور کہا **تقریب**
التہذیب مین لکہا ہے کہ سوید بن عمرو کلبی ابو الولید کوفی عابد ہی اور حقمین ابن حبان نے
بہت برا کلمہ کہا ہی **دوم** یہ حدیث بہی مخالف ہے صحیح مسلم کے اس حدیث کے جو کہ جابر ہی کی روایت
سے اوپر مذکور ہوئی **سوم** دار قطنی کہ جس کی یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہی اور کتاب طبقہ
ثالثہ مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی چنانچہ
شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ **عجالہ نافعہ** مین فرماتے ہین۔ وطبقہ ثالثہ احادیثی کہ جماعۃ
از علماء متقدمین بزمان بخاری ومسلم یا معاصرین آنہا یا لاحقین آنہا در تصانیف خود
روایت کردہ اند التزام صحت ننمودہ وکتب آنہا در شہرت وقبول در مرتبہ طبقہ اولی وثانیہ

اور درندی وحشی اور جانور کا جائز ہے نزدیک ہمارے سکھایا ہوا ہو یا بے سکھایا ہوا

فائدہ یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسپر کہ بلی کا بیچنا امام اعظم کے نزدیک جائز ہے سو

امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں اس حدیث کا عن ابی الزبیر

قال سألت جابرا عن ثمن الکلب والسنور فقال زجر النبی صلی اللہ علیہ

وسلم عن ذلک رواہ مسلم روایت ہے ابی الزبیر سے کہ کہا پوچھا میں نے جابر سے

مول لینے سے بلی اور کتے کی پس کہا جابر نے جھڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کتے اور بلی کی بیع کے جائز ہونے میں دلیل

امام اعظم کی جو کہ حدیث غیر صحیح اور واہیہ ضعیفہ لائے ہیں وہ سب حدیثیں ہیں اور انکی جواب بھی

مسائل متصل میں قریب گذر چکے ہیں یہاں حاجت انکی نقل کرنیکی نہیں جسکو دیکھنا منظور ہو وہاں سے دیکھے

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ در المختار میں لکھا ہے

بخلاف الشاۃ المصراۃ فلا یردہا مع لبنہا او صاع تمر بل یرجع بالنقصان یعنی

بخلاف بکری بندی کی گئی کے پس نہ واپس کرے خریدار اسکو ساتھ دودھ اسکے یا ساتھ

ایک صاع کھجوروں کے بلکہ لیوے اسکو کم قیمت کر کے **فائدہ** اس مسئلہ میں

امام اعظم اور امام محمد نے جن احادیث کا خلاف کیا ہے وہ حدیثیں قریب آوینگی اور انمیں

فرمایا ہے پیغمبر نے کہ اونٹنی اور بکری کی تہن میں نہ جمع رکھو دودھ گاہک کو دکھلانے کیواسطے اگر

سو جو اسکو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام میں مختار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دیوے

تین سیر کھجور عوض دودھ کے ساتھ دیکر سو کہا امام اعظم اور امام محمد انکے شاگرد نے کہ

مخالفت کیجاوے اس حدیث کی اور اس اونٹنی یا بکری کو مشتری واپس نہ دیوے بلکہ

اسکی قیمت مقررہ سے کچھ کم کر دیوے اور اس حدیث کی مخالفت کرنیکی وجہ انکی یہ ہے کہ انکے نزدیک

حدیث مخالف انکے اصول کے ہے چنانچہ رد المحتار شرح در المختار میں لکھا ہے ولم یأخذ

راویون مین ابن جریج راوی ضعیف ہے اس لیے کہ **تقریب التہذیب** مین
لکھا ہے کہ عبدالملک بن عبد العزیز بن جریج اموی چھٹے طبقے سے مدلس ہے اور مرسل
روایتین بیان کیا کرتا تہا **سوم** یہ کہ طحاوی کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور روایت طبقہ
ثالثہ کی کتاب کی مقابل روایات صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کی نہین ہوتی
اور بیان اسکا قریب گذرا **راقم** کہتا ہے کہ حنفیہ نے کتے اور بلی کی بیع جائز کرنے کے
لیے اور اپنے مذہب کے بنانے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحیح صحیح حدیثون کے
باطل کرنے کے واسطے زور تو بہت ہی لگایا لیکن آخر کار کسی سے کچہ بن نہ آیا اس
لیے کہ اس باب مین حنفیہ جتنی حدیثین لائے ہین ان سب حدیثون سے شکاری کتے کی
بیع کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیع جائز ہونی انسے ثابت ہو اور
عجب بات یہ ہے کہ ان مین سے بہی کوئی حدیث ثابت نہین ہے سب ضعیف اور واہی
ہی ہین چنانچہ بیان انکا اوپر گذرا اسی سبب سے **شیخ ابن الہمام** رئیس حنفیہ کہ جس
نے تایید مذہب حنفی کی اپنے اوپر لازم و واجب سمجہ لی ہوئی تہی اور جہانتک اُس سے
ہوسکتا تہا حنفی مذہب کے بنانے اور صحیح صحیح حدیثون کے باطل کرنے کے واسطے روایات غیر صحیحہ
اور واہیہ سے حجت پکڑکر حیلہ سازیان کیا کرتا تہا وہ بہی اس مقدمہ مین لاچار ہوکر **فتح
القدیر** مین لکہہ گیا ہے کہ احادیث صحیحہ مین اس کا استثنا مذکور نہین۔ اور کہا امام
نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ جو حدیثین کہ شکاری کتے کی بیع کے جائز ہونے مین وارد ہوئی
ہین بالاتفاق ضعیف مین ذکر کیا ہے بیہقی ان کو شرح مہذب مین بیچ باب بالجز بیعہ کے

مسئلہ شصت و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ **فتاوی
قاضیخان** اور **فتاوی عالمگیری** مین لکھا ہے بَيْعُ السِّنَّوْرِ وَ
السِّبَاعِ وَالْوَحْشِ وَالطَّيْرِ جَائِزٌ عِنْدَنَا مُعَلَّمًا كَانَ اَوْلَمْ يَكُنْ یعنے بیچنا بلی

[illegible]

[illegible]

اُسکو ایک صاع کھجور عوض اُسکے دودہ کے ساتھہ دیکر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور
مسلم نے دوسری حدیث بخاری مین روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہ کہا مَنِ اشْتَرٰی شَاۃً مُحَفَّلَۃً فَرَدَّھَا فَلْیَرُدَّ مَعَھَا صَاعًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ
الْاِسْمَاعِیْلِیُّ مِنْ تَمْرٍ یعنے جو مول لیوے بکری تہن مین دودہ بہرے کو پس پہیر دے
اُسکے ساتھہ ایک صاع (یعنے عوض اُسکے دودہ کے) اور زیادہ کیا اس حدیث مین
اسماعیلی نے کھجور سے **فائدہ** دغا باز لوگ کئی دن کا دودہ گائے بکری کا بند رکھتے ہین
تا مول لینے والا دہوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد لینے کے اُس کو اختیار ہے خواہ
رکھے خواہ پہیر دے ایک صاع کھجور دودہ کے عوض بدلہ دیکر کہا ترمذی نے کہ اس باب
مین انس اور ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بہی روایت ہے اور اسپر عمل
ہے ہمارے اصحاب کا کہ اُنہین مین سے ہین امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کہا
امام نووی نے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور اس کے قائل ہین امام مالک اور لیث اور
ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہہ محدث اور یہ بات صحیح موافق سنت کے ہے
اور کہا جمہور علماء نے انکی مخالفت کرنیوالون کے جواب مین کہ جب کوئی بات سنت سے
ثابت ہو جاوے تو نہ رد کیا جاوے اُسکو ساتھہ عقل کے انتہی مختصرًا

مسئلہ شصت و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے کہ ہدایہ اور
شرح وقایہ اور کنز الدقایق اور رد المحتار شرح در المختار
اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِذَا قَالَ الْمَوْلٰی
لِمَمْلُوْکِہٖ اِذَا مِتُّ فَاَنْتَ حُرٌّ عَنْ دُبُرٍ مِّنِّیْ اَوْ اَنْتَ مُدَبَّرٌ اَوْ قَدْ دَبَّرْتُکَ فَقَدْ
صَارَ مُدَبَّرًا ثُمَّ لَا یَجُوْزُ بَیْعُہٗ یعنے جب مولے نے اپنے مملوک کو کہا
جب مر جاؤن مین تو تو آزاد ہے بعد میرے یا تو مدبر ہے یا مین نے تجکو مدبر کیا پس ہو وہ مدبر پھر

ابو حنیفہ و محمد بہ لانہ خبر مخالف للاصول یعنے اور نہین لیا یعنی نہین عمل کیا) ابوحنیفہ اور محمد نے ساتھہ اس حدیث کی اسلیے کہ وہ حدیث مخالف ہی اصول کے

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ جو حدیث کہ حنفیہ کی اصول کے موافق ہو اُسکو تو حنفیہ مانتے ہین اور جو اُن کے اصول کے خلاف ہو اُس کو لغو اور مردود جانتے ہین لیکن تعجب ہے کہ اپنی موہنہ سے میان مٹھو یہ لوگ بھی پیغمبر سے محبت اور اُنکی حدیث پر چلنے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمد کہلاتے ہین اسہ اپنی پناہ مین رکھے ایسے مذہب سے ان لوگون کو تو پیغمبر سے کچھ بھی محبت نہین بلکہ یہ لوگ تو پیغمبر کے صاف صاف دشمن ہین اور اپنے آپکو سنت جماعت امت محمد کہلانیکا انکا زبانی جھوٹا دعوے ہے اگر انکو پیغمبر سے محبت ہوتی تو پیغمبر کی حدیث کو اپنے امام کے قول اور اصول کے خلاف ہونیکی جہت سے کبھی ترک نکرتے اور اپنے آپ کو جہنم کیطرف لیجانیکی راہ کو کبھی صاف نکرتے اسلیے کہ فرمایا اسہ تعالی نے وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جسوقت کہ مقرر کرے خدا اور رسول اُسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے اُنکے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اسہ کی اور رسول اسکی کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر سو جاننا چاہیے کہ مسئلہ مذکور مین امام اعظم اور اُنکے شاگرد امام محمد نے خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد فھو بخیر النظرین بعد ان یحلبھا ان شاء امسکھا وان شاء ردھا وصاعا من تمر متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ سے نقل کی اُنہون نے نبی صلے اسہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ نہ تہن مین جمع رکھو دودہ اونٹنی او بکری کے گاہک کو دکھانیکے سو جو اُن کو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ پہیر دے

ہی بیع مدبر کی کسی طرح سے بھی اور یہ حدیث اُن کے رد مین ہے اور مطلق حاجت کیلیے جائز ہے
بیع مدبر کی نزدیک عطا اور طاوسی اور قاسم اور سوید اور ابو طالب کے اور سیاست کی
طرف میل کی ہی ابن دقیق العید نے اور کہا کہ جو کوئی منع کرے مطلق مدبر کی بیع کو یہ حدیث حجت ہے اوس پر

مسئلہ شصت و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ شرح
وقایہ اور کنز الدقایق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے اِذَا حَصَلَ
الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ لَزِمَ الْبَیْعُ وَلَا خِیَارَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلَّا مِنْ عَیْبٍ اَوْ
عَدَمِ رُؤْیَةٍ یعنی جب ایجاب وقبول دونون پائے گئے تو بیع لازم ہوگئی اب کسیکو اختیار نہین
مگر (خریدی ہوئی چیز مین) اگر کچھ عیب نکل آوے یا اُسکو دیکھا نہو تو بیع ٹوٹ سکتی ہے۔ اور یہ مذہب
امام اعظم کا ہی سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ[سَلَّمَ]
الْمُتَبَایِعَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِهٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک اُن مین سے اختیار رکھتا ہے اوپر صاحب
اپنے کے (یعنی اسکا ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے) جبتک کہ جدے نہوں مگر بیع خیار مین۔
(یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار ہے مجھے چاہونگا رکھونگا اوس چیز کو اور چاہونگا نہ
رکھونگا تو اوسمین باوجود جدے ہونے کے اختیار باقی رہتا ہے) روایت کیا اسحدیث کو
بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَایَعَ الْمُتَبَایِعَانِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ مِنْ
بَیْعِهٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَکُوْنُ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَاِذَا کَانَ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَقَدْ وَجَبَ

نہین جائز ہے بیع اُس کی **فائدہ** مدبر اُسکو کہتے ہین کہ جسکو کہے مولا کہ میرے مرنے
کے بعد تو آزاد ہے مذہب امام اعظم کا یہی ہے کہ مدبر کی بیع جائز نہین مع **امام اعظم** نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ
رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ
دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ
بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ
فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ
فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ
روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ ایک شخص نے انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور
نہ تہا اُس کے پاس کچھ مال سوا اُس غلام کے پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
کون شخص ہے کہ خریدے اُسکو مجھسے پس خریدا اُسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹھ سو درہم کے
روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے پس خریدا
اُسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹھ سو درہم ہدبر و نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس دی حضرت نے وہ درہم اُس شخص کو پہر فرمایا خرچ کر پہلے اپنی جان پر پس
ثواب حاصل کر سبب اوسکے پہر اگر بچ رہے کچھ پس خرچ کر اپنے اہل و عیال پر پس اگر بچ رہے اہل و
عیال تیرے سے کچھ پس واسطے ناتے والون تیرے کے ہے پہر اگر بچ رہے ناتے والون تیرے سے کچھ
کچھ پس اسطرح اسطرح کہتا ہے راوی یعنے تفسیر کرتا ہے اسطرح اور اسطرح کی کہ خرچ کر آگے
اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے یعنے ہدیے سائلونکو کہ آگے اور داہنے اور بائین تیرے جمع ہون
فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا نووی نے کہ مذہب جمہور علما کا یہ ہے کہ نہین جائز

بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہیں جبتک کہ نہ جدے ہوں اور اگر سچ کہیں بائع اور مشتری (یعنے بیچ صفت بیع اور ثمن اُسکے کے) اور بیان کریں عیب مبیع اور ثمن کے برکت دی جاتی ہے واسطے اُن دونوں کے بیچ معاملہ بیچنے کہوچنے اُن کے اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولے دور کیجاتی ہے برکت اُنکے بیچنے کہوچنے کی روایت کیا اسحدیث کو بخاری

مسئلہ بست و [illegible]

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقایق وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے مَنْ بَاعَ ثَمَرَةً لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهَا أَوْ قَدْ بَدَا جَازَ الْبَيْعُ یعنے جو شخص کہ بیچے پہل کہ نہیں ظاہر پختگی اُس کی یا ظاہر ہو پختگی اُسکی جائز ہے بیع اُس کی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ ترجمہ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع سے میوی کی جب تک کہ ظاہر ہو پکنا اُسکا منع فرمایا بیچنے اور خریدنے والے کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں کہ جب پوچھے جاتے تھے پکنے سے اسکو فرماتے جبتک کہ جاتی رہے آفت اُسکی دوسری حدیث عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قِيلَ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ وَتَصْفَرَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہر اسی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب وقت
خرید و فروخت کرین بائع اور مشتری پس ہر ایک اون مین سے اختیار رکھتا ہر اپنی بیع
مین جبتک کہ نہ جدی ہووین یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع
اُنکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **تیسری**
حدیث **وَعَنْہُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ
بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَخْتَارَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
صَحِیْحٌ اور روایت ہے اوسی سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بائع
اور مشتری ساتھ اختیار کے ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **چوتھی** حدیث **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِیَارِ حَتّٰى یَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَفْقَةَ خِیَارٍ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ
یُّفَارِقَہٗ خَشْیَةَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ
وَفِیْ رِوَایَةٍ حَتّٰى یَتَفَرَّقَا مِنْ مَّکَانِھِمَا روایت ہر عمرو بن
شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی اوس نے اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا سے مقرر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنیوالے اور خریدنے والے مختار ہین بیچ بیع کے جبتک کہ جدی ہون
مگر یہ کہ ہو بیع خیار اور حلال نہین اوسکو کہ جدا ہو اوس خوف سے کہ اسکو پھیر دے اُسکو روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ اور ابن
جارود نے اور ایک روایت مین جبتک کہ جدی ہون جگہہ سے اپنی **فائدہ** کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن ہے **پانچوین** حدیث **عَنْ** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا

۳ بائع بیع
بشرط خیار
جامع ترمذی
۴ بیع خیار
ابوداؤد
نسائی
۵

اسحدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن الجوزی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے

مسئلہ شصت و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی دو حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے عن تلقی الجلب فی ہذا اذا کان یضر باہل البلد فان کان لا یضر فلا باس بہ یعنے اناج لیکر بنجارے جو آتے ہین تو شہر کے باہر جا کر ان سے غلہ خرید کرنا مکروہ ہے جب شہر والون کو ضرر پہونچے اور اگر ضرر نہ پہونچے تو کچہ خوف نہین ہے ۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثونکا پہلی حدیث عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلقوا الرکبان ولا یبیع حاضر لباد قلت لابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ما قولہ لا یبیع حاضر لباد قال لا یکون لہ سمسارا متفق علیہ واللفظ للبخاری روایت ہے طاؤس نقل کی اوس نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے جا کر خرید و قافلون سے اور نہ بیچا وے شہری گاؤنکے رہنیوالے کی کہا میںنے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کیا ہے اسکی یہ بات نہ بیچا وے شہری گاؤنکے رہنیوالے کی کہا نہ ہووے اسکا وہ دلال روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے دوسری حدیث عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلقوا الجلب فمن تلقاہ فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فہو بالخیار رواہ مسلم روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لِلْبُخَارِیِّ روایت ہو انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچ سے خرما کی جبتک کہ ہو سوے کسی نے پوچھا اور کیا ہے زہو ہونا اسکا فرمایا سرخ ہو اور زرد ہو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے تیسری حدیث وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ اور روایت ہو اُسی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچ سے انگور کے جبتک سیاہ ہو اور بیچ سی غلہ کی جب تک پختہ ہو روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے

مسئلہ شصت و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے یَجُوْزُ بَیْعُ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یعنی جائز ہی بیچ تر کھجوروں کی ساتھ سوکھی کھجوروں کے برابر برابر نزدیک امام اعظم کے سوا امام اعظم نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہی اسحدیث کا عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ روایت ہو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سنا میں نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے بیچنے سے تر کھجور کے ساتھ سوکھی کھجور کے پس فرمایا کیا کم ہو جاتی ہے تر کھجور جب خشک ہو جاوے کہا گیا البتہ پھر منع فرمایا اس سے روایت کیا

ابن جریج سے مانند اسکی دوسری حدیث عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزوج المراۃ المراۃ و
لا تزوج المراۃ نفسھا فان الزانیۃ ھی التی تزوج نفسھا رواہ ابن ماجۃ
والدارقطنی ورجالہ ثقات روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اس
لیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ اور
دارقطنی نے اور راوی اُس کے معتبر ہین فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ
اسحدیث کو بیہقی نے بہی روایت کیا ہے کہا ابن کثیر نے کہ صحیح موقوف ہونا اسکا ہے ابوہریرہ پر
اور دارقطنی مین ہے کہ جو عورت کہ نکاح اپنا آپ ہی یعنے بدون اذن ولی کے کرتی ہتی اُس
کو ہم زانیہ کہتی تہے اور کہا حافظ یعنے ابن حجر نے کہ لایا ہے بیہقی اسحدیث کو ایک
طریق سے موقوف اور ایک طریق سے مرفوع تیسری حدیث عن ابی موسی
رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی رواہ احمد
والترمذی وابوداود وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی ابی موسی
رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے
روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے فائدہ
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو بہی ابن حبان اور حاکم نے
اور صحیح کہا اندونون نے اور ذکر کیا حاکم نے اسحدیث کی بہت طرق اور کہا کہ تحقیق صحیح ہوئی
ہے روایت بیچ اُس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون سے اور وہ یہ ہین حضرت
عائشہ اور ام سلمہ اور زینب بنت جحش سے اور ذکر کیا اوس نے اسباب مین تیس صحابہ
کا چوتھی حدیث عن عکرمۃ بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ قال جمعت الطریق
رکبا فجعلت امراۃ منھن ثیب امرھا بید رجل غیر ولی فانکحھا فبلغ

لئے آگے جا ملو تم قافلے سے لہ لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو جا ملا اُس سی اور خرید اُس سے پس جسوقت کہ آوی بازار مین پس وہ مختار ہے درمیان پھیر دینے اور رکہنے کے روایت کیا اسحدیثکو مسلم نے

مسئلہ شصت و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم مخالف صحیح حدیثون کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوی عالمگیری غیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہی ینعقد نکاح الحرۃ العاقلۃ البالغۃ برضاءھا وان لم یعقد علیھا ولی بکرا کانت او ثیبا عند ابی حنیفۃ و ابی یوسف فی ظاہر الروایۃ یعنے منعقد ہوتا ہے نکاح عورت آزاد عاقلہ بالغہ کا اُسکی مرضی کے ساتھ اور اگرچہ اُسکا نکاح کوئی ولی نے نہ کیا ہو عورت خواہ باکرہ ہو خواہ ثیبہ ہو امام اعظم اور ابی یوسف کے مذہب مین بیچ ظاہر روایت کے سوا امام اعظم اور اُنکے شاگرد ابی یوسف نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل فان دخل بھا فلھا المھر بما استحل من فرجھا فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ رواہ احمد وابوداود والترمذی وصححہ ابوعوانۃ وابن حبان والحاکم

روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بولی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا بلا اذن اپنے ولی کے تو نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی اُسنے تو اُس کے واسطے مہر ہے اس سبب سے کہ خدمت لی فرج سے اُسکی پھر اختلاف کرین ولی تو سلطان ولی ہے جسکا کوئی ولی نہین روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ابوعوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے **فائدہ** ابوداود اور ترمذی نے فقط فنکاحھا باطل کو تین بار روایت کیا ہی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا یحیی بن سعید انصاری اور یحیی بن ایوب اور سفیان ثوری اور بہت حافظ نے

نہین کرسکتا ہی دو حدیثونکو جو ہی نکاح کا ذن لینے کے باب مین صاف صاف اور صریح صحیح حدیثین ہین اور یہ حدیث صحیح نہین ہے اور حدیث صحیح کے ہوتے ہوئے غیر صحیح پر عمل جائز نہین ہوتا اسیطرح لکھا ہی نووی[51] نے شرح صحیح مسلم مین اور شوکانی[52] نے نیل الاوطار مین اور زرقانی[53] نے شرح موطا امام مالک مین

مسئلہ شصت و نہم

مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث[54] کے ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِذَا خَرَجَ اَحَدُ الزَّوْجَیْنِ اِلَیْنَا مِنْ دَارِ الْحَرْبِ مُسْلِمًا وَقَعَتِ الْبَیْنُونَۃُ یعنے اگر کافر مرد یا اسکی عورت مسلمان ہوکر دار الحرب سے دار الاسلام مین آجاوی تو انکا نکاح آپسمین نہین رہتا ٹوٹ جاتا ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہی سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[55] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَتَہٗ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِیْنَ بِالنِّکَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ یُحْدِثْ نِکَاحًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہٗ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ پھیر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب ابی العاص بن ربیع کو بعد چھ برس کے ساتھ پہلی نکاح کے اور نہ نکاح نیا کیا اوسکا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور حاکم نے

مسئلہ ہفتادم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون[56] کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابونمین

ذٰلِكَ عُمَرُ فَجَلَدَ النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہے عکرمہ بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اُس نے اکٹھے ہوئے سوار راہ مین پس کیا ایک عورت ثیب نے کام اپنا بیچ ہاتھ ایک مرد کے بدون ولی کے پس نکاح کیا اس نے پس پہونچی خبر حضرت عمر کو پس کوڑے مارے حضرت عمر نے اس شخص کو جس نے نکاح کیا اور کوڑے مارے اس شخص کو جس نے بیچ مین ہوکر نکاح کروایا اور توڑ دیا نکاح انکا روایت کیا اس حدیث کو شافعی اور دارقطنی نے **پانچوین حدیث** عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ مِنْ عَلِيٍّ كَانَ يَضْرِبُ فِيهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہے شعبی سے کہ کہا اس نے نہ تھا کوئی شخص اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے بہت سختی کرنیوالا بیچ نکاح کے بغیر ولی کے حضرت علی سے تھے حضرت علی مارتے بغیر ولی کے نکاح کرنیوالی کو روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ گئے ہین اسطرف حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عباس اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور حسن بصری اور ابن المسیب اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلے اور عترة اور امام احمد اور اسحق اور شافعی اور اہل علم کہتے ہین کہ نہین جائز ہے نکاح بغیر ولی کے کہا ابن منذر نے کہ اس باب مین کسی صحابہ سے بہی خلاف اسکا مجھے معلوم نہین ہوا انتہی اور امام اعظم جو قائل اس کے نہین ہین تو دلیل انکی اسباب مین بیچ مقدمہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا یعنی عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے اور باکرہ اسی طلب اذن کی جاوے بیچ ذات اپنی کے اور اذن اسکا چپ رہنا ہے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ اس حدیث سے یہ مراد نہین کہ بدون ولی کے عورت شوہر دیدہ اگر نکاح اپنا آپ ہی کر لے تو جائز ہے بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ نکاح اسکا ولی بدون اسکی رضا کے

اور پہ اول نہیں کے ذلت اگر چاہے تو سات رات رہوں میں تیرے پاس اور سات سات رات رہوں اور سب بیبیوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہوں تیرے پاس اور دورہ کروں میں کہا ام سلمہ نے تین تین ہے میرے پاس اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ کے نزدیک باکرہ کے رہنا سات رات اور ثیبہ کے پاس تین رات روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **تیسری حدیث** عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للبکر سبعۃ ایام وللثیب ثلث ثم یعود الی نسائہ رواہ الدارقطنی روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے باکرہ کے سات رات رہنا ہے اور واسطے شوہر دیدہ کے تین رات پھر عود کرتے طرف عورتوں اپنی کے روایت کیا اس کو دارقطنی نے **چوتھی حدیث** وعنہ قال لما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندھا ثلثا وکانت ثیبا رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے اسی سے کہا جب کہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو رہے پاس اس کے تین رات اور تھی وہ ثیبہ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ابوداؤد کی اس حدیث کو مرد صحیح ہیں اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ یعنی ابن حجر نے کہ حدیث انس کی حجت ہے کوفیوں پر اسلیے کہ انکے نزدیک اس باب میں باکرہ اور شوہر دیدہ یکساں ہیں اور یہی یہ حدیث حجت ہے اوزاعی پر اسلیے کہ اسکے نزدیک رہے شوہر باکرہ کے پاس تین راتیں اور شوہر دیدہ کے پاس دو راتیں انتہے

مسئلہ ہفتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنزالدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وان تزوج حر امراۃ علی خدمتہ ایاھا سنۃ او علی تعلیم القران فلھا مہر مثلھا یعنی اور اگر آزاد مرد نے

مین لکھا ہے اِذَا کَانَ لِرَجُلٍ اِمْرَأَتَانِ حُرَّتَانِ فَیَجِبُ اَنْ یَعْدِلَ بَیْنَهُمَا فِی
الْقَسْمِ بِکْرَیْنِ کَانَتَا اَوْ ثَیِّبَیْنِ اَوْ اِحْدٰىهُمَا بِکْرًا وَّالْاُخْرٰى ثَیِّبًا یعنے اگر کسی
کی دو عورتین ہون آزاد پس واجب ہو اوسپر کہ برابری کرے درمیان اُنکے بیچ
نوبت کے خواہ وہ دونون باکرہ ہون خواہ ہون شوہر دیدہ یا ہوان مین سے ایک باکرہ
اور دوسری شوہر دیدہ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس
مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا **پہلی** حدیث **عَنْ** اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِکْرَ عَلَى الثَّیِّبِ
اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَّقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ
قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابو قلابہ سے کہ نقل کی اُس نے انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنت سے ہے جسوقت کہ نکاح کرے مرد عورت باکرہ سے ثیبہ
رہی باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے یعنے نوبت درمیان نئی اور پرانی کے اور جسوقت
کہ نکاح کرے ثیبہ سے رہے اُسکے پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابی قلابہ نے اگر چاہتا مین کہتا
مین کہ انس نے پہونچائی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے **دوسری** حدیث **عَنْ** اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ
وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَهَا لَیْسَ بِکِ عَلٰى اَهْلِکِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَکِ
وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَکِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِیْ رِوَایَةٍ
اَنَّهٗ قَالَ لَهَا لِلْبِکْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّیِّبِ ثَلٰثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی بکر
بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
کہ نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کے پاس فرمایا اُنکو کہ نہیں ہے پس تیرے سے

پس فرمایا نکاح کر دیا مین نے تیرا اس سے بسبب اس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہی قرآن سے اور ایک روایت
مین ہے کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا مین نے تیرا اس سے پس سکھلا اوس کو قرآن سے روایت کیا
اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے
اسپر کہ جائز ہے مقرر کرنا مہر کا قرآن کی سورتین پڑہا دینے پر اور بہی جائز ہے قرآن پڑہا کر
اسکی پڑہائی لینا اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور اسبات کے قائل ہین عطا اور حسن
بن صالح اور مالک اور اسحق وغیرہ اور ایک جماعت قائل اسکی نہین ہوئی اور
انہین مین سے ہین زہری اور ابو حنیفہ اور یہ حدیث اور حدیث صحیح اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ
عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللهِ یعنی تحقیق زیادہ تر لائق ہے وہ چیز کہ لو تم اوپر اسکو
مزدوری اسکی کتاب ہے یہ دونون حدیثین رد کرتے ہین اس شخص کے قول کو جو منع کرتا ہے
اس کو اور نقل کیا قاضی عیاض نے کہ جائز ہے مزدوری لینا قرآن کے پڑہانے پر نزدیک تمام
علما کے سوا ابو حنیفہ کے اور زرقانی **شرح موطا** امام مالک مین کہا ہے کہ قرآن
کی پڑہائی لینی جائز ہے اور اسی کے قائل ہین جمہور اور تینون امام لیکن یہ اجازت ہے اسکو
ابو حنیفہ اور اسکے شاگردون اور ایک جماعت نے انتہی۔ اور زہری اور ابو حنیفہ وغیرہ جو لوگ
کہ عورت کا مہر قرآن کی سورتین اسکو پڑہا دینی باندہنے کے جواز کے قائل نہین ہین دلائل
انکے اسباب مین یہ ہین **پہلی دلیل** سعید نے اپنی **سنن** مین روایت کی
ہے ابی النعمان ازدی سے کہ نکاح کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا اوپر
(پڑہا دینے) سورتون کے قرآن سے پہر فرمایا نہ ہوگا واسطے کسی کے بعد تیرے یہ مہر
جواب اس کا یہ ہے کہ کہا ابن تیمیہ نے منتقی الاخبار مین کہ یہ حدیث مرسل ہے
اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکی بعض راویون مین
جہالت ہے اور حدیث مرسل لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی **دوسری**
دلیل ابوداؤد مین کہ کہا محمد بن راشد نے کہتا تہا مکحول کہ (قرآن کی)

نکاح کیا عورت کو اوپر خدمت اسکی کے یہ کہ خدمت کرے اسکی ایک برس یا اوپر تعلیم کرنے
قرآن کے پس واسطے اسکے ہی مہر مثل اسکا **فائدہ** یعنے اگر نکاح کرے کسی عورت سے
اور مہر مقرر کرے اسکے برس دن کی خدمت کرنی یا قرآن پڑھا دینا اسکو تو یہ مہر باندھنا اس کو
کافی نہ ہوگا۔ اور مہر مثل اسکو دینا آوے گا۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءته امرأة فقالت یا رسول اللہ انی وهبت
نفسی لك فقامت طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیها ان لم تکن لك
فیها حاجة فقال هل عندك من شیء تصدقها قال ما عندی الا ازاری
هذا قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل معك من القرآن شیء قال نعم سورة
كذا وسورة كذا فقال قد زوجتكها بما معك من القرآن
وفی روایة قال انطلق فقد زوجتكها فعلمها من القرآن متفق علیه
روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئی ایک عورت اور کہا اسنے یا رسول اللہ تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپ
کے اور کھڑی رہی دیر تک (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساکت تھے کچھ جواب بابت نیت
کا نہ دیا) پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے (یعنی حکم کرو اسکو نکاح
کرنیکا مجھسے) اگر نہیں ہے آپکو اس میں کچھ حاجت پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تیرے پاس کچھ
چیز کہ مہر میں دیوے تو اسکو کہا اس شخص نے کہ نہیں ہے میرے پاس کچھ مگر تہبند میرا یہ
فرمایا حضرت نے پس ڈھونڈلا (یعنے کوئی چیز) اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی پس ڈھونڈا
اوسنے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتھ تیرے
قرآن سے کچھ یعنے تجھکو کچھ قرآن یاد ہے یا آتا ہے کہا اس شخص نے کہ ہاں سورہ فلانی اور فلانی

اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری

وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے مُدَّۃُ الرِّضَاعِ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا عِنْدَ اَبِیْ

حَنِیْفَۃَ یعنی مدت دودہ چہوڑانے کی تیس مہینے ہے نزدیک ابی حنیفہ کے اور لفظ

ہدایہ کے مین انتہی اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس

مسئلے مین کلام اللہ کی صریح تین آیتوں کا بھی اور حدیث کا بھی اسلئے کہ بچے کو دودہ

پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے پہلی آیت فرمایا اللہ تعالے نے

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا

یعنے پیٹ مین رکہا اسکو اسکی مان نے تکلیف سے اور جنا اسکو تکلیف سے اور حمل مین

رہنا اوسکا اور دودہ چہوڑنا تیس مہینے مین ہے فائدہ موضح القران مین لکہا ہے

پیٹ مین رہنا اور دودہ چہوڑنا تیس مہینے مین ہے لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودہ

چہوڑتا ہے اور نو مہینے مین حمل کے اور تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور

تفسیر مدارک مین اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ کمتر مدت حمل کی چہہ مہینے

مین اسلیے کہ مدت دودہ پلانے کی جبکہ ہوئی دو برس بسبب فرمانے اللہ تعالے کے حَوْلَیْنِ

كَامِلَیْنِ یعنی جو آیت کہ آگے آتی ہے تو باقی رہے حمل کے لیے چہہ مہینے اور تفسیر

معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے

اسبات کا کہ اقل مدت حمل کی چہہ مہینے ہے اور اکثر مدت (بچے کو) دودہ پلانے کی

چوبیس مہینے ہین اور تفسیر جلالین مین اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ اقل مدت

حمل کی چہہ مہینے ہین اور باقی رہینے چوبیس مہینے بچے کو) دودہ پلانے کی اکثر مدت ہے

اسیطرح لکہا ہے اور تفسیرون مین بہی دوسری آیت فرمایا اللہ تعالے نے

سورہ بقرہ مین وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ

اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ یعنے اور بچہ والیان دودہ پلاوین اولاد اپنی کو دو برس پورے سال

سو ترمین بھر سفر کرنا جائز نہین وہ اسطرح ہیکے سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
روایت کی ہے ابو عوانہ نے طریق لیث بن سعد سے مانند اسکی سو جواب اسکا یہ ہے کہ
یہ دونو قول تابعین کے ہین اور قول تابعی کا مقابل مین حدیث صحیح مرفوع کے ہرگز لائق
قبول کے نہین ہو سکتا اسی طرح لکھا ہے شوکانی نے نیل الاوطار مین

مسئلہ ہفتاد و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور
رد المختار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْمُتَزَوِّجُ بِنْتَهُ اَوْ
اُخْتَهُ لِيَكُوْنَ اَحَدُ الْعَقْدَيْنِ عِوَضًا عَنِ الْاٰخَرِ نَا الْعَقْدَانِ جَائِزَانِ وَلِكُلِّ
وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مَهْرُ مِثْلِهَا یعنے اگر کوئی شخص اپنی بیٹی یا اپنی بہن کا نکاح اس شرط
پر کسی سے کر دیوے کہ عوض اسکے وہ اپنی بیٹی یا بہن اپنی اسکو نکاح مین دیوے اور
مہر کچھ نہ باندھین تو اس صورت مین نکاح دونون کا صحیح ہے لیکن دونو کو مہر مثل دینا ہوگا
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث
کا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ
ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاتَّفَقَا مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ عَلٰى اَنَّ
تَفْسِيْرَ الشِّغَارِ مِنْ كَلَامِ نَافِعٍ روایت ہے نافع سے نقل کی اسنے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے کہا منع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہ ہے کہ نکاح کر دے مرد اپنی بیٹی کا
اس شرط پر کہ نکاح کر دے اسکے دوسرا اپنی بیٹی کو اور نہ ہو انکے درمیان مہر روایت کیا اسحدیث
کو بخاری اور مسلم نے اور اتفاق کیا دونون نے دوسرے وجہ سے اسپر کہ تحقیق تفسیر شغار کی کلام نافع کا ہے

مسئلہ ہفتاد و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن و حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ

جہان کے خلاف ! ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اڑہائی برس مین حرمت ثابت ہوتی ہے انتہی

مسئلہ ہفتادو چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَلَا یُقْبَلُ فِی الرِّضَاعِ شَہَادَۃُ النِّسَاءِ یعنے واسطے ثبوت رضاع کے عورتون کی گواہی قبول نکیجاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ تَزَوَّجَ اُمَّ یَحْیٰی بِنْتَ اَبِیْ اِہَابٍ فَجَاءَتِ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَہَا عُقْبَۃُ وَنَکَحَتْ زَوْجًا غَیْرَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عقبہ بن الحارث رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق اُس نے نکاح کیا یحیی کی ماں کو جو بیٹی تہی ابی اہاب کی پہر آئی ایک عورت اور بولی مینے دودہ دیا ہے تم دونون کو پہر پوچہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا کہ کیا ہوگا اور تحقیق کہا گیا سو کہا گیا پہر جدا کردیا عقبہ نے اور نکاح کیا عورت نے دوسرے کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ واسطے ثبوت رضاع کے اکیلی اکیلی عورت کی گواہی بہی قبول ہے اور واجب ہے عمل اسپر اور یہی مروی ہے عثمان اور ابن عباس اور زہری اور حسن اور اسحاق اور اوزاعی اور احمد بن حنبل اور ابی عبید لیکن کہا ابی عبید نے کہ واجب ہے عمل کرنا گواہی دینے عورت کے پس جدا کردے خود ہی عورت کو اور نہین ہے واجب حکم اسکا حاکم پر یعنے حاکم کے کہنے پر حصر نہ رکہے خود ہی اسکو جدا کردے

مسئلہ ہفتادو پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح

اُس کے جو ارادہ کرے یہ کہ پورا کرے دودہ پلانا **فائدہ** تفسیر بیضاوی مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ یہ دلیل ہے اسبات پر کہ نہایت مدت (بچہ کو) دودہ پلانیکی دو برس ہے اور نہین اعتبار ہے بعد دو برس کے دودہ پلانے کا اور **تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن** اور **نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام** مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت مین رد ہے ابو حنیفہ کے قول کا اسلیے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک مدت دودہ پلانیکی اڑھائی برس ہی اور اس مین رد ہے ابو حنیفہ کے شاگرد زفر کے قول کا بہی اسلیے کہ اسکے نزدیک مدت دودہ پلانے کی تین برس ہے **تیسری آیت** فرمایا اللہ تعالی نے سورہ لقمان مین حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ یعنے اٹھاتی ہے اُسکو مان اُسکی سستی پر سستی کے اور دودہ چھوڑانا اُسکا بیچ دو برس کے ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَا رِضَاعَ اِلَّا فِی الْحَوْلَیْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَابْنُ عَدِیٍّ مَرْفُوْعًا وَّمَوْقُوْفًا وَّرَجَّحَا الْمَوْقُوْفَ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا نہین دودہ چھوڑانا مگر دو برس مین روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور ابن عدی نے بسند مرفوع سے اور موقوف سے اور ترجیح دی دونون نے موقوف کو **فائدہ** کہا ترمذی نے دودہ پینا نہین حرام کرتا مگر جو کم ہو دو برس سے اور جو ہو بعد دو برس پورے کے پس تحقیق نہین حرام کرتا کسی چیز کو اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ لوگون کا (یعنی تابعین اور تبع تابعین کا) اور کہا ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین کہ مدت دودہ چھوڑانے کی نزدیک امام محمد اور ابو یوسف اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے دو برس ہے اور کہا امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ تمام علمار صحابہ اور تابعین اور علمار شہرون کے جو پہلے گذر چکے ہین اور اسوقت مین موجود ہین یہی کہتے ہین کہ نہین ثابت ہوتی حرمت مگر ساتھہ دودہ پلانے کے کم دو برس مین لیکن (تمام

مسئلہ ہفتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو لکھا ہے ہدایہ اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے إِذَا قَالَ الزَّوْجُ لَيْسَ حَمْلُكِ مِنِّي فَلَا لِعَانَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَزُفَرَ یعنے جب کہی خاوند عورت کو کہ حمل تیرا مجھ سے نہین ہے تو نہین ہے لعان اور یہ قول یعنے یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے حدیث کا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ إِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حکم اس شخص کے سے کہ پاوے ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو (یعنے اور یقین کرے کہ اس نے زنا کیا ہے اسکی عورت سے) کیا قتل کرے اسکو (یعنے جائز ہے قتل اسکا) پس قتل کرینگے وارث مقتول

وقایہ اور کنز الدقائق اور ردالمختار اور فتاوے عالمگیری اور
فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَلِیْلُ الرَّضَاعِ
وَکَثِیْرُہٗ سَوَاءٌ اِذَا حَصَلَ فِیْ مُدَّۃِ الرَّضَاعِ یَتَعَلَّقُ بِہِ التَّحْرِیْمُ یعنے تہوڑا
اور بہت دودہ پینا برابر ہے جبکہ مدت رضاع کے اندر ہووے تعلق رکہتا ہے ساتہہ
اسکے حرام ہونا اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا
ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین حرام کرتا ہے ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے
دوسری حدیث وَعَنْہُ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ
رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْمَا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے اسی سے بولی نہین اس چیز مین جو اتری ہے قرآن سے دس رضاعتین
جو معلوم ہین حرام کرتی ہین پہر منسوخ ہوئین ساتہہ پانچ کے جو معلوم ہین پہر وفات پائی
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اس مین ہو جو پڑہا جاتا ہے قرآن سے روایت
کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ابن مسعود اور
حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن الزبیر اور عطا اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور عروہ بن
زبیر اور لیث بن سعد اور شافعی اور احمد بیچ ظاہر مذہب انکے اور اسحاق اور ابن حزم
اور جماعت اہل العلم کا یہی مذہب ہے کہ پانچ بار دودہ چوسنا حرام کرتا ہے اور پانچ بار سے
کم چوسنا حرام نہین کرتا اور دلیل انکی یہی حدیثین ہین یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین
اور روایت کی گئی ہے یہی بات امام علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے

صَاحِبُهَا لَا يَطْلُبُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهٖ یعنی اگر کوئی شخص چیز پڑی ہوئی پاوے (وہ) اگر
قیمت میں کم دس درہم سے ہو تو مشہور کرے لوگوں میں چند روز اور اگر قیمت میں دس درہم یا دس درہم سے زیادہ ہو
تو مشہور کرے لوگوں میں برس دن تک اور بعضوں نے کہا صحیح یہ ہے کہ ان مقداروں
میں ہے لازم ایک بھی نہیں اور یہ موقوف ہے پڑی ہوئی چیز پانے والے کی رائے
پر سو مشہور کرے لوگوں میں اتنی مدت کہ ظن غالب ہو کہ اب کوئی نہیں آنے کا
اور نہیں طلب کرے گا بعد اس مدت کے پھر صدقہ کرے اسکو۔ اور یہ مذہب امام اعظم
رحمۃ اللہ تعالے علیہ کا ہے سو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس
مسئلے میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ
عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ
جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ
اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَ
حِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا ایک شخص آیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اوس نے حضرت سے حال پڑی ہوئی چیز پانے کا پس فرمایا
پہچان رکھ ظرف اسکا یعنے جسمیں پڑی ہوئی چیز پائی ہو اور پہچان رکھ سربند
اسکا پھر مشہور کر اسکو لوگوں میں ایک برس پس اگر آوے مالک اس کا دیدے
اس کو اور اگر نہ آیا مالک اسکا پس اپنے کام میں لا اس کو کہا اس شخص نے پھر
گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بھائی تیرے
کے یا واسطے بھیڑیے کے کہا اس نے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے فرمایا کہ کیا کام ہے تجھ کو
اس سے یعنے چھوڑ دے اسکو اور نہ لے اسلیے کہ وہ ضائع نہیں ہوتا اسکے ساتھ مشک

اُس قاذف کو کہا کیا کرے (یعنی آیا صبر کرے عار پر یا اور کچھ کرے) پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے اور عورت تیری کے پس جا اور بلا لا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونون نے (یعنی میان بیوی نے) مسجد مین اور مین تہا ساتہہ اور لوگونکے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونو لعان سے کہا عویمر نے جہوٹ بولا مین اُسپر یا رسول اللہ اگر رکہون مین اُسکو پہر طلاق دی اُسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہو اگر لاوے یہ عورت بچہ کو (یعنی جو اس کے حمل مین ہے) سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکہین اُسکی اور بڑی ہون کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اس نے اوسپر (یعنی جس شخص کیطرف نسبت زنا کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اس طرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوس کے نطفے سے ہے) اور اگر لاوے بچہ سرخ رنگ گویا کہ باہنی کے رنگ کا ہے پس نہین گمان کرون گا عویمر کو مگر کہ جہوٹ بولا اسپر (یعنی عویمر سرخ رنگ کا تہا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر) پس لائی بچہ کو اس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی کرنے عویمر کی سے (یعنی اس زانی کی صورت کا جنا) پس تہا لڑکا پیچہے اُسکو نسبت کیا جاتا تہا طرف مان اپنی کی (یعنی بموجب فرمانے حضرت کے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ یعنی بیٹا صاحب فرش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم

مسئلہ ہفتاد و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے فَاِنْ كَانَتْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا اَيَّامًا وَاِنْ كَانَتْ عَشَرَةً فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا وَقِيْلَ الصَّحِيْحُ اِنَّ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْمَقَادِيْرِ لَيْسَ بِلَازِمٍ وَيُفَوَّضُ اِلٰى رَاْيِ الْمُلْتَقِطِ يُعَرِّفُهَا اِلٰى اَنْ يَّغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اَنَّ

کہ نکالے کچھ میوے سے یعنے کہاوے اور جہولی باندھ کر نکلے) بس اوسپر بدلا ہی دو مثل اوس کے اور سزا اور جو شخص کہ چہاوے میوے مین سے کچھ بعد اوس کے کہ ٹھکانا دیا ہوا اوسکو کہلیان نے پس پہونچی سپر کے پہل کو پس اوسپر ہوناتہہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوئے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نے اور سوال کیے گئے حضرت صلعم پڑی ہوئی چیز کے بابت سے پس فرمایا کہ جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ راہ آمد و رفت کے اور گاؤں آباد کے کہ لوگ وہان رہتے ہون پس لوگون مین مشہور کر اوسکو برس روز تک پس اگر آوے مالک اوسکا دیدے اوسکو اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے ہی اور جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اوسمین اور مال گڑے ہوئے مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور روایت کی ابو داؤد نے اسی سے قول اوسکے سے اور سوال کیے گئے (حضرت ص) لقطہ سے آخر حدیث تک **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو ترمذی نے

مسئلہ ہفتاد و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے یجوز الالتقاط فی الشاۃ والبقر والبعیر یعنے جائز ہے پکڑنا بکری اور گائے اور اونٹ کا **فائدہ** یعنی اگر کسی کی بکری یا گائے یا اونٹ گم ہوجاوے تو اوسکا پکڑ لینا جائز ہے اور رد المحتار مین ہے کہ پکڑنا اونکا مستحب ہے اور فتاوی عالمگیری مین ہے کہ پکڑنا اونکا افضل ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی اسحدیث کا جو کہ زید بن خالد کی روایت سے مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین اوپر مذکور ہوئی

اوس لی ہے اور سور آسکے وارد ہوتا ہے پانی پر اور کہاتا ہے درختوں سی یہانتک
کہ ملے اس سے مالک اسکا دوسری حدیث وعنہ انہ قال جاء رجل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف
وکاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ رواہ مسلم اور روایت
ہے اسی سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ آیا ایک مرد طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا اسنے
حال گری ہوئی چیز پانے کا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر پاوے کوئی شخص
پڑی ہوئی کوئی چیز تو مشہور کرے لوگوں میں اسکو ایک برس تک پہر پہچان رکہے سربند
اسکا اور ظرف اسکا پہر خرچ کرے اسکو پس اگر آیا مالک اسکا پس دیدے اسکو تئیں
اسکو تیسری حدیث عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی
اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الثمر المعلق
فقال من اصاب منہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شیء علیہ ومن
خرج بشیء منہ فعلیہ غرامۃ مثلیہ والعقوبۃ ومن سرق منہ شیئا
بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع وذکر فی ضالۃ الابل
والغنم کما ذکر غیرہ قال وسئل عن اللقطۃ فقال ما کان منہا فی الطریق
المیتاء والقریۃ الجامعۃ فعرفہا سنۃ فان جاء صاحبہا فادفعہا الیہ وان لم
یات فہو لک وما کان فی الخراب العادی ففیہ وفی الرکاز الخمس رواہ
النسائی وروی ابوداود عنہ من قولہ وسئل عن اللقطۃ الی اخرہ روایت
ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور
شعیب نے اپنے دادا سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سوال
کیے گئے میوے لٹکے ہوے سے (یعنے درختوں میں) پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صاحب حاجت
کا ہو کہاوے اس سے اس حال میں کہ نہ پہر لیوالا ہو جہولی کو بس نہیں گناہ اوسپر

نیل الاوطار میں کہ مذہب جمہور علماء کا یہ ہے کہ مکہ میں پڑی ہوئی چیز اپنے ملک میں لانے کے لیے اٹھا لینا درست نہیں ہے خاص مشہور کرنیکے لیے اٹھا لینا جائز ہے۔

مسئلہ ہشتاد و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور اُن کے شاگرد ابو یوسف کا مخالف پیغمبرؐ کی آٹھ حدیثوں کے یہی جبکہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے وَعَصِيرُ الْعِنَبِ اِذَا طُبِخَ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ حَلَالٌ وَاِنِ اشْتَدَّ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ یعنی اور شیرہ انگور کا جب پکایا جاوے یہانتک کہ اسکی دو تہائی جل جاوے اور ایک تہائی رہ جاوے تو حلال ہے اور اگرچہ اُس میں شدت ہو جاوے (یعنے سکر پیدا ہو جاوے) اور یہ مذہب ابی حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے **فائدہ** نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ مثلث انگور کا اُس کو کہتے ہیں کہ انگور کا پانی لیکر پکایا جاوی یہانتک کہ اُس کی دو تہائی جلجاوے اور ایک تہائی رہجاوے پھر اُسکو رکھ چھوڑیں یہانتک کہ اُس میں شدت ہو جاوے اور جھاگ اٹھنے لگے (یعنے شراب بن جاوے) اسی طرح اُسمیں بعد جلانے کے پتلا کرنے کے لیے تھوڑا سا پانی ڈالکر پھر پکاویں اور اُسکو رکھ چھوڑیں تو درست ہیں یہ مثلث (یعنے پینا اس شراب کا) ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ کتب مذکور میں لکھا ہے۔ وَنَبِيْذُ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ مَطْبُوْخًا اَدْنٰى طَبْخَةٍ وَاِنِ اشْتَدَّ اِذَا شُرِبَ مَا لَمْ يُسْكِرْ بِلَا لَهْوٍ وَّطَرَبٍ **ش** بَلْ لِقَصْدِ التَّقَوِّيْ یعنی اسیطرح نبیذ کھجور کا اور انگور خشک کا جب تھوڑا سا پکا لیا جاوے اگرچہ اُسمیں نشہ پیدا ہو جاوے لیکن ان تینون قسم کی شراب کا اس مقدار تک پینا درست ہی کہ نشہ نہ کرے اور لہو و طرب کے قصد سے نہ ہو بلکہ

مسئلہ ہفتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَاِنْ کَانَ الْمُلْتَقِطُ غَنِیًّا لَمْ یَجُزْ لَہٗ
اَنْ یَّنْتَفِعَ بِھَا یعنے اگر پڑی ہوئی چیز کو غنی نے اٹھا لیا ہے تو اسکو اپنے کام میں
لانا جائز نہیں ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم اس مسئلے میں ہی
خلاف کیا ہے انہیں تین حدیثوں کا جو کہ مسئلہ ہفتاد و ہشتم میں پہلے گذر چکی ہیں - اور
کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ پڑی ہوئی چیز
کو خواہ غنی نے اٹھا لیا ہو خواہ فقیر نے ہر ایک کو بعد مشہور کرنے کے اپنے کام میں لانا جائز ہے
اسلیے کہ حدیثیں جو اس باب میں روایت کی گئی ہیں ان میں یہ مذکور نہیں کہ فقیر تو پڑی ہوئی
چیز کو اپنے کام میں لے آوے لیکن غنی اپنے کام میں نہ لاوے حکم حضرت کا خواہ فقیر ہو خواہ غنی ہو

مسئلہ ہشتادم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ
فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے لُقْطَۃُ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ سَوَآءٌ یعنی حکم پڑی ہوئی چیز کے
پانے کا حل اور حرم میں برابر ہے اور یہ مذہب امام اعظم اور ان کے شاگردوں ابو یوسف
و محمد کا ہے سو امام اعظم رحمہ اللہ نے کے شاگردوں نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَھٰی عَنْ لُقْطَۃِ الْحَاجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ - روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان
تیمی رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حاجیوں کی
گری ہوئی چیز کے لینے سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے فائدہ کہا شوکانی نے

ایسا نہ ہو کہ شراب جو حرام کی گئی جبکہ وہ پانچ چیز سے بنتی تھی انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے جو چھپا دے عقل کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو چیز نشہ لاتی ہے وہ شراب ہے اور جو نشہ لاتی ہے وہ حرام ہے تیسری حدیث عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِیْرُهٗ فَقَلِیْلُهٗ حَرَامٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ بہت نشہ لاتی ہے سو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے چوتھی حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتع سے اور وہ ہے شیرہ شہد کا فرمایا جو چیز کہ پینے کی نشہ کرے پس یہ حرام ہے **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو تیس صحابہ سے بھی زیادہ تر صحابہ نے روایت کیا ہے پانچویں حدیث وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْاُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے اسی سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا جو چیز کہ نشہ لاوے فرق کے یعنی اٹھ سیر بھر بھرا ہوا چلو بھی اسمیں سے حرام ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد چھٹی حدیث ابو داؤد میں روایت ہے دیلم حمیری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا میں نے

قوت کر لیے پیئے **فائدہ** فتاویٰ قاضیخان مین لکھا ہے کہ نبیذ پتی ہین مستی والی
انگور کے پانی کو کچا ہو خواہ پکایا ہوا ہو اور ہدایہ وغیرہ کتب معتبرہ مین لکھا ہے لِاَنَّ
الْمُفْسِدَ ھُوَ الْقَدَحُ الْمُسْكِرُ وَھُوَ حَرَامٌ عِنْدَنَا یعنے اس لیے کہ فساد کرنے والا وہی
پیالہ ہے جو کہ نشہ لانے والا ہے اور وہ حرام ہے نزدیک ہمارے یعنی اخیر کا پیالہ جو کہ نشہ لاتا
ہے وہی حرام ہے اور **فتاویٰ عالمگیری** مین لکھا ہے اِذَا شَرِبَ تِسْعَةَ
اَقْدَاحٍ مِنْ نَبِيْذِ التَّمْرِ فَاَوْجَبَ الْعَاشِرُ السُّكْرَ لَمْ يُحَدَّ كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ
یعنے کھجور کی نبیذ کے اگر نو پیالے پیے اور نشہ نہ آوے دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ
آوے تو حد نہ ماری جاوے **فائدہ** یعنے نو پیالون تک تو یہ شراب پینی حلال ہے
لیکن اگر دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد اسوقت بھی واجب نہ ہوگی بلکہ حد اس
وقت واجب ہوگی کہ شراب اسقدر پیے کہ زمین اور آسمان کو بھی نہ پہچان سکے اور شراب پینی حرام
اسوقت ہوگی جبکہ بیہودہ بکنے لگ جاوے چنانچہ **شرح وقایہ** اور **درالمختار** اور
فتاویٰ عالمگیری مین لکھا ہے اِعْلَمْ اَنَّ السُّكْرَ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ حَقِّ
وُجُوْبِ الْحَدِّ اَنْ لَّا يَعْرِفَ شَيْئًا حَتَّى الْاَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَفِيْ حَقِّ حُرْمَةِ
الْاَشْرِبَةِ اَنْ يَّهْذِيَ وَعِنْدَهُمَا اَنْ يَّهْذِيَ مُطْلَقًا وَاِلَيْهِ مَالَ اَكْثَرُ
الْمَشَائِخِ یعنے جان تو کہ حد نشہ کی نزدیک ابی حنیفہ کے واجب اسوقت ہوتی ہے کہ کچھ نہ پہچانے
یہانتک زمین کو آسمان سے فرق نہ کر سکے ، اور حرمت مین شرابون کے یہ ہے کہ
بیہودہ بکنے لگ جاوے اور یہی مذہب ہے ابو یوسف و محمد کا اور اسیطرف مائل ہوئے ہین
اکثر مشائخ سوا امام اعظم اور ان کے شاگرد ابو یوسف و محمد نے اس مسئلے مین
خلاف کیا ہے ان آٹھہ حدیثون کا **پہلی حدیث** عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ
تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَ
الْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نازل ہوئی

بھی حرام ہے اسلیے کہ وہ شراب ہے اور جو اسکو پیے اُسکو حد مارنی چاہیے خواہ شراب انگور
سے بنائی گئی ہو خواہ منقی سے خواہ گیہون سے خواہ جو سے خواہ جوار سے خواہ چاول سے خواہ شہد
سے خواہ دودہ سے خواہ کسی اور چیز سے کچا ہو خواہ پکایا گیا ہو اور اسپر سب علمار کا
اتفاق ہے لیکن مخالف ہوئے ہین اسمین ابو حنیفہ انتہے اور زرقانی نے شرح موطا امام
مالک مین لکہا ہے کہ سب چیزین نشہ لانیوالی حرام ہین اور اسیکے قائل ہین امام مالک اور امام شافعی
اور امام احمد بن حنبل اور جمہور علمار (اسلیے) کہ مضمون ان سب حدیثون کا یہی ہے کہ نشہ لانے
والی چیز کا کہانا حلال نہین اور جو شخص کہ اسکو نہین مانتا کافی ہے رد اسکا یہی حدیثین ہین
اور شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین اور محمد بن علی الشوکانی نے فوائد
المجموعہ مین لکہا ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبد الرحمان اوسط کو کہ کنیت اُسکی
ابا شحم تہی بسبب پینے نبیذ کے حد ماری اور وہ اس صدمہ سے بیمار ہو گئے اور مر گئے
اور مجد الدین فیروز آبادی نے قاموس مین لکہا ہے کہ خمر اُس چیز کو کہتے ہین
کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوا اسکے
کے اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اسلیے کہ خمر مدینے مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کے
اسوقت نہین تہی بلکہ کہجورون کی تہی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت مین بمعنی ڈہانکنے
اور خلط کرنے ہے اور خمر ڈہانک دیتی ہے عقل کو اور خلط وخبط کر دیتی ہے اُسکو انتہے اور
دلیل اسکی کہ شراب مدینے مین حرام ہوئی اور اسوقت مدینہ مین انگور کی شراب نہین تہی
یہ حدیث ہے جو کہ مسلم مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا البتہ تحقیق نازل
کی اللہ نے آیت شراب کے حرام ہونیکی جسوقت کہ نہ تہی مدینہ مین شراب کہ پی جاتی تہے
مگر کہجور کی **فائدہ** کہا قرطبی نے کہ اس باب مین جسقدر حدیثین وارد ہوئی ہین سبکی
سب کوفیون کے مذہب کو باطل کرنے والی ہین کیونکہ کوفی اسبات کے قائل ہین کہ شراب
انگور ہی سے بنتی ہے اور انگور کے سوا اور جن جن چیزون سے شراب بنائی جاتی ہے جسکو

اہل عرب ملک میں رہتے ہیں اور زمین سرد میں اور ساتھ زور و قوت کے کام کرتے ہین ہم اُس مین کام محنت کہ بدون قوت بدن کے اُس کو نہین کر سکتے اور ہم بناتے ہین شراب اس گیہون سے قوت حاصل کرتے ہین ہم ساتھ اُسکو اوپر کامون اپنے کے اور قوت پاتے ہین اوپر غالب آتے ہین اوپر سردی شہرون اپنے کے فرمایا حضرت نے کیا نشہ لاتی ہے وہ شراب کہا مین نے کہ ہان فرمایا پس بچو اُس سے کہا مین نے کہ تحقیق لوگ نہین چھوڑنے والے اُس کو فرمایا اگر نہ چھوڑین اُس کو تو قتل کرو اُنکو **ساتوین** حدیث مسلم مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ آیا ایک شخص یمن سے اور پوچھا اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال شراب کا کہ پیتے تھے یمن کے ملک مین جینی کی کہا جاتا تھا اس کو مزر پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اُس نے ہان فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز نشہ لانے والی حرام ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اُس شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز یہ کہ پلاوے گا اسکو طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہے دوزخیون کا یا فرمایا خبال پیپ لہو یہ بہتا ہے دوزخیون کے زخمون سے **آٹھوین** حدیث مسلم مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر یہ بات صحابہ مین پکار کر کہدی کہ اے لوگو اللہ تعالی نے (حکم) بھیجا ہے شراب کے حرام کرنے کا اور وہ پانچ چیزون سے بنتی ہے انگور اور کھجور اور شہد اور گیہون اور جو سے اور شراب وہی ہے جو زائل کرے اور ڈھانپ لیوے عقل کو **فائدہ** کہا ترمذی نے کہ اس باب مین حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسی رضی اور اشج عصری اور دیلم اور میمونہ اور حضرت عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرۃ المزنی سے بھی روایتین آئی ہین اور **میزان شعرانی** مین لکھا ہے جو چیز پینے کی نشہ کرے اسکا تھوڑا سا پینا بھی اور بہت پینا

فوطیها لا یجب علیه الحد عند ابی حنیفة رح لکنه یوجع عقوبة اذا کان علم بذلک وقال ابو یوسف ومحمد والشافعی رح علیه الحد اذا کان عالما بذلک لانه عقد لم یصادف محله فیلغو کما اذا اضیف الی الذکور وهذا لان محل التصرف ما یکون محلا لحکمه وحکم الحل وهی من المحرمات ولابی حنیفة رح ان العقد صادف محله لان محل التصرف ما یقبل مقصوده والانثی من بنات بنی ادم قابلة للتوالد وهو المقصود فکان ینبغی ان ینعقد فی حق جمیع الاحکام الا انه تقاعد عن افادة حقیقة الحل فیورث الشبهة لان الشبهة ما یشبه الثابت لا نفس الثابت الا انه ارتکب جریمة ولیس فیها حد مقدر فیعزر یعنی اور جس شخص نے اُس عورت سے نکاح کیا جو اُسکو حلال نہ تہی پہر اُس سے صحبت کی تو ابو حنیفہ کے نزدیک اُسپر حد وجب نہیں ہے ولیکن مارپیٹ ہو اگر اُس نے جانکر کیا ہے تو ابو یوسف اور محمد اور شافعی نے کہا ہے کہ اُس پر حد ہے اگر اُس نے عمدًا کیا ہے اسلیے کہ اُس عقد نے محل نہین پایا پس لغو ہوا جیسے کہ لڑکون کے ساتہہ نکاح اور بے محل ہونا اسلیے ہے کہ محل وہ ہے جسمین حکم اُسکا (یعنے اثر و فائدہ شرعی نکاح) محقق ہو اور حکم حلت ہی اور وہ عورت حرام ہی (یعنے وہ محل تحقق حکم نہین ہے) ابو حنیفہ کی یہ دلیل ہے کہ اُس عقد نے محل کو پایا اس لیے کہ محل وہ ہے جسمین مقصود حاصل ہو اور مقصود آدم کی بیٹیون سے توالد تناسل ہے پس لائق تو یہ تہا کہ یہ نکاح سب احکام کی نظر سے صحیح ہو جاتا ولیکن وہ اصلی حلت پیدا کرنے سے رہ چکا پر اُسنے شبہ (یعنے شبہ نکاح) پیدا کر دیا اسلیے کہ شبہ اسی کا نام ہی جو امر اصلی کی مثل ہو نہ یہ کہ بعینہ امر اصلی ہو اور جبکہ اس نکاح نے شبہ پیدا کر دیا تو اس کے سبب حد ساقط رہی) ولیکن وہ شخص گناہ کا مرتکب ہوا اور چونکہ اسمین حد مقرر نہین اسلیے وہ تعزیر (یعنے مارپیٹ کیا جاوے گا سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلے مین کلام اللہ کا بہی اور حدیث کا بہی اسلیے کہ جو شخص اپنی

لوگ نہ تو شراب سمجھتے ہیں اور نہ اسکو شراب کہتے ہیں اور یہ بات انکی مخالف ہے عرب کے
لغت کے بھی اور سنت صحیحہ کے بھی اور سمجھ صحابہ کے بھی اسلیے کہ حضرت عمر اور حضرت
علی اور سعد اور ابن عمر اور ابو موسی اشعری اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حضرت عائشہ یہ
سب صحابہ اور ابن مسیب اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق اور سوا انکے بہت سے
محدثین اور امام مالک اور اوزاعی ہر چیز نشہ لانے والی کو شراب ہی سمجھتے ہیں انتہے
اسیطرح لکھا ہے **مسک الختام شرح بلوغ المرام** میں۔ اور **ابوداود**
اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابی مالک اشعری سے یہ کہ انہوں نے سنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ ہوینگے لوگ میری امت سے شراب کو نام رکھینگے
اس شراب کا ساتھ غیر نام اسکے کے اور **دارمی** میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
تحقیق اول اس چیز کا کہ اولٹا جاوے گا کہا زید بن یحیی راوی نے یعنی اسلام جیسا کہ الٹا
جاتا ہے باسن (یعنے شراب ہوگی) کہا گیا پس کس طرح ہوگی شراب اور تغیر کیا جاوے
گا حکم اسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اسکی وہ چیز کہ بیان کی (یعنے
حرمت اسکی ساتھ شدد و اغلظ وجوہ کے بیان کی خوب واضح افرمایا آنحضرت نے کہ جبلیہ
وناویل کر لینگے اوسکی بیچ میں یا بطریق کہ نام رکھینگے اسکا اور نام سوائے شراب کے پس حلال جانینگے اسکو

مسئلہ ستادودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن اور حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ میں لکھا ہے
اگر کوئی شخص اپنے محرمات ابدی مثل ماں اور بہن اور بیٹی اور انکے سوا جنکو حرام کیا
ہے خدا نے جانکر نکاح کرے اور صحبت کرے ان سے تو بھی اسپر حد نہیں آتی اسلیے کہ
محل شبہ ہے کیونکہ تمام بیٹیاں آدم کی موضوع ہیں اولاد کے لیے اور وہ مقصود
اسجگہ بھی حاصل ہے اور عبارت ہدایہ کی یہ ہے ومن تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحہا

تو پھر بھلا کس بات کا اُسمین شبہ پڑا ہان اگر کوئی شخص رات کو اپنی مان کو اپنی بیوی
سمجھکر اوپر جا پڑے اور نادانستہ اُس سے صحبت کرے دیا اگر کسیکو کسی وجہ باعث سے یہ معلوم
ہو کہ میری مان ہے اور اُس سے نکاح کرے تو ان صورتون مین البتہ محل شبہ ہے اور اگر
کسی نے عمدًا اپنی مان سے نکاح کر لیا تو محل شبہ نہین ہے دوسرا اپنی مان کے ساتھ
نکاح کرنیوالے پر حد واجب نہونیکا قائل ہونا معاذ اللہ پیغمبر کے حق مین یہ اعتقاد کرنا ہے کہ
اُنھون نے اس مسئلہ کو نہین سمجھا تھا اگر سمجھتے تو بسبب محل شبہ ہونیکے اُسکو قتل کا حکم کیون
دیتے سلام مین کہ حنفیہ نہ تو قرآن کی مخالفت سے ڈرتے ہین اور نہ حدیث کی مخالفت
سے کیونکہ اگر انکو قرآن اور حدیث کی مخالفت کا ڈر ہوتا تو قرآن کے مخالف یہ اعتقاد
نہ رکھتے کہ ایمان نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ اور نیز قرآن کے مخالف یہ نہ کہتے کہ بچے کو دودھ پلانے
کی مدت اڑھائی برس ہے دو برس نہین اور بعضے تین برس کے قائل نہ ہوتے جیسا
کہ پہلے گذرا اسی طرح سے اگر حدیثون کو مانتے تو صدہا حدیثون کا انکار کبھی نہ کرتے
اور یہی وجہ ہے کہ مان کے ساتھ نکاح کرنیوالے کو قتل کر دینے کی حدیث کے سبب اپنے اعتقاد بد کی نہین مانتے
ہین خواہ مخواہ جھوٹا بناوٹی یہ عذر پیش کرتے ہین کہ اُس پر حد واجب نہین کہ اُسکے نکاح مین شبہ ہو گیا

مسئلہ ہشتاد و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ
اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ
فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِحْصَانُ الرَّجْمِ اَنْ یَّکُوْنَ حُرًّا عَاقِلًا بَالِغًا مُسْلِمًا
قَدْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَۃً نِکَاحًا صَحِیْحًا وَدَخَلَ بِھَا وَھُمَا عَلٰی صِفَۃِ الْاِحْصَانِ یعنے اور
محصن ہونا سنگسار ہونیکا یہ کہ ہو (زانی) آزاد عاقل بالغ مسلمان اور یہ اصحیح نکاح کر
چکا ہو اور زنا کرنیوالا اور زنا کرنے والی اور صفت محصن ہونیکے ہون فائدہ
یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اس بات پر کہ امام اعظم کے نزدیک اگر آزاد عاقل بالغ مسلمان زنا کرے تو اُسکو سنگسار

محرمات ابدی مثل ماں اور بہن وغیرہ سے نکاح کرے تو اسکو قتل کر دینا چاہیے فرمایا اللہ تعالی
نے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ یعنے حرام کی گئی ہیں تمپر
مائیں تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور بہنیں تمہاری **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَّمَعَهٗ لِوَاءٌ فَقُلْتُ
اَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ
امْرَاَةَ اَبِيْهِ اٰتِيْهِ بِرَاْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَ
اٰخُذَ مَالَهٗ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّيْ بَدَلَ خَالِيْ اور روایت ہے براء
بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گذرا مجھپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور تھا ساتھ
اُس کے نشان پس کہا میں نے کہاں جاتے ہو پس کہا بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح کیا ہے اُس نے اپنے باپ کی بیوی سے لاؤں میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سر اوس کا لیا پس کس طرح لیجاؤں اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے
اور ایک روایت ابو داؤد [illegible] اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں
یوں آیا ہے کہ پس حکم کیا مجھکو حضرت نے [illegible] اُسکی اور لے آؤں میں
مال اُسکا اور اس روایت میں کہا چچا میرے [illegible] **فائدہ**
خلاف کیا ہے امام اعظم کا اس مسئلہ میں [illegible] اور کہا موافق شافعی
کے کہ واجب ہے حد اُسپر جیسا کہ ہدایہ کی عبارت [illegible] اور حنفیہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے
محرمہ کے ساتھ نکاح کر لے اُسپر امام اعظم کے نزدیک [illegible] واجب نہیں ہے کہ اسکی نکاح
میں شبہ پڑ گیا **جواب** اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ ایسا نکاح ہرگز ہرگز محل
نہیں محل شبہ کا ہو تاکہ اُسکو یہ نہ معلوم ہوتا کہ جس سے میں نے نکاح کیا ہے یہ میری ماں ہے
اور جبکہ ایک شخص نے عمداً اپنی ماں سے نکاح کر لیا اور اُس سے صحبت کرنے لگا

مسئلہ پنجاہ و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا
ہے وَلَا يُقِيمُ الْمَوْلَى الْحَدَّ عَلَى عَبْدِهِ إِلَّا بِإِذْنِ الْإِمَامِ یعنے اور نہ مارے حد
مولا غلام اپنے کو مگر ساتھ اذن امام کے اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا
زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ
إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا
فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے جس وقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اسکا پس مارے اسکو
حد اور نہ عار دلاوے اوسپر پہر اگر زنا کرے پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلاوے پہر اگر
زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اسکو اگرچہ بدلے
بالونکی رسی کے ہو (یعنی بدلے حقیر چیز کے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے
اور لفظ اوسکے مسلم کے ہین دوسری حدیث عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ فِي مُسْلِمٍ مَوْقُوفٌ روایت ہے حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کرو حد اپنی لونڈی غلامون پر روایت
کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے اور وہ مسلم مین موقوف ہے تیسری حدیث عَنْ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا

۱ [illegible]
۲ مشکوۃ مین باب الحدود [illegible]
۳ [illegible]
۴ [illegible]

کرنا چاہیے اور اسکے سواے محصن اگر کوئی زنا کرے تو اسکو سنگسار کرنا چاہیے امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ الْیَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَیَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰىةِ فِیْ شَاْنِ الرَّجْمِ قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَیُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبْتُمْ اِنَّ فِیْهَا الرَّجْمَ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ یَدَهٗ عَلٰی اٰیَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ یَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِیْهَا اٰیَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ یَا مُحَمَّدُ فِیْهَا اٰیَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ یہودی (یعنے ایک جماعت ان میں سے) آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا انہون نے روبرو حضرت کے یہ کہ ایک مرد نے ان مین سے اور ایکعورت نے زنا کیا پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم تورات مین بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیون نے فضیحت کرتے ہین ہم زنا کرنے والون کو اور درے مارے جاتے ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توراۃ مین بھی رجم ہے پس لاؤ توراۃ پس کھولا اسکو اور رکھدیا ایک نے ان مین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر (یعنے چھپا لیا ہاتھ کے نیچے) اور پڑھ گیا اسکے پہلے سے اور اسکے پیچھے سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اٹھا ہاتھ اپنا پھر اٹھایا ہاتھ پس ناگہان اس مین تھی آیت رجم کی پس کہا یہودیون نے کہ سچ کہا عبد اللہ نے اے محمد اسمین ہے آیت رجم کی پھر حکم فرمایا اندونون کے لیے سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیے گئے دونون روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ حد مارنی ذمی پر واجب ہے

عَسِیفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیَ الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ

مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّجَارِیَةٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ

اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِیْبَ عَامٍ وَّاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ

بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَاَمَّا ابْنُکَ فَعَلَیْهِ

جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ وَّاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلٰی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابو ہریرہ اور زید

بن خالد رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے اُن دونوں میں سے کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ

کے اور کہا دوسرے نے کہ ہاں یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے

اور پروانگی دیجیے مجھکو کہ کلام کروں میں کہ صورت قضیہ کی کیا ہے فرمایا کہ کلام کر کہا

اُس شخص نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہاں پس زنا کیا اُسکی عورت

سے پس خبر دی مجھکو لوگوں نے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگساری ہے پس بدلہ دیا میں نے

اوسکی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی اپنی (یعنے اُسکے سنگسار ہونیکے بدلہ یہ دیں)

پھر تحقیق میں نے پوچھا عالموں سے پس خبر دی مجھکو یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سو درے ہیں اور

برس روز کا نکالدینا (یعنے بسبب محصن نہونے اوسکے کے) اور سوا اسکے نہیں کہ سنگساری

اوسکی عورت پر ہے (یعنی اس لیے کہ وہ محصنہ تھی) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خبردار ہو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے حکم کروں گا میں درمیان

تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے اوپر بکریاں تیری اور لونڈی تیری پس پھر آدیں گی تیری پاس

اور بیٹے تیرے پر سو درے ہیں اور برس روز کا نکالدینا۔ اور خطاب کیا حضرت صلعم نے

انیس کو کہ اے انیس جا اوسکی عورت پاس اگر اقرار کرے زنا کا سنگسار کر اسکو پس اقرار کیا

عَلٰی اَرِقَّائِکُمُ الْحَدَّ مَنْ اُحْصِنَ مِنْھُمْ وَمَنْ لَّمْ یُحْصَنْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی عبدالرحمن رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اوس نے خطبہ پڑھا حضرت علی نے پھر کہا ای لوگو قائم کرو اپنے غلاموں پر حد خواہ وہ محصن ہون خواہ نہ ہون روایت کیا اس حدیث کو

مسئلہ ہشتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا یُجْمَعُ فِی الْبِکْرِ بَیْنَ الْجَلْدِ وَالنَّفْیِ یعنے جس عورت کی شادی نہ ہوئی ہو اگر وہ زنا کرے تو اُسکو شہر سے نکال دینا اور دُرّی مارنے دونو کام جائز نہین۔ اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ وَّالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھسے یعنے یہ حکم بیچ مقدمہ زناکاروں کے تحقیق مقرر کی اللہ تعالے نے واسطے عورتون کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھہ عورت غیر محصنہ کے سو دُرّے مارنے چاہیین اور نکالدینا وطن سے برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصنہ عورت سے سو کوڑے مارنے چاہیین اور سنگسار کرنا روایت کیا اس حدیث کو امام مسلم نے دوسری حدیث عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَائْذَنْ لِّیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ

الفَوَاكِهِ عَلَى الشَّجَرِ وَالزَّرْعِ الَّذِيْ لَمْ يُحْصَدْ یعنے درخت پرسے میوہ چرانیوالے
کا ہاتھ نہ کاٹا جاوی بسبب چرانے میوے کے درخت اور کہیتی مین جو کہ ہنوز نہین کاٹی
گئی ہی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی ابوداؤد
اور نسائی کی اس حدیث کا جو عمرو بن شعیب کے روایت سی مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین پہلے مذکور ہوئے

مسئلہ ہشتاد ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون سے یہ ہی جو کہ درمختار
شرح درالمختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے
فَلَا تُقْطَعُ بِنُقْرَةٍ وَزْنُهَا عَشَرَةٌ لَا تُسَاوِيْ عَشَرَةً مَضْرُوْبَةً وَلَا بِدِيْنَارٍ قِيْمَتُهُ
دُوْنَ عَشَرَةٍ یعنے پس ہاتھ کاٹنا نہین جائز ہے بسبب چرانے چاندی کی اُس ڈلی
سے جو بوزن دس درم ہے مگر دس درم مضروب کے برابر نہین قیمت مین اور قطع نہین
اُس دینار سی جسکی قیمت دس درم سی کم ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ
إِلَّا بِرُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ نقل
کیا اوس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بسبب
چرانے چوتہائی دینار کے یا زیادہ کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سی کہ کہا کاٹا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ چور کا
بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اُسکی تین درہم تھی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم
نے تیسری حدیث عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ

اس عورت نے پس سنگسار کیا انہیں نے اُسعورت کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ ہشتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے لَا یُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِہٖ یعنے جو شخص اپنے غلام کو قتل کر ڈالے اُسکو نہ قتل کرنا چاہیے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي سَمَاعِهِ مِنْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَمَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ هَذِهِ الزِّيَادَةَ روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو ہم قتل کرین گے اُسکو اور جو شخص کہ کاٹیگا اعضا اپنے غلام کے کاٹین گے ہم اعضا اوسکے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور وہ روایت ہے حسن بصری کے ہے سمرہ سے اور اختلاف کیا گیا ہے سننے مین اوسکی اُسسے اور ابوداود اور نسائی کی روایت مین ہے کہ جو خوجا کرے گا اپنے غلام کو خوجا کر ڈالین گے ہم اسکو اور صحیح کہا حاکم نے اس زیادتی کو

مسئلہ ہشتاد و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے لا قطع فی

مسئلہ نودم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ
اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکھا ہے اِنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ لَمْ يَرْجِعْ فِيْهَا یعنے اگر کوئی
شخص ذی محرم کو کوئی چیز بخشدے تو اسکو واپس لینی نہین آتی۔ اور یہہ مذہب امام اعظم
کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِیَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِیْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ
الَّذِیْ يُعْطِی الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ
قَيْئِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہی ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہین حلال واسطے آدمی کے یہ کہ دیوے کچھہ پہر رجوع کرے اوس مین مگر باپ کو رجوع کرنا
درست ہی اوس چیز مین کہ دے بیٹے اپنے کو اور مثل اوس شخص کی کہ دیتا ہی کچھہ پہر رجوع کرتا ہے
اوسمین مانند کتے کی ہی کہ کہایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بہر گیا قے کر ڈالی پہر چاٹنے لگا اپنی
قے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس
کو ترمذی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن حبان نے
اور حاکم نے اور صحیح کہا ان دونون نے اسکو اور یہہ حدیث دلیل ہی اس پر کہ حرام ہی رجوع کرنا بعد
بخشدینے کے پہر کہا بعد اسکی نقل کرکے فتح الباری سے کہ یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور کہا کوفیون نے کہ نہین
جائز ہی رجوع کرنا باپ کو بعد بخشدینے کے خواہ بیٹا چہوٹا ہو خواہ بڑا ہو جبکہ قبض کرے سو یہہ انکی بلا دلیل بات ہے

مسئلہ نود و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث پیغمبر کے یہہ ہی کہ قاضی کا تمام عقود اور فسوخ مثل نکاح

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق
الحبل فتقطع یدہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چراتا ہے
رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ ہشتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کا یہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری
وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اِذَا قُضِیَ عَلٰی رَجُلٍ بِالْقَطْعِ فِی سَرِقَۃٍ فَوُھِبَتْ
لَہٗ لَمْ یُقْطَعْ یعنے جب حکم کیا قاضی نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا بعد اسکے جس کی چوری ہوئی وہ
اگر چور کو بخشدے تو قاضی کو ہاتھ کاٹنا درست نہیں۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ لَمَّا اَمَرَ بِقَطْعِ الَّذِیْ سَرَقَ
رِدَاءَہٗ فَشَفَعَ فِیْہِ ھَلَّا کَانَ ذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَ
بُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ ابْنُ الْجَارُوْدِ وَالْحَاکِمُ روایت
ہے صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو جب حکم فرمایا ہاتھ
کاٹنیکا اوسکے جس نے چرائی چادر اسکی پھر سفارش کی حقمیں اوسکے کیوں نہوئی یہ سفارش پہلے
اسکے کہ لاوے تو میرے پاس اوسکو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن جارود اور حاکم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ
روایت کیا ہے اس حدیث کو مالک نے موطا میں اور شافعی اور حاکم نے بہت طرق سے اور یہ حدیث
دلیل ہے اسپر کہ چور کو امام کے پاس لیجانے کے بعد اوسکو اپنی چیز بخشدینے سے حد نہیں ساقط ہوتی
اور اسپر اجماع کیا گیا ہے اور یہ جو روایت کی گئی ہے ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہ مطلق بخشدینے سے چور پہ حد نہیں آتی سو یہ حدیث اسباب میں انکے رد میں ہے

قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ یَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَلَا یَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون اور بتحقیق تم جہگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووی خوب تقریر کرنے والا ساتھہ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہون مین واسطے اوسکے اوپر مانند اُس چیز کے کہ سنتا ہون مین اُس سے پس وہ شخص کہ حکم کرون مین واسطے اوس کے ساتھہ کسی چیز کے حق بہائی اوسکے سے پس نہ لیوی اُسکو پس سوا اس کے نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطے اوسکے ایک ٹکڑا آگ سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** خلاف کیا ہے بہین امام اعظم کا امام ابو یوسف اور امام محمد نے اور کہا موافق شافعی کے **معدن شرح کنز الدقائق** اور **مستخلص** مین لکھا ہے وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّافِعِیُّ لَا یَنْفُذُ بَاطِنًا یعنی اور کہا ابو یوسف اور محمد اور شافعی نے کہ نہین جاری ہوتی قضا باطن مین یعنی اللہ تعالی کے نزدیک اور اسیطرح سے خلاف کیا ہے امام اعظم کا امام زفر نے اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل نے اس مسئلے مین اور کہا موافق حدیث ام سلمہ کے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور دلیل امام اعظم رحمہ اللہ کی حنفیہ یہ پیش کرتے ہین کہ جسکو ذکر کیا امام محمد نے مبسوط مین کہ پہنچا ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے اُنکے پاس گواہ قائم کردیے ایکعورت کے نکاح پر اور عورت نے انکار کیا تو حضرت علی نے حکم دیدیا عورت کو کہ جاوو مرد پاس تو کہا عورت نے کہ اُس مرد نے نہین نکاح کیا ہے مجھسے اب اگر آپنے ایسا ہی حکم کیا ہے تو آپ نکاح تو پڑہوا دیجیے فرمایا حضرت علی نے مین نہین تجدید کرتا نکاح کی نکاح کردیا تیرا دو نوں شاہدون نے سو **جواب** اس کا دو طرح پر ہے

اور طلاق اور بیع اور اقالہ مین امام اعظم کے نزدیک نافذ ہے ظاہرا و باطنا چنانچہ ہدایہ

اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری اور در المختار اور فتاوے قاضیخان وغیرہ

مین لکھا ہے وَکُلُّ شَیْءٍ قَضیٰ بِہِ القَاضِیُ فِی الظَّاھِرِ بِتَحْرِیْمِہٖ فَھُوَ فِی البَاطِنِ کَذٰلِکَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَکَذَا اِذَا قَضیٰ بِاِحْلَالٍ یعنے اور جو چیز کہ حکم کرے ساتھ اُسکے قاضی ظاہر مین ساتھ حرام کرنے اُس کے پس وہ (حکم) باطن مین بھی اسیطرح ہے نزدیک ابحنیفہ کے اور اسیطرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھ حلال کرنی کے مثلاً کوئی شخص کسیعورت پر دعوی کرے کہ یہ میری جورو ہی اور قاضی کے سامنی جھوٹے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لی اور وہ عورت اُسکو ملجا دی تو وہ عورت بحسب ظاہر بھی اُسکی بی بی ہے اور اُس سے صحبت کرنا بھی اوس شخص کو حلال ہی یعنے خدا کے نزدیک بھی اسیطرح ہوگیا اور مرد کو اُس عورت کے لینے کا خدا کے نزدیک کچھہ مواخذہ نہ ہوگا اور یھہ ہی حکم ہے عورت کے لیے بھی چنانچہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَمَنِ ادَّعَتْ عَلَیْہِ اِمْرَأَۃٌ اَنَّہٗ تَزَوَّجَھَا وَاَقَامَتْ بَیِّنَۃً فَجَعَلَھَا القَاضِیُ اِمْرَأَتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ تَزَوَّجَھَا وَسِعَھَا المُقَامُ مَعَہٗ وَاَنْ تَدَعَہٗ یُجَامِعُھَا وَھٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اگر عورت دعوی کرے کسی شخص پر اسبات کا کہ میرا اُسسے نکاح ہی اور گواہ لے آوی (یعنی جھوٹے) اور قاضی حکم کردے اُسکی عورت ہونیکا اور نہ تھا نکاح اُس مرد کا اُس عورت کے ساتھہ تو جائز ہی اُس عورت کو جماع کروانا اُسسے اور یہ مذہب ابحنیفہ کا ہے انتہی اسیطرح ہی اگر کسی کے مکان کا کسینے جھوٹا دعوی کیا کہ مینے اس سے خریدا ہی اور جھوٹے گواہ گذرانے اور قاضی نے حکم دیا اُسکی بیع کا تو ہوگیا اسیطرح سے **امام اعظم** نے خلاف کیا ہی اس مسئلہ مین اس حدیث کا

عن ام سلمۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَمَنْ اَفْلَسَ عِنْدَہٗ مَتَاعٌ لِرَجُلٍ بِعَیْنِہٖ اِبْتَاعَہٗ مِنْہُ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اُسْوَۃٌ لِلْغُرَمَاءِ فِیْہِ یعنے ایک شخص مفلس ہوگیا اور اُسکے پاس وہ چیز ہے جو اُس نے خریدی کی تو اُسکا بائع اور قرضخواہون کے ساتھہ مساوی ہے بیچ اس کے اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مَالَہٗ بِعَیْنِہٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مِنْ غَیْرِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاوی اپنا بعینہ مال کسی مفلس مرد کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضدارون کی بہ نسبت (یعنے جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھہ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرض دار ہوگیا قیمت نہین دی سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر بعینہ پاوے تو لے لیوے اور بیع کو باطل کردیوے اور قرضدارون کا اُس مین حق نہین) روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور کہا ترمذی نے اس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بہی روایتین آئی ہین ۔ اور کہا امام شعرانی نے میزان شعرانی مین کہ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام ابو حنیفہ جو قائل اس کے نہین ہین سو اسباب مین تاویلین اُنکی مردود اور ضعیف ہین اور جو کہ اس باب مین حضرت علی اور ابن مسعود کی روایت کی سند لیتے ہین سو وہ ثابت نہین انتہے

مسئلہ نود و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر ﷺ کی صحیح حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا تُرَدُّ الْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعِیْ یعنے مدعی کو قسم نہ دی جاوے ۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس

اول یہ کہ یہ حدیث بلا اسناد ہی اور حدیث بلا اسناد جسکے سبب اسناد مین سقوط و انقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے چنانچہ نخبۃ الفکر مین لکھا ہے ثُمَّ الْمَرْدُوْدُ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ لِسَقْطٍ اَوْ طَعْنٍ فَالسَّقْطُ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ مَبَادِی السَّنَدِ مِنْ مُصَنِّفٍ اَوْ مِنْ اٰخِرِہٖ بَعْدَ التَّابِعِیِّ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَالْاَوَّلُ الْمُعَلَّقُ یعنے پھر مردود یا یہ کہ ہو واسطے گرنے (اسناد) کے یا طعن (راوی) کے سو گرنا اسناد کا یا یہ ہی کہ ہوا ابتدا سند سے مصنف سی یا آخر سند کے سے بعد تابعی کے یا سوائے اسکی کے پس اول معلق ہے اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول مین لکھا ہے کہ اکثر محدثین نے ذکر حدیث معلق کا قسم مردود مین (شمار) کیا ہی انتہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ نخبۃ الفکر اور منہج الوصول کی عبارت سی معلوم ہوتا ہے کہ حدیثین معلق جو کہ بخاری مین ہین وہ بھی ضعیف ہی ہونگے سو جواب اس کا یہ ہے کہ منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول مین لکھا ہی کہ بخاری جسقدر حدیثین معلق لایا ہے اُن سبکو ابن حجر نے اپنی کتاب التشویق الی وصل التعلیق مین وصل کر دیا ہے علاوہ اسکی فتح الباری اور قسطلانی اور کرمانی وغیرہ بخاری کی شرحون مین بخاری کی معلق حدیثون کا وصل ہونا ثابت ہے اور بالفرض اگر اوسکی کسی حدیث معلق کا وصل ہونا پایہ ثبوت کو نہ پہونچ سکے اور معارض ہو حدیث صحیح کے تو اسکو بھی لائق عمل کے نہ سمجھا جاویگا دوم یہ روایت موقوف ہی حضرت علی پر اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین پہلے گذرا

مسئلہ نود و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالم گیری وغیرہ مین لکھا ہے

زنا کرے تو ان امور سے اُسکا عہد نہین ٹوٹتا اور ردّ المحتار شرح درّ المختار
مین ہے وَاَمَّا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَ اَصْحَابُہٗ فَقَالُوْا لَا یُنْقَضُ الْعَھْدُ بِالسَّبِّ وَلَا یُقْتَلُ
الذِّمِّیُّ بِذٰلِکَ یعنی اور لیکن ابو حنیفہ اور اصحاب اُسکو (یعنے ابو یوسف و محمد) پس
کہتے ہین کہ نہین ٹوٹتا عہد ساتھہ گالی دینے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور نہ قتل
کیا جاوے ذمی بسبب اس بات کے انتہے امام اعظم اور اُن کے شاگردون ابو یوسف
و محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان صریح دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ
عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً کَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَتَقَعُ فِیْہِ فَخَنَقَھَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَمَھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تحقیق ایک
عورت یہودیہ برا کہتی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تھی حضرت
مین پس گلا گھونٹا اوسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مرگئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے خون اُسکا روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے دوسری حدیث
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ اَعْمٰی کَانَتْ لَہٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیْہِ فَیَنْھَاھَا فَلَا تَنْتَھِیْ فَلَمَّا کَانَ
ذَاتَ لَیْلَۃٍ اَخَذَ الْمِعْوَلَ فَجَعَلَہٗ فِیْ بَطْنِھَا وَاتَّکَأَ عَلَیْھَا فَقَتَلَھَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اشْھَدُوْا اَنَّ دَمَھَا ھَدَرٌ رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق ایک اندھا کہ تھی اوسکے پاس
حرم گالی دیتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تھی حضرت مین پھر منع کرتا
تھا وہ اندھا اوسکو اس بات سے پس باز نہ آتی تھی وہ پس جب ہوئی ایک رات لی اُس اندھے نے
ایک لکڑی سیخ لگی ہوئی پس رکھا اسکو اوسکے پیٹ مین اور تکیہ کیا اوسپر (یعنے زور سے دبایا)
اوسکا پس قتل کیا اسکو پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا خبردار گواہ

مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِیَمِیْنٍ وَّشَاھِدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ ۔ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا قسم اور گواہ پر روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا اسناد اسکی جید ہے دوسری حدیث عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰی بِھَا عَلِیٌّ فِیْکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا اَصَحُّ روایت ہے جعفر بن محمد سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ساتھ قسم کے ساتھ ایک گواہ کے کہا اور حکم کیا ساتھ اسکے حضرت علی نے بیچ تمہارے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اصح ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کو دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیثون باب کے جماعت اصحاب اور تابعین نے اور جو لوگ کہ بعد اون کے ہوئے ہین کہتے ہین کہ جائز ہے حکم ساتھ گواہ اور قسم مدعی کے اور حکایت کیا ہے اسکو صاحب بحر نے امیر المومنین علی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابی اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہاء مدینہ اور ناصر اور ہادویہ اور مالک اور شافعی کے

مسئلہ نود و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگردون ابو یوسف و محمد کا مخالف پیغمبر کی حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق وغیرہ مین لکھا ہے مَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْیَۃِ اَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ سَبَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَوْ زَنٰی بِمُسْلِمَۃٍ لَمْ یَنْتَقِضْ عَھْدُہٗ یعنے جو ذمی جزیہ دینے والا جزیہ دینے سے انکار کرے یا کسی مسلمان کو مار ڈالے یا گالی دے نبی علیہ السلام کو یا کسی مسلمان عورت سے

ہدایہ جلد اول صفحہ ۳۱۱ مطبوعہ مصطفائی
شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ یوسفی
کنز الدقائق صفحہ ۲۵۱ مطبوعہ احمدی
نیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۱۱۷

نواب صدیق حسن خان نے بھی

تو حلال ہے امام اعظم کے نزدیک اسلیے کہ تحقیق نہ پہونچی ہی حدیث زنا کی اجرت کی حرمت میں [illegible]

سبب (کہ جسکی بدلے وہ مزدوری لیتی ہے حرام ہی ہے) انتہے اسی سبب سے امام اعظم

علیہ الرحمۃ کے نزدیک جو شخص کہ خرچی دیکر کسی عورت سے زنا کرے اوسپر حد واجب نہین

چنانچہ **فتاوی قاضیخان** اور **کنز الدقائق** مین لکہا ہے وَلَوِ اسْتَأْجَرَ

اِمْرَأَۃً لِیَزْنِیَ بِہَا فَزَنٰی بِہَا لَا یُحَدُّ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اور اگر خرچی دے عورت کو

واسطے زنا کرنے کے اُسّے پس اگر زنا کیا اوسنے ساتھہ اوسکے نہ حد ماری جاوے اوسکو موجب قول

ابو حنیفہ کے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثوں کا **پہلی حدیث**

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَہْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاہِنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے منع فرمایا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن

کی سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث** [٥٣] **صحیح ابن حبان**

مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ حرام ہے عورت زانیہ کی خرچی اور قیمت کتے کی اور کمائی پچہنی لگانے والے کی

تیسری حدیث [٥٤] **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ وَمَہْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَکَسْبُ

الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا حرام ہے اور خرچی زناکار عورت

کی حرام ہے اور کمائی سینگی کہینچنے والے کی حرام ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

چوتھی حدیث **عَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْاَمَۃِ

رہو تحقیق خون اسکا رائگان ہے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **فائدہ** کہا
ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ راوی اسحدیث کے معتبر ہیں - اور یہ دونوں حدیثیں دلیل
ہیں اس پر کہ ذمی جب برا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد و ذمہ کو پس وہ
حربی ہے مباح الدم اور **مسک الختام شرح بلوغ المرام** میں لکھا ہے
یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے
والا لائق قتل کے ہے ساتھ حد شرعی کے اور خون اسکا رائگان ہے یعنے اسکو قتل
کرنا گناہ نہیں پس اگر مسلمان ہو تو گالی دینی اسکی اسکا مرتد ہونا ہے - اگر اوس نے
توبہ نہیں کی ہے تو قتل کیا جاوے کہا ابن بطال اور ابن منذر نے کہ اجماع ہو چکا ہے
اس بات پر کہ جو شخص گالی دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہے قتل کر دینا اوس
کا اور حکایت کی گئی ہے یہی بات اوزاعی اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق سے
اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسکو قتل کرنا چاہیے اور اگر وہ ذمی ہے تو بھی قتل کیا جاوے انتہی
اسیکا قائل ہوا ہے شیخ ابن ہمام حنفی بھی چنانچہ **فتح القدیر** میں ہے کہ اگر
ذمی جزیہ دینے والا از راہ تمرد اور شرارت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے
تو عہد ٹوٹ جاوے گا - اور وہ قابل قتل کے ہے کیونکہ ذمی سے جزیہ حقیر سمجھکر لیا جاتا
ہے اور جب وہ ہمارے پیغمبر کو برا کہنے لگے تو گویا ہم اوس سے عاجز ہوئے انتہی

مسئلہ نود و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثوں کے یہ ہے جو کہ **چلپی حاشیہ**
شرح وقایہ میں محیط سے نقل کرکے لکھا ہے اِذَا اَخَذَتْہُ الزَّانِیَۃُ اِنْ کَانَ
بِعَقْدِ الْاِجَارَۃِ فَحَلَالٌ عِنْدَ الْاَعْظَمِ لِاَنَّ اَجْرَ الْمِثْلِ طَیِّبٌ وَاِنْ کَانَ
السَّبَبُ حَرَامًا یعنے جو چیز کہ لے عورت زنا کرنے والی اجرت زنا کرنے کی اگر لیا
ہے مقرر کرکر یعنے جسطرح سے کسبیاں اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلے مقرر کر لیتی ہیں

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلَی یَھُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَھَا عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے یہود خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اُس میں اپنے مالوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدھا میوہ اُسکا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **دوسری حدیث** **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ اَنْ یَّعْمَلُوْھَا وَیَزْرَعُوْھَا وَلَھُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے اوسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر (یعنے درخت اور زراعت خیبر کی) یہود کو اس شرط پر کہ محنت کرین اُس مین اور کھیتی کرین اُسمین اور یہود کے لیے آدھا اوس چیز کا کہ نکلے اُس سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ کہا ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد اور باقی کے کوفیون اور فقہاء محدثین اور احمد اور ابن خزیمہ اور ابن شریح اور دوسرون نے کہ کسی سے حصہ مقرر کرکے خواہ کوئی کسیکو فقط درخت دیدے خواہ فقط زمین ہی دے خواہ درخت بھی اور زمین بھی یعنے دونون چیزین دیدین جائز ہے اسلیے کہ ظاہر حدیث سے یہی ثابت ہے اور یہی بہتر ہے اور اسکے جواز کے باب مین ابن خزیمہ نے ایک کتاب طیار کی ہے اور جو حدیثین کہ اس کے منع کے باب مین مروی ہین اُنکا جواب اُسنے اُسمین دیدیا ہے

مسئلہ نود و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کے کتابون مین لکھا ہے اِذَا حَلَفَ الْکَافِرُ ثُمَّ حَنِثَ فِیْ حَالِ کُفْرِہٖ اَوْ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَلَا حِنْثَ عَلَیْہِ یعنے جب کافر قسم کہا کر خواہ حالت کفر مین توڑدے خواہ اسلام لاکر توڑدے

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور کتے کے سے اور خرچی لونڈی زانیہ کی سے
روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **فائدہ** مجمع البحار مین لکھا ہے کہ مراد خبیث
سے حرام ہوتا ہے مول کتے کا اور خرچی عورت زانیہ کی اس لیے کہ کتا پلید ہے اور
زنا حرام ہے اور بدلا دینا اوسپر اور لینا اوسپر حرام ہے اور **زرقانی شرح
موطا امام مالک** مین لکھا ہے کہ خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور اوسپر
اجماع ہے ۔ اور امام نووی علیہ الرحمۃ نے **شرح صحیح مسلم** مین لکھا ہے
کہ مول کتے کا اور خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور اوسپر اتفاق ہے تمام مسلمانون کا
اور کہا **ترمذی** نے اس باب مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور
ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ بن جعفر سے بھی روایتین آئی ہین انتہے اب رہا
ایک مسئلہ تو کاہن کی اجرت کا اور دوسرا سینگی کھینچنے والے کی کمائی کا سو بیان
ان کا بلاغ المبین کے دوسرے جلد مین کیا گیا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھ لے

مسئلہ نود و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہہ ہے جو **ہدایہ** اور
شرح وقایہ اور **کنز الدقایق** اور **رد المحتار** اور **فتاوے
عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ الْمُزَارَعَةُ
بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاطِلَةٌ یعنی کہا ابو حنیفہ نے کہ مزارعت ساتھ تہائی اور چوتھائی کے
باطل ہے **فائدہ** یعنے اگر کوئی شخص اپنی زمین اس غرض سے کسی کو دیوے کہ وہ اس
مین کھیتی کرے اور ثلث اپنا حصہ مقرر کر لیوے تو جائز نہین ہے ۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا
ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا **پہلی حدیث**
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور اسکا شاہد ہی حدیث سی کردم کے دیکہا احمد نے تیسری حدیث عن میمونۃ بنت کردم رضی اللہ تعالی عنہما ان اباہا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی نذرت ان انحر ببوانۃ فقال ابہا وثن او طاغیۃ قال لا قال اوف بنذرک رواہ احمد وابن ماجۃ ورجال اسنادہ رجال الصحیح روایت ہی میمونہ بنت کردم رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ تحقیق اوسکی باپ نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ تحقیق نذر مانی تہی مینے یہ کہ ذبح کرون مین بوانہ مین پس فرمایا کیا اسمین ہے بت یا طاغیہ کہا نہین فرمایا حضرت نے پوری کر نذر اپنی روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابن ماجہ اور راوی اسکی سناد کو صحیح ہین

مسئلہ نود و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کی یہ ہی کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور ردالمحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے من نحر ناقۃ او ذبح بقرۃ فوجد فی بطنہا جنینا میتا لم یوکل اشعر او لم یشعر یعنے جو شخص اونٹنی یا گائی کو ذبح کرے اور اسکی پیٹ مین سی مرا ہوا بچا نکلی تو نہ کہاوی خواہ اوسکی بال ہون خواہ نہ ہون - اور یہ مذہب امام اعظم اور انکی شاگردون زفر اور حسن بن زیاد کا ہے سو امام اعظم اور اُن کے شاگردون نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکاۃ الجنین ذکاۃ امہ رواہ احمد وصححہ ابن حبان روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا پیٹ کی بچہ کا ذبح کرنا اوسکی مان کا ہی روایت کیا اسحدیث کو احمد نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان اور ابن دقیق العید نے

وفا کرنا اسکا اسپر لازم نہین **فائدہ** کہا لیبی نے نہوین صحیح ہے نذر اوس کی ۔ اور یہ
مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا ۔
پہلی حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان عمر سأل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نذرت فی الجاہلیۃ ان اعتکف لیلۃ
فی المسجد الحرام قال واوف بنذرک متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما سے یہ کہ حضرت عمر نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر
کی تھی مین نے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرون گا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا
پوری کر نذر اپنی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری**
حدیث عن ثابت بن الضحاک رضی اللہ تعالی عنہ قال نذر
رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحر ابلا ببوانۃ
فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال ہل کان فیہا وثن
یعبد قال لا قال فہل کان فیہا عید من اعیادہم فقال لا فقال اوف
نذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فی قطیعۃ رحم ولا فیما
لا یملک ابن آدم رواہ ابوداود والطبرانی وہو صحیح الاسناد
ولہ شاہد من حدیث کردم عند احمد روایت ہے ثابت بن ضحاک رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا کہ نذر کی ایک مرد نے عہد مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ قربانی
کرے اونٹ بوانہ مین پھر آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا انہوں نے فرمایا کیا
ہے اوس مین بت کہ پوجا جاتا ہے بولا نہین فرمایا پھر کیا ہوتا ہے اوس مین میلا میلون
مین سے کافرون کے سو بولا نہین پھر فرمایا پوری کر نذر اپنی سو بیشک پوری نہ کی جاوے
نذر گناہ مین اللہ تعالی کے اور نہ کاٹنے مین صلہ رحم کے اور نہ اوس کام مین کہ نہین اختیار
رکھتا ہے آدمی روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور طبرانی نے اور وہ صحیح الاسناد ہے

پہلی حدیث عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ الْخَیْبَرِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَاَذِنَ فِیْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کہانے گوشت گدہون گہر کے پلے ہوؤنکے سے اور اذن فرمایا بیچ کہانے گوشت گہوڑون کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث** عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَکَلْنَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہا ذبح کیا ہمنے بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گہوڑا پس کہایا ہمنے اسکو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مذہب شافعی اور جمہور سلف وخلف کا یہی ہے کہ گوشت گہوڑیکا مباح ہے مکروہ نہین اور اسی بات کے قائل ہین عبداللہ بن زبیر اور فضالہ بن عبید اور انس بن مالک اور اسما بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور علقمہ اور اسود اور عطا اور شریح اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور ابرہیم نخعی اور حماد بن سلیمان اور احمد اور اسحق اور ابو یوسف اور محمد اور داؤد اور جمہور محدثین وغیرہ اور مکروہ جانا ہے اسکو ایک طائفہ نے کہ انہین سی ہین ابن عباس اور حکم اور مالک اور ابو حنیفہ اور کہا ابو حنیفہ نے کہانا اسکا حرام نہین لیکن جو کہاوے وہ گنہگار رہے انتہی ابو حنیفہ کے نزدیک گہوڑیکا گوشت کہانا جو مکروہ ہے اسباب ہین انکے مقلد یہ دلائل پیش کرتے ہین **پہلی دلیل** فرمایا اللہ تعالی نے وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا وَزِیْنَۃً یعنے اور گہوڑی بنائی اور خچرین اور گدہے کہ اونپر سوار ہو اور زینت سو **جواب** اسکا یہ ہی کہ اس آیت مین تو اللہ تعالی نے یہی فرمایا ہے کہ گہوڑا سوار ہونے اور زینت کے لیے بنایا گیا ہے یہ نہین فرمایا کہ اسکا کہانا بہی مکروہ ہے اور اگر کہانا اسکا مکروہ ہوتا تو آنحضرت

اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور کہا حاکم نے اس باب میں حضرت علی اور ابن مسعود اور ابی ایوب اور براء اور ابن عمر اور ابن عباس اور کعب بن مالک سے بھی روایتین آئی ہین اور زیادہ کیا تلخیص مین (یعنے ابن حجر نے) کہ جابر اور ابی امامہ اور ابی الدرداء اور ابو ہریرہ سے بھی روایتین ہین اور جس طریقہ کے ساتھ احمد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اُس مین کوئی بھی ضعیف راوی نہین ہے اور ذبح کرنا پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا اسکی مان کا ہے یہ مذہب ہے ثوری اور شافعی کا اور حسن بن زیاد اور ابو یوسف اور محمد ابو حنیفہ کے شاگردونکا اور یہی مذہب ہے مالک کا لیکن انکے نزدیک شرط یہ ہے کہ اگر بچے کے بال نکلے ہوئے ہین تو حلال ہے ورنہ نہین اور دلیل مالک کی یہ حدیث ہے جو کہ **موطا** امام مالک مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھے کہتے عبد اللہ بن عمر جب ذبح کیجاے اونٹنی تو اوس کے پیٹ کے بچے کی بھی ذکات ہو جائیگی بشرطیکہ اوس بچے کے تمام اعضا پورے ہو گئے ہون اور بال نکل آئے ہون اور **موطا** امام مالک مین روایت ہے سعید بن المسیب سے کہ تھے کہتے سعید بن المسیب کہ ذکاۃ پیٹ کے بچے کی اوسکی مان کی ذکات سے ہو جاویگی جب وہ بچہ پورا ہو گیا ہو اور بال نکل آئے ہون سو **جواب** ان دونون حدیثون کا یہ ہے کہ یہ دونون صحابہ کے قول ہین مرفوع حدیثین نہین ہین اور قول صحابی کا مقابلہ مین حدیث مرفوع کے لائق اعتبار اور قابل حجت پکڑنیکے نہین ہوتا اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین کتاب ہذا کے گزرے

مسئلہ نود و ہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار** اور **فتاوی عالمگیری** اور **فتاوی قاضیخان** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے یُکْرَہُ لَحْمُ الْفَرَسِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ یعنی مکروہ ہے گوشت گھوڑے کا امام اعظم کے نزدیک اور یہی قول ہے مالک کا سوا امام اعظم اور امام مالک نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا

دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۱۱ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد چوتھے کے صفحہ ۳۴۳ مین ہے ۱۲

کے صفحہ ۲۴۳ مین ہے ۱۲ عینی شرح بخاری جلد ۹ صفحہ ۴۲۹ / بیہقی کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۳۵ / جامع ترمذی صفحہ ۱۸۰ / سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ / سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۳۴ / موطا امام مالک صفحہ ۱۸۶ / ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد چہارم صفحہ ۴۲۹ / شرح وقایہ چھاپہ یوسفی کے جلد ۴ صفحہ ۱۷ / کنز الدقائق چھاپہ مجتبائی / رد المحتار چھاپہ مصر کے جلد ۵ صفحہ ۲۹۵ / فتاوی عالمگیری چھاپہ

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی البحر هو الطهور ماءه والحل میتته رواه ابوداود و
الترمذی والنسائی وابن ابی شیبة واللفظ له وصححه ابن خزیمة والترمذی
رواه مالك والشافعی واحمد روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مین دریا کے پاک کرنیوالا ہے پانی اوسکا اور
حلال ہے مردہ اوسکا روایت کیا اسحدیث کو ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن
ابی شیبہ نے اور لفظ اوسی کا ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ترمذی نے روایت کیا
اسکو مالک اور شافعی اور احمد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین صحیح
کہا اسحدیث کو ابن منذر اور ابن مندہ اور بغوی نے اور کہا بغوی نے اتفاق کیا گیا
ہے اسکی صحت پر اور کہا ابن اثیر نے شرح مسند مین کہ یہ حدیث صحیح مشہور ہے روایت کیا
ہے اسکو اماموں نے اپنی کتابون مین اور دلیل بڑی ہے ساتھ اسکی اور مرد اسکی معتبر ہین
اور کہا ابن ملقن نے البدر المنیر مین کہ یہ حدیث صحیح بزرگ ہے اور نیز کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ مذہب جمہور علماء کا یہی ہے کہ مردہ دریا کا خواہ خود بخود مرجاوے
خواہ شکار کیا جاوے یکسان ہے لیکن کہا حنفیہ اور ہادی اور قاسم اور امام یحیی نے اور مؤید
باللہ نے ایک قول مین کہ جبتک اُسکو کوئی آدمی نہ مارے دیا پانی اسکو نہ پھینک دے دریا اُس کو پانی
چھوڑکر نہ چلا جاوے تب تک حلال نہین اور جو مچھلی خود بخود مرجاوے دریا مین اسکو کوئی حیوان نہ
مارڈالے وہ حلال نہین ہے اور دلیل انکی اسباب مین یہ دو حدیثین ہین **پہلی حدیث**
ابوداود مین روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز کہ پھینک دے اسکو دریا یا جسکو پانی چھوڑکر چلا جاوے پس
کھاؤ اسکو اور جو کہ مرے اسمین اور تیرے پس نہ کھاؤ اسکو سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار**

خلاف قرآن اور سے کہانیکا لوگون کو بہی ارشاد فرماتے دوسری دلیل ابوداود

اور نسائی مین روایت ہی خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ سی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے گوشت گہوڑیکے سے اور خچرون کے سے اور گدہون کے سے

جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہی ساتہہ اسکی حجت کیونکہ
کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ اتفاق کیا ہے علماء حدیث کے امامون وغیرہ
نے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا بعضون نے کہ یہ منسوخ ہی روایت کیا دارقطنی اور بیہقی
نے موسی بن ہارون حمال حافظ سی کہا اُنّے یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ اسحدیث کی اسناد مین
جو صالح بن یحیے ہے وہ بہی اور اُسکا باپ بہی پہچانا نہین جاتا اور کہا بخاری نے اسحدیث
مین نظر ہی اور کہا بیہقی نے اسناد اوسکی مضطرب ہی اور کہا خطابی نے (بہی) کہ اسکی
اسناد مین نظر ہے اور صالح بن یحیے کا سماع اپنے باپ سے اور اُسکا اپنے دادا سے پہچانا نہین جاتا ہی اور
کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منسوخ ہے اور کہا نسائی نے حدیث گہوڑیکا گوشت) مباح ہونے
کی بہت صحیح ہے اور حدیث خالد کی (یعنے گہوڑیکا گوشت منع ہونے کی) اگر صحیح بہی ہو تو بہی
اُسکے منسوخ ہونے کا شبہ پڑتا ہے انتہی اور کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب**
مین کہ صالح بن یحیی بن مقدام بن معدی کرب کندی شامی (یعنے جو کہ گہوڑے کا گوشت
منع ہونے کی حدیث کے راویون مین سے ہے) لین ہے چہٹے طبقے مین سے

مسئلہ صدم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقایق** اور **رد المحتار** اور **فتاوی عالمگیری** اور **فتاوی قاضیخان** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے یکرہ اکل
الطافی منہ یعنے جو مچہلی کہ خود بخود مر کر اُلٹی ہو جاوے کہانا اُس کا مکروہ ہے
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہی سو **امام اعظم** نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا

صفحہ ۱۱۰ مین اور فتاوی قاضیخان چہاپہ نولکشور کے جلد چہارم کے صفحہ ۳۴۰ مین ہی ۱۲

ثابت ہو۔ علماء محققین نے انکار کر دیا ہے اور انکار دلکھہ دیا ہے چنانچہ ملا علی قاری حنفی نے
شرح نخبۃ الفکر مین[۱۵] عن السخاوی ان المعتمد انہ لا روایۃ
للامام عن احد من الصحابۃ لصغرہ فی زمن ادراکہ ایاھم
یعنے روایت ہی سخاوی سے کہ لائق اعتماد کے یہ بات ہی کہ امام ابوحنیفہ کو کسی صحابہ
انکو زمانہ صحابہ مین صغر سن ہونے کے سبب روایت نہین ہے۔ اور کہا امام نووی شارح
صحیح مسلم نے تہذیب الاسماء مین[۱۶] قال الشیخ ابو اسحاق فی الطبقات ھو
النعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ مولی تیم اللہ بن ثعلبۃ ولد سنۃ
ثمانین من الھجرۃ وتوفی ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ وھو ابن سبعین سنۃ اخذ الفقہ من حماد بن ابی سلیمان
وکان فی زمانہ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک وعبد اللہ
بن ابی اوفی وسھل بن سعد وابو الطفیل ولم یاخذ عن احد
منھم ترجمہ یعنے کہا شیخ ابواسحاق نے طبقات مین کہ وہ نعمان بن
ثابت بن زوطی بن ماہ مولی تیم اللہ بن ثعلب کے ہین سنہ اسی ہجری مین پیدا ہوئے اور
بغداد مین سنہ ایکسو پچاس مین فوت ہوئے اور انکی عمر ستر برس کی تہی سیکہا علم فقہ کا
حماد بن ابی سلیمان سے اور انکے زمانہ مین چار اصحاب موجود تہے۔ انس بن مالک اور
عبداللہ بن ابی اوفے اور سہل بن سعد اور ابوالطفیل ولیکن ابوحنیفہ نے ان مین سے
کسی سے بہی کچہ نہین لیا اور کہا شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ موضوعات
مین[۱۷] وکان فی ایام ابی حنیفۃ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک بالبصرۃ
وعبد اللہ ابن ابی اوفی بالکوفۃ وسھل بن سعد الساعدی
بالمدینۃ وابو طفیل عامر بن واثلۃ بمکۃ ولم یلق واحدا منھم
ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ وروی

یکا اسناد حدیث رجال الدین میں بیحیی بن سلیم راوی جو ہے وہ سچا تو ہے لیکن حافظہ اُسکا برا ہے اور کہا
نسائی نے نہیں ہے قوی اور کہا یعقوب نے جب وہ حدیث بیان کرے اپنی کتاب سے تو حدیث اُسکی حسن
ہے اور جب حدیث بیان کرے حفظ سے حدیث اُسکی ٹہیک نہی سمجہی جاویگی اور انکار بہی کیا جاویگا
اور کہا ابو حاتم نے وہ نہ تہا حافظ اور کہا ابن حبان نے کہ معتبروں مین تو تہا لیکن خطا کرتا
تہا اور حرص کرتا تہا حدیث کے مرفوع کرنے پر اور کہا ابن حجر نے کہ یہ حدیث مرفوع تو نہین لیکن
موقوف صحیح ہے اور معارض ہے اسکے قول ابو بکر وغیرہ صحابہ کا یعنے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے
اور **تقریب التہذیب** مین کہا ہے کہ یحییٰ بن سلیم طائفی نزیل مکہ سچا ہے برے حفظ والا نوین
طبقے میں سے انتہی دوسری حدیث دار قطنی نے روایت کی ہے ابی احمد زبیری سے
اُس نے ثوری سے مرفوعا بہی اسی مضمون کی سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے **نیل
الاوطار** مین کہ کہا دار قطنی نے مخالف ہوا ہے اُسکے وکیع وغیرہ پس موقوف کیا ان سب نے اس
حدیث کو ثوری پر اور صواب یہی ہے انتہی یعنے ٹہیک بات یہی ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہین موقوف
ہی ہے اور روایت موقوف مقابلے مین حدیث صحیح مرفوع کے قابل اعتبار و لائق حجت پکڑنے
کے نہین ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذرا ۔

تیرہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالوں کو یہ دیتے ہین کہ امام اعظم پاس حدیث کے کتنے صندوق تہے اور امام اعظم کے تینوں تابعین مشائخ سے سماع حدیث کی کی ہے اور انکی
سندکی روایت پانچسو آدمیوں نے اُنسے کی ہے اور سب کے سب امام اعظم کے شاگرد چار ہزار آدمی ہین اس
بات کو شیخ عبد الحق حنفی دہلوی نے **شرح سفر السعادت** مین نقل کیا ہے سو **جواب**
اسکا یہ ہے کہ یہ تو شیخ عبد الحق وغیرہ حنفیہ کی خانہ ساز باتین ہین انکو بجز بعض متعصب امام اعظم کے
مقلدون کے کوئی نہین مانتا اور ایسی بناوٹی دل سے تراشی ہوئی باتون کو سچا کوئی نہین جانتا بلکہ بعض
محققین حنفیہ بہی ایسی باتونکے قائل نہین جو اپنے حنفی بہائیونکی ایجاد انکو سمجہتے ہین دیکہو صحابہ امام اعظم کا سما

حدیث کی کی ہے اور سب سے سب امام اعظم کے استاد علم سے چار ہزار آدمی ہین سو اس بات
کو محمد سید صدیق حسن خان صاحب جو آجکل باعث کثرت تصانیف و تالیف پہلی علماؤ نیز بھی
سبقت لیگئے ہین اپنی کتاب اتحاف النبلاء مین ذکر کرتے ہین اور فرماتے ہین و آنچہ
جمعے از اہلحدیث گفتہ اند کہ بضاعت وے در حدیث مزجاۃ ست (یعنے قلیل) و آنکہ
گفتہ اند کہ مشائخ وے بچہار ہزار کس میرسند محتاج سندست و از ہمین سبب بالغہاست
کہ خطیب و ابن جوزی و غیر ہما بروے طعن کردہ اند و ابونعیم در حلیہ ذکر او ننمودہ۔ انتہی
اور یہہ جو شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ امام اعظم کے پاس حدیث شریف کی کتابون
کی کئی صندوق تہے یہی سب جھوٹ اور بناوٹ ہے بھلا اگر امام اعظم کے پاس حدیث کی کتابون کے
صندوق ہوتے تو کیا اون کے مقلدون مین سے کسی کے پاس نہ پہنچے کیا اُن کو
کیڑا کہا گیا یا دریا برد ہو گئین یا ہمراہ امام قشیری کے صندوق کے دریا مین
ڈالکر خواجہ خضر کے پاس کہین گئین۔ تاکہ جس وقت عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب
نزول فرمائین تو اُنکو دستور العمل بنائین جسکا قصہ طحطاوی نے شرح در المختار
مین بعض جہلا حنفیہ سی نقل کیا ہے اور اُسکو بوجوہ عدیدہ باطل کیا ہے اور اسکی ابتدا
مین کہا ہے وَالَّذِي يَنبَغِي لِلطَّائِفَةِ الْحَنَفِيَّةِ أَلَّا يَتَكَلَّمُوا بِمِثْلِ هَذِهِ الْأَلْفَاظِ
الْمُوهِمَةِ فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ لِلتَّشْكِيكِ فِيهِمْ بَلْ إِنَّ بَعْضَ الْحُسَّادِ يَسُبُّونَ الْإِمَامَ
وَيَنْفُونَ عَنْهُ الْاِجْتِهَادَ یعنے طائفہ حنفیہ کو لائق ہے کہ ایسے الفاظ وہم
انداز نہ بولین۔ کیونکہ لوگون کے برا کہنے کا سبب ہوتے ہین ملکہ بعض احمق
امام کو گالیان دین گے اور اُن کے اجتہاد کو مٹائین گے اور طحطاوی نے
لکھا ہے إِنَّ مِثْلَ هَؤُلَاءِ الْجَهَلَةِ لِفَرْطِ تَعَصُّبِهِمْ وَعِنَادِهِمْ لَيْسَ مَطْمَحُ نَظَرِهِمْ
إِلَّا تَفْضِيلَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَلَوْ بِمَا لَا أَصْلَ لَهُ وَلَوْ بِمَا يُؤَدِّي إِلَى
الْكُفْرِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ عِلْمٌ بِفَضَائِلِهِ الْجَمِيلَةِ الَّتِي أُلِّفَتْ فِيهَا الْكُتُبُ

۲ دیکھو اتحاف النبلاء صفحہ ۱۶۵
۳ دیکھو صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۰
۴ دیکھو حاشیہ طحطاوی جلد اول صفحہ ۲۸
۵ دیکھو حاشیہ طحطاوی جلد اول صفحہ ۲۸ سطر ۲

عَنْهُمْ وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَ اَهْلِ النَّقْلِ یعنے ابوحنیفہ کے زمانہ مین چار صحابی
موجود تھے انس بن مالک بصرہ مین اور عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ مین اور سہل بن سعد
ساعدی مدینہ مین اور ابوطفیل عامر بن واثلہ مکہ مین۔ لیکن ملاقات ابوحنیفہ کی اُن مین سے
ایک سے بھی ثابت نہین اور نہ اُن سے اُنھون نے کچھہ لیا ہے اور جو ابوحنیفہ کے اصحاب
کہتے ہین۔ کہ اونہون نے ایک جماعت صحابہ سے ملاقات کی ہے۔ اور اُن سے روایت
بھی اونہون نے کی ہے سو یہ بات ائمہ نقل کے نزدیک ثبوت کو نہین پہنچی اسیطرح لکھا ہے
قاضی علامہ شمس الدین ابن خلکان نے **وفیات الاعیان** مین بھی اور
حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی نے امام اعظم کو چھٹے طبقے مین شمار کیا ہے چنانچہ
تقریب التہذیب مین لکھا ہے اَلنُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ الْكُوْفِيُّ
اَبُوْحَنِيْفَةَ الْاِمَامُ يُقَالُ اَصْلُهٗ مِنْ فَارِسٍ وَيُقَالُ مَوْلٰى بَنِيْ تَيْمٍ فَقِيْهٌ
مَشْهُوْرٌ مِّنَ السَّادِسَةِ یعنے نعمان بیٹا ثابت کوفی کا رہنے والا امام ابوحنیفہ کوئی
کہتا ہے کہ یہ اصلمین فارسی ہین اور کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی تیم کے آزاد کردہ غلام ہین
یہ فقیہ مشہور ہین چھٹے طبقے سے اور چھٹا طبقہ اُن لوگون کا ہے جنکو کسی صحابی سے ملاقات
نہین ہوئی چنانچہ خود ابن حجر مقدمہ کتاب مذکور مین فرماتے ہین اَلسَّادِسَةُ طَبَقَةٌ
عَاصِرُ الْخَامِسَةِ لٰكِنْ لَمْ يَثْبُتْ لَهُمْ لِقَاءُ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ كَابْنِ جُرَيْجٍ
یعنے طبقہ چھٹا پانچوین طبقے کا ہمعصر ہے لیکن کسی صحابہ سے ملاقات کرنی چھٹے طبقے کی
لوگون کی ثابت نہین مثل ابن جریج کی انتہے اب اگر کوئی کہے کہ ملاقات کرنی امام ابوحنیفہ
کی صحابہ مذکورین سے بروایت اعلام الاخبار اور طحاوی وغیرہ کے ثابت ہے سو
جواب اسکا یہ ہے کہ اسباب مین جتنی روایتین حنفیہ لائے ہین سب واہیات اور زٹلیات اور
موضوع ہین صحیح ایک بھی نہین اور بیان انکا معیار الحق مین مفصل موجود ہے جسکو تحقیق
منظور ہو وہان سے دیکھہ لے اور یہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ امام اعظم نے تین سو تابعین مشائخ سے سماع

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پاس موجود ہے اور وہ اپنے ضمیمہ کے نمبر مذکور مین لکھتے ہین کہ اس مین عینی اور فتح القدیر بلکہ اس کے شاگرد حلبی سے بڑھکر کوئی بات بھی نہین ۔ غرضنکہ اب انکا کوئی حیلہ بھی حدیث پر عمل کرنے مین پیش نہین جا سکتا اور اتباع سنت کی نسبت کوئی عذر معقول خیال مین نہین آسکتا لیکن معہذا یہ خام خیال ابتک بھی ایک گمان پر خیالی پلاؤ پکائی ہی جاتے ہین اور عذر بدتر از گناہ پیش لاتے ہی جاتے ہین حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا

یعنے اور تحقیق گمان نہین کفایت کرتا حق سے کچھ

حسن ظن سے بغیر تحقیقات
وہم سے جا بجا دکھاتے ہین
دین کی تحقیق مین مگر بالکل
ہے تمہارے امام کے نزدیک
عکس اسکے جو ہو حدیث نبی
ہم کو قول رسول سے کیا کام
یہ ہی دین انکا اور یہ اسلام
ہو کہا ہمنے گر خلاف نبی
پر اسیران ربقۂ تقلید
چلتے اسپر بھی یہ نہین ناکام
لیک معلوم ہمکو اب یہ ہوا
ہوتے ان سے اگر نہ یہ بیزار
اور نہ تقلید کرتے انکی کبھی
شیفتہ جسپہ ہین یہ سودائی

مانتے ہین نہین کسی کی بات
کہ مبادا کہین یہ ہو کھوٹا
ہوئے انکے چراغ عقل کے گل
پھر نہ پوچھین کسی سے یہ نادان
چھوڑ دین انکو یہ سفیہ و غبی
ہم مقلد ہین ہم کو بے انکار
یہ عقیدہ ہے انکا اور یہ کلام
مطلقاً کیجو تم نہ اسپہ عمل
ہونگے نادان ایسے بے فہمید
ہم سمجھتے تھے ہین جو تقلیدی
ہین یہ منکر امام سے بھی سدا
تھے مقلد یہ جن کے کہلاتے
دیکھتے جسمین ہے خلاف نبی
نفس شیطان کے دام مین یہ گرے

ایک وہ یہ کہین جو یاں ہین
تو سراسر پڑے ہمین ٹوٹا
کوئی کہدے کہ مسئلہ یہ ٹھیک
لین وہی مان دل مین ہو شادان
اور کہین ہم نہ مجتہد نہ امام
ہے کفایت امام کی گفتار
کہہ گئے ہین یہ خود امام سبھی
جان لیجو کہ ہے وہ اٹکل
کہہ گئے ہین انہین جو انکو امام
ہین فقط منکر حدیث نبی
ہے دلیل اسکی اس سے اہل دیندار
انکا کہنا سر آنکھ پہ رکھتے
کس نے تقلید ایسی بتلائی
آگئی ہین اسیکا ہے یہ روگ

فیرضون باالاکاذیب والافتراآت التی لا یرضی الله تعالی ولا رسوله ولا ابو
حنیفة نفسه ولو سمعها ابو حنیفة لافتی بکفر قائلها یعنے بیشک اُن
جاہلون جیسے اپنے بہت تعصب اور عناد کے سبب (بجز اس کے کہ ابو حنیفہ کو اورون
پر بزرگی دین) کہین نظر نہین رکھتے مگر ابو حنیفہ کو بزرگی دینے کی طرف اگرچہ ایسی
چیز سے ہو جس کے لیے کچھ اصل نہین - اور اگرچہ وہ تفضیل کفر کیطرف اُن کو
پہنچاوے اُن کو ابو حنیفہ کے اُن فضائل کا حکم نہین جن ہین کتابین تصنیف ہو چکی
ہین - اور وہ جھوٹ اور افترا سے خوش ہوتے ہین جس کو خدا اور رسول ص
پسند نہین کرتے اور نہ ابو حنیفہ پسند کرتے بلکہ ابو حنیفہ اگر اُن باتون کو سنتے
تو اُن کے قائل پر کفر کا فتوے لگاتے غرضنکہ امام اعظم کے کئی صندوق
کتابون کے تو ایک طرف رہی اگر حدیث کی ایک کتاب بھی اُنکی جمع کی ہوئی ہوتی
تو اُسکا اثر ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین ضرور پایا جاتا خصوصاً طحاوی
اور عینی اور ابن ہمام تو ضرور ہی اس سے نقل لاتے بلکہ اُنکی ذات سے تو یہ بھی امید تھی کہ
اس کے مقابلے مین بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ کتابونکی صحیح صحیح حدیثین جو کہ اُسوقت
مین بھی موجود ہین سبکو رد کر دیتے - اور کسیکو بھی نہ مانتے - لیکن الله کا بڑا
شکر ہے کہ اُنکی جمع کی ہوئی نہ چھوٹی نہ بڑی کوئی کتاب بھی حدیث کی نہین لیکن باوجود
اسبات کی بھی حنفیہ بھی کہی جاتے ہین کہ جن کتابون کی حدیثین ہمارے مذہب
کی دلیل ہین وہ کتابین عرب مین موجود ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح
سفر السعادت مین لکھا ہے - کہ نظر در کتب حنفیہ کہ در دیار عرب مشہور است باید
انداخت تا حقیقت حال منکشف گردد و مواہب الرحمن کتابیست درین مذہب شارح او
التزام کردہ کہ دلیل از آیت قرآن و احادیث صحیحین بیارد - سو یہ بھی شیخ صاحب وغیرہ
امام اعظم کے مقلدون کی خانہ ساز بات ہے - کتاب برہان شرح مواہب الرحمن لاہو مین

اور ہوگا میری امت مین ایک مرد کہ کہا جائیگا واسطے اوسکے ابو حنیفہ کہ وہ چراغ ہے
میری امت کا قیامت کے دن تک۔ اور نیز شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت
مین لکھا ہی کہ در تنزیہ الشریعہ از انس آوردہ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ مُحَمَّدُ
بْنُ اِدْرِیْسَ اَضَرُّ عَلٰی اُمَّتِیْ مِنْ اِبْلِیْسَ + وَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ
لَهٗ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَهُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ وگفتہ کہ جوزقانی این حدیث را از انس
آوردہ ودر اسناد وی احمد جویباری ست در اوی وے مامون سلمی ست
ویکے ازین دو وضع کردہ اینحدیث را علیہ من اللہ ما یستحقہ یعنے
جس چیز کا جو مستحق ہے اللہ اسکو ویسا ہی کرے۔ اور کہا ملا علی قاری حنفی نے
زین الحلم شرح عین العلم مین فَوُرِدَ مِنْ طُرُقٍ
لٰکِنَّهَا کُلُّهَا وَاهِیَةٌ اَبُوْ حَنِیْفَةَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ حَدِیْثٌ مَّوْضُوْعٌ
کَمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ وَغَیْرُهٗ یعنے ابو حنیفہ چراغ ہے میری امت کا جو کہ
وارد ہوا ہے بہت طریقون سے لیکن وہ سب کے سب واہی ہین اور یہ حدیث
موضوع ہے جیسا کہ کہا ہے صغانی وغیرہ نے دوسری حدیث سیاتی
بَعْدِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ الْکُوْفِیُّ وَیُکْنٰی بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ
لَیُحْیِیَنَّ دِیْنَ اللّٰهِ وَسُنَّتِیْ عَلٰی یَدِهٖ یعنے آویگا میرے پیچھے ایک مرد کہا جائے
گا واسطے اوس کے نعمان بن ثابت رہنیوالا کوفے کا اور کنیت کیا گیا ساتھ ابو حنیفہ
کے تاکہ بہترائی کرے اللہ کی دین کی اور میری سنت کے اوپر ہاتھ اپنے کے
سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بہی جہوٹی بناوٹی دل سے گہڑی ہوئی ہے
کہا نور الدین علے نے کتاب مختصر تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن
الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ مین کہ یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے انس کی حدیث
کا طریق ابان سے روایت کی اس سے ابو العلی بن مہاجر مجہول نے اور روایت کی

چودہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جو مرتبہ امام اعظم کا ہے ائمہ مین سے اور کسیکا بہی نہین ہے اسلیے کہ امام اعظم کی فضیلت مین انکا نام لیکر صریح چار حدیثین آچکی ہین **پہلی حدیث** یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ یعنے ہوگا بیچ امت میری کے ایک مرد کہا جاویگا واسطے اوسکے ابو حنیفہ اور وہ چراغ ہے امت میری کا سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع یعنے جہوٹی بناوٹی دل سے گہڑی ہوئی ہے کہا امام شوکانی نے **فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ** مین کہ یہ حدیث موضوع ہے اس لیے کہ بیچ اسناد اسحدیث کے ایک تو مامون بن احمد سلمی ہے اور دوسرا احمد بن عبد اللہ جوئباری ہے۔ اور یہ دو شخص حدیثون کے بنانے والے ہین اور بنایا ہے اسکو ان دونون مین سے ایک نے۔ اور کہا شیخ ابن طاہر حنفی نے **مجمع البحار** مین کہ کہا صغانی نے (حدیث) سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَۃَ مَوْضُوْعٌ یعنی ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے موضوع ہے یعنے جہوٹی بناوٹی دل سے گہڑی ہوی حدیث ہے۔ اور کہا ملا علی قاری حنفی نے **موضوعات کبیر** مین (حدیث) اَبُوْ حَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ مَوْضُوْعٌ بِاِتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِیْنَ یعنی ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے موضوع حدیث ہے اور اسپر محدثین کا اتفاق ہے۔ اور کہا شیخ عبد الحق حنفی نے **تحصیل التعرف** مین وَقَدْ یُرْوٰی اَحَادِیْثُ فِیْ فَضْلِہٖ حَکَمَ الْمُحَدِّثُوْنَ بِوَضْعِھَا وَاَشْعَرُھَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ وَسَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یعنے اور تحقیق جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین امام ابو حنیفہ کی بزرگی مین حکم کیا ہے محدثین نے ساتہہ موضوع ہونے انکے اور بہت مشہور ہونا انکا ابو حنیفہ چراغ ہے میری امت کا

بزرگی ہین جتنی حدیثین آئی ہین محدثین کے نزدیک سب موضوع ہین کوئی بہی صحیح نہین - اور کہا ملا علی قاری حنفی نے **موضوعات کبیر** مین وَمِنْ ذٰلِكَ مَا وَضَعَهُ الْكَذَّابُوْنَ فِيْ مَنَاقِبِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ عَلَى التَّنْصِيْصِ عَلٰى اِسْمَيْهِمَا وَكَذَا مَا وَضَعَهُ الْكَذَّابُوْنَ اَيْضًا فِيْ ذَمِّهِمَا ؛

یعنے انہین مین سے ہے وہ جو بنایا ہے اُسکو جہوٹون نے بیچ تعریف ابوحنیفہ اور شافعی کے انکا نام لیکر اور اسیطرح کی حدیثین بنائی ہین جہوٹون نے بیچ مذمت اندونون کے اور کہا مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس نے **سفر السعادت** مین کہ درباب فضائل شافعی و ابی حنیفہ و ذم ایشان چیزے صحیح نشدہ وہرچہ دران باب است مجموع مفتری و موضوع ست - اور کہا سید محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار الحق** مین کہ یہ سب (روایتین جو کہ ابوحنیفہ کی تعریف مین لوگون نے لکہی ہین) واہیات اور مفتریات اور موضوعات ہین اور وضعین اُنکی (یعنے ان روایتون کے بنانیوالے مصداق ہین اِس حدیث کی جو کہ **بخاری** مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اُس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنے جو جہوٹ بولے مجہپر جانکر پس ٹہکانا سمجہے اپنا دوزخ - اور ناقلین اُنکے نے اگر باوجود علم بالوضع کے اُن کو نقل کی ہین تو فاسق ہین بالاجماع کیونکہ روایت کرنا حدیث موضوع کا حرام ہے اتفاقاً اور اگر بسبب جہل کے اون کے موضوع ہونیسے نقل کی ہین تو جاہل اور معذور ہین اور موضوع ہونا ان روایات کا اونکے الفاظ اور معنی سے ظاہر ہے اور محدثین نے بہی تنبیہ کی ہی اور بیان اسکا اوپر گزرا

پندرہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتی ہین کہ امام اعظم کے بزرگی اور ائمہ پر اسلیے زیادہ ہے کہ اُنہون نے چالیس برس تک ایک وضو سے نماز

اس محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی متروک ہی اور پایا اُس نے طریق جو بخاری سے اور
کافی ہے تجھکو (اس حدیث کے موضوع ہونے کی دلیل) اُسکا جھوٹا ہونا - اور کہا
شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت مین کہ یہ حدیث بھی اسی قسم
کی یعنے جھوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی ہے جیسے کہ حدیث سراج اُمتی ہے
جو کہ اوپر مذکور ہوئی تیسری (حدیث) یَخْرُجُ فِی اُمَّتِی رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ
اَبُوْحَنِیْفَةَ وَبَیْنَ کَتِفَیْهِ خَالٌ یُحْیِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی یَدِهٖ سُنَّتِی
یعنے نکلیگا میری اُمت مین ایک مرد کہا جائیگا واسطے اوس کے ابو حنیفہ
اور ہوگا درمیان مونڈھون اُس کے ایک خال زندہ کریگا اللہ تعالی اوپر ہاتھ
اُس کے میری سنت کو چوتھی (حدیث) حضرت علی سے روایت ہے اَلَا اُنَبِّئُکُمْ
بِرَجُلٍ مِّنْ کُوْفَتِکُمْ هٰذِهٖ یُکَنّٰی بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ قَدْ مُلِیَ قَلْبُهٗ عِلْمًا وَّ
حِکَمًا وَسَیَهْلِكُ بِهٖ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَلْغَالِبُ عَلَیْهِمُ التَّنَافُرُ یُقَالُ لَهُمْ
اَلْبَنَانِیَّةُ کَمَا هَلَکَتِ الرَّافِضَةُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا ترجمہ یعنے کیا نہ خبر دون مین تجھکو حال ایک شخص تمہاری کوفے کے
رہنے والے سے کہ یہ ہے کنیت کیا جائیگا ساتھ ابی حنیفہ کے تحقیق بھرا جائیگا اوسکا
دل علم اور حکمتون سے اور قریب ہے کہ ہلاک ہوگی قوم بسبب اوسکی بیچ آخر زمانے کے
کہ ہوگی انکو ابو حنیفہ سے بہت نفرت کہا جائیگا واسطے اوسکو بنانیہ (ہلاک ہونگے وہ) جیسے کہ
ہلاک ہوئے رافضی ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سو جواب ان دونون حدیثون
کا یہ ہے کہ یہ بھی موضوع ہین اسلیے کہ کہا شیخ عبدالحق نے تحصیل التعرف
مین وَقَدْ رُوِیَ اَحَادِیْثُ فِیْ فَضْلِهٖ حَکَمَ الْمُحَدِّثُوْنَ بِوَضْعِهَا
یعنے اور تحقیق جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین امام ابو حنیفہ کی بزرگی مین
حکم کیا ہے محدثین نے ساتھ موضوع ہونے اُنکے کے - یعنے اما ابو حنیفہ کے

اما انا فانی اصلی اللیل ابدا وقال الاخر انا اصوم النھار ابدا ولا افطر و
قال الاخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الیھم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ انی
لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد
واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنے آئے تین شخص طرف
بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس جبکہ خبر دیے گیے ساتھہ اسکی گویا کہ کم جانا اسکو پس کہا اپنمین کہان ہین ہم
بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق بخشی اللہ نے واسطے اون کے جو پہلے کیے
گناہ اور جو پیچھلے پس کہا ایک نے اُن مین سے پس مین نماز پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور
کہا دوسرے نے مین روزہ رکہا کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا۔ اور کہا تیسرے
نے پس مین الگ رہونگا عورتون سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی۔ پس تشریف
لائے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف انکی پس فرمایا حضرت نے تمنے کہا تہا
ایسا اور ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی کہ تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت
تمہاری اللہ تعالے سے اور بہت تقوے کرتا ہون بہ نسبت تمہاری واسطے اللہ تعالی کے
لیکن مین روزے بہی رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو اور
سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ
میرے سے پس نہین ہے مجہسے **تیسری حدیث بخاری اور مسلم** مین عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ کہا قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا عبد اللہ الم اخبر انک تصوم النھار وتقوم اللیل فقلت بلی یا رسول
اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا و
ان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان لزورک علیک حقا

عشا اور صبح کی پڑہی ہے۔ اور ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑہا کرتے تہے اس بات کو خطیب نے تاریخ بغداد مین نقل کیا ہے اور طحطاوی مین ہو کہ جس مقام پر امام اعظم نے وفات پائی ہے وہان انہون نے ستر ہزار ختم کیے ہین سو **جواب** اس کا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ بات بالکل غلط اور واہیات اور موجب مذمت امام اعظم کے ہے نہ یہ کہ انکی تعریف کے باعث ہو انہون نے جو اپنے آپکو ایک بہاری تکلیف اور مشقت مین ڈال رکہا تہا کیا اُن کو اتنی بہی خبر نتہی کہ یہ بدعت ہو کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بہر مین کبہی شب کو تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل نہین پڑہے اور نہ کبہو تمام شب جاگے۔ بلکہ تیسرا حصہ شب کا جاگتے اور دو حصے سویا کرتے اور اُس سے زیادتی کرنیوالے کو فرماتے کہ یہ شخص میری سنت سے نفرت کرتا ہے اور یہ ہم مین سے نہین اور ایسا ہی ختم کرنا قرآن کا بہی سات دن سے درے درست نرکہتے اور فرماتے کہ تین دن سے کم مدت مین قرآن پڑہنیوالا تو قرآن کو سمجہتا ہی نہین چنانچہ **مسلم** مین روایت ہو ہشام سے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَّلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ یعنے نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی ہین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنے اول سے آخر تک اور نہین جانتی ہین کہ روزے رکہے ہون سارا مہینہ سوائے رمضان کے اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہو انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا جاء ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ

[حاشیہ:] ؏ جلد اول صفحہ ۹۱ ۔ کتاب فضائل ۔ صفحہ ۷۷ ۔ ؏ صحیح مسلم ۔ ۔ ۔ صفحہ ۲۵۶ ۔ ؏ صحیح مسلم ۔ ۔ ۔ صفحہ ۲۵۶ ۔ جلد اول

اللہ صلاۃ داؤد ... احب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان ینام نصف
اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ ویصوم یوما ویفطر یوما
یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین نمازون مین طرف اللہ تعالی کی
نماز داؤد علیہ السلام کی ہے اور بہترین روزون مین طرف اللہ تعالی کی روزے
داؤد علیہ السلام کے تہے وہ سوتے آدہی رات اور قیام کرتے تہائی رات اور پہر سوتے
چہٹے حصہ رات کی مین اور روزہ رکہتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن **پانچوین**
حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
سے کہا کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل و
یحیی اخرہ ثم ان کانت لہ حاجۃ الی اھلہ قضی حاجتہ
ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیہ
الماء وان لم یکن جنبا توضأ للصلوۃ ثم صلی رکعتین — یعنے
تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول شب اور زندہ رکہتے آخر شب کو یعنے
بیدار رہتے پہر اگر ہوتی حضرت کو حاجت طرف اہل اپنے کی یعنے صحبت کی ادا کرتے
حاجت اپنی پہر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اوٹہتے اور ڈالتے
اپنے پر پانی اور اگر نہ ہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پہر پڑہتے دو رکعتین سنت
فجر کی **دوم** ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑہنی عقلاً بہی دشوار ہے اس لیے کہ تمام
رات کے درجہ اوسط مین بارہ گہنٹے ہوتے ہین اور چار گہنٹے اون مین سے منہا کرنے
چاہیئین تین گہنٹے اول سے شب کے کہ انمین کہانا پینا شب کا اور استنجا طہارت اور
وضو اور نماز عشا کی ادا ہو اور ایک گہنٹہ آخر سے شب کے کہ اسمین وقت فجر کی آمد آمد
ہوتی ہے اور نوافل نہین پڑہے جاتے تو باقی رہے آٹھ گہنٹے تو ان مین اگر ہزار رکعت
پڑہتے تہے تو فی گہنٹہ سوا سو رکعت پہلی اور ادا سے سوا سو رکعت کا مع ادائے ارکان

لا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ
كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ
اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ
صِيَامُ يَوْمٍ وَّ اِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً
وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ یعنے فرمایا مجھہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای
عبد اللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین (یعنے خبر پہونچی ہے مجھکو) یہ کہ تو روزی
رکھتا ہے دن کو (یعنے ہر دن) اور قیام کرتا ہے تمام رات (یعنے ہر شب)
پس کہا مین نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا نہ کر روزے بھی رکھہ
اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اس واسطے کہ واسطے بدن تیرے
کے تجھپر حق ہے (یعنے بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہ ہو جاوے) اور
واسطے آنکھون تیری کے تجھپر حق ہے (یعنے کبھی سویا بھی کرتا آنکھین آرام پاوین)
اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجھپر حق ہے (یعنے اُس کے ساتھہ سو اور صحبت اور
مخالطت کر) اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھپر حق ہے (یعنی کلام کر اُن سے اور
خاطرداری اور کہانا کہا اونکے ساتھہ) نروزہ رکھا جس نے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزی
تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین روزی رکھہ ہر مہینے مین تین دن (یعنے
ایام بیض کے یا مطلق تین روزے) اور پڑہ قرآن مہینے مین (یعنے ہر مہینے مین ایک ختم
کر لیا کر) کہا مین نے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھہ بہترین
روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن اور افطار کرنا ایک دن اور پڑہ قرآن بیچ
سات رات کے ایک بار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنے جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا
چوتھی حدیث بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہا اُس نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى

باقی رہا پہونکدیا پہر ہاتہ دہو لئے پہر جب نماز مین داخل ہوا تو بجای تکبیر کے زبان فارسی مین کہا کہ خدا بزرگ ست ۔ اور بجائے قرارت فارسی مین آیت قرآن مُدْهَامَّتَانِ کا ترجمہ کیا ۔ یعنے دو برگ سبز کہا پہر بجای سجود مرغ کیطرح سوا فرق کے دو ٹہونگین مارلین اور بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کے گوز مار دیا اور کہا ای سلطان یہ نماز ابوحنیفہ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر اس طرح کی نماز ابوحنیفہ کی نہوئی تو مین تجہکو مار ڈالونگا ایسی نماز تو کوئی بہی صاحب دین جائز نکہیگا پس حنفیون نے ابوحنیفہ کی اس طرح کی نماز ہونے سے انکار کیا ۔ پس قفال مروزی نے حنفی مذہب کے کتابین طلب کین اور بادشاہ نے ایک نصرانی کو جو ذی علم تہا شافعی اور حنفی مذہب کی دونون کی کتابون کے پڑہنے کا حکم دیا تو ابوحنیفہ کی نماز ویسی ہی پائی گئی جس طرح سے قفال مروزی نے پڑہکر دکہائی تہی ۔ پس بادشاہ نے ابوحنیفہ کی مذہب کو چہوڑ دیا اور شافعی کی مذہب کو اختیار کر لیا انتہے **راقم کہتا ہے** عجب نہین کہ اسوقت کی حنفی بہی اس قصہ کو دیکہکر چونک اوٹہین اور کہنے لگین کہ یہ افترا ہے اس طرح کی نماز ابوحنیفہ کی نزدیک جائز نہین تو **جواب** یہ کہ یہ ہرگز ہرگز افترا نہین ابوحنیفہ کی نزدیک اس طرحپر نماز پڑہنی بیشک و بے شبہ جائز ہے دیکہو

مسئلہ اول کتے کی کہال دباغت دی ہوئی کو پہنکر نماز کے جائز ہونیکی لیے **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے كُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ وَجَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ وَالْوُضُوْءُ مِنْهُ اِلَّا جِلْدَ الْخِنْزِيْرِ وَالْاٰدَمِيِّ یعنے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا اور جائز ہے نماز پڑہنی بیچ اسکے اور وضو اوس سے مگر چمڑا سور اور آدمی کا **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ سوائے سور اور آدمی کے چمڑے کے خواہ کتے کا چمڑا ہو خواہ بہیڑیے وغیرہ کا امام ابوحنیفہ کے نزدیک پاک ہی اور اسکو پہنکر یا اوسکو نیچے بچہاکر نماز پڑہنی جائز ہے ۔ اور بموجب اسی روایت ہدایہ اور شرح وقایہ

یعنی رکوع و سجود و قیام و قعدہ و تشہد و جلسہ و قومہ اور سوائے فرائض و واجبات اور
سنن اور مستحبات ایک گہنٹہ کی میعاد مین عقل سلیم محال جانتی ہے ہان جس طرح سے کہ
قفال مروزی نے امام ابوحنیفہ کی نماز **سلطان محمود** بادشاہ کو پڑہ کر دکہلائی تہی
اگر اسطرح سے پڑہی جاوے تو ایکہزار نہین آٹھ گہنٹے کے اندر دو ہزار رکعت سے بہی زیادہ
رکعتین پڑہی جاتی ہین اور ابوحنیفہ کی نماز جو قفال مروزی نے پڑہی تہی وہ یہ ہے دیکہیے
امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک جوینی نے کتاب **مغیث الخلق فی اختیار الحق** مین لکہا ہے کہ سلطان محمود بادشاہ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر تہا
اور علم حدیث کی حرص رکہتا تہا اور مشائخ سے حدیث سنتا اور استفسار کیا کرتا پس اکثر
احادیث کو اُس نے موافق مذہب شافعی کے پایا تو اُس کے دل مین اُس مذہب کی محبت پڑگئی پہر
اُس نے فقہا کو جمع کیا اور اُن سے ایک مذہب کی دوسرے مذہب پر ترجیح کا مطالبہ کیا تو اس بات
پر سبکا اتفاق ہوا کہ دونون مذہب کے موافق دو رکعت نماز پڑہنی چاہیے پس اُس نماز
مین نظر اور فکر کرنے سے جو مذہب اچہا معلوم ہو اُسکو اختیار کرنا چاہیے پس قفال مروزی
نے نماز پڑہنی شروع کی تو وضو کو پوری شرطون سے ادا کیا اور لباس اور
استقبال قبلہ بہی بخوبی کیا اور نماز کے ارکان اور ہیئتین اور فرض اور
سنتین اور آداب کو بوجہ کمال ادا کیا اور ایسی نماز پڑہی جس سے کمی کرنا شافعی
کے نزدیک درست نہین پہر اور دو رکعت اس طور سے ادا کین جو کہ ابوحنیفہ کے
نزدیک جائز ہون پس کتے کی کہال دباغت دی ہوئی کو پہن لیا۔ اور اُسکی چوتہائی
کو نجاست سے آلودہ کیا اور کہجور کے نچوڑنے سے بدون نیت وضو کیا ایسے موقع پر کہ
موسم گرم تہا اور میدان فراخ تہا۔ پس مکہیان اور مچہر اُس پر جمع ہو گئے اور وضو بہی
اُلٹا کیا (یعنی پہلے بایان پاؤن دہویا پہر داہنا پہر بایان ہاتہ کہنی تک دہویا پہر داہنا
پہر چوتہائی سر کا اُلٹا مسح کیا پہر اُلٹا مونہہ دہویا پہر ناک مین تین بار

حلال ہے جائز ہے نماز ساتھہ اُس کے یہان تک کہ پہونچے چوتہائی کپڑے کو ۔

مسئلہ سوم

نبیذ تمر سے وضو کرنے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا نَبِیْذَ التَّمْرِ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ یَتَوَضَّأُ بِہٖ وَلَا یَتَیَمَّمُ یعنی اگر سوا نبیذ تمر یعنے چھوہارے کے پانی کے پانی نہ ملے تو کہا ابو حنیفہ نے وضو اُس سے کرے تیمم نکرے مسئلہ چہارم وضو کے وسطے نیت کو وجوب نہونیکے لیے شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین لکھا ہی لَا یَفْتَقِرُ اِعْتِبَارُھَا اِلٰی اَنْ یَنْوِیَ یعنی وضو کے لیے حاجت نیت کی نہین ہی اسیطرح لکھا ہے عینی نے شرح ہدایہ مین مسئلہ پنجم وضو کے لیے ابو حنیفہ کے نزدیک ترتیب واجب نہین مستحب ہی چنانچہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے عِنْدَ الْقُدُوْرِیِّ النِّیَّۃُ وَالتَّرْتِیْبُ وَالْاِسْتِیْعَابُ مِنَ الْمُسْتَحَبَّاتِ یعنی نزدیک قدوری کے نیت اور ترتیب اور سب اعضاؤن کا دہونا مستحب ہے مسئلہ ششم اللہ اکبر کی جگہہ زبان فارسی مین خدائے بزرگست کہنے کے لیے اور قرارت کو زبان فارسی مین پڑہنے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ قَرَأَ فِیْھَا بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ ذَبَحَ وَسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ وَھُوَ یُحْسِنُ الْعَرَبِیَّۃَ اَجْزَاَہٗ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اگر شروع کرے نماز زبان فارسی مین (یعنے اگر بجائے اللہ اکبر خدائے بزرگست کہے) یا پڑہے (یعنے قرارت) زبان فارسی مین یا ذبح کرے اور پڑہے بسم اللہ زبان فارسی مین اگرچہ عربی بہی اچہی جانتا ہو جائز ہے نماز اوسکی نزدیک ابی حنیفہ کے مسئلہ ہفتم نماز مین مثل آیت مدھامتان کی چہوٹی سی آیت کے پڑہنے کے لیے فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہی وَمِنْہَا الْقِرَاءَۃُ وَذَکَرَ حَدَّھَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یَتَأَدّٰی بِاٰیَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَّاِنْ کَانَتْ قَصِیْرَۃً کَذَا فِی الْمُحِیْطِ یعنی اور اُس مین سے ہے قرارت اور وہ ابو حنیفہ کے نزدیک فرض اسی قدر ہی کہ پڑہی جاوے ایک آیت اگرچہ ہو چہوٹی

بچارے فقہا پے کہ چمڑے بے دباغت دیے ہوئے کو پہنکر جو نماز پڑہی تہی تو ہر ایک بہت ہی عیب رغبو
سے دیکہیں تو کتب حنفیہ سے صاف ثابت ہے۔ کہ اگر کتے کے چمڑے کو دباغت بہی نہ دیا جاوے تو بہی اوسپر
نماز پڑہنی درست ہے منع نہیں ہے چنانچہ **فتاوی قاضیخان** مین لکہا ہے وَذَکَرَ النَّاطِفِیُّ
عَنْ مُحَمَّدٍ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جِلْدِ کَلْبٍ اَوْ ذِئْبٍ قَدْ ذُبِحَ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ یعنی امدذکر
کیا ناطفی نے کہ روایت کی امام محمد نے جبکہ نماز پڑہی جاوے اوپر کتے کے چمڑے کے یا بہیڑیے
کے چمڑے کے اگر ذبح کیا گیا ہے تو جائز ہے نماز اوسکی اس سے معلوم ہوا کہ کتا بہیڑیا وغیرہ اگر بسم
اللہ کہکر ذبح کیا جاوے تو اوسکا چمڑا بلا دباغت بہی پاک ہے اور دباغت دینے سے تو امام ابو یوسف
کے نزدیک سور کا چمڑہ بہی پاک ہو جاتا ہے بلکہ انکے نزدیک تو اسکی بیع بہی جائز ہے چنانچہ
منیۃ المصلی مین لکہا ہے اَمَّا اِذَا ذُبِحَ بِالتَّسْمِیَۃِ وَصَلّٰی مَعَ لَحْمِہٖ اَوْ جِلْدِہٖ
قَبْلَ الدِّبَاغَۃِ یَجُوْزُ اِلَّا الْخِنْزِیْرَ اِذَا ذُبِحَ بِالتَّسْمِیَۃِ لَا یَطْہُرُ
وَاَمَّا اِذَا دُبِغَ جِلْدُہٗ فَفِیْ ظَاہِرِ الرِّوَایَۃِ عَنْ اَصْحَابِنَا لَا یَطْہُرُ
وَعَلَیْہِ عَامَّۃُ الْمَشَائِخِ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ یَطْہُرُ وَیَجُوْزُ
بَیْعُہٗ یعنے جن چیزونکا گوشت حرام ہے اگر وہ ذبح کی جاوین ساتہہ بسم اللہ
کے اور نماز پڑہی جاوے ساتہہ گوشت اوس کے یا چمڑے اوسکے پہلے دباغت دینے کے
تو جائز ہے مگر سور جب ذبح کیا جاوے ساتہہ بسم اللہ کے تو بہی نہین پاک ہوتا۔ اور لیکن جب
دباغت دیا جاوے چمڑا اوسکا موجب ظاہر روایت ہماری اصحاب کے پاک نہین ہوتا اور یہی مذہب
ہے عام مشائخ کا اور روایت کی گئی ہے ابو یوسف سے کہ پاک ہو جاتا ہے اور جائز ہے بیع اسکی

مسئلہ دوم

نجاست سے جو تہائی کپڑا آلودہ ہو ہوئے کے ساتہہ نماز جائز ہونے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکہا ہے وَ اِنْ کَانَتْ مُخَفَّفَۃً کَبَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ جَازَتِ الصَّلٰوۃُ مَعَہٗ مَا
حَتّٰی یَبْلُغَ رُبْعَ الثَّوْبِ یعنے اور اگر نجاست خفیفہ جیسے پیشاب اُن حیوانون کا کہ گوشت انکا

سَبَبُ الْوَلَدِ وَهُوَ بِهٰذَا الْوَجْهِ غَيْرُ مُتَّصِفٍ بِالْحُرْمَةِ وَكَذَا سَفَرُ
الْمَعْصِيَةِ صَالِحٌ لِلتَّخْفِيْفِ مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ خُرُوْجٌ مَّدِيْدٌ وَهُوَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى
مُبَاحٌ وَالْعِصْيَانُ فِيْ فِعْلِ قَطْعِ الطَّرِيْقِ وَالتَّمَرُّدِ عَلٰى مَوْلَاهُ وَذٰلِكَ مُجَاوِرٌ
لَهُ كَذَا فِي الْكَافِيْ یعنے اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ نماز سے باہر ہونا کبھی گناہ سے بھی ہو
سکتا ہے مثل جہوٹ بولنے کی اور گناہ واجب ہونے کے لائق نہین ہے تو ہم جواب
مین کہین گے کہ نماز سے باہر ہونا (خواہ کسی گناہ سے ہو) اس نظر سے کہ وہ فعل خروج
ہے گناہ نہین پس جہوٹ (جسکی مثال دی گئی ہے) ایسا ہے کہ وہ اس نظر سے کہ نماز
سے باہر ہونیکا ذریعہ ہے گناہ نہین ہے جیسے زنا کہ وہ حرمت مصاہرت کا سبب ہے
اس جہت سے کہ وہ اولاد کے ثبوت کا سبب ہے وہ زنا اس جہت سے صفت حرمت سے موصوف
نہین ایسا ہی گناہ کا سفر ہے کہ وہ اس نظر سے کہ اس مین دور نکل جانا پایا جاتا ہے تخفیف
نماز کا سبب ہو گیا ہے وہ اس نظر سے مباح ہے گناہ جو ہے تو وہ اشرلی اور اپنے مولی
کی اطاعت سے بغاوت ہے یہ امر اس سفر کو لاحق ہے (یعنے اصل سفر گناہ نہین ہے
اسیطرح لکہا ہے کافی مین ۱۲

سولہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جہان دو
حدیثین آپس مین متعارض ہین وہان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر
عمل کیا ہے جس مین احتیاط بہی پایا جاتا ہے اور صحیح بہی زیادہ ہے سو جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ بہت سے حدیثین ایسی ہین کہ جنپر امام اعظم نے
عمل نہین کیا وہ بہ نسبت اُن حدیثون کے کہ جن پر امام اعظم نے عمل کیا ہے
صحیح بہی زیادہ ہین اور احتیاط بہی اُنہین پر عمل کرنے مین ہے موجود ہین چنانچہ واسطے تصدیق
اس دعوی کے چند مسائل بطور مشت نمونہ از خروارے اب مین یہان نقل کرتا ہون سنو مسئلہ اول

مسئلہ ہشتم رکوع اور سجدے مین طمانینت فرض نہونیکے لیے یعنے رکوع مین فقط جھکنے
اور سجدون مین کوّے کیطرح دو ٹھونگین مارنے سے نماز جائز ہوجانے کے لیے **فتاوی
قاضیخان** مین لکھا ہے وَیُکْرَہُ تَرْکُ الطُّمَانِیْنَۃِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَھُوَ اَنْ لَّا یُقِیْمَ
صُلْبَہٗ یعنے رکوع اور سجود مین طمانینت کا چھوڑ دینا مکروہ ہے اور معنی طمانینت کے یہ ہین کہ
نہ قائم کرے پیٹھ اپنے کو یعنے کوے کیطرح فقط دو ٹھونگین ہی مار لیوے **مسئلہ نہم** نماز
سے ساتھہ کام اپنے کے نکلنے کے لیے یعنے بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ خواہ گوز مار دے
خواہ کچھہ اور کلام کرنے لگ جاوے اس کے جائز ہونے کے لیے ہدایہ اور **شرح وقایہ**
اور **کنز الدقائق** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ تَعَمَّدَ الْحَدَثَ
فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ اَوْ تَکَلَّمَ اَوْ عَمِلَ عَمَلًا یُنَافِی الصَّلٰوۃَ تَمَّتْ صَلٰوتُہٗ
لِاَنَّہٗ تَعَذَّرَ الْبِنَاءُ لِوُجُوْدِ الْقَاطِعِ لٰکِنْ لَا اِعَادَۃَ عَلَیْہِ لِاَنَّہٗ لَمْ یَبْقَ
عَلَیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْاَرْکَانِ یعنے اور اگر بعد تشہد قبل سلام جان کر بے وضو
ہوجاوے (یعنے گوز مار دے یا پاخانہ یا پیشاب کر دے) بیچ اس حالت کے یا بات
کرے یا کوئی کام کرے ایسا کام کہ جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پوری (یعنے درست)
ہوجاتی ہے نماز اس کی اس لیے کہ اس صورت مین یہ نہین ہو سکتا کہ وضو
کرکے سلام پھیرے کیونکہ یہ کام نماز کے قطع کرنیوالے ہین لیکن اسصورت مین دوسرا
نماز کا فرض نہین ہے اسلیے کہ ارکان مین سے اسپر کوئی چیز باقی نہین رہی اور
کنز الدقائق مین لکھا ہے وَالْخُرُوْجُ بِصُنْعِہٖ یعنے اور نکلنا (یعنے
نماز سے) ساتھہ کام اپنے کے **فائدہ** کہا سید شریف نے خلاصہ کیدانی کی
شرح مین فَاِنْ قِیْلَ الْخُرُوْجُ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَدْ یَکُوْنُ بِمَعْصِیَۃٍ کَالْکِذْبِ فِی
الْمَعْصِیَۃِ لَا تُوْصَفُ بِالْوُجُوْبِ قُلْنَا الْخُرُوْجُ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ خُرُوْجٌ لَا یَتَّصِفُ
بِالْمَعْصِیَۃِ فَالْکِذْبُ کَالْاٰلَۃِ سَبَبُ تَحْرِیْمِ الْمُصَاھَرَۃِ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ

ایک ٹکڑا ہے نیز اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے
بسرہ کی حدیث سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ کہا شافعی اور ابو حاتم اور ابو زرعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن جوزی
نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے کہ کہا شافعی نے کہ اس حدیث کی اسناد مین قیس
بن طلق ہے پوچھا ہمنے لوگون سے اسکی حال سے پس نہ پایا ہمنے کسیکو بہی کہ پہچانتا ہو اسکو
اور طلق بن علی جو کہ مس فرج سے وضو کی نہ ٹوٹنے کی حدیث کا راوی ہے وضو کے ٹوٹنے
کی حدیث کا بہی وہی راوی ہے چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے اور صحیح کہا ہے
اسکو کہ تحقیق روایت کی ہے طلق بن علے نے جو شخص کہ ہاتھ لگاوے فرج اپنی کو پس چاہیے
کہ وضو کرے۔ اور مس فرج سے وضو کی نہ ٹوٹنے کی حدیث کے منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے
ابن حبان اور طبرانی اور ابن عربی اور حازمی اور دوسرے لوگون نے اور اسکو منسوخ ہونیکو
ابن حبان وغیرہ نے واضح کرکے لکھدیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ حدیث بسرہ کی وغیرہ
جس حدیث مین یہ آیا ہے کہ ذکر کو ہاتہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حدیث ترجیح
رکہتی ہے طلق بن علی کی حدیث پر کیونکہ بسرہ کی حدیث کی تمام راویون سے شیخان نے
دلیل پکڑی ہے اور طلق بن علی کی حدیث کی کسی راوی سے بہی شیخین نے دلیل
نہین پکڑی اور بسرہ کی حدیث کی تائید کرتی ہے یہ بات بہی کہ طلق پہلے اسلام
لایا ہے اور بسرہ اسکے بعد اسلام لائی ہین اور یہ دلیل ہے بات پر کہ حدیث طلق کی
منسوخ ہے اور حدیث بسرہ کی اسکی ناسخ ہے انتہے اب بتلاؤ تو یہان احتیاط والی
صحیح حدیث پر چلنے سے امام اعظم کو کس نے روک دیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

مسئلہ دوم

امام اعظم کہتے کہ جو تہہ باسن کو تین بار دہونے کے قائل ہین حالانکہ اسباب مین
دو حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور

امام اعظم مس ذکر سے وضو کرنے کے قائل نہین حالانکہ اسباب مین یہ تین صحیح حدیثین
موجود ہین پہلی حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی
اور ابن ماجہ مین روایت ہے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چھووے اپنے ذکر کو پس وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی
اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے ان حدیثون سے جو اسباب مین مروی
ہین دوسری حدیث ابن ماجہ اور اثرم نے روایت کی ہے ام حبیبہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص
کہ چھووے فرج اپنے پس چاہیے کہ وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو احمد اور ابو
زرعہ نے تیسری حدیث مسند امام احمد مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پہنچاوے ہاتھ اپنا طرف
ذکر اپنے کی کہ نہین ہے درمیان اسکے پردہ پس واجب ہوا اوسپر وضو **فائدہ** کہا
شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح
مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہے بیان کی اسناد کی اسکی عادلون نے کہ جن کو نقل کیا ہے
مین نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم اور ابن عبدالبر نے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی
نے اور طبرانی نے صغیر مین اللہ کہا ابن سکن نے کہ جو روایتین اسباب مین مروی ہین ان
مین سے یہ روایت بہت اچھی ہے انتہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط بھی انہین
حدیثون پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم نے انپر عمل نہین کیا بلکہ برخلاف اسکے
انھون نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جو کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور
ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے طلق بن علی رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ کہا کہا ایک مرد نے چھوا مین نے اپنا ذکر یا کہا کہ جو شخص چھووے ذکر
اپنا نماز مین تو کیا اوسپر وضو ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وہ

عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گوز کرے کوئی تمہارا نماز مین
پس پہر جاوے اور وضو کرے اور دہراوے نماز اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے موجود
ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط بہی اسی حدیث پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام
اعظم نے اوسپر عمل نہین کیا بلکہ برخلاف اسکے اونہون نے اس حدیث پر عمل کیا
ہے جو کہ ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو آوے قے یا نکسیر یا نکلے کہانا پیٹ کے اندر کا
مونہہ سے یا مذی پس پہر جاوے اور وضو کرے پہر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اُس نے اُس
حالت مین بات نکی ہو کہا امام احمد وغیرہ نے یہ حدیث ضعیف ہے اب بتلاؤ تو یہان احتیاط
والی حدیث پر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

مسئلہ پنجم

امام اعظم اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنے کے قائل نہین حالانکہ اسباب مین تین
حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث مسلم مین روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ تحقیق ایک مرد نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو
کرون مین گوشت بکری کے کہانے سے فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نکر وضو
کہا اوس نے کیا وضو کرون مین کہانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہان وضو کر
کہانے گوشت اونٹ کے سے کہا اوس نے نماز پڑہون مین بیچ جگہہ رہنے بکریون کے
فرمایا کہ ہان کہا اوس شخص نے نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بندہنے اونٹون کے فرمایا
کہ نہین دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد
مین روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا پوچہے گئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وضو کرنے گوشت اونٹ کے سے پس فرمایا وضو کرو اُس سے اور
پوچہے گئے (وضو کرنے) گوشت بکری کے سے پس فرمایا نہ وضو کرو اُس سے

ترمذی اور نسائی نے اور موطا امام مالک مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے
پس چاہیے کہ دہووے اُسکو سات بار اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ کہا کہ باسن ایک
تمہارے کی جسوقت کہ پی جاوے اُس مین کتا یہ ہی کہ دہووے اُسکو سات بار پہلا اُنکا ساتہہ
مٹی کے دوسری حدیث مسلم مین روایت ہی مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اُسکو سات بار دہو ڈالو
اور آٹھوین بار مٹی سے مانجو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ احتیاط بہی انہین حدیثون پر عمل کرنے
مین ہے لیکن امام اعظم اُنکی قائل نہین ہوئی بلکہ وہ قائل ہوئے ہین ان دو ضعیف حدیثون کی جو بعد
جواب اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذر چکے ہین اب بتلاؤ تو
یہان احتیاط والی صحیح حدیثون پر چلنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط اُنکا کہان چلا گیا

مسئلہ سوم

امام اعظم کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا اور اُسکا کہانا پینا جائز ہے حالانکہ اُسکے منع ہونے کی
باب مین حدیث صحیح جو کہ مسلم اور ترمذی مین روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ فرمایا حلال نہین
اور یہ ظاہر ہے کہ احتیاط بہی اسی حدیث پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے
اسپر نہین عمل کیا بلکہ اونہون نے عمل کیا ہے اون دو ضعیف حدیثون پر کہ جنکا جواب
اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ پنجم مین پہلے گذر چکا ہے + +

مسئلہ چہارم

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نماز کی اندر وضو ٹوٹنے سے اُس نماز کو از سر نو پڑہنے کی قائل نہین بنا کرنے
کے قائل ہین حالانکہ اس باب مین حدیث صحیح جو کہ مسند امام احمد اور ابوداؤد
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی علی بن طلق رضی اللہ تعالی

امام اعظم کے نزدیک خرچی عورت زانیہ کی اور مول کتے کا حلال ہے حالانکہ اس باب

مین یہ چار حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث بخاری[۱] اور مسلم مین روایت

ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع فرمایا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی ہے

دوسری حدیث مسلم[۲] مین روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا حرام ہے اور خرچی عورت زانیہ[۳] کا

کی حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی حرام ہے تیسری حدیث بخاری[۴]

مین روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

مول خون کے سے اور کتے کے سے اور خرچی لونڈی زانیہ کی سے چوتھی حدیث

صحیح ابن حبان[۵] مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہے خرچی زانیہ کی اور قیمت کتے کی اور کمائی پچھنی

لگانیوالے کی اور یہ ظاہر ہے کہ احتیاط بھی انہین حدیثون پر عمل کرنے مین

ہے لیکن امام اعظم نے ان پر عمل نہین کیا بلکہ خرچی عورت زانیہ کا ان کے نزدیک

حلال ہونا جیسا کہ چلپی[۶] حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سے نقل کر کے لکھا ہوا ہے اُسکی تو

امام صاحب کے پاس کوئی دلیل ہی نہین اور کتے کی بیع جائز ہونے کے لیے امام

صاحب کے مقلد جو حدیثین کہ پیش کرتے ہین اُنسے شکاری کتے کی بیع کا جائز ہونا

ثابت ہے نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیع جائز ہو اون سے ثابت ہو اور طرفہ یہ ہے کہ

اُن مین سے بھی کوئی صحیح حدیث نہین سب کے سب بالاتفاق ضعیف ہین اور

بیان اسکا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ شصتم مین پہلے گذر چکا

ہے اب بتلایے کہ عورت زانیہ کی خرچی حرام ہونیکے باب مین یہ چار حدیثین جو نقل

کی گئی ہین اُنپر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگھہ بندھنے اونٹون کے پس فرمایا نہ نماز پڑھو بیچ
اُنکے پس تحقیق وہ شیطانون مین سے ہین اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگھہ رہنے
بکریون کے پس فرمایا نماز پڑھو اُن مین پس تحقیق وہ برکت ہین **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن خزیمہ نے اپنے صحیح مین کہ یہ حدیث صحیح
ہے اور اُسکی نقل مین نزدیک اہلحدیث کو بسبب عدالت اُسکی ناقلون کے مین اُس
مین اختلاف نہین دیکھتا **تیسری حدیث** عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ
کی مسند مین روایت کی ہے ذی غرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا آیا ایک اعرابی
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیر کرتے
تھے پس کہا اوس نے اے رسول خدا کے وقت نماز کا ہوجاتا ہے اور ہم ہوتے ہین
بیچ جگھہ بیٹھنے اونٹون کے کیا نماز پڑھین ہم بیچ اُن کے پس فرمایا نہین پھر کہا اوس نے
کیا وضو کرین ہم اُن کا گوشت کھانے سے فرمایا ہان کہا اوس نے کیا نماز پڑھین ہم
بیچ جگھہ رہنے بکریون کے فرمایا ہان کہا اوسنے کیا وضو کرین ہم گوشت کھانے
اُن کے سے فرمایا نہین **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ
روایت کیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے کہا مجمع الزوائد مین اور مرد احمد کی (یعنے
راوی اس حدیث کے) معتبر ہین انتہی کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ
کہا امام احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ نے کہ اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے دو حدیثین صحیح ہوئی ہین ایک تو جابر کی اور دوسری براء کی اور یہی مذہب
قوی ہے از روے دلیل کے اگرچہ جمہور علماء اس کے مخالف ہین انتہی اب
بتلایے کہ ان صحیح صریح حدیثون پر عمل کرنے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے
منع کیا اور احتیاط اُن کا کہان چلا گیا۔

مسئلہ ۶۶

نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۰۵
مشکوٰۃ مجتبائی دہلی صفحہ ۲۹
مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۶۷
نیل الاوطار جلد اول صفحہ ۲۰۶
نووی شرح مسلم جلد اول صفحہ ۱۵۷

مسئلہ اول

ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہہ ہو جو کہ تاریخ الخلفاء مین لکھا ہے اَخْرَجَ السِّلَفِیُّ فِی الطُّیُورِیَاتِ بِسَنَدِہٖ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ لَمَّا اَفْضَتِ الْخِلَافَةُ اِلَی الرَّشِیْدِ وَقَعَتْ فِیْ نَفْسِہٖ جَارِیَةٌ مِّنْ جَوَارِ الْمَهْدِیِّ فَرَاوَدَهَا عَلٰی نَفْسِهَا فَقَالَتْ لَا اَصْلُحُ لَكَ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ اَطَافَ بِیْ فَشَغَفْتُ بِهَا فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ یُوْسُفَ فَسَئَلَهٗ اَعِنْدَكَ فِیْ هٰذَا شَیْءٌ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوَكُلَّمَا ادَّعَتْ اَمَةٌ شَیْئًا یَنْبَغِیْ اَنْ تُصَدَّقَ لَا تُصَدِّقْهَا فَاِنَّهَا لَیْسَتْ بِمَامُوْنَةٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فَلَمْ اَدْرِ مِمَّنْ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا الَّذِیْ وَضَعَ یَدَهٗ فِیْ دِمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمْوَالِهِمْ یَتَحَرَّجُ عَنْ حُرْمَةِ اَبِیْهِ اَمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمَةِ الَّتِیْ رَغِبَتْ بِنَفْسِهَا عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ مِنْ هٰذَا فَقِیْهِ الْاَرْضِ وَقَاضِیْهَا قَالَ اهْتِكْ حُرْمَةَ اَبِیْكَ وَاقْضِ شَهْوَتَكَ وَصَیِّرْهٗ فِیْ رَقَبَتِیْ

یعنے روایت کیا سلفی نے طیوریات مین ساتھہ سند اپنی کے - ابن مبارک سے کہا اُس نے کہ جب خلیفہ ہوا ہارون رشید اُسکی دل مین آیا (خیال) ایک لونڈے کا لونڈیون مھدی کے سے پس خواہش کی اُس کی پس کہا اُس لونڈی نے نہین درست ہون مین واسطے تیرے اسلیے کہ تحقیق باپ تیرے نے صحبت کی ہو ساتھہ میرے پس فریفتہ ہوا ساتھہ اُس لونڈی کے پس بھیجا طرف ابو یوسف کی (یعنے کسی شخصکو) پس سوال کیا اوس سے کہ آیا ہے نزدیک تیرے بیچ اسکے (یعنے اس لونڈی کے درست ہونے مین) کوئی خبر (یعنے کوئی حیلہ) پس کہا ابو یوسف نے اے امیر مومنون کے جب کہ دعوی کیا لونڈی نے کسی چیز کا لائق ہے

مسئلہ

اما [illegible] خانہ کعبہ کی پشت پر نماز پڑہنی درست ہی۔ حالانکہ یہ بات خانہ کعبہ کی تعظیم کے بہی خلاف ہی اور پیغمبر کی حدیث کی بہی برعکس ہے دیکھو ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑہی جاوے سات جگہہ میں بیچ جگہہ نجاست پڑنیکے اور جگہہ ذبح ہونے جانوروں کی اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے اور حمام کے اور بیچ جگہہ بند ہنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے **فائدہ** بسبب تعظیم خانہ کعبہ کے پیغمبر نے تو اسکی پشت پر نماز پڑہنے سے لوگون کو منع فرمایا ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی تعظیم کو بالائی طاق رکہہ کر مخالف پیغمبر کی حدیث کی اسکی پشت پر نماز پڑہنے کو جائز تبلایا ہے سو خدا جانے اس حدیث پر عمل کرنے سے انکو کس نے منع کر دیا اور احتیاط ان کا کہان چلا گیا۔

ستر ہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتی ہین کہ حدیث پر چلنے والے فقہ کی کتابون کے مسائل کو برا جانتے ہین بلکہ بعض لوگ انکو مردود بہی کہتے ہین **جواب** اسکا یہ ہی کہ فقہ کی کتابون کے جو جو مسائل کہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور موافق ہین وہ تو حدیث پر چلنے والون کا عین دین اور ایمان ہی لیکن جو جو مسائل کہ قرآن اور حدیثون صحیحہ کے خلاف ہین انکو البتہ حدیث پر چلنے والے برا جانتے ہین اور انپر عمل کرنا حرام سمجھتے ہین چنانچہ نظیر انکی مشت نمونہ خروارے ایکسو مسئلہ فقہ کی کتابون کا مخالف حدیثون صحیحہ کے اس کتاب مین ۱۲ ہوین مغالطے کے جواب مین پہلے گذر چکا ہی اور فقہ حنفیہ کے جن جن مسائل کو حدیث پر چلنیوالے مردود سمجہتے ہین ان مین سے بہی تہوڑے سے مسائل یہان نقل کرتا ہون دیکہہ لیجیے

اسحق بن راہویہ سے اُسنے کہا بلایا ہارون رشید نے ابو یوسف کو ایک رات پس فتوی
دیا اُس نے اُسکو یعنے یہی فتوے جسمین اُس لونڈی کو بدون عدت حلال کر دیا پس حکم
کیا ہارون رشید نے اُسکے لیے ایک لاکھ درہم دینے کا پس ابو یوسف نے کہا کہ اگر
امیر المومنین کی رای ہو (یعنے ہارون رشید کی) تو جلد صبح سے پہلے دینے کا حکم کرے پس ہارون
رشید نے کہدیا کہ جلدی دیدو حاضرین نے یہ عذر کیا کہ خزانچی اپنے گھر مین ہے اور
دروازے بند ہین (یعنی اسوقت معاف رکھنا چاہیے) ابو یوسف بولا کہ جب مجھے بولایا ہے
تب بھی تو دروازے بند ہی تھے پس کہل گئے (یعنے اب بہی ویسے ہی دروازے کھولدو)

مسئلہ سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہہ ہے جو کہ احیاء
العلوم مین لکھا ہے کہ ابو یوسف اخیر برس مین اپنا مال اپنی بی بی کو ہبہ کر دیا
کرتے تہے اور اُسکا مال اپنے نام اُس سے ہبہ کرا لیتے تھے تا کہ زکوۃ ساقط ہو جاوے
یہ بات کسی نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی آپنے فرمایا کہ یہ امر اُنکی فقہ کی جہت سے
ہے اور درست فرمایا اس لیے کہ یہ حیلہ صرف دنیا کے فقہ کا ہوا مگر اُسکا ضرر آخرت مین
ہر گناہ سے بڑہکر ہے اور اسی جیسا علم ضرر کرنے والا کہلاتا ہے انتہی

مسئلہ چہارم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی
قاضیخان مین لکھا ہے وَكَذَلِكَ الجُبُّ الخَمْرِ اِذَا صَارَ خَلاًّ
وَيُحْكَمُ بِطَهَارَةِ مَا فِيهِ يُحْكَمُ بِطَهَارَةِ الجُبِّ یعنے اور اسیطرح
شراب کا مٹکا جب سرکہ ہو جاوے اور جو اُس مین ہے (یعنے شراب) اُسکی پاکی کا حکم
دیا جاوے تو مٹکی کی پاکی کا حکم بہی دیا جاتا ہے

مسئلہ پنجم

یہ کہ سچا کیا جاوے اسکو نہ سچا جان اس کو اس لیے کہ نہیں وہ امن کی گئی (یعنے
جہوٹ سی) کہا ابن مبارک نے پس نہین جانتا مین کہ کس شخص سی تعجب کرون مین
اس سے کہ رکہا اس نے ہاتہ اپنے کو بیچ خون مسلمانون کے اور مال انکے کے کہ نکلتا ہی
حرمت باپ اپنے کی سی یا اس لونڈی سے کہ رد گردانی کی اسنے امیر المومنین کی سے یا اس
فقیہ زمین کے سے اور قاضی اوسکی سے کہا ابو یوسف نے توڑ حرمت باپ اپنے کی اور ادا کر
شہوت اپنی کو اور گردان اوسکو بیچ گردن میری کر (یعنے اسکا گناہ میری گردن پہ رہنے دی)

مسئلہ دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہہ ہی جو کہ تاریخ
الخلفا مین لکہا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ قَالَ الرَّشِیْدُ لِاَبِیْ
یُوْسُفَ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ جَارِیَۃً وَاُرِیْدُ اَنْ اَطَأَھَا الْاٰنَ قَبْلَ الْاِسْتِبْرَاءِ
فَھَلْ عِنْدَکَ حِیْلَۃٌ قَالَ نَعَمْ تَھَبُھَا لِبَعْضِ وَلَدِکَ ثُمَّ
تَتَزَوَّجُھَا وَاَخْرَجَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاھُوَیْہِ قَالَ دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا یُوْسُفَ
لَیْلًا فَاَفْتَاہُ فَاَمَرَ لَہٗ بِمِائَۃِ اَلْفِ دِرْھَمٍ فَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَہُ
اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ رَاٰی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمَرَ بِتَعْجِیْلِھَا قَبْلَ الصُّبْحِ
فَقَالَ عَجِّلُوْھَا فَقَالَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَہٗ اِنَّ الْخَازِنَ فِیْ بَیْتِہٖ وَالْاَبْوَابُ
مُغَلَّقَۃٌ فَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ فَقَدْ کَانَتِ الْاَبْوَابُ مُغَلَّقَۃً حِیْنَ
دَعَانِیْ فَفُتِحَتْ روایت کیا سلفی نے عبد اللہ بن یوسف سی کہا اوس نے کہ ہارون رشید
نے ابو یوسف سی کہا کہ مین نے ایک لونڈی خریدی ہے جس سے اب صحبت کرنا
چاہتا ہون پہلے اس سے کہ وہ عدت کاٹے پس کیا تیرے پاس کوئی حیلہ ہی (یعنی
جس سے وہ ابہی میری کام کی لائق ہو جاوی) اوس نے کہا کہ ہان (ہے) تو اسکو اپنے
کسی بیٹے کو بخشدے پہر اسکو نکاح کر لے اور روا[illegible] کیا

[illegible] صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۲

سے پہلے نکالا گیا پھر (اگر) شراب شیرہ بنایا تو اوسکو (کھایا) کچھ ڈر نہین ہے ۔

مسئلہ ہشتم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ قَالَ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُ فِي الْاِسْتِمْنَاءِ بِالْكَفِّ وَهَلْ يُبَاحُ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ إِنْ أَرَادَ الشَّهْوَةَ لَا يُبَاحُ وَإِنْ أَرَادَ تَسْكِينَ الشَّهْوَةِ قَالُوا نَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ آثِمًا یعنے اور بعض لوگ کہتے ہین نہین ٹوٹتا روزہ مشت زنی کرنے سے (سوال) اور کیا اسکو سوای رمضان شریف کے یہ فعل (یعنے مشت زنی) جائز ہے (جواب) اگر شہوت کا ارادہ ہو تو جائز نہین ہے اور اگر تسکین کی نیت ہو تو ہمین امید ہے کہ گناہ نہ ہوگا اور فتاوی برہنہ مین لکھا ہے (اگر) بدست بازی کرد تا انزال شد قضاست نہ کفارت و این کار در خارج رمضان حلال نیت بقصد تسکین و امید عفو است

مسئلہ نہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے وَإِنْ أَوْلَجَ بَهِيمَةً أَوْ مَيْتَةً وَلَمْ يُنْزِلْ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُ وَلَا يَلْزَمُ الْغُسْلُ یعنے اگر کوئی چوپائی یا مردی مین دخول کرے اور اسکو انزال نہ ہو تو اسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور غسل واجب نہین ہوتا

مسئلہ دہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے رَجُلٌ اسْتَكْرَى دَابَّةً لِمَسِيرَةِ فَرْسَخٍ فَسَارَ عَلَيْهَا سَبْعَ فَرَاسِخَ كَانَ عَلَيْهِ الْأَجْرُ الْمُسَمَّى لِلْفَرْسَخِ وَفِيمَا زَادَ عَلَى الْفَرْسَخِ يَكُونُ غَاصِبًا وَلَا أَجْرَ عَلَيْهِ وَإِنْ أَرْضَى الْمُسْتَأْجِرُ صَاحِبَ

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہہ ہے جو بہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کذا الحنطۃ اذا طبخت فی الخمر لا یطھر ابدا قال وعندی اذا صب فیہ الخل وترک حتی صار الکل خلا لا باس بہ ولو صب الخمر علی حنطۃ یغسل ثلاثا وتجفف فی کل مرۃ یعنے اسی طرح گیہون جب شراب مین پکائی جاوے تو کبھی پاک نہین ہوتی کہا (ابو یوسف نے) اور میرے نزدیک جب اوسپر سرکہ ڈالدیا جاوے۔ اور اتنی مدت رکہہ چھوڑین کہ سبھی سرکہ ہو جاوے تو اُس کا کچھ مضائقہ نہین۔ اور اگر شراب گیہون پر یونہی بلا جوش ڈالی جاوے، تو اس کو تین دفعہ دہو جاوے۔ او ہر مرتبہ سکایا جاوے

مسئلہ [illegible]

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہہ ہے جو بہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے خمر صبت فی قدر الطعام ثم صب فیہ الخل وصار حامضا بحیث لا یمکن اکلہ لحموضتہ وحموضتہا حموضۃ الخل لا باس باکلہا یعنے کہانے کے ہنڈیا مین شراب ڈالی گئی پھر اُسپر سرکہ ڈالا گیا اور وہ کہانا معہ شراب ترش ہو گیا ایسا کہ ترشی کے سبب اُسکا کہانا مشکل ہو گیا تو اُسکی کہانے کا کچہ مضائقہ نہین ہے شراب کے کل سالن کا اسیپر قیاس کر لینا چاہیے جب اُسمین سرکہ ڈالا جاوے اور وہ سرکہ ہو جاوے تو اُسکی کہانیکا مضائقہ نہین

مسئلہ [illegible]

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے فارۃ وقعت فی خمر ثم استخرجت قبل التفسخ ثم صارت خلا لا باس باکلہ یعنے اگر شراب کے مٹکی مین چوہا جا پڑا پہر پہوٹنے

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی محرمات ابدی مثل مان اور بہن اور بیٹی اور اُن کے سوا جنکو حرام کیا ہے خدا نے جانکر نکاح کرے اور صحبت کرے اُن سے تو بھی ابوحنیفہ کے نزدیک اُسپر حد نہین آتی اور بیان اسکا بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتاد و دوم مین اس کتاب مین پہلے گزرا

مسئلہ چہاردہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہی ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اور جو چیز کہ حکم کرے ساتھ اوسکے قاضی ظاہر مین ساتھ حرام کرنے اوس کے پس وہ حکم باطن مین بھی اسیطرح ہو نزدیک ابوحنیفہ کے اور اسیطرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھ حلال کرنے کے مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت پر دعوے کرے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اسکو ملجاوے تو وہ عورت بسبب ظاہر ہی اُسکی بی بی ہے اور اُس سے صحبت کرنا بھی اُس شخصکو حلال ہو اور بیان اسکا بھی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و یکم مین اس کتاب مین پہلے گزر چکا ہے

مسئلہ پانزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ چلپی حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سے نقل کرکے لکھا ہے جو چیز کہ لے عورت زنا کرنے والی بدلے زنا کرنے کے اگر لیا ہے مقرر کرکر (یعنے جس طرح سے کسبیان اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلے مقرر کر لیتی ہین) تو حلال ہے امام اعظم کے نزدیک اور بیان اسکا بھی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و پنجم مین اس کتاب کے پہلے گذرا

مسئلہ شانزدہم

اللّٰہ اَیتُہن یَبْتَغی کَانَ اَفْضَل یعنے اگر کسی شخص نے ایک جانور سواری کا ایک فرسنگ کے سفر کے لیے کرایہ لیا - پہر اُسپر سات فرسنگ تک سوار ہو کر چلا گیا تو اُسکو وہی کرایہ واجب ہوگا جو ایک فرسنگ کے لیے مقرر کیا تہا اور اس سے زیادہ فرسنگون کی سواری مین وہ غاصب ہوگا - لیکن اُسکو کرایہ دینا لازم نہین ہے اور اگر کرایہ دار سواری کے مالک کو کچھ دیکر راضی کرے تو یہ افضل ہے -

مسئلہ یازدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو فتاوی قاضیخان اور فتاوے سراجیہ اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے وَالَّذِیْ رَعُفَ فَلَا یَرْقَاُ دَمُہٗ فَاَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ بِدَمِہٖ عَلٰی جَبْہَتِہٖ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَکْرِ الْاِسْکَافُ یَجُوْزُ قِیْلَ لَوْ کَتَبَ بِالْبَوْلِ قَالَ لَوْ کَانَ فِیْہِ شِفَاءٌ لَا بَاْسَ بِہٖ قِیْلَ لَوْ کَتَبَ عَلٰی جِلْدِ مَیْتَۃٍ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ شِفَاءٌ جَازَ یعنے جسکی نکسیر پہوٹے اور خون نہ تہمے سو اگر وہ خون کے ساتہ اپنی پیشانی پر کچھ قرآن لکہا ہے تو بقول ابو بکر اسکاف یہ امر جائز ہے اور بعض کا قول ہے اگر پیشاب سے قرآن لکہے تو بہی مضائقہ نہین ہے اگر اُس مین اُسکو شفا ہو اور اگر مردار کی کہال پر قرآن شریف لکہہ لے تو بہی مضائقہ نہین اگر اُسمین شفا ہو

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو ہدایہ مین لکہا ہے لَا رِبٰوا بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِیِّ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ یعنے درمیان مسلمان و حربی کے دار الحرب مین بیاج نہین یعنے کفار کے ملک مین مسلمانون کو کافرون سے بیاج لینا منع نہین ہے

مسئلہ سیزدہم

ط یہ مسئلہ فتاوی قاضیخان چھاپہ لکھنؤ کے جلد اول صفحہ ۳۴۴ مین اور فتاوی سراجیہ جو کلکتہ فتاوی قاضیخان کے حاشیہ پر چھپا ہے اسکے جلد ۳ صفحہ ۳۱ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد پانچمین کے صفحہ ۳۰ مین ہے

ع یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ لکھنؤ کے جلد سوم کے صفحہ ۹۶ مین ہے

وَقَالَ زُفَرُ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُمَا لِأَنَّهُمَا فِي مَعْنَى النِّسْيَانِ یعنے اسیطرح سو گئی
ہوئی اور مجنونہ عورت سے جبکہ صحبت کرے اُسکے خاوند اُنکا دونون پر (یعنی مرد پر بھی اور عورت پر
بھی روزے کی) قضا ہے نہ کفارہ اور کہا زفر نے نہیں ٹوٹتا روزہ اُن دونون کا اس لیے
کہ وہ دونو بیچ معنے نسیان کے ہین (یعنی یون سمجھنا چاہیے کہ اُنہون نے بھولکر جماع کیا ہے)

مسئلہ بست و یکم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالونکے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ قاضیخان
مین لکھا ہے وَكَذَا إِذَا جَامَعَ بَهِيمَةً وَلَمْ يُنْزِلْ أَوْ مَيْتَةً وَلَمْ يُنْزِلْ أَوْ نَاكَحَ
بِيَدِهِ وَلَمْ يُنْزِلْ أَوْ جَامَعَ فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ وَلَمْ يُنْزِلْ وَإِنْ أَنْزَلَ فِي هٰذِهِ الْوُجُوهِ
كَانَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ دُونَ الْكَفَّارَةِ لِوُجُودِ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ بِصِفَةِ النُّقْصَانِ
یعنے اوراسیطرح جبکہ جماع کرے ساتھ چارپائے کے اور نہ انزال ہو یا (جماع کرے) مردے کو
اور نہ انزال ہو اور مشت زنی کرے اور نہ انزال ہو یا جماع کرے سوا فرج کے اور نہ انزال ہو تو ان
سب صورتون مین روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر انزال ہو تو روزے کی قضا ہے نہ کفارہ واسطے ادا کرنے شہوت کے ساتھ

صفت نقصان

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالونکے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ برہنہ مین لکھا ہے
اگر خرقہ بر ذکر پیچید و در آورد اگر نرم باشد قضا است و کفارت و اگر درشت بود قضا و غسل لازم نہ کما فی المحیط

مسئلہ بست و سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالونکے نزدیک یہ ہے جو کہ تاتارخانیہ الاوطارترجمہ اردو در المختار مین لکھا ہے وَلَا حَدَّ بِزِنَا غَيْرِ مُكَلَّفٍ بِمُكَلَّفَةٍ مُطْلَقًا
لَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهَا وَلَا حَدَّ بِزِنَا الْمُسْتَأْجَرَةِ لَهُ یعنے اور حد نہیں مرد غیر مکلف پر زنا کرنے کے
ساتھ عورت مکلفہ کے مطلقاً نہ مرد نہ عورت پر اور حد نہیں اُس عورت کے ساتھ زنا کرنے سے
جسکو زنا کرنے کیواسطے مزدوری دے۔ اور فتاوی قاضیخان اور ۰۰ الدقائق

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ اور
شرح وقایہ اور کنز الدقائق مین لکھا ہے کہ ذمی جزیہ دینے والا
اگر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی بھی دے تو بھی اُسکا عہد ذمی کا نہیں
ٹوٹتا اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ اور اُنکے شاگردون ابو یوسف و محمد کا ہے اور بیان اسکا
بھی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و چہارم مین اس کتاب مین پہلے گذرا

مسئلہ ہفتدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ اور
شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ نبیذ کھجور اور انگور خشک کے شراب
اسقدر تک پینی درست ہے کہ نشہ نکرے لیکن لہو و طرب کے قصد سے نہ پیئے بلکہ قوت کو
لیے پیے۔ اور بیان اسکا بھی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتاد و یکم مین اس کتاب مین پہلے گذرا

مسئلہ ہژدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ منیۃ المصلی مین
لکھا ہے کہ امام ابو یوسف کے نزدیک سور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور جائز ہے
بیع اُسکی اور بیان اسکا پندرہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ اول مین پہلے گذرا

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوے قاضیخان
مین لکھا ہے کہ اگر نماز پڑھی جاوے اوپر کتے کے چمڑے کے یا بھیڑیے کے چمڑے کے اگر ذبح
کیا گیا ہے تو جائز ہے نماز اُسکی اور بیان اسکا بھی پندرہوین مغالطے کے مسئلہ اول میں پہلے گذرا

مسئلہ بستم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوے قاضیخان مین لکھا ہے
وکذا النائمۃ والمجنونۃ اذا جامعہما زوجہما علیہما القضاء دون الکفارۃ

پہلا فتوی قاضی خان کا پانچواں ۔۔۔ دیکھو رسالہ ۔۔۔ اور ۔۔۔ صفحہ ۔۔۔

وَکَّلَ المُسلِمُ ذِمِّیًّا اَو اَمَرَ المُحرِمُ غَیرَہٗ اَی غَیرَ المُحرِمِ بِبَیعِ صَیدِہٖ اَلخ صَحَّ ذٰلِکَ عِندَ الاِمَامِ مَعَ اَشَدِّ کَرَاھَۃٍ یعنی اگر امر کیا مسلم نے یعنی وکیل کیا مسلم نے ذمی کو شراب اور سور کے بیچنے یا خرید کرنے کیواسطے یا محرم نے غیر محرم سے کہا اپنے شکار کے بیچنے کے واسطے یعنے یہ توکیل اور بیع اور شرا امام اعظم کے نزدیک صحیح ہے کراہت کی ساتھ مسلہ بست و ہشتم اور ایک مردود مسلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار مین لکھا ہے وَلَو اَکَلَتِ النَّجَاسَۃَ وَغَیرَھَا بِحَیثُ لَم یَنتِن لَحمُھَا حَلَّ کَمَا حَلَّ اَکلُ جَدیٍ غُذِّیَ بِلَبَنِ خِنزِیرٍ لِاَنَّ لَحمَہٗ لَا یَتَغَیَّرُ وَمَا غُذِّیَ بِہٖ یَصِیرُ مُستَھلِکًا لَا یَبقٰی لَہٗ اَثَرٌ یعنے اگر جانور نجاست اور غیر نجاست دونون کہاتا ہو اسطرح کہ اسکا گوشت گندہ نہو تو حلال ہے جیسے وہ حلوان حلال ہے جو پالا گیا سور کے دودہ سے اسواسطے کہ اسکا گوشت تغیر نہین ہوتا اور جو دودہ اسکا غذا ہو وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے اسکا کچہ اثر باقی نہین رہتا ہے ۱۲

مسئلہ بست و نہم

اور ایک مردود مسلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ رد المحتار شرح در المختار مین لکہا ہے وَکَذَا اختَارَہٗ صَاحِبُ الھِدَایَۃِ فِی التَّجنِیسِ فَقَالَ لَو رَعَفَ فَکَتَبَ الفَاتِحَۃَ بِالدَّمِ عَلٰی جَبھَتِہٖ وَاَنفِہٖ جَازَ لِلاِستِشفَاءِ وَبِالبَولِ اَیضًا اِن عُلِمَ فِیہِ شِفَاءٌ لَا بَاسَ بِہٖ یعنی اور اسیطرح اختیار کیا ہے اسکو صاحب ہدایہ نے تجنیس مین پس کہا اگر کسی کی نکسیر پہوٹے پس لکہے سورہ فاتحہ کو ساتہ خون کے پیشانی اپنی پر اور ناک اپنی پر تو جائز ہے واسطے شفا کی اور پیشاب سے بہی لکہنا سورہ فاتحہ کا جائز ہے اگر جانا جاوے کہ اُس مین شفا ہے تو مضائقہ نہین ہے

مسئلہ سی ام

اور ایک مردود مسلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک ہے جو کہ در المختار مین لکہا ہے قَالَ بَعضُھُم اَخَافُ اِن تَرَکتُ الفَاتِحَۃَ اَن یُعَاتِبَنِی الشَّافِعِیُّ اَو قَرَأتُھَا یُعَاتِبُنِی اَبُو حَنِیفَۃَ فَاختَرتُ الاِمَامَۃَ یعنی اور کہا بعض علما نے

ومن استاجر امراة لیزنی بها فزنی بها لا یحد فی قول ابی حنیفة
یعنے اگر خرچی دے عورت کو واسطے زنا کرنیکے اُس سے پس اگر زنا کیا اُس نے ساتھ اُس کے
نہ حد ماری جاویگی اسکو بموجب قول ابی حنیفہ علیہ الرحمہ کے

مسئلہ بست وچہارم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ
مین لکھا ہے فان اولج فی قبل خنثی مشکل او اولج الخنثی ذکرہ فی فرج
او وطی احدهما الاخر فی قبله فلا غسل علی واحد منهما یعنے پس اگر داخل کرے
بیچ فرج خنثی مشکل کے (یعنی جسکو دو نور اہون سے ساتھ ہی پیشاب نکلتا ہو) یا داخل کرے خنثی (یعنی
جو شخص کہ فرج اور ذکر دو نور کھتا ہو) ذکر اپنے کو بیچ فرج کے یا وطی کرے ایک ان دونون
مین سے دوسرے کو بیچ فرج اوسکے کے پس غسل واجب نہین ہے ان مین سے کسیپر بھی

مسئلہ بست وپنجم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پہ چلنیوالونکے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ
اردو در المختار مین لکھا ہے عه لا بالزنا باکراہ یعنی حد نہین جبر اور زبردستی کے زنا سے

مسئلہ بست وششم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پہ چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین
لکھا ہے عه والمرھونة فی حق المرتھن فی روایة کتاب الرھن ففی ھذه المواضع لا
یجب الحد وان قال علمت انها علی حرام یعنے اگر کسینے کسی کی لونڈی گرو رکھی پھر
اُس لونڈی سے اُس نے زنا کیا تو اُسپر حد واجب نہین ہے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ لونڈی مجھپر حرام ہے

مسئلہ بست وہفتم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کی نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ
اردو در المختار عه مین لکھا ہے امر المسلم ببیع خمر او خنزیر او شرائهما ای

ترجمہ اردو درمختار مین لکہا ہے نَاطِقٍ خَرَجَ وَطِئَ الْاَخْرَسِ فَلَاحَدَّ عَلَيْهِ لِلشُّبْهَةِ یعنی زنا عبارت ہی وطی مکلف ناطق سے یعنے جو بولتا ہو تو اس قید سے گونگے کا جماع کرنا حد زنا سے نکل گیا تو گونگے پر کسیطرح حد نہین بسبب شبہ کے ہم گونگا خواہ اشارہ سے زنا کا اقرار کرے خواہ اُس کے زنا پر گواہ قائم ہون ہر صورت او سپر حد نہین بسبب شبہ کے **فائدہ** اب جاننا چاہیے کہ کتب فقہ حنفیہ مین اس قسم کے مسائل بے شمار ہین لیکن بخوف طول نہ ہو اس کتاب کے صرف انہین مسئلون پر جو کہ مذکور ہوئی اکتفا کیا گیا سو جسکو زیادہ شوق ہو وہ کتب فقہ حنفیہ کا مطالعہ کرے اور دیکہہ لی اور اگر کوئی حنفی بسبب مردود لکہنے کے مسائل مذکورہ کے براہنائی اور غصے مین آے اور چونک اٹہے تو جواب یہ ہے کہ ان مسائل پر عمل کرنی اور اعتقاد رکہنے کے لیے حکم اور خطاب شارع کا صادر نہین ہوا بلکہ اُنپر عمل کرنا اور اعتقاد رکہنا قرآن اور حدیثون کے صاف صاف مخالف ہی اور یہ ظاہر ہے کہ جس عقیدے اور عمل پر حکم خدا اور رسول ناطق نہ ہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہے چنانچہ **بخاری اور مسلم** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اُس مین سے پس وہ مردود ہے۔ اب ہم حنفیون سے پوچہتے ہین کہ تمہارے حنفی مقتداؤن اور پیشواؤن نے جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ایسی صحیح حدیثون کو مردود کہدیا ہے کہ جنکو صحابہ کی جماعت نے روایت کیا ہے اور بڑے بڑے محدثون اور مجتہدون نے اُنپر اعتقاد رکہا ہے اور عمل کیا ہے اسکا کیا باعث ہے آیا ایک صحیح حدیث اگر بظاہر دوسری حدیث صحیح کے معارض تمکو معلوم ہو تو ایک کو عمل کے لائق اور دوسری کو مردود آپ جانتے ہین یا جو حدیثین صحیحہ تمہارے امام اور تمہارے فقیہون کے اقوال کے خلاف ہین وہ آپ لوگون کے نزدیک مردود سمجہی جاتی ہین ذرا بیان تو کیجیے اب مین واسطے تصدیق اپنے دعوے کے دو صحیح حدیثین

ڈرتا ہون مین اس بات سے یہ کہ ترک کر دون سورہ فاتحہ کو جو جھڑک دین مجھکو امام شافعی یا پڑھون مین اسکو تو جھڑک دین مجھکو ابو حنیفہ تو اسی سبب سے اختیار کیا مین نے امامت کو

مسلہ سی ویکم

اور ایک مردود مسلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک ہے جو کہ در المختار اور فتح القدیر مین لکھا ہے وَقَدِ اکْتَفَوْا بِقِیَامِ الْفِرَاشِ بِلَا دُخُولٍ کَتَزَوُّجِ الْمَغْرِبِیِّ بِمَشْرِقِیَّۃٍ بَیْنَہُمَا مُسَافَۃُ سَنَۃٍ فَوَلَدَتْ لِسِتَّۃِ اَشْہُرٍ مُنْذُ تَزَوَّجَہَا لِتَصَوُّرِہٖ کَرَامَۃً وَاسْتِخْدَامًا یعنے البتہ کفایت کی ہے فقہا نے قیام فراش بلا دخول پر ثبوت نسب مین (قیام فراش عبارت ہے حلت وطی سے جو بسبب عقد کے ہو اگر دخول حقیقی اور حکمی کچھ بہی نہ ہو) مانند نکاح مغربی کی عورت مشرقیہ سے یعنے مرد منتہای مغرب اور عورت منتہای مشرق مین تہی فاصلے رہتے ہون کہ دونو کے درمیان مین سال بہر کی راہ ہو سو منکوحہ مشرقیہ پوری چہہ مہینے مین جنے ابتدا نکاح سے تو یہ ولد ثابت النسب ہے بسبب مقصود ہونے وطی کے باعتبار کرامت یا استخدام جن

مسلہ سی ودو

اور ایک مردود مسلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک ہے جو کہ رد المحتار شرح در المختار مین لکھا ہے اَلْاِسْتِمْنَاءُ حَرَامٌ اَیْ بِالْکَفِّ اِذَا کَانَ لِاسْتِجْلَابِ الشَّہْوَۃِ اَمَّا اِذَا غَلَبَتْہُ الشَّہْوَۃُ وَلَیْسَ لَہٗ زَوْجَۃٌ وَّلَا اَمَۃٌ فَفَعَلَ ذٰلِکَ لِتَسْکِیْنِہَا فَالرَّجَاءُ اَنْ لَّا وَبَالَ کَمَا قَالَہٗ اَبُو اللَّیْثِ وَیَجِبُ لَوْ خَافَ الزِّنٰی یعنے ہاتہ سے مشت زنی کرنی حرام ہے جبکہ ہو (ارادہ) دور کرنے شہوۃ کا لیکن جبکہ ہو غلبہ شہوۃ کا اور نہین ہے اسکی زوجہ اور نہ لونڈی پس مشت زنی کرے واسطے ٹالنے شہوت کے پس امید رکہتا ہون مین کہ اسپر گناہ نہ ہوگا جیسا کہ ابو اللیث نے کہا ہے اور واجب ہے مشت زنی کرنی اگر ہو خوف زنا کا

مسلہ سی وسوم

اور ایک مردود مسلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک ہے جو کہ غایۃ الاوطار

يُوجِبُ تَرْكَ الْعَمَلِ بِمُوجَبِ هٰذَا الْخَبَرِ فَيَكُونُ مَرْدُوْدًا يعنے عمل کرنا ساتھ حدیث
گواہ اور قسم والی کے ثابت کرتا ہے چھوڑ دینا عمل کا موجب اس حدیث غریب مشہور کے (یعنے
اس حدیث مین یہ آیا ہے کہ گواہ اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اُس شخص کے کہ انکار کرے ایسی
(مقابل مین اس حدیث کی) ہوئی حدیث مذکور ابن عباس کی مردود **دوسری**
حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ
یَحْلُبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کی اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ
تھن مین جمع رکھو دودہ اونٹنی اور بکری کے گاہک کے دکہانے کو سو جو اُن کو مول لیوے
وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ پہیر دیوے اُس کو ایک صاع کہجور
(عوض اُسکے دودہ کے) ساتھہ دیکر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

فائدہ دغاباز لوگ کئی دن کا دودہ گلے بکری اونٹنی کا بند رکھتے ہین تا مول لینے
والا دہوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد لینے کے اُسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پہیر دے
ایک صاع کہجور دودہ کے عوض بدلہ دیکر کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ یہی مذہب
ہے ہمارا اور اُسیکے قائل ہین امام مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور
ابو ثور اور فقیہ محدث اور یہ بات صحیح موافق سنت کے ہے اور کہا جمہور اس
حدیث کی مخالفت کرنیوالون کے جواب مین کہ جب کوئی بات سنت سے ثابت ہو
جاوے تو نہ رد کیا جاوے اُسکو ساتھہ عقل کے انتہے مختصراً اور کہا شوکانی نے **نیل
الاوطار** مین کہ کہا ابن حجر نے **فتح الباری شرح صحیح البخاری**
مین کہ اسی بات پر فتوی ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ کا اور نہین مخالفت کی اُن کی صحابہ
مین سے کسی نے بھی قائل ہوئے ہین اسکے جمہور علما اور تابعین اور جو لوگ بعد

کہ جسکو حنفیہ نے مردود لکھا ہے اس مقام مین معرض نقل مین لاتا ہون دیکھ لیجیے **پہلی حدیث** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّ شَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قسم اور گواہ کے (جبکہ مدعی نے ایک ہی گواہ گذرانا تو بدلے دوسرے گواہ کے اُسسے قسم لی گئی) روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن عباس[1] اور جابر[2] اور حضرت علی[3] اور ابی ہریرہ[4] اور سرق[5] اور عمارہ بن حزم[6] اور سعد بن عبادہ[7] اور زینب[8] اور عمر بن الخطاب[9] اور مغیرہ[10] اور زید بن ثابت[11] اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص[12] اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب[13] اور ابو سعید خدری[14] اور بلال بن حارث[15] اور مسلمہ بن قیس[16] اور عامر بن ربیعہ[17] اور سہل بن سعد[18] اور تمیم داری[19] اور ام سلمہ[20] اور انس[21] نے۔ اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی صحابہ کی جماعت اور تابعین اور جو لوگ کہ بعد اونکے ہوئے ہین (یعنی تبع تابعین وغیرہ نے) اس بات پر کہ جائز ہے حکم ساتھ ایک گواہ اور قسم مدعی کے اور حکایت کیا ہے اسکو صاحب بحر نے امیر المومنین حضرت علی[1] اور حضرت ابوبکر[2] اور عمر[3] اور عثمان[4] اور ابی[5] اور ابن عباس[6] اور عمر بن عبد العزیز اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہای مدینہ اور ناصر اور ہادویہ اور مالک اور شافعی سے (یعنے انکا مذہب یہی ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو بدلے دوسرے گواہ کے مدعی سے قسم لینی جائز ہے) لیکن حنفیہ کی عقل پر ایسے پتھر پڑ گئے ہین کہ وہ ابن عباس کی ایسی صحیح حدیث کو اپنے اصول کی کتابون مین صاف صاف مردود کہہ گئے ہین چنانچہ **غایۃ التحقیق شرح حسامی** مین حدیث مذکور کی نسبت لکھا ہے وَالْعَمَلُ بِخَبَرِ الشَّاهِدِ الْيَمِيْنِ

صحیح امام کے قول کے مخالف پائی جاوین تو مردود جانا چاہیے غرض کہ یہ لوگ خدا کے
غضب اور قہر سے ذرا بھی نہین ڈرتے ہین اگر انکو کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو اپنے امام
کی بات کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے فوراً رد کر دیتے اور اس کی کچھ بھی
حقیقت نہ سمجھتے مگر یہ لوگ برخلاف اس کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثون
کو مردود سمجھنے لگ گئے ہین اور اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا ذرا بھی لحاظ نہین کرتے
ہین اللہ تعالے بچاوے ایسے بے عقیدہ سے - آمین

اٹھارہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ کتاب ہدایہ ہمارے مذہب
کی بڑی مقبول اور جامع ہے ہزارہا علما اسپر بے کھٹکے عمل کیے جاتے ہین اور اسکی روایات پر
فتوے دیتے چلے جاتے ہین اور آجتک اسکی کسی مسئلہ پر بھی کسی شخص نے جرح و قدح نہین کی ہے لیکن حدیث
پر چلنیوالے اسکو نہین مانتے ہین اور اسکی اکثر حدیثون کو ضعیف اور بعض کو مردود اور جعلی بنا ساز
بتلاتے ہین سو جواب اسکا یہ ہے کہ علماء محققین مین سے کتاب ہدایہ کو کوئی بھی مقبول نہین سمجھتا
اور نہ اسکے سب مسائل پر عمل کرنا صحیح جانتا ہے البتہ متعصب حنفیہ اسکو مقبول بھی کہتے
ہین اور اسکے تمام مسائل پر عمل کرنا بھی صحیح جانتے ہین سو وہ اس مقدمہ مین مجبور ہین اسر
لیے کہ وہ تو سواے اپنے امام کے مسائل کے یعنے جو کہ ہدایہ - اور شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہ
حنفیہ مین درج ہین انکے خلاف خواہ قرآن مجید کا کوئی مسئلہ ہو خواہ حدیث صحیح کسی کو بھی عمل
کے لائق نہین جانتے ہین ہان قرآن اور حدیث صحیح کے جو جو مسائل کہ ان کے امام نے لیے
ہین انپر تو حنفیہ عمل کر بھی لینگے لیکن قرآن اور حدیث صحیح کے جن جن مسائل کو انکے امام نے
نہین لیا ہے انپر تو کبھی بھی نہ چلینگے اور بیان اسکا بارہوین مغالطے کے جواب مین اس کتاب
مین پہلے گذر چکا ہے غرضکہ کتاب ہدایہ مین کہ جسکے سامنے حنفیہ قرآن اور حدیث کی بھی کچھ حقیقت
نہین سمجھتے ہین صدہا موضوع یعنے بناوٹی گھڑی ہوئی حدیثین موجود ہین چنانچہ واسطے

انکو ہوئے ہین یعنے تبع تابعین وغیرہ مین سے انہی لوگ کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا انتہی لیکن
مخالفت کی ہو اسکی ابوحنیفہ اور محمد نے چنانچہ ردالمحتار شرح درالمختار مین
لکھا ہو ولم یاخذ ابوحنیفۃ ومحمد بہ لانہ خبر مخالف للاصول یعنے اور نہین لیا
(یعنے نہین عمل کیا) ابوحنیفہ اور محمد نے ساتھ اس حدیث کو اس لیے کہ وہ حدیث مخالف ہے
اصول کے اور غایت التحقیق شرح حسامی مین لکھا ہو فایجاب
التمر مکانہ یکون مخالفا للقیاس فیکون ناسخا للکتب فی السنۃ الموجبین للعمل
بالقیاس معارضا للاجماع الموجب للعمل بہ فیکون مردودا یعنے پس واجب کرنا
کھجورون کا بدلی دودہ کی مخالف ہو قیاس کے پس ہوا کھجورون کا دینا ناسخ واسطے کتاب
اور سنت کی کہ جن سے ثابت ہو عمل کرنا قیاس پیہ (اور نیز) معارض ہے واسطے اجماع کے کیونکہ
اوسی بھی قیاس پر عمل کرنا ثابت ہو پس ہوئی یہ حدیث مردود انتہی اسی طرح لکھا ہے
تلویح حاشیہ توضیح مین بہی سبحان اللہ فقہ حنفیہ کی خانہ ساز واہیات
اور ز ٹلیات باتین تو دین سب گیا اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثین
حنفیہ کے نزدیک انکو مذہب کی مخالف ہونیکی باعث سے مردود ٹھیرین سو میرے خیال مین
یون آتا ہے کہ جو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو اور فرمایا اللہ تعالی جلشانہ نے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے
بیچ رسولخدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالے نے من یطع الرسول فقد
اطاع اللہ یعنے جس نے کہا مانا رسول اللہ کا پس اوس نے کہا مانا اللہ کا اور فرمایا اللہ
تعالے نے وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا یعنی جو
دے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو شاید انکی نزدیک معنی ان آیتون
کی یہی ہونگی کہ جہانتک بن پڑے پیغمبر کی مخالفت ہی کرنی چاہیے اور جو حدیثین

نے کہ ہمکو نہیں معلوم کہ یہ حدیث کہان ہے **حدیث ہفتم** الماء طهور لا ینجسه
شیٔ الا ما غلب لونه او طعمه او ریحه یعنے پانی پاک ہے نہیں ناپاک کرتی اوسکو
کوئی چیز مگر یہہ کہ متغیر ہو جاوے رنگ اوسکا اور مزہ اُسکا یا بو اُس کی **کہا عینی** نے
کہ نہیں ثابت ہوئی یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے **حدیث ہشتم** عن انس انه قال
فی الفارة اذا ماتت فی البیر اخرجت من ساعتها ینزح منها عشرون
دلوا یعنے حدیث انس کی کہ تحقیق اوس نے کہا بیچ چوہے کے جب مری کوئیں مین اور
نکالا جاوے اُسی وقت نکالا جاوے اُس مین سے پانی بیس بوکے **کہا عینی** نے کہ مشہور
کتابون مین اسحدیث کا ذکر تک بھی نہیں ہے **حدیث نہم** حدیث مغیرہ ان النبی
صلی الله علیه وسلم وضع یدیه علی خفیه ومدهما من الاصابع الی
اعلاهما مسحة واحدة وکانی انظر الی اثر المسح علی خف رسول الله صلی الله
علیه وسلم خطوطا بالاصابع یعنے حدیث مغیرہ کی کہ تحقیق نبی صلے اللہ نے رکھے دونو
ہاتھہ اپنے اوپر دونون موزون اپنے کے اور کھینچا اُن کو انگلیون سے اوپر تک ایک
بار اور گویا کہ مین نظر کرتا ہون طرف نشان مسح کی اوپر موزے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ تھے خط تھے اونگلیون کے **کہا عینی** نے کہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی اسوجہ پر وارد نہیں ہوئی
حدیث دہم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حتیه ثم اقرصیه ثم اغسلیه
بالماء لا یضرک اثره یعنے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھرچ اُسکو پہر چٹکیون سے مل اُسکو پہر
دہو اُسکو ساتھہ پانی کے اور نہیں ضرر کرتا تجکو نشان اُسکا **کہا عینی** نے یہ حدیث نہیں روایت
کی گئی ہے ساتھہ ان لفظون کے **حدیث یازدہم** لقوله علیه السلام لعائشة فاغسله
ان کان رطبا وافرکیه ان کان یابسا یعنے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرت عائشہ کے کہ
دہو اُسکو اگر ہو (منی) تر اور مل اُسکو اگر ہو خشک **کہا عینی** نے یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے غریب
ہے یعنے ان لفظون کے ساتھہ آئی ہی نہیں **حدیث دوازدہم** زکوة الارض یبسها

تصدیق اپنے دعوی کی اس قسم کی تہوڑی سی حدیثین بطور مشت نمونہ خروارے اس مقام
مین معرض نقل مین لاتا ہون تاکہ کتاب ہدایہ کی حقیقت سو کہ جسپر حنفیہ بے کہٹکے عمل کیے جاتے
ہین اور فتوی دیے جاتے ہین عوام لوگ بہی واقف ہوجاوین اور حنفیہ کے اس دہوکے مین نہ
آجاوین دیکھ لیجیے **حدیث اول** لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَا يُسَمِّ یعنے نہین ہے وضو اس شخص کا
جو نہ پڑہے بسم اللہ **کہا** عینی نے شرح ہدایہ مین کہ نہین اخراج کیا اس حدیث کو ساتہہ ان لفظون
کے کسی نے بہی **حدیث دوم** خَلِّلُوْا اَصَابِعَكُمْ كَيْ لَا تَتَخَلَّلَهَا نَارُ جَهَنَّمَ یعنے خلال
کرو اپنی انگلیون کو تاکہ نہ خلال کرے اُنکو آگ دوزخ کی **کہا** عینی نے نہین وارد
ہوئی یہ حدیث ساتہہ ان لفظون کے **حدیث سوم** اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ
التَّيَامُنَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى التَّنَعُّلِ وَالتَّرَجُّلِ یعنے تحقیق اللہ تعالی دوست
رکہتا ہے داہنی طرف سے شروع کرنے والے کو یہانتک کہ جوتی پہنے اور کہنگی کرنے مین
کہا عینی نے کہ نہین نکالا کسی شخص نے بہی اس حدیث کو ساتہہ ان لفظون کے **حدیث
چہارم** قَاءَ فَلَمْ يَتَوَضَّأْ یعنے قے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین وضو کیا
کہا عینی نے یہ حدیث غریب ہے نہین ذکر کیا اسکا کسینے بہی حدیث کی کتابون مین **حدیث
پنجم** لَا وُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا اَوْ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا اِنَّمَا
الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا نَامَ مُضْطَجِعًا اسْتَرْخَتْ
مَفَاصِلُهٗ یعنے نہین لازم ہے وضو اس شخص پر جو سوجاوے کہڑے یا بیٹہے ہوے
رکوع مین یا سجدے مین سوا اسکے نہین کہ وضو کرنا لازم ہے اوسپر جو سوجاوے لیٹ کر اسلیے
کہ جب سوجاوے لیٹ کر ڈہیلے ہوجاتے ہین جوڑ اسکے **کہا** عینی نے یہ حدیث ساتہہ ان
لفظون کے غریب ہے یعنی ان لفظون کے ساتہہ آئی ہی نہین **حدیث ششم**
اِنَّهُمَا فَرْضَانِ فِي الْجَنَابَةِ سُنَّتَانِ فِي الْوُضُوْءِ یعنے یہ دونون (یعنی ناک مین اور
موٹہہ مین پانی ڈالنا) فرض ہین جنابت مین سنت ہین وضو مین **کہا** عینی نے کہ کہا سرو

کی کلی خوب کہل سکتی ہے اور یہ بات مخفی نہین ہے کہ صاحب ہدایہ نے اکثر ضعیف حدیثون
سے استدلال پکڑا ہے گویا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب امام صرف احادیث ضعاف پر بنا کیا
گیا ہے سو جسکو دیکھنا اُن کا منظور ہو وہ ہدایہ کا کوئی سا باب کہولکر دیکھ لے اور صحیحین اور
سنن اربعہ کی حدیثین صحیحہ سے مقابلہ کرلے تو حقیقت معلوم ہو جاوے گی اور یہ بات کچھ چھپی
ہوئی نہین اسبات کے قائل تو حنفیہ بہی ہین چنانچہ کہا شیخ عبد الحق حنفی نے شرح سفر
السعادت مین کہ کتاب ہدایہ کہ در دیار ما مشہور و معتبر ترین کتابہاست نزد دین و ہم اندا
چہ مصنف وی در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین خالی از
ضعفے نہ غالبًا اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ ست انتہی اور موید ہے اسکے
کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حسید جرجی حنفی کا بلکہ اس سے بہی بڑہکر ہدایہ کی عبارت
اور اسکی احادیث کا بے اصل ہونا ثابت کرتا ہے چنانچہ تنبیہ الوسنان مین ہے
اِنَّ الْحَدِیْثَ لَمْ یَثْبُتْ لَهٗ سَنَدٌ فِی الْاُصُوْلِ وَّلَا یَصْلُحُ لِلتَّمَسُّكِ وَالْقُبُوْلِ فَاِنَّ
مَوْضُوْعَاتِ الزَّنَادِقَةِ وَاَهْلِ الْبِدَعِ قَدْ جَاوَزَتْ مِائَةَ اَلْفٍ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ
كَمَا صَرَّحَ بِهِ النُّقَّادُ وَلَوْ وُجِدَ لَهٗ وَاحِدٌ فِیْ بَعْضِ كُتُبِ الْحَنَفِیَّةِ فَلَیْسَ بِهٖ
اعْتِدَادٌ كَیْفَ وَاَكْثَرُ مُتَاَخِّرِیْ فُقَهَائِنَا الْحَنَفِیَّةِ مِنْ عُلَمَاءِ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ
وَالْعِرَاقِ وَالْخُرَاسَانِ لَمْ یُسْنِدُوْا اَحَادِیْثَهُمُ الَّتِیْ یَذْكُرُوْنَهَا فِیْ كُتُبِ
الْحَنَفِیَّةِ اِلٰی اَصْلٍ مِّنْ اُصُوْلِ الْحَدِیْثِ الْجَلِیْلِ الشَّاْنِ حَتّٰی صَاحِبُ الْهِدَایَةِ
الَّتِیْ عَلَیْهِ مَدَارُ رَحَی الْحَنَفِیَّةِ یَظْهَرُ ذٰلِكَ لِمَنْ رَاجَعَ شَرْحَهَا الْمَوْسُوْمَ بِفَتْحِ الْقَدِیْرِ
لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ حُجَّةِ الْحَنَفِیَّةِ مَوْلَانَا الْمُحَقِّقِ كَمَالِ الدِّیْنِ بْنِ الْهُمَامِ عَلَیْهِ
التَّحِیَّةُ وَالْاِكْرَامُ فَاِنَّهٗ شَكَرَ اللّٰهُ مَسَاعِیَهٗ قَدْ بَالَغَ فِیْ حِمَایَةِ مَذْهَبِ
الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ الْكُوْفِیِّ بِتَاْیِیْدِهٖ بِالْاَحَادِیْثِ الثَّابِتَةِ فِی الصِّحَاحِ
وَالسُّنَنِ وَالْمَسَانِیْدِ وَالْمَعَاجِمِ وَلَمْ یَتَیَسَّرْ لَهٗ عِنْدَ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الْهِدَایَةِ

پہنچنے پائی زمین کی اوسکا سوکنا ہے کہا عینیؒ نے کہ اسناد اسکی کسی نے بہی حضرت تک نہین پہنچائی یعنے یہ حدیث مرفوع نہین ہے اسی طرح لکھا ہے شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ مین حدیث سیزدہم مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ لَكَ وَلِأُمَّتِكَ یعنے کہا جبرئیل نے حضرت سے کہ درمیان ان دونون وقتون کے تیری نماز کا بہی وقت ہے اور تیری امت کا بہی کہا عینیؒ نے کہ اسحدیث کو ان لفظون کے ساتہہ کسینے بہی روایت نہین کیا حدیث چہاردہم لقوله عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ اِذَا اسْوَدَّ الْاُفُقُ یعنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وقت نماز مغرب کا جب سیاہ ہو کنارہ آسمان کا کہا عینیؒ نے یہ حدیث ساتہہ ان لفظون کے غریب ہے وارد نہین ہوئی اس طرح پر حدیث پانزدہم لقوله عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاٰخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِيْنَ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ یعنے فرمایا حضرت علیہ السلام نے اور آخر وقت عشا کا ہے جبتک نہ طلوع ہو آفتاب کہا عینیؒ نے یہ حدیث غریب ہے نہین وارد ہوئی یہ حدیث ساتہہ اس عبارت کے ۔ اب جاننا چاہیے کہ کتاب کی یہ سب موضوع یعنے جہوٹے بناوٹی حدیثین جو کہ اوپر مذکور ہوئین صرف عینی شرح ہدایہ کو کتاب المواقیت تک سرسری نظر سے نکالی گئی ہین ۔ پس اسپر قیاس کر لینا چاہیے کہ جو شخص اول سے آخر تک تمام کتاب عینی کو اس غرض سے دیکہے کہ اُس مین سے ہدایہ کی موضوع یعنے جہوٹی حدیثون کو جدا کر لون تو وہ کس قدر موضوع حدیثین اُس مین سے نکالے گا حالانکہ ابن ہمام اور عینی شارحین ہدایہ یہ دونون حنفی المذہب کے ہی علما ہین اور جہانتک ان سے بن آئی ہے حنفی المذہب کے بنانے اور حدیثون صحیحہ کے باطل کرنے مین حیلہ سازیان کرتے رہے ہین باوجود اس بات کے وہ دونون ہدایہ کی صدہا حدیثون کے موضوع یعنے جہوٹی ہونے کے قائل ہو گئے ہین لیکن اگر کوئی شخص ہدایہ کی تخریجین مثل عنایہ بمعرفت احادیث الہدا تالیف محی الدین عبد القادر اور نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ تالیف جمال الدین یوسف زیلعی اور درایہ فی منتخب احادیث الہدایہ تالیف ابن حجر عسقلانی وغیرہ دیکہے تو ہدایہ کی حدیثون

رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا
هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ۔ یعنے جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے
وہ چیز کہ نہیں ہے اسمین سے پس وہ مردود ہے **فائدہ** یعنے جس نے کوئی بات نکالی اسلام مین
کہ نہین ہے ثبوت اسکا کتاب وسنت مین سو وہ مردود ہے اور **شرعۃ احمدیہ**
وطریقہ محمدیہ مین لکھا ہے کہ معنے بدعت کے شرعی خاص زیادتی کرنا دین مین ہے
یا کم کرنا اُس مین سے کہ نئی نکالی گئی ہون بدون اذن شارع کے کہ ثبوت انکا نہ تو کسی حضرت
کے قول سے اور نہ فعل سے نہ ظاہرًا اور نہ اشارۃً پایا گیا **دوم** یہ جو اللہ تعالے نے قرآن مجید
مین فرمایا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی یعنے پکڑو تم مقام ابراہیم کو جا ے
نماز یہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ بجز مقام ابراہیم کے اور کسی جگہہ پر مصلی نہ بنایا جاوے
سوم مکہ معظمہ مین سبب ہونے چار مصلون کے بہت لوگ اپنے ہی امام کی جماعت کے منتظر
بیٹھے رہتے ہین اول جماعت کے ثواب سے محروم رہتے ہین اسلیے کہ ان لوگون کے نزدیک غیر
یعنے تحقیق اسد تعالے جائز ہی نہین ۔ پس ایسے لوگ صاف صاف مخالف ہین اس حدیث کے
اور [illegible] اللہ کا ہے او **احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی**
مین روایت ہے یزید بن اسود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے بیچ حج انکے کے یعنے حجۃ الوداع مین ا پس نماز پڑہی مینے ساتھ انکے نماز صبح کی مسجد خیف
مین پس جب پڑہ چکے نماز اپنی اور پہرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت نے دیکھا دو شخصون کو بیٹھے
ہوئے آخر قوم مین کہ نماز نہین پڑہی تہی انہون نے ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ انکو دونون کو میرے
پاس پس لائے گئے وہ دونون کانپتا تہا گوشت مونڈہون انکی کا یعنے حضرت کی ہیبت سے ا پس فرمایا
کس چیز نے باز رکہا تمکو نماز پڑہنے سے ہمارے ساتھ پس کہا انہون نے یا رسول اللہ تحقیق تہے ہم
نماز پڑہ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جس وقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنے مکانون مین پہر
آؤ تم مسجد مین کہ اسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتھ نمازیون کے پس تحقیق یہ نماز تمہاری

اَکْثَرُ مَوْضِعٍ نَظَرْ بِلَفْظِ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْھِدَایَۃِ وَلَمْ یَظْھَرْ فِیْ بَعْضِھَا بِشَیْءٍ اَصْلًا اِنْتَھٰی مَا فِیْ تَنْبِیْہِ الْوَسْنَانِ یعنی جب تک کسی حدیث کے سند ثابت نہو کتب حدیث مین تو وہ سند بگڑی اور قبول کرنیکے لائق نہین کیونکہ موضوعی حدیثین جو جھوٹے مرتدون اور بدعتیون نے وضع کی ہین ایک لاکھ سے بڑھ گئے ہین جیساکہ بیان کیا ہے پرکھنے والون نے اور اگر کوئی یاوے اس حدیث کو کسی حنفی کی کتاب مین تو اُس کا کچھ اعتبار نہین اور کیونکر اعتبار ہو جس حالت ہین کہ اکثر پچھلے فقہاے حنفیہ ماورا النہر اور عراق اور خراسان نے جن حدیثون کو اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے اُنکی سندین کتب حدیث بلند شان تک نہین پہنچا مین یہانتک کہ صاحب ہدایہ نے جسپر حنفیون کے چکی پھر رہی ہے ایسا ہی کیا ہے یہ بات اُسپر ظاہر ہو جو ہدایہ کی شرح تصنیف ابن الہمام کو دیکھے کیونکہ اُس نے حمایت مذہب امام ابو حنیفہ کی حد کو پہنچا دی ہی ساتھ مدد کرنے اوس کے اون احادیث سے جو کتب صحاح اور سنن اور مسندون اور معجمون مین ثابت ہین اور وقت نکالنے سندون احادیث ہدایہ کی ابن الہمام کو بہت جگہہ یہ لفظ حدیث کا نہین ملا جو صاحب ہدایہ لایا ہے اور بعض جگہہ کچھ ہے اور ورا از دست کا جسکو صاحب ہدایہ لایا ہے تمام ہوئی عبارت تنبیہ سے **دلیل المسائل** ۱۲ منہ

اکنیوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو کیہ دیتے ہین کہ مکہ معظمہ مین چارون اماموں کے چار مصلے جو کہ اسوقت مین موجود ہین اُنکو حدیث پر چلنیوالے لوگ بدعت کہتے ہین سو **جواب** اسکا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ مکہ معظمہ مین چارون مصلے چارون اماموں کے علیحدہ علیحدہ ۸۰۱ھ آٹھ سو سات ہجری مین ہیق سے بیج بنائے فرج بن برکوک کے بنائے ہین لیکن اُنکو بنانے اور مقرر کرنے کے لیے نہ تو حکم خدا ناطق ہے اور نہ حکم رسول مسلم مین روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تھے فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنے ہر بدعت گمراہی اور **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے حضرت عا

یُرِیدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ یعنے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھہ تمہارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا ساتھہ تمہاری دشواری کا اور مسند امام احمد مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے پسند کرتا ہے کہ ادا کیے جاوین اسکی رخصت کے کام جیسے ناپسند رکھتا ہے کہ ادا کیے جاوین اسکی گناہ کے کام اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور ایک روایت مین ہے جیسے کہ پسند رکھتا ہے کہ ادا ہون اُس کے فرائض

اکیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جس قدر لوگ اس مذہب کے مقلد ہین اور کسی مذہب کے بھی نہین اور ترمذی مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے تحقیق اللہ تعالی نہین جمع کرے گا امت میری کو یا کہا بجائے امتی کے امت محمد اور پر گمراہی کے اور ہاتھہ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا ہے جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ابن ماجہ مین روایت ہے انس رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے پیروی کرو جماعت بڑی کی اس تحقیق شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے۔ سو

جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث یَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ اور اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ کا یہ مطلب نہین کہ جس طرف بہت لوگ ہون حق اور ہدایت پر وہی لوگ ہوتے ہین اور جس طرف تھوڑے ہون وہ گمراہ ہوتے ہین کیونکہ اگر ان حدیثون کے یہی معنے لیے جاوین تو پھر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اور اُنکے ساتھہ والے نعوذ باللہ منہا سب گمراہ ٹھیرتے ہین کیونکہ معرکہ کربلا مین امام حسین کے ساتھہ تو صرف بیاسی آدمی مع اُنکے اہل بیت اور خادمون کے تھے

لیے نقل ہے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے چھارم مکہ معظمہ مین چارون کے
مقرر کرنے مین خدا اور اُسکے رسول کیطرف سے تو حکم ہی نہین لیکن چارون اماموں سے بھی تو کسی
امام نے ہر ایک امام کے علیحدہ علیحدہ چار مصلی بنانے کا حکم نہین دیا پس اسی سبب سے کہا
شاہ عبد العزیز دہلوی نے **تفسیر عزیزی** مین ۔ و از راہ بدعت بجہت ہا از جہات کعبہ
تقسیم خواہید نمود و در ترجیح و تفضیل جہت مختارہ خود ہر کس سخنے خواہد آورد مثلاً حنفیہ
جہت را اختیار خواہند کرد امام ایشان جانب شمال کعبہ خواہد استاد و در مقام فخر خواہد.
گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی ست زیرا کہ آنجناب جانب میزاب متوجہ میشوند و شافعیہ جہت
جنوب را اختیار خواہند کرد و امام ایشان در شرقی کعبہ خواہد استاد و در مقام فخر خواہند
گفت کہ ما استقبال باب کعبہ مینمائیم و قبلہ ما قبلہ منصوصہ است کہ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ
مُصَلًّى وعلی ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح جہات خود ہمین قسم نکات خواہند آورد
لیکن این ہمہ نکات شعریہ ست و نزد اہل دین قابل التفات نیست حکم نازل گردید نکار تو ہمین قدر
ست کہ استقبال کعبہ را التزام باید نمود و در سفر و حضر و ہجرت از شہر بشہر ے او را از دست
نباید داد ۔ اور کہا امام شوکانی نے **ارشاد السائل الی دلیل المسائل** مین
کہ ہر دو نا مشروع اسباب سے خوب واقف ہے کہ مذہبون کے بننے سے بڑا فساد واقع ہوا ہے اور اس
بات کا شبہ اندیشہ ہے اور سخت خرابی اس مین ہوئی کہ ہر چہار اماموں کے مقلدون نے علیحدہ علیحدہ
اپنا دین بنالیا ہے اور مکہ معظمہ مین ہر چہار مذہب والے جدا جدا اپنی اپنی جماعتین کرنے لگ گئے ہیں

بیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ جاہلون اہل حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہیں کہ حدیث پر چلنے والے اہل حدیث
کے آسان آسان مسئلون پر عمل کرتے ہین مشکل پر نہین چلتے ہین ۔ جواب اسکا یہ ہے
کہ جو لوگ حدیث کی آسان آسان مسئلون کو چھوڑ کر مشکل مشکل مسائل پر عمل کرتے ہین وہ لوگ
بڑے بیوقوف اللہ تعالی کے نافرمان ہین اسلیے کہ اللہ تعالی نے تو قرآن مجید مین فرمایا ہے

توضیح اور شرح ہدایہ اور شرح فقہ البر وغیرہ کتب ائمہ وصول فقہ مین ہے وَالْمُجْتَهِدُ فِي الْعَقْلِيَّاتِ وَالشَّرْعِيَّاتِ الْاَصْلِيَّةِ وَالْفَرْعِيَّةِ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ یعنی اور مجتہد بیچ عقلی اور شرعی اور اصلی اور فرعی کے کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب کو پہونچتا ہے۔ اور دلیل اُسکی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے اور ابو ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کو پہونچے تو اوسکے لیے دو ثواب ہین مگر جب قصد حکم کا کرے پس اجتہاد کرے اور خطا کرے تو اوسکے لیے ایک ثواب ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد سے خطا بھی ہوتی ہے۔ اور صواب بھی خلاف اشعریہ اور معتزلہ کے اور مجتہد خاطی بھی ایک ثواب سے خالی نہین۔ پس منکر امام کے کی خطا کا یا تو منکر امام کے اجتہاد کا ہے۔ و یا امام کی رائے کو مثل وحی جانتا ہے کہ ہرگز احتمال خطا کا نہین تو بیشک ایسا شخص گمراہ ہوا سیدھے راہ سے اور اختیار کیا اوسنے اشعریہ اور معتزلہ کے مذہب کو اور خلاف کیا اوسنے قرآن اور حدیث اور اقوال ائمہ اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کا

تیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ ہم لوگ جو حدیث پر نہین چلتے ہین تو وجہ اسکی یہ بھی ہے کہ حدیث کی کتابون ہین بہت سی حدیثین منسوخ موجود ہین اور ناسخ اور منسوخ حدیثون کو ہر شخص پہچان نہین سکتا اُن کو پہچاننا اور اُنکو سمجھنا مجتہدون کا ہی کام ہے سو **جواب** اسکا آٹھ طرح سے ہے **اول** یہ کہ ناسخ اور منسوخ حدیث کے سمجھنے کا قاعدہ سب قاعدون سے آسان ہے اور اس قاعدہ سے ہر ایک علما بلکہ تھوڑی سی استعداد والا آدمی بھی ناسخ اور منسوخ حدیثون کو سمجھ سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے جو کہ **دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب** مین لکھا ہے کہ نسخ قطعی تھہرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے جس امر کو آپنے فرمایا ہے کہ فلان امر کو اسطرح پہلے مین نے

اور ترمذی سے پہلے اور امام حسین سے پہلے گذر گیا سواد اعظم پچاس بائیس ہزار آدمی ہے
غرض کہ مطلب ان حدیثون کا یہ ہے کہ جس طرف اکثر مجتہد اور محدث ہین وہی بڑا گروہ ہے پس اگر امام اعظم
ایک طرف ہون مثلاً نخعی اور حسن بصری اور ثوری اور اسحاق اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل
ایک طرف پس منصف خود دیکھ لے کہ سواد اعظم اور گروہ بڑی کدہر ہے غرض کہ لیکلے امام اعظم
نے جو مسائل لیے ہین وہ اکثر مسائل حدیث کے بھی خلاف ہین اور امام مالک اور شافعی اور امام
احمد بن حنبل بلکہ اُنکے شاگرد امام ابو یوسف اور محمد کے بھی خلاف ہین لیکن تاہم مقلد امام
اعظم کے بھی کہے جاتے ہین کہ ہم بڑے گروہ والے ہین اور ہم ہی حق پر ہین لیکن طوطے کیطرح
اپنے آپ کو اپنی زبان سے میان مٹھو کہنے سے کب کام چلتا ہے مگر یہ بیچارے کیا کرین انکو
تو دلون اور آنکھون پر تقلید کی پٹی لگ رہی ہے یہ کب سمجھتے ہین اور کب کسیکا کہنا مانتے ہین۔

بائیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ مجتہدون کا کوئی مسئلہ
بھی قرآن اور حدیث کے خلاف نہین ہے اور اگر کوئی ہوگا بھی تو اُسکا باعث یہ سمجھا جاویگا کہ
اُسکو مجتہدون نے بسبب لائق نہ ہونے عمل کے عمداً ترک کر دیا ہوگا **جواب اسکا یہ ہے**
کہ اس تقریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقلدین مجتہد سے خطا ہونے کے قائل نہین ہین اور
اور قائل نہ ہونا خطا کا مجتہد سے یہ مذہب معتزلہ کا ہے چنانچہ **توضیح اور**
شرح عقائد نسفی اور شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد و اصول فقہ
مین لکہا ہے وَذَهَبَ بَعْضُ الْاَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ اِلٰى اَنَّ كُلَّ مُجْتَهِدٍ فِي الْمَسَائِلِ الشَّرْعِيَّةِ
الْفَرْعِيَّةِ الَّتِي لَا قَاطِعَ فِيْهَا مُصِيْبٌ یعنے گئے ہین بعض اشعریہ اور معتزلہ
طرف اسبات کی کہ تحقیق ہر مجتہد بیچ مسائل شرعیہ فرعیہ کے وہ کہ نہین ہے دلیل قطعی بیچ اُنکے
ثواب کو پہونچنے والا ہے یعنے جو کچہ کہ مجتہد نے سمجھا ہے وہی ٹھیک ہے اور حق ہے۔ اور
یہ خلاف ہے امام اعظم کے قول کے بھی اور اہلسنت و جماعت کے مذہب کے بھی چنانچہ

شان نہین اور کسی کا مرتبہ نہین کہ اپنی راے اور اجتہاد سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
کسی سنت کو بہی منسوخ کردے چنانچہ کہا جلال الدین سیوطی نے **تفسیر اتقان** مین کہ لا
يُعْتَمَدُ فِي النَّسْخِ قَوْلُ عَوَامِ الْمُفَسِّرِينَ بَلْ لَا اجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِينَ مِنْ غَيْرِ نَقْلٍ صَحِيحٍ
وَلَا مُعَارَضَةٍ بَيِّنَةٍ لِأَنَّ النَّسْخَ يَتَضَمَّنُ رَفْعَ حُكْمٍ وَإِثْبَاتَ حُكْمٍ تَقَرَّرَ
فِي عَهْدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعْتَمَدُ فِيهِ النَّقْلُ وَالتَّارِيخُ دُونَ الرَّأْيِ وَ
الْاجْتِهَادِ یعنے نہین اعتبار کیا جاتا ہے نسخ مین قول عوام مفسرین کا بلکہ نہین معتبر
اجتہاد مجتہدین کا بغیر نقل صحیح اور معارضہ ظاہر کے کیونکہ نسخ متضمن ہے دو باتون کو اول
دور کرنا ایک حکم کا اور دوسرے ثابت کرنا ایک حکم کا جو ثابت ہوا ہے عہد نبی صلی اللہ علیہ و
سلم مین پس معتبر اسمین ایک نقل صحیح ہے اور دوسری تاریخ نہ راے اجتہاد اور کہا امام شعرانی
نے **میزان شعرانی** مین وَكَانَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُ
اللّٰهُ يَقُولُ إِذَا ثَبَتَ عَنِ الشَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلُ أَمْرَيْنِ فِي وَقْتَيْنِ
فَهُمَا عَلَى التَّخْيِيرِ مَا لَمْ يَثْبُتِ النَّسْخُ فَيَعْمَلُ الْمُكَلَّفُ بِهٰذَا الْأَمْرِ تَارَةً وَ
بِهٰذَا الْأَمْرِ تَارَةً أُخْرَى یعنے تہے کہتے امام محمد بن منذر رحمہ اللہ جبکہ ثابت ہو
شارع صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنا دو کام کا دو وقت مین پس ان دونون مین اختیار ہے
یعنی جسپر چاہے عمل کرے جب تک منسوخ ہونا اسکا ثابت نہ ہو پس عمل کرے مکلف کبھی اسپر
اور کبھی اوسپر **چہارم** یہ کہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر فعل اول فعل کا ناسخ نہین ہوتا کیونکہ
یہ قاعدہ اگر صحیح ہو تو بموجب اس قاعدہ کے نماز مغرب مین بدون سورہ والمرسلات کی اور سب
سورتون کا پڑھنا منسوخ سمجھا جاتا ہے اسلیے کہ حضرت ع نے آخری نماز مین یہی سورہ پڑھی ہے
چنانچہ **بخاری** اور **مسلم** اور **ابوداود** اور **ترمذی** اور **نسائی**
اور **موطا امام مالک** مین روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تہے مغرب مین سورہ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا

یون حکم دیا تہا اور اب یون کہتا ہون جیسے کہ نسخ نہی زیارت قبور مین اور نسخ نہی استعمال
ظروف شراب مین وارد ہی ایک تو اس قسم کی صحیح حدیثون سی نسخ ثابت ہوتا ہے اور دوسری
قسم یہ ہی کہ اگر کہے صحابی کہ فلان مسئلہ مین پہلے یون حکم تہا پہر ارتفع کیے گیے سو اس طرح یہ
اس قسم کی صحیح حدیثون سے ہی نسخ ثابت ہوتا ہے **دوم** اگر کسی شخص کو کسی حدیث کا
ناسخ معلوم نہو اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتا رہے تو گناہ نہین کیونکہ ابتدا اسلام مین صحابہ
جو حدیثین کہ حضرت سے سنتی رہی انپر بلا دغدغہ عمل کرتے رہے پہر جو جو حدیثین منسوخ ہوئین
انپر اکثر صحابہ نے تو اطلاع پائی اور رجوع کر لیا لیکن بعض نے بعض حدیث کی منسوخ
ہونے کی اطلاع نہ پائی اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتے رہے چنانچہ **زرقانی**
شرح موطا امام مالک مین ہی کہ ایک جماعت صحابہ کی مثل جابر بن عبد اللہ
اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور اسما بنت ابی بکر اور عبد اللہ بن عباس اور
عمرو بن حریث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین مین سے متعہ کے جائز ہونے کے
قائل تہے ۔ حالانکہ حدیثین متعہ کی منسوخ ہین اور **ترمذی** مین ہے کہ عبد اللہ بن مسعود
اور انکے بعض شاگرد (یعنے اسود اور علقمہ) رکوع مین گھٹنون پکڑنے کے قائل نہین تہے
تطبیق (یعنی دونو ہاتہہ جوڑکر دونون رانون کے درمیان رکہنے) کے قائل تہے
حالانکہ حدیث تطبیق کی منسوخ ہے اور **صحیح مسلم** مین ہی کہ ابن عمر قربانی کا گوشت
بعد تین دن کے نہین کہاتے تہے ۔ حالانکہ حدیث بعد تین دن کے قربانی کا گوشت نہ کہانے
کی منسوخ ہی غرض کہ جب تک کسی کو کسی منسوخ حدیث کا ناسخ معلوم نہ ہو تب تک اسکو
اسپر عمل کرنا جائز ہے گناہ نہین اور اسپر علما کا اتفاق ہے اسیطرح لکہا ہی **ناظورۃ**
الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق مین **سوم** صحیح
صحیح غیر منسوخ حدیثون کو اپنے امام کے مذہب کے خلاف ہونے کی جہت سی خواہ نخواہ منسوخ
بتانا اور پیغمبر کے حکمون مین اپنی رای کا دخل دینا بڑی دلیری کی بات ہی کیونکہ کسی کی

نہین ہوتا ہفتم جہان دو حدیثون مین آپس مین تعارض معلوم ہو وہان بلا دلیل ایک کو
ناسخ اور دوسری کو منسوخ نہ کہہ دینا چاہیے بلکہ جہانتک ممکن ہو اُن مین موافقت
دینی چاہیے چنانچہ منہج[۱] الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول مین
لکہا ہی کہ کہا ابن خزیمہ نے لَا اَعْرِفُ صَحِیْحَیْنِ مُتَضَادَّیْنِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ فَلْیَاْتِنِیْ
لِاُؤَلِّفَ بَیْنَھُمَا یعنے نہین جانتا مین کوئی سی دو حدیثین کہ ضد رکہتی ہون آپس
مین پس اگر کسی کے پاس ہون تو لے آوے کہ توفیق کر دون مین اُن مین ہشتم
سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے اپنے رسالہ افادۃ[۱] الشیوخ بمقدار
الناسخ و المنسوخ مین لکہا ہے کہ نزدیک شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم بن
عبد السلام بن تیمیۃ الحرانی کے منسوخ حدیثین کل دس ہی ہین اور اُنہین نے ہدایۃ[۳]
السائل الی ادلۃ المسائل مین لکہا ہے کہ ابن جوزی وغیرہ نے منسوخ دس حدیثین
شمار کی ہین ۔ اور اُنہین نے منہج[۴] الوصول الی اصطلاح احادیث
الرسول مین لکہا ہے کہ بعد تلاش بہت اور تلاش تمام کے معلوم ہوا کہ منسوخ حدیثین
دس سے زیادہ نہین اور منسوخ آیتین قرآن کی پانچ سے زیادہ نہین انتہے ۔ اور دس
حدیثین کچہ اتنی بہت نہین ہوتی ہین کہ انکو سوا مجتہد کے اور کوئی نہ سمجہ سکے بلکہ اس قدر
حدیثون کو تو ان پڑہ آدمی بہی سمجہانے سے سمجہ سکتا ہی بلکہ اگر یاد کرنا چاہے تو یاد بہی کر
سکتا ہے اور وہ حدیثین یہ ہین پہلی حدیث مسلم[۵] مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ
فَزُوْرُوْھَا یعنے منع کیا تہا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو اُن
کی دوسری حدیث مسلم[۶] مین روایت ہی اُسی سے کہ حضرت نے فرمایا نَھَیْتُکُمْ
عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ یعنے منع کیا تہا مین نے
تمکو گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکہو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے

بعد اسکی نہین نماز پڑہا ئی کبہی یہانتک ہر روز کی اُنکی الله تعالی نے اور اسیطرح رمضان
مین دس دن اعتکاف کرنا بہی منسوخ ٹہرتا اور بیس دن مشروع ہوتا اس لیے کہ بخاری
مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی الله تعالی عنہ سے کہ کہا تہے نبی صلے الله علیہ وسلم اعتکاف
کرتے ہر رمضان مین دس دن پس جب ہوا سال وہ کہ جس مین وفات کیے لئے اعتکاف کیا
بیس دن اور اسیطرح سفر مین روزہ رکھنا بہی منسوخ ٹہرتا اور نہ رکہنا مشروع ہوتا کیونکہ
صحیح مسلم مین ہے کہ کہا زہری نے کہ تہا افطار کرنا (روزے کا سفر مین) آخر دونو
کامون کا یعنے سفر مین روزہ رکہنا بہی اور نہ رکہنا بہی جو کہ وارد ہوا ہے تو ان دونون
فعلون مین سے آخر فعل حضرت کا نہ رکہنا تہا غرضکہ اس قسم کی بہت سی حدیثون سے صاف
ثابت ہے کہ یہہ قاعدہ کہ حضرت کا آخر فعل اول فعل کا ناسخ ہوتا ہے صحیح نہین ہے اور نیز
یہہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ اگر دو حدیثون مین تعارض تاریخ سے بہی معلوم ہو جاوے
تو بہی جب تک کہ حضرت صلی الله علیہ وسلم سے نسخ پر صریح نص نہ پائی جاوے تب تک منسوخیت
کا قائل نہونا چاہیے بلکہ جہانتک ہو سکے مطابقت دینی چاہیے پنجم اگر کوئی شخص احتمال کے ساتہہ
و یا بدون دلیل کے کسی حدیث کو منسوخ کہہ دے تو نہ ماننا چاہیے چنانچہ زرقانی
شرح موطا امام مالک اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے
کہ احتمال کے ساتہہ حدیث منسوخ نہین ہوتی اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے
کہ حدیثون کے منسوخ ہونے کے بابین دعوی ابو حنیفہ اور کوفیون کا بدون دلیل قابل ماننے کے
نہین ہے اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا عیاض نے
کہ دعوی نسخ کا بدون دلیل صحیح نہین ہے ششم یہ جو بعض لوگ بعض حدیثون کو بسبب اپنے
مذہب کے خلاف ہونے کے ظن سے یہ کہہ دیا کرتے ہین کہ یہ خاصہ تہا حضرت کا سو ہرگز قابل اعتبار اور
لائق ماننے کے نہین ہے چنانچہ زرقانی شرح موطا امام مالک اور
قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ خاصہ ظن کے ساتہہ ثابت

صفحہ ۱۹۳ و ۱۹۴ مین ۱۲

فلانی بات سے یا سنت سے ہے فلانی بات برابر ہے کہ کہے طریح حیاتی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے یا بعد وفات اُن کی کے قسم مرفوع سے ہے - اور کہا ابن الصلاح نے کہنا
صحابی کا کہ امر کیے گیے ہم ساتھہ فلان بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی بات سے نوع مرفوع
سے ہے اور مسند ہے نزدیک اصحاب حدیث کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا - ایسے طرح لکہا ہے
قسطلانی نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ مین اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے
منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول مین اور تایید
کرتی ہین ابی بن کعب کی حدیث کی یہ حدیثین بھی عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ
بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَ اِنْ
لَمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت کہ بیٹھے ایک تمہارا درمیان
عورت کی چار شاخون کے پھر صحبت کرے تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ نہ نکلے منی
روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ
وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَ اِبْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنے عورت کے سے واجب ہو گا غسل
کیا مین نے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونو روایت کیا اس حدیث
کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے پانچوین
حدیث ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

تیسری حدیث مسلم مین روایت ہے بہی انکی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّھَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا یعنے منع کیا تہا مین تم کو شیرے سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشے کی چوتھی حدیث مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ یعنے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی پانی سے ہے یعنی غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ اصل اس حدیث کی بخاری مین ہے انتہے **کہا** علمار نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی مین روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا اوس نے اِنَّمَا کَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُھِیَ عَنْھَا یعنے سوا اسکے نہین کہ تہا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام مین پہر منع کیا گیا اس سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** اگر کوئی کہے کہ اس قسم کے حدیث مرفوع نہین ہوتی صحابی کا قول ہوتا ہے اور قول صحابیکا پیغمبر کی حدیث صحیح کو منسوخ نہین کرسکتا سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بات تو سچ ہے کہ صحابی کا قول پیغمبر کی حدیث صحیح کو منسوخ نہین کرسکتا لیکن صحابی جب کہ کہے امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے ہم فلانی بات تو یہ سب قسم مرفوع سے ہے چنانچہ کہا نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع ہے (یعنی حضرت کا فرمانا ہے) جمہور علمار کے نزدیک صحیح مذہب یہی ہے اور کہا ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم احادیث الرسول مین کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم

اس کے مین ہوتا یہانتک کہ نازل ہوی یہ آیت ۔ اور کہڑے ہو واسطے اسہ تعالی کے چپکے پس امر کیے گئے ہم ساتھ چپکے رہنے کے اور منع کیے گئے ہم باتین کرنے سے **ساتوین حدیث بخاری** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اسہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق اوس نے کہا

بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا فَاحْرِقُوْھُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّیْ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَ فُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَجَدْتُمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا +

یعنے کہا بہیجا ہم کو رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم نے بیچ لشکر کے پس فرمایا اگر پاؤ تم فلانے اور فلانے کو پس جلاؤ اون کو ساتھ آگ کے پہر فرمایا رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ارادہ کیا ہمنے (اس طرف) نکلنے کا کہ تحقیق مینے حکم کیا تہا تم کو یہ کہ جلاؤ فلانے اور فلانے کو اور تحقیق آگ نہین عذاب کرتی ساتھ اوس کے مگر اسہ پس اگر پاؤ تم اون کو پس قتل کرو اون کو **فائدہ** تایید کرتی ہے اسحدیث کی یہ حدیث بہی جو کہ **بخاری** مین روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس زندیق پس جلادیا انکو پس پہنچی یہ خبر ابن عباس کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین انکو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے کہ جلانا ہے اور البتہ قتل کرتا مین انکو بموجب فرمانے رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اوس کو **فائدہ** ابوداؤد مین ہے کہ قول ابن عباس کا جب حضرت علی کو پہنچا تو کہا حضرت علی نے کہ سچ کہا ابن عباس نے **آٹھوین حدیث ابوداؤد اور ترمذی** مین روایت ہے قبیصہ بن ذویب رضی اسہ تعالی عنہ سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ فَاُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ

سے کہ کہا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ
فَلَمَّا رَکَعَ طَبَّقَ یَدَیْہِ بَیْنَ رُکْبَتَیْہِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ
اَخِیْ کُنَّا نَفْعَلُ ھٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِھٰذَا یَعْنِیْ الْاِمْسَاکَ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ
یعنے سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پس تکبیر کہی اور اُٹھائے
دونون ہاتھہ اپنے پس جب رکوع کیا تطبیق کی ہاتھون اپنون کو گھٹنون مین یعنے ایک
ہاتھ کی انگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈالکر دونون ہاتھہ دونون گھٹنون کے درمیان لئے
مین کہا راوی نے پس پہنچی یہ خبر سعد کو پس کہا سعد نے سچ کہا بہائی میرے نے
تھے ہم کرتے اس طرح پھر پھر حکم کیے گئے ہم ساتھہ اس طرح کے یعنے رکھنے ہاتھون کے اوپر گھٹنون
کے اور بخاری مین روایت ہے ابی یعفور سے کہا اُسنے سنا مین نے مصعب بن سعد سے کہ کہا
مصعب بن سعد نے صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَطَبَّقْتُ بَیْنَ کَفَّیَّ ثُمَّ وَضَعْتُھُمَا بَیْنَ فَخِذَیَّ
فَنَھَانِیْ اَبِیْ وَقَالَ کُنَّا نَفْعَلُہٗ فَنُھِیْنَا عَنْہُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَیْدِیَنَا عَلَی
الرُّکَبِ یعنے نماز پڑھی مین نے طرف پہلو باپ اپنے کی پس تطبیق کی مین نے درمیان
دونون ہاتھون اپنی کے پس منع کیا مجھکو باپ میرے نے اور کہا تھے ہم کرتے اُسکو پس منع کیے گئے
ہم اُسسے اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکھین ہم ہاتھون اپنے کو اوپر گھٹنون کے **فائدہ** تائید
کرتی ہے اسحدیث کی یہ حدیث جو کہ بخاری مین ابی حمید ساعدی کی روایت سے لبنی حدیث
مین ہے وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ یعنے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
رکوع کرتے محکم پکڑتے دونون زانو اپنے ساتھہ دونون ہاتھون کے **چھٹی** حدیث بخاری
اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے زید
بن ارقم سے کہ کہا کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ یُکَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَہٗ وَھُوَ اِلٰی جَنْبِہٖ
حَتّٰی نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ وَنُھِیْنَا عَنِ
الْکَلَامِ یعنے تھے ہم باتین کرتے نماز مین باتین کرتا مرد پاس والے اپنے سے کہ پہلو

صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم و احتجم وھو صائم یعنے تحقیق نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی احرام کیحالت مین اور سینگی لگوائی روزے کی حالت مین دسوین
حدیث نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور زرقانی نے شرح موطا امام مالک
مین لکھا ہی کہ اوائل اسلام مین متعہ درست تہا پہر خیبر کے روز حرام ہوا پہر عمرۃ القضا مین درست ہوا
پہر فتح مکہ کے روز حرام ہوا پہر جنگ اوطاس مین درست ہوا پہر حرام ہوا پہر تبوک مین درست ہوا
پہر حجۃ الوداع مین حرام ہوا اور ترمذی مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے کہ کہا سوای اسکے نہین کہ تہا متعہ (جائز) ابتدا اسلام مین تہا مرد آتا شہر مین کہ نہ جانتا
اُس کو کوئی پس نکاح کرتا عورت کو اتنے عرصہ کیلیے کہ جتنا عرصہ اُسکو ٹہیرنا منظور ہوتا تو کہ حفاظت
کری اُسکے اسباب کی اور درست کری اُسکی چیزیں یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت الا علی ازواجہم
او ما ملکت ایمانہم یعنی مگر اوپر بی بیون اپنی کے یا جسکی مالک ہوئی دہنی ہاتہ انکی کہا ابن عباس
نے سوای انکی (یعنی اپنی بی بی اور لونڈی کے) اسب فرج حرام ہین انتہے اور یہ حکم یعنے متعہ کے
حرام ہونیکا قیامت تک ہیگا چنانچہ مسلم مین روایت ہی سبرہ بن معبد جہنی سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ایہا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع
من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ منہن شیء
فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموھن شیئا یعنے ای لوگو البتہ تہی تمکو اجازت دی
تہی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اُس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس
متعے والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اُسکو چھوڑ دیوے اور جو انکو دیا ہو (یعنے مہر
یا خرچ) اسواسطے کچھ بہی پہیر نہ لیجیو **فائدہ** نزدیک ابن تیمیہ وغیرہ کے جو دس حدیثیں
منسوخ ہین یقین غالب ہی کہ وہ یہی حدیثین ہین جو کہ مذکور ہوئین لیکن سوائے
ان دس حدیثون کے جن جن اور حدیثون کو بعض علما نے منسوخ ٹہرایا ہی درحقیقت مین وہ

فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَجَلَدَهٗ وَرُفِعَ الْقَتْلُ فَكَانَتْ رُخْصَةً یعنی تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیے شراب پس کوڑے مارو اسکو پھر اگر عود کرے پس کوڑے
مارو اسکو پھر اگر عود کرے تیسری بار مین یا چوتھی بار پس قتل کرو اسکو پس لایا گیا ایک
شخص کہ تحقیق پی تھی اوسنے شراب پس کوڑے مارے اُسکو پھر لایا گیا پس کوڑے مارے
اوس کو پھر لایا گیا پس کوڑے مارے اُسکو پھر لایا گیا پس کوڑے مارے اُسکو اور اُٹھہ گیا
قتل (یعنے منسوخ ہوگیا) پس ہوا کوڑے مارنا رخصت **نانوین** حدیث **مسند امام
احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ** مین روایت ہے شداد بن
اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ بِالْبَقِیْعِ
وَهُوَ یَحْتَجِمُ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ یعنے تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک شخص کے پاس بقیع مین اور اُس نے سینگی لگوائی تھی بیچ
رمضان کے پس فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانے والے نے اور جسکو سینگی لگی اور صحیح کہا
اسحدیث کو احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے **کہا علما نے** یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ
اسحدیث کے جو کہ **دارقطنی** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اَوَّلُ
مَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ اَنَّ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ
فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِی الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَكَانَ اَنَسٌ یَحْتَجِمُ
وَهُوَ صَائِمٌ یعنے پہلے جو مکروہ ہوا سینگی لگانا روزہ دار کو (تو اسطرح ہوا) کہ تحقیق
جعفر بن ابیطالب نے سینگی لگوائی روزہ مین سو تشریف لائے اُن کے پاس نبی صلے
اللہ علیہ وسلم پس فرمایا افطار کیا اُن دونون نے پھر رخصت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے بعد اسکے بیچ سینگی لگوانے کے واسطے روزہ دار کے اور انس سینگی لگواتے تھے روزے مین
فائدہ کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ قوی کہا اسحدیث کو دارقطنی نے اور تائید کرتی
ہے اسکی یہ حدیث جو کہ **بخاری** مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے اِنَّ

حیلہ کو سامنے شام سو جواب اس کا یہ ہی کہ حدیث ابو ایوب کی بحال ہے منسوخ نہین ہر
پہلو کہ حکم حدیث ابو ایوب کا بیچ جنگل کے ہے اور حکم حدیث عبد اللہ بن عمر کا بیچ عمارتون
کے اسیطرح لکھا ہے شیخ محی السنۃ نے مشکوۃ مین **حدیث سوم** بخاری اور مسلم
مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا خیرات دی گئی بکری اوپر
ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تہی۔ پس مر گئی وہ بکری پس گذری اوسپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تمنے چمڑا اُس کا پس دباغت دی ہوتی اُسکو پہر منتفع ہوتی
ساتہہ اُسکے پس عرض کیا لوگون نے تحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا سوای اس کی نہین کہ
حرام کیا گیا ہے کہانا اُس کا **کہا** بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہہ اسحدیث
کے جو کہ **ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ** مین روایت
ہے عبد اللہ بن حکیم رضی اللہ تعالے عنہ سی کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھ چمڑے کے اور پٹہے کے سو **جواب** اسکا
یہ ہے کہ کہا ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین یہ حدیث مرسل ہی اس لیے کہ
نہین ملاقات ہوئی عبد اللہ بن حکیم کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی اور حدیث مرسل لائق حجت
پکڑنے کی نہین ہوتی پس معلوم ہوا کہ حکم حدیث عبد اللہ بن عباس کا بحال ہی منسوخ نہین اور
کہا **ترمذی** نے کہ اسپر (یعنے عبد اللہ بن عباس ہی کی حدیث پر) عمل ہے اکثر اہل علم
یعنے صحابہ وغیرہ کا اور اسیکے قائل ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی اور
امام احمد اور کہا شافعی نے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہو اگر کتے اور خنزیر کا چمڑا
دباغت دینے سے بہی پاک نہین ہوتا **حدیث چہارم** مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی
وضو کرو کہا نے ایسی چیز کے سی کہ پہنچے اوسکو آگ یعنے جو چیز کہ آگ سی پکی ہو کہا اکثر علما نے کہ یہ
حدیث منسوخ ہی ساتہہ ان دو حدیثون سے پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت

منسوخ نہین اس لیے کہ تطبیق ان مین ممکن ہے سو عرض نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے وہ حدیثین یہہ ہین **حدیث اول** بخاری اور مسلم مین روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑے ایک قوم کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے ہوکر کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھہ ان دو حدیثون کے **پہلی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ** مین روایت ہے حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکھا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا اے عمر نہ پیشاب کر کھڑے ہوکر پس نہ پیشاب کیا مین نے کھڑے ہوکر پیچھے اسکے سو **جواب** اس حدیث کا تو یہہ ہے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی **دوسری حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور نسائی** مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ نے جو بات کہے تم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہوکر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب کرین مگر بیٹھکر سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہہ محمول بیچ گھر کے ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے خبر گھر کی دی کہ حضرت کو کبھی گھر مین کھڑے ہوکر پیشاب کرتے نہ دیکھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ باہر کا حال تھا اور یہی سبب ہے کہ کہا امام شعرانی نے **میزان شعرانی** مین کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا رخصت ہے اور بیٹھکر پیشاب کرنا عزیمت ہے **حدیث دوم** بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ مین تو نہ موٗنھہ کرو قبلہ کیطرف اور نہ پیٹھہ دو اسکو ولیکن مشرق کیطرف یا مغرب کی کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھہ اس حدیث کے جو کہ **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا چڑھا مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعض کام اپنے کے پس دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے تھے پیٹھہ دیے ہوئے

شرح درر البہیہ مین کہ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور اہل سنن اور مالک اور شافعی اور
ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور ابن الجارود نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور ترمذی اور
دارقطنی اور یحیے بن معین اور بیہقی اور حازمی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اور بیچ مقدمہ
کے حدیثین جماعت صحابہ سے ہین کہ انہین سے ہے جابر اور ابوہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ
بن عمر اور زید بن خالد اور سعد بن ابی وقاص اور حضرت عائشہ اور ابن عباس اور نعمان
بن بشیر اور انس اور ابی بن کعب اور معاویہ ابی حیدہ اور قبیصہ اور اروی بیٹی انیس کی
انتہے اور طلق بن علی کی حدیث کہ منسوخ ہونیکے علما یہ وجہ بیان کرتے ہین کہ ابوہریرہ پیچھے
لائے تھے اسلام طلق سے اور **مسند امام شافعی اور دارقطنی**
مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت
کہ پہنچاوے ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ذکر اپنے کی کہ نہو درمیان ذکر کے اور ہاتھ اسکے کے
کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ **عینی شرح ہدایہ**
مین لکھا ہے کہ اس حدیث کے راویون مین یزید بیٹا عبدالملک کا ہے اور وہ ضعیف ہے
پس حدیث ابوہریرہ کی لائق حجت پکڑنیکے نہوئی البتہ اسباب مین ترجیح جو ہے تو بسرہ کی حدیث
کو ہے کیونکہ صحیح وہی ہے اور حدیث طلق بن علی کی جو کہ معارض اسکے ہے دو وجہ سے لائق
عمل کرنیکے نہین **وجہ اول** یہ ہے کہ اس مین مقال ہے کیونکہ قیس بن طلق کی روایت
سے ہے اور **مسک الختام شرح بلوغ المرام** مین لکھا ہے کہ کہا امام
شافعی نے کہ پوچھا ہمنے لوگون سے قیس کے حال سے پس نہ پایا ہمنے کسیکو بھی کہ پہچانتا ہو
اسکو پس کس طرح سے قبول کرین ہم اسکی حدیث کو اور کہا ابوحاتم اور ابوزرعہ نے کہ قیس
بن طلق نہین ہے اُن لوگون مین سے کہ حجت قائم ہو ساتھ حدیث اسکی کے **وجہ**
دوم کہا سبل السلام مین کہ مؤید ہین بسرہ کی حدیث کے اور حدیثین بھی جو کہ مروی
ہین سترہ صحابیون سے اور طلق بن علی جو کہ مس ذکر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہایا شانہ
بکری کا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **دوسری حدیث ابوداؤد** میں روایت
ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا جابر نے تہا آخر دونو کاموں میں سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ترک کرنا وضو کا اُس چیز سے کہ بدلاوے اُسکو آگ **فائدہ**
یعنے یہ جو حدیثوں میں مذکور ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کہانے سے
وضو کیا ہے اور نہیں بہی کیا ہے سو اُن دونو فعلوں میں سے آخر فعل حضرت ص کا وضو نکرنا ہی
سو جواب یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر فعل وضو نکرنا ثابت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا
کہ پہلا حکم بالکل ہی اُٹہا دیا جاوے کیونکہ نسخ قطعی تصریح رسول خدا صلی اللہ سے خاص ہے جس امر کو
آپ فرما دیں کہ فلان امر کے واسطے پہلے میں نے یوں حکم دیا تہا اور اب یوں کہتا ہوں سو
اس قسم کی تصریح آگ پر پکی ہوئی چیزوں کے کہانے سے وضو کرنے کی نہیں اور دلیل
اسکی پہلے گذری پس اسلیے کہا امام شعرانی نے **میزان شعرانی** میں کہ نہ وضو کرنا
رخصت ہے اور کرنا عزیمت ہے **حدیث پنجم** مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے طلق بن علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا ایک مرد
نے پوچہا میں نے اپنا ذکر یا کہا کہ جو مرد کہ چہووے ذکر اپنا نماز میں تو کیا اُسپر وضو ہے فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک ٹکڑا ہے تیرا اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان نے اور کہا
ابن مدینی نے یہ بہتر ہے بسرہ کی حدیث سے **کہا** بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ
اسحدیث کے جو کہ **مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور**
نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالے
عنہا سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چہوئے اپنے ذکر کو پس
وضو کرے اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے
اُن حدیثوں سے جو اسباب میں مروی ہیں **فائدہ** کہا امام شوکانی نے دراری مضیہ

کہ یہ خاصہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ **ابو داؤد** مین
روایت ہی ذکوان سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے خبر
دی اوس کو کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی نماز پڑہتی بعد عصر کے اور منع کرتے ہر
سے اور وصال کرتے اور منع کرتے وصال سے - پس معلوم ہوا کہ حدیث ابی سعید کی بحال ہی منسوخ
نہین لیکن مکہ مین نماز پڑہنے ہر وقت جائز ہے جیسا کہ **مسند امام احمد اور ترمذی**
اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی جبیر بن مطعم رضی
اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اولاد عبد مناف کی
منع نہ کرو کسی کو کہ طواف کری اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہی جسوقت کہ چاہے رات کو یا دن
کو اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے **اور مسند امام احمد اور** رزین مین
روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
تہے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک کہ نکلی آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ
غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین مگر مکہ مین **حدیث** متفق بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی
سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو
جس نے لکھی مجہسے سنکر سوائے قرآن کے جو لکہا ہے سو اسکو مٹا ڈالے کہا بعض علما نے
حدیث منسوخ ہے ساتہہ ان چار حدیثون کے **پہلی حدیث بخاری اور مسلم** مین روایت
ہے ابن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا آؤ لکہہ دون تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ پہر گز
گمراہ نہو تم بعد اسکی **دوسری حدیث ابو داؤد** مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہا مین لکہتا ہر چیز کو کہ سنتا مین اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے ارادہ کرتا مین اسکو یاد رکہنے کا پس منع کیا مجہکو قریش نے اور کہا اونہون نے کیا لکہتا ہی تو
ہر چیز کو سنتا ہی تو اسکو حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آدمی ہین بات کرتے ہین غصہ مین
بہی اور رضا مین بہی پس باز رہا مین لکہنے سے پہر ذکر کیا مین اس بات کا واسطے رسول خدا صلی اللہ

راوی ہے وہی وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا بھی راوی ہے حدیث ششم بخاری اور
مسلم مین روایت ہو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہیے کہ نہاوے کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ
ہے ساتھ اس حدیث کے جو کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہو سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے
وضو کیا جمعہ کے دن اُسنے اچھا کام کیا اور یہ پہلی سنت ہو اور جو نہایا تو نہانا بہت بہتر ہے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے سو جواب یہ ہو کہ حدیث ابن عمر کی بحال ہو منسوخ نہین
کیونکہ سمرہ کی حدیث مین مقال ہے چنانچہ عینی شرح ہدایہ اور دراری مضیہ
شرح درر البہیہ اور افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ مین لکھا ہے کہ
سماع سمرہ کا حسن (بصری) سے ثابت نہین پس یہ حدیث تو حجت نہ ہوئی لیکن وہ جو مسلم
مین روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر آیا جمعے مین آخر حدیث تک البتہ یہ حدیث دلیل ہو اسپر کہ جمعہ
کے دن نہانا ضرور نہین مگر یہ حدیث بھی ابن عمر کی حدیث کو منسوخ نہین کرسکتی کیونکہ شرط نسخ
کی اس مین پائی نہین جاتی پس اسی سبب ہو کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین (کہ
تطبیق ان حدیثون مین یون دیجاویگی) کہ جمعے کے دن نہانا مستحب ہو وجوب نہین حدیث
ہفتم بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچھے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور نہین نماز پیچھے
نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث
کے جو کہ بخاری مین روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا قسم ہے اُس خدا
کی کہ لیگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جہان سے ترک نہ کین حضرت نے دو رکعتین بعد عصر کے
یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے سو جواب اسکا یہ ہو کہ سفر السعادۃ مین لکھا ہے

اسکا یہ ہی کہ حکم حدیث عبداللہ بن عمر کا بحال ہے منسوخ نہین اس لیے کہ حدیث عبداللہ
بن عمر اور حدیث صعب بن جثامہ مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ عورتون کو اور
لڑکون کو جہاد مین قصداً نہ قتل کیا جاوے اگر شب خون کی حالت مین مارے
جاوین و یا لڑکے اور عورتین انکی مسلمانون پر آ پڑین و یا کفار لڑکون کو بجای سپر آگے
کرین اور وہ مارے جاوین تو کچہ مضایقہ نہین **حدیث دہم** ۳۵ مین روایت ہی ابن
عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا جمع کی (نماز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے مدینہ مین سوائے خوف اور
سوائے مینہ کے کہا بعض علمار نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہہ اس حدیث کے جو کہ ترمذی ۳۶
مین روایت ہی اسی سے نقل کی اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے
درمیان دو نمازون کے سوای عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازون بڑے گناہون
سے **سو جواب** اسکا یہ ہی کہ حدیث صحیح مسلم کی بحال ہے منسوخ نہین اسلیے کہ وہ صحیح ہے
اور حدیث ترمذی کی صحیح نہین کیونکہ کہا ترمذی نے کہ اس حدیث کے راویون مین حنش
بن قیس راوی ضعیف ہی اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے
اور محلی **شرح موطا امام مالک** مین لکہا ہے کہ حنش بن قیس واہی
ضعیف ہی اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ لایا حاکم کا اس حدیث کو باعث اس کی غفلت
کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات مین **حدیث یازدہم**
بخاری ۳۷ مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم کو ایک بکری تحفہ دی اور اس مین اسنے زہر ملا دیا تہا۔ اور ایلہ کی بادشاہ نے ایک کہچر
سفید حضرت کو تحفہ بہیجی پہر اسنے حضرت کو ایک چادر پہنائی اور بخاری ۳۸ مین انس سے
روایت ہی کہ اکیدر دومہ نے ایک جبہ سندس کا حضرت کو تحفہ بہیجا **فائدہ** کہا امام
شوکانی نے دراری مضیہ ۳۹ شرح در البہیہ مین کہ حضرت نے کفار کا تحفہ قبول فرمایا ہے

۳۵ صحیح مسلم
۳۶ حدیث ترمذی
۳۷ حدیث بخاری
۳۸ ایضاً
۳۹ ایضاً

علیہ وسلم کے پس اشارہ کیا حضرت نے ساتھ انگلی اپنی کے طرف موہنہ اپنے کی پہر فرمایا لکھ تو پس
قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوس کے کے ہے نہین نکلتا اس موہنہ سے
مگر حق تیسری حدیث ترمذی مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا پس ذکر کیا قصہ بیچ حدیث کے پس کہا ابو شاہ نے
لکھیے میرے لیے اے رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھو ابو شاہ کے
لیے اور بیچ حدیث کے ہے قصہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے چوتھی حدیث
نسائی اور دارمی اور موطا امام مالک مین روایت ہے ابی بکر بن محمد بیٹے عمرو
بیٹے حزم کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُنکے باپ نے نقل کی اُس کے دادا سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف مین والون کی آخر حدیث تک فائدہ اگرچہ ان
حدیثون سے اور سوای انکے اور حدیثون سے بہی یہی ثابت ہے کہ حضرت نے مسائل کو لکھا اور
صحابہ کو لکھنے کا حکم دیا لیکن ان مین ابی سعید کی حدیث کو کوئی بہی حدیث منسوخ نہین
کر سکتے بلکہ ابی سعید کی حدیث اور ان حدیثون مین یون تطبیق دیجاویگی جیسے کہ امام نووی نے
شرح صحیح مسلم مین کہ کہا بعض علما نے معنے ان حدیثون کے یعنی تطبیق ان
حدیثون کی یہ ہے کہ جسکو اپنے حافظے پر اس بات کا اعتماد ہے کہ مین یاد رکہون گا بہولون گا
نہین وہ تو حدیثون کو نہ لکھے اور جسکو یہ خیال ہے کہ مجہکو یاد نہین ہے گا وہ لکھ لے انتہی
حدیث نہم بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ
کہا منع فرمایا رسول خدا نے قتل کرنے عورتون کے سے اور لڑکون کے سے کہا بعض علما نے
کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہ اس حدیث کے جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے صعب
بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا اہل دار سے یعنی کافرون سے کہ رہتے
ہین گہرون مین شبخون کیے جاوین پس مارے جاوین عورتین اُن کی اور اولاد انکی فرمایا
کہ وہ بہی انہی مین سے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے سو جواب

حدیث سیزدہم مسند امام احمد اور ابن حبان مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی صبح اس حالت مین کہ
وہ جنبی ہو پس نہین ہے اسکا روزہ کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی
ساتھہ آیۃ قرآن کے بہی اور حدیث کی بہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ
وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی پس اب صحبت کرو اُن سے اور ڈہونڈو
جو لکہدیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے (یعنی اولاد) اور کہاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر
ہو واسطے تمہارے تاگا سفید تاگے کالے سے فجر سے اور بخاری اور مسلم مین آیا
ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
صبح کرتے جنابت مین جماع سے پہر غسل کرتے اور روزہ رکہتے اور زیادہ کیا مسلم نے ام
سلمہ کے حدیث مین اور قضا نہ کرتے سو جواب یہ ہی کہ حدیث ابی ہریرہ کی بحال اپنے
نہین کیونکہ افضل بات یہی ہے کہ جنبی رمضان مین فجر سے پہلے پہلے نہالے اور اگر بعد فجر
کے نہاوے تو بہی جائز ہے اسی طرح لکہا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین
حدیث چہاردہم بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
پس روزہ رکہا عاشورے کے دن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتہہ
روزے رکہنے اس کے کہا بعض علما نے کہ موجب حکم اس حدیث کے ابتدا اسلام مین عاشورے کے
دن کا روزہ رکہنا فرض تہا پہر منسوخ ہوئی فرضیت ساتہہ ان دو حدیثون کے پہلی
حدیث مسلم اور موطا امام مالک مین روایت ہی حضرت عائشہ رض سے انہون نے
کہا عاشورے کا دن لوگ روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بہی اُس دن روزہ رکہتے تہے زمانہ جاہلیت مین پہر جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین تو روزہ رکہا آپ نے اُسدن اور لوگون کو بہی حکم کیا روزہ رکہنے کا پہر جب فرض ہوا

اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین کہا بعض علما نے کہ اس مضمون کی جتنی حدیثین آئی
ہین وے سب منسوخ ہین ساتہہ اس حدیث کی جو کہ مسند امام احمدؒ اور سنن ابوداؤد
اور ترمذی اور ابن خزیمہ مین روایت ہی عیاض بن حمار سے کہ اُسنے
بہیجا حضرت کے پاس تحفہ یا ناقہ فرمایا حضرتؐ نے کہ عیاض اسلام لایا ہے کہا نہین پس فرمایا
حضرت نے کہ مین منع کیا گیا ہون مشرکون کے ہدیہ لینے سے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور
ابن خزیمہ نے سو جواب اس کا یہ ہی کہ جن حدیثون سے کفار کا تحفہ قبول کرنا مروی ہے
وہ سب حدیثین بحال ہین منسوخ نہین کیونکہ ان حدیثون مین اور عیاض بن حمار کی حدیث
مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ جس کافر پر امید ہو کہ مسلمان ہوجائے گا اُسکا تحفہ قبول کر لینا
تو مضائقہ نہین اور جس کافر پر مسلمان ہونے کی امید نہو اس کا تحفہ قبول نہ کرنا چاہیے
یہ اسی طرح لکہا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلمؒ مین حدیث دوازدہم
بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ پوچہا ایک شخص نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ محرم کپڑون کی قسم سے کیا پہنے فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ
باندہو پگڑیان اور نہ پہنو پائجامے اور نہ اوڑہو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ
پاوے پاپوشین پس پہنے موزے لیکن چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونون ٹخنون کے نیچے سے
کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ اس حدیث کے جو کہ بخاریؒ اور مسلم مین
روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ جسوقت نہ پاوے محرم پاپوشین تو پہنے موزے اور جسوقت نہ پاوے
تہ بند پہنے پائجامہ سو جواب اس کا یہ ہے کہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی بحال ہے منسوخ نہین
کیونکہ حدیث عبد اللہ بن عمر اور حدیث ابن عباس مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ جس شخص کے
پاس تہ بند موجود ہو اسکو تو پاجامہ پہننا درست نہین ہے اور جسکے پاس تہ بند نہین ہے وہ
پائجامہ پہنے رہی اور جسکے پاس پاپوشین نہ ہون وہ موزون کو دونو ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر پہنے

اس درجہ کی نہین اور حصول المامول شرح علم الاصول وغیرہ مین لکھا ہو کہ اول تو حدیث
ناسخ حدیث منسوخ سی قوی ہونی چاہیے اور اگر قوی نہ ہو تو منسوخ حدیث کے ساتھہ درجہ مین برابر تو
ہو انتہے پس اسی سبب سی امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب اور ماجشون مالکیان ابی سعید کے حدیث
کو بحال جانتی ہین منسوخ نہین سمجھتے اسلیے کہ حدیث حضرت علی اور حدیث ابی سعید مین اُنکے نزدیک مطابقت
دینی ممکن ہے اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین

چوبیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ صحیح بخاری مین بعض حدیثین ایسی
ہین کہ وہ ہرگز لائق عمل کرنیکے نہین چنانچہ مولوی محمد لود یانوی نے اپنے رسالہ انتصار
الاسلام مین لکھا ہے کہ بخاری شریف مین بعضے احادیث ایسی ہین کہ وہ بالکل ظاہر لائق عمل
کے نہین جیسا کہ حدیث وطی فی الدبر کی ابن عمر سے جو امام بخاری واسطے تفسیر آیت نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ
لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کے لایا ہے اس سے جواز لواطت کا نعوذ باللہ معلوم ہوا ہی سو جواب
اسکا پانچ طرح پر ہے اول یہ کہ یہ جو بخاری مین ہے عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي روایت ہی نافع سے نقل کی اوس نے ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما سے پس آؤ کہیتی اپنی کو جس طرح چاہو کہا ابن عمر نے آؤ ان کو بیچ معنے اس کے شیخ
محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین یون لکھی ہین ح يَأْتِيهَا فِي أي يَأْتِي فِي مَوْضِعِ الْحَرْثِ
أَيْ فِي قُبُلِهَا یعنے صحبت کرے مرد بیچ جگہہ کہیتی کے (یعنے عورت کے فرج مین) انتہے پس
معلوم ہوا کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ عورت کی دبر مین وطی کرنا جائز ہے اسلیے کہ روایت کی ہے
اسے ابن عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت کو بیچ دبر اسکی کے
وہ چہوٹا لوطی ہی اور یہ حدیث قریب آویگی لیکن عورت کی دبر کیطرف سے عورت کے فرج مین صحبت کرنا
منع نہین اور یہی مطلب ہی آیت کلام اللہ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کا
کا چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے ذَهَبَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْآيَةِ أَنَّ الرَّجُلَ

رمضان تو رمضان ہی کے روزے فرض ہو گئے اور عاشوری کا روزہ چھوڑ دیا گیا سو جس
کا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے **دوسری** حدیث مسلم[۱] اور موطا
امام مالک میں روایت ہے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی
سفیان سے کہتے تھے جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اے اہل مدینہ کہاں
ہیں علماء تمہارے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اس دن کو یہ
دن عاشوریکا ہے اس دن روزہ تمہاری اوپر فرض نہیں ہے اور میں روزہ دار ہوں سو
جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے سو **جواب** یہ کہ حدیث ابن عباس
کی بحال ہے منسوخ نہیں کیونکہ بعد فرض ہونے رمضان کے عاشوری کے دن روزہ رکھنے کی فرضیت
منسوخ ہوئی یہ نہیں کہ عاشوری کے دن روزہ رکھنا ہی نہ چاہیے بلکہ روزہ رکھنا عاشورے کے
دن کا مستحب ہے اور اسپر اجماع ہے اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم[۲] میں
حدیث پانزدھم بخاری[۳] اور مسلم میں روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ تعالے
عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم جنازہ پس کھڑے
ہو جاؤ پھر جو چلے اسکے ساتھ پس نہ بیٹھے جبتک رکھا جاوے کہا اکثر علماء نے کہ یہ
حدیث منسوخ ہے ساتھ ان دو حدیثوں کے پہلی حدیث مسلم[۴] میں روایت ہے حضرت علی
رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق انہوں نے کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جنازہ دیکھکر پھر بیٹھ گئے **جواب** یہ کہ اس حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آخر فعل حضرت
کا یہی ہے کہ جنازہ دیکھکر کھڑے نہیں ہوتے تھے لیکن آخر فعل اول کا ناسخ نہیں ہوتا
اور دلائل اسکے بعد گذرے **دوسری** حدیث مسند[۵] امام احمد اور
ابوداؤد میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہمکو ساتھ کھڑے ہو جانیکے وقت دیکھنے جنازہ کے پھر بیٹھے پیچھے اسکے اور حکم کیا ہمکو
ساتھ بیٹھنے کے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ حدیث ابی سعید خدری کی ہے یہ حدیث

[۱] حدیث صحیح مسلم ... دیکھو اسکے جلد اول کا صفحہ ۳۵۹ میں ہے اور موطا امام مالک مطبوعہ دہلی کا صفحہ ۹۹ فاروقی دہلی ...
[۲] مضمون صحیح مسلم ... دیکھو اسکے جلد اول کے صفحہ ۳۵۹ شرح میں ...
[۳] حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں ہے ...
[۴] حدیث صحیح مسلم ... دیکھو اسکے جلد اول کے صفحہ ۳۱۱ میں ہے
[۵] حدیث روضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ مطبوعہ ... کے صفحہ ... میں ہے

سمجھتے تھے چنانچہ امام احمد اور بیہقی نے اپنی سنن مین روایت کی ہے ابن
عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت
سے بیچ دبر اوسکی کے وہ چھوٹا لوطی ہے ۔ اگر یہ حدیث شریف صریح دلیل ہے
اس بات پر کہ معنے آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ کے بدلیل قول ابن عمر رضی
اللہ تعالے عنہ (یَاْتِیْهَا فِیْ) کے عورت کی دبر مین وطی جائز ہونے کے سمجھنے
خلاف شان نزول آیت مذکور اور خلاف قول ابن عمر کے بڑی دلیری کی بات ہے
اور یہ بہی سن لیجیے کہ لانا بخاری کا جابر کی روایت کو بعد قول ابن عمر رضی اللہ عنہ
یَاْتِیْهَا فِیْ کے واسطے معلوم کروانے شان نزول آیت مذکور کے دلیل ہے اس بات
کی کہ امام بخاری عورت کی دبر مین وطی جائز ہونے کے قائل تہے **دوم**
کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم خدا تعالے کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بہی کوئی کام نہین کرتے تہے
پس اگر آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ کے معنے عورت کی دبر مین جماع جائز ہونے کے
ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے خلاف عورت کی دبر مین جماع کرنے والے
کے حق مین وعید کیون فرماتے دیکھو **ترمذی** اور **ابن ماجہ**
اور **دارمی** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے
یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر
کیا ساتہہ اوس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور **ترمذی**
اور **نسائی** اور **ابن حبان** مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ دیکھیگا اللہ تعالے اوس مرد کی
طرف جو گیا مرد عورت کے پاس اوسکی دبر مین اور علت بیان کی موقوف ہونیکی

مُخَیَّرٌ بَیْنَ اَنْ یَّاْتِیَھَا مِنْ قُبُلِھَا وَبَیْنَ اَنْ یَّاْتِیَھَا مِنْ دُبُرِھَا فِیْ قُبُلِھَا یعنے مذہب
اکثر علما کا یہ ہے کہ تحقیق مراد آیت سے یہ ہے کہ تحقیق مرد اختیار دیا گیا ہے درمیان
اس بات کے کہ صحبت کرے (عورت کو) فرج کی طرف سے اُس کے فرج مین اور درمیان
اس بات کے کہ صحبت کرے اُسکو دبر کیطرف سے فرج اُسکی مین انتہے ۔ اور سبب اس آیت
کے نازل ہونے کا یہ ہے کہ یہود کہتے تھے کہ اگر عورت کے پیچھے کیطرف سے عورت
کے فرج مین صحبت کیجاوے تو اس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے پس یہود کی اس
بات کے رد کرنے کے لیے اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی چنانچہ بخاری ع
اور مسلم مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تھے یہود کہتے جسوقت
کہ صحبت کرے مرد اپنی عورت سے اُسکی دبر کیطرف سے بیچ فرج اوسکے ہوتا ہے لڑکا
بھینگا پس اُتری یہ آیت نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ یعنے عورتین
تمہاری کھیتی ہین تمہاری پس آؤ اپنی کھیتی مین جسطور سے چاہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو
معترض صاحب نے معنے آیت نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ الخ کے بدلیل قول ابن عمر یَاْتِیْھَا فِیْ
کے عورت کی دبر مین جماع جائز ہونے کے اپنے ذہن مین تصور کیے ہین سبب اُس کا
یا تو معترض صاحب کی غبی فہم ہے کہ نہ تو معنے اس کے سمجھے اور نہ شان نزول
اسکا بخاری اور مسلم کی حدیث مذکور سے دیکھا و یا دیدہ و دانستہ امام بخاری پر بھی
اور ابن عمر پر بھی افترا کہڑا کیا اور ان کو قائل اس بات کا تصور فرمایا ؎ آفرین
باد برین ہمت مردانہ تو ٭ اسکا تو مضائقہ نہ تھا کیونکہ امام بخاری پر تو صاحب پہلے
ہی سے بدظن تھے لیکن تعجب اس بات کا ہے کہ اب وہ خدا پر بھی بدظن ہوگئے اور آیت
نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ الخ سے کہ جسکو بخاری بھی لایا ہے سخت برا مانا اور اپنے
عقیدہ باطلہ کو ظاہر کر دکھایا سوسُن لیجیے کہ ابن عمر عورت کی دبر مین وطی جائز
ہونے کے ہرگز قائل نہین تھے بلکہ وہ تو اس فعل کے فاعل کو اپنے نزدیک چھوٹا لوطی

کہ حنفیہ عورت کی دبر مین وطی کرنے والے پر حد مارنے کے قائل نہین چنانچہ عینی نے
شرح ہدایہ مین لکھا ہے وَلَوْ فَعَلَ ھٰذَا بِعَبْدِہٖ اَوْ اَمَتِہٖ اَوْ مَنْکُوحَتِہٖ
لَا یُحَدُّ بِلَا خِلَافٍ یعنے اور اگر وطی کرے اپنے غلام کی دبر مین یا اپنی لونڈی
کی دبر مین یا اپنی عورت کی دبر مین تو نہین ہے حد اور اس مین اختلاف نہین ہے
اس سے معلوم ہوا کہ معترض صاحب کو تو اپنی مذہب کی بہی کچہ خبر نہین انہون نے ناحق
اپنی اوقات کا خون کیا اور انگلی کاٹ شہیدون مین داخل ہوے اور کچہ نہو سکا رعنی کی جان
بہی گئی اور کہانیوالے کو مزہ بہی نہ ملا انہون نے اعتراض تو بخاری پر کیا تہا لیکن قصور
انکی اپنے ہی مذہب کا نکل آیا ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ
گناہ چہارم امت محمدیہ کا اسبات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ بخاری اور مسلم کے
برابر صحت مین اور قوت عمل مین تمام جہان مین کوی کتاب نہین چنانچہ کہا شیخ الاسلام
ابن حجر نے شرح نخبۃ الفکر مین وَیَلْتَحِقُ بِھٰذَا التَّفَاضُلِ مَا اتَّفَقَ الشَّیْخَانِ
عَلٰی تَخْرِیْجِہٖ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی مَا انْفَرَدَ بِہٖ اَحَدُھُمَا وَمَا انْفَرَدَ بِہٖ الْبُخَارِیُّ
بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی مَا انْفَرَدَ بِہٖ مُسْلِمٌ لِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ بَعْدَھُمَا عَلٰی تَلَقِّیْ کِتَابَیْھِمَا
بِالْقَبُوْلِ یعنے ملتی ہے تفضیل سابق سے یہ کہ بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث کو ترجیح ہی
جو ایک ہی روایت ہو اور انکی اکیلی اکیلی روایتون مین بخاری اکیلی کی روایتون کو ترجیح
ہے اسلیے کہ علما نے اتفاق کیا ہو انکے بعد انکی کتابون کے قبول کرنے پر اور کہا امام شوکانی
نے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار مین اِنَّ مَا کَانَ مِنَ الْاَحَادِیْثِ فِی
الصَّحِیْحَیْنِ اَوْ فِیْ اَحَدِھِمَا جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِہٖ مِنْ دُوْنِ الْبَحْثِ لِاَنَّھُمَا
اِلْتَزَمَا الصِّحَّۃَ وَتَلَقَّتْ مَا فِیْھِمَا الْاُمَّۃُ بِالْقَبُوْلِ یعنے جان تو کہ تحقیق جو کچہ بخاری
اور مسلم کی حدیثون مین ہے یا ان دونون مین سے ایک مین ہے جائز ہے
حجت پکڑنی ساتہہ اس کے بغیر بحث کے اسلیے کہ ان دونونے التزام کیا ہی

اور ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آئے اپنی عورت
کے پاس بیچ دبر اوسکی کے اور لفظ نسائی کا ہے اور راوی اسکی معتبر مین
لیکن علت بیان کی ارسال کی اور مسند[۲] امام احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی مین روایت ہے خزیمہ بیٹے ثابت کی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے
پاس دبرون اُن کی مین **سوم** معترض صاحب اگر اپنے مذہب حنفی کی کتابین بہی دیکھ
لیتے تو بخاری پر کبھی بہی اعتراض نکرتے لیکن کیا کرین اُنہون نے تو اپنی آنکھین اور
نیز کان بند کرلیے مین ؎ آنکھین اگر بند ہی ہین تو پہر دن بہی رات ہی ❋ اسمین
قصور کیا ہے بہلا آفتاب کا ❋ برخلاف مذہب امام بخاری کے یہ نہ خیال کیا کہ وطی فی
الدبر تو مذہب حنفیہ ہی مین حلال ہے دیکھو امام طحاوی رئیس حنفیہ جو کہ عینی اور ابن ہمام
کا بہی پیشوا ہے اسکی عبارت **فتح البیان[۳] فی مقاصد القرآن اور تفسیر**
اکلیل فی استنباط التنزیل مین ہے روی اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن
ابن القاسم قال ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی یشک فی انہ حلال
یعنی وطی المرأۃ فی دبرھا ثم قرأ نساءکم حرث لکم ثم قال فای
شیء ابین من ھذا یعنے روایت کی اصبغ بن فرج نے نقل کے اُسنے
عبد الرحمن بن قاسم سے کہا اُس نے نہین پایا مین نے کسی کو کہ اقتدا کرون مین
ساتھ اُسکی بیچ دین اپنے کے جو کہ شک کرے بیچ اُس کے تحقیق وہ حلال ہے یعنے
جماع کرنا عورت کو اُسکی دبر مین پھر پڑہی (یہ آیت) عورتین تمہاری کہیتی
ہین تمہاری پہر کہا پس کونسی چیز بہت ظاہر ہے اس سے - یہ صریح دلیل ہے اسپر
کہ حنفیہ کے نزدیک عورت کی دبر مین وطی کرنا حلال ہے اور یہی باعث ہے

[۱] [illegible] باب [illegible] النساء [illegible]
[۲] [illegible] باب المباشرت فصل [illegible]
[۳] تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن جلد اول صفحہ [illegible] مین اور تفسیر اکلیل فی استنباط التنزیل [illegible]

اللہ وھو اعلی فی وقتنا ھذا اسنادا للناس ومن ثلثین سنۃ یفرحون
العلماء بعلو سماعہ فکیف الیوم فلو رحل شخص لسماعہ من الف فرسخ
لما ضاعت رحلتہ یعنے اور ایہہ کتاب جامع صحیح بخاری کے بزرگ ہے کتب اسلامیہ سے
اور بہتر ہے سب سے بعد قرآن کے اور وہ بلند تر ہے از روی سند کے نزدیک لوگون کے اور
تیس سال سے علما خوش ہوتے ہین اسکے سماع عالی رتبہ سے پس اگر کوئی اسکے سننے کے
واسطے ہزار کوس سفر کرے تو اسکا سفر رائگان نہوگا اور قسطلانی شرح صحیح
بخاری مین کہا اما تالیفہ یعنی البخاری فانھا سارت مسیر الشمس ودارت
فی الدنیا فما جحد فضلھا الا الذی یتخبطہ الشیطان من المس واجلھا
واعظمھا الجامع الصحیح انتھی یعنے تصنیفات بخاری کی پھر رہی ہین جہان کہین کہ
سورج پھرتا ہے اور دنیا بہر مین دورہ کر رہی ہین یعنے تمام جہان مین لوگ اسکو دستاویز
جانکر لیے پھرتے ہین اور مشہور کرتی ہین پس اسکی بزرگی کا منکر نہ ہوگا مگر وہی
جس کو شیطان نے دیوانہ کر رکھا ہے ہاتھ لگا کر اور بڑے بزرگ سب تصانیف
سے اسکے جامع صحیح ہے اور کہا شیخ حافظ عماد الدین ابن کثیر نے وکتابہ
الصحیح یستسقی بقراءتہ الغمام واجمع علی قبولہ وصحۃ
ما فیہ اھل الاسلام یعنے اور کتاب بخاری کی جامع صحیح
اسکو پڑہنے کی برکت سے مینہہ مانگا جاتا ہے اور اسکی مقبول ہونے اور
صحیح ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہوگیا ہے اور کہا شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ مین اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون
علی ان جمیع ما فیھما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانھما متواتران الی
مصنفیھما وانہ کل من یھون امرھما فھو مبتدع متبع غیر
سبیل المومنین وان شئت الحق الصراح فقسہ بکتاب ابن

صحت کا اور ملاقات کی جو کچھہ کہ ان دونوں کی حدیثوں مین ہے ان کے ساتھہ قبول کے
اور کہا امام نووی نے بیچ مقدمہ شرح صحیح مسلم کے اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ اَصَحَّ الْکُتُبِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ الْعَزِیْزِ الصَّحِیْحَانِ
الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّتْهُمَا الْاُمَّةُ بِالْقَبُوْلِ وَکِتَابُ الْبُخَارِیِّ اَصَحُّهُمَا
صَحِیْحًا وَاَکْثَرُهُمَا فَوَائِدَ وَمَعَارِفَ ظَاهِرَةً وَّغَامِضَةً وَقَدْ صَحَّ اَنَّ
مُسْلِمًا کَانَ مِمَّنْ یَّسْتَفِیْدُ مِنَ الْبُخَارِیِّ وَیَعْتَرِفُ بِاَنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ نَظِیْرٌ فِیْ
عِلْمِ الْحَدِیْثِ وَهٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا مِنْ تَرْجِیْحِ کِتَابِ الْبُخَارِیِّ هُوَ الْمَذْهَبُ
الْمُخْتَارُ الَّذِیْ قَالَهُ الْجَمَاهِیْرُ وَاَهْلُ الْاِتْقَانِ وَالْحِذْقِ وَالْغَوْصِ عَلٰی
اَسْرَارِ الْحَدِیْثِ وَقَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ النَّیْسَابُوْرِیُّ الْحَافِظُ
شَیْخُ الْحَاکِمِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْبَیِّعِ کِتَابُ مُسْلِمٍ اَصَحُّ وَوَافَقَهٗ
بَعْضُ شُیُوْخِ الْمَغْرِبِ وَالصَّحِیْحُ الْاَوَّلُ یعنے متفق ہین علمار اصحاب پر کہ
صحیح تر کتابوں سے بعد قرآن کے صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہین تمام امت محمدیہ نے
انکو قبول کرلیا ہے اور کتاب بخاری کی دونوں مین سے زیادہ صحیح اور فائدہ مند
ہے اور صحیح ہوچکی ہے یہ بات کہ مسلم فائدہ اٹھاتا ہے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے
اور اقرار کرتا تہا کہ بخاری بے نظیر ہے علم حدیث مین یہ جو ہمنے بخاری کو غالب
ٹہیرایا ہے مذہب ہے جمہور علما کا اور صاحبان مضبوطی اور مہارت کا اور
غوطہ مارنے والون کا دریاے اسرار حدیث مین اور کہا ابو علی نیشاپوری حاکم
کے استاد نے کہ کتاب مسلم کی زیادہ صحیح ہے اور اوس کے موافق ہوئے بعض
مشائخ مغرب کے لیکن صحیح بات وہی ہے جو پہلی کہی گئی یعنے صحیح ہونا کتاب
بخاری کا اور کہا شیخ الاسلام حافظ ذہبی نے تاریخ الاسلام مین و
اَمَّا جَامِعُ الْبُخَارِیِّ الصَّحِیْحُ فَاَجَلُّ کُتُبِ الْاِسْلَامِ وَاَفْضَلُهَا بَعْدَ کِتَابِ

جائز ہے چنانچہ **نور الانوار** میں ہے وَقَدِ اتَّفَقَ عَمَلُ اَصْحَابِنَا بِالتَّقْلِیْدِ فِیْمَا
لَا یُعْقَلُ بِالْقِیَاسِ مِمَّا یَعْنِیْ اَنَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ وَصَاحِبَیْہِ کُلُّھُمْ مُتَّفِقُوْنَ بِتَقْلِیْدِ
الصَّحَابِیِّ یعنے اور تحقیق متفق ہوا ہے عمل اصحاب ہمارے کا ساتھہ تقلید کے بیچ اس مسئلہ کے
جو کہ نہ سمجھا جاوے ساتھہ قیاس کے یعنے تحقیق امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور دونوں صاحب
اُس کے یعنے امام محمد و ابو یوسف وغیرہ تمام متفق ہین ساتھہ تقلید صحابی کے اور **حسامی**
مین لکھا ہے وَیَسْقُطُ الْعَمَلُ بِالْحَدِیْثِ اِذَا ظَھَرَ مُخَالَفَتُہٗ قَوْلًا اَوْ عَمَلًا مِنَ الرَّاوِیْ بَعْدَ
الرِّوَایَۃِ اَوْ مِنْ غَیْرِہٖ مِنْ اَئِمَّۃِ الصَّحَابَۃِ یعنے جبکہ راوی کسی حدیث کی روایت کرنے
کے بعد یا اور کوئی ائمہ صحابہ سے خلاف حدیث کے کوئی بات کہے یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز
نہوگا صحابی ہی کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز ہوگا۔ پس تعجب ہے کہ بخاری وغیرہ کتب حدیث
کی عداوت کی سبب سے معترض صاحب نے اپنے امام کے مذہب کو بھی بالائے طاق رکھدیا اور اپنے
اصول فقہ سے بھی منکر ہو بیٹھے آفرین باد برین تعصب و حقشناسی جس مذہب کے تائید مین اپنے رسالہ
انتصار الاسلام تصنیف فرمایا اور انگلی کاٹ شہیدون مین داخل ہوئے اور کچہ بھی نہو سکا
مرغی کی جان بھی گئی اور کہانے والے کو مزا بھی نہ ملا اُسکو بٹا لگا یا خیر اب ہم اسی درگزر
کرتے ہین اور آپکو یہ بات بتلائے دیتے ہین کہ شراب کا سرکہ بنانا اور اُسکا کہانا پینا برخلاف
مذہب حنفیہ کے حدیث پر چلنے والون کے نزدیک حرام ہے کیونکہ **صحیح مسلم** اور **ترمذی** میں
روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے
پوچہے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ فرمایا (حلال) نہین اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نقل ابودردار صحابی کا شراب کا سرکہ جائز ہونے کے
باب مین جو کہ اوپر مذکور ہوا حدیث پر چلنے والے اُسکو صحیح مانتے ہین لیکن حدیث صحیح مرفوع کے
سامنے صحابی کا قول ہو خواہ فعل لائق حجت کے نہین جانتے ہین اور دلائل اُسکی اس کتاب کی بارہوین

اَبِیْ شَیْبَۃَ وَکِتَابِ الطَّحَاوِیِّ وَمُسْنَدِ الْخَوَارَزْمِیِّ وَغَیْرِھَا تَجِدْ بَیْنَھُمَا
بَیْنَھُمَا بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ صحیح بخاری اور مسلم جو ہین ان مین جو حدیث متصل مرفوع
ہے سو صحیح ہے یقینا ساتھہ اتفاق محدثین کے اور سند متواتر سے مصنفون تک
پہنچی ہے اور جو کوئی انکو ضعیف اور رد کا جانے وہ بالاتفاق چلنے والا ہے وہ راہ
جو مومنون کی نہین اگر تو حق صریح ڈھونڈھے ہے تو اُن کو کتاب ابن ابی شیبہ اور
کتاب طحاوی اور مسند خوارزمی سے مقابلہ کر کے دیکھ تو تجھکو انمین اور ان مین دو مشرقون
کے دوری معلوم ہو اور کہا سید جمال الدین نے جو مصنف روضۃ الاحباب کے ہین اپنے
رسالہ اصول حدیث مین اَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِی الصَّحِیْحِ الْمُجَرَّدِ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ
ثُمَّ مُسْلِمٌ وَکِتَابَاھُمَا اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ اِلٰی اَنْ قَالَ
وَاَعْلٰی اَقْسَامِ الصَّحِیْحِ مَا اتَّفَقَا عَلَیْہِ ثُمَّ انْفَرَدَ بِہِ الْبُخَارِیُّ ثُمَّ انْفَرَدَ
بِہٖ مُسْلِمٌ اِلٰی اٰخِرِ مَا قَالَ یعنے پہلے جس نے فقط صحیح رغیرے ملوائے حسن و ضعیف
کی تصنیف کی ہے امام بخاری ہے پھر امام مسلم اور انکی کتابین سب کتابون سے زیادہ
صحیح ہین ماسوائے قرآن کے یہانتک کہ کہا سید جمال الدین نے کہ بلند ترین اقسام صحیح
ہے جسمیں بخاری اور مسلم کا اتفاق ہو پہر وہ جو اکیلی بخاری کی روایت ہو پہر وہ جو اکیلی مسلم
کی نتیجہ معترض صاحب نے حدیث پر چلنیوالون پر الزام دینے کی نیت سے اگرچہ اپنی طرف سے بہت
ہی سعی کی اور زور لگایا کہ بخاری مین سے کوئی حدیث ایسی نکل آوے جو کہ بظاہر
لائق عمل کے نہو لیکن اس قسم کی ایک بہی مرفوع حدیث تمام کتاب بخاری سے نہ نکال سکے
صرف بمجب اپنے فہم کی ایک تو ابن عمر صحابی کا قول کہ جس کا جواب اوپر گذر چکا ہے اور
دوسرا ابی الدرداء صحابی کا قول کہ جسکا جواب چھبیسوین مغلطے کے جواب مین قریب
آتا ہے لائے اور غرض انکی ایسی باتون کے لکھنے سے یہی ہے کہ کوئی شخص حدیث
پر عمل کر بیٹھے کیونکہ انکے دل اور آنکھون پر تو تقلید کی پٹی لگ رہی ہے وہ اپنے

امام کے قول وفعل کو چھوڑ کر پیغمبر کے قول وفعل پر کسی کے چلنے سے کب خوش
ہوتے ہین بلکہ اُن سے تو یہانتک ہوسکے گا وہ تو حدیث پر چلنے سے لوگون کو ہٹاوینگے
گے اور بہکاوینگے لیکن افسوس ہے کہ جو لوگ اُن کے معتقد اور پیرو ہین وہ اتنا
بھی نہین سمجھتے ہین کہ حدیث پر چلنے والے تو توحید الٰہی اور سنت رسالت پناہی کی
طرف لوگون کو بلاتے ہین اور جن کے ہم معتقد ہین وہ امام کے قول کیطرف اگرچہ
وہ قول امام کا پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف ہی کیون نہو تو بھی اُسیطرف لیجاتے ہین
حالانکہ پیغمبر کے حکم کو چھوڑ کر غیرون کے کہنے پر چلنا خدا تعالی اور اُس کے رسول کا صاف
صاف نافرمان بننا اور گمراہ ہونا ہے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا كَانَ
لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا
یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جبوقت
کہ مقرر کرے خدا تعالی اور رسول اُسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے اُن کے اختیار کام اپنے
سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالی کی اور رسول اوسکی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر

پچیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد مولوی محمود دہیانوی نے حدیث پر چلنے والون کو یہ دیا
ہے کہ بخاری مین ہے کہ اگر شراب مین مچھلی ڈالکر دہوپ مین رکھکر ہوے تو درست
ہے سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ جو بخاری مین ہے قال ابو
الدرداء فی المری ذبح الخمر النینان والشمس یعنے کہا ابو درداء نے (شراب
مری کے حق مین کہ ذبح کرنا (یعنے مار دینا شراب کے نشہ کا) مچھلیان (سمیت الدینی) اور
دہوپ مین رکھنا ہے **فائدہ** کہا عینی حنفی نے کہ ابو درداء یہی فتوی دیا کرتے تھے کہ شراب
کا سرکہ بنانا جائز ہے اور شراب مین مچھلی ڈالنے سے اُسکا ضرر اور سختی دور ہوجاتی ہے اور دہوپ

مغالطی کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذری پس اگر کوئی متعصب حنفی اسبات کا یہ جواب دے کہ ہمارے مذہب مین بہی تو حدیث صحیح مرفوع کے ہوتے ہوئے صحابی کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز نہین ہے تو جواب یہ کہ اول تو آپکے اصول فقہ کی کتاب حسامی سے کہ جس کی عبارت اوپر گذر چکی ہے صاف ظاہر ہے کہ حدیث کے خلاف اگر صحابی کوئی بات کہے یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہین ہے دوم کتب فقہ حنفیہ مین صدہا مسائل اس قسم کے موجود ہین کہ جنکی بنا حدیث صحیح مرفوع کے مخالف صحابی کے قول یا فعل پر ہی رکھی گئی ہے اور اس قسم کے کئی مسائل حنفیہ کے اس کتاب مین بہی موجود ہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہ دیکھ لیوے غرض کہ معترض صاحب تمام عمر سرٹپک ٹپک کر تمام کتاب بخاری مین سے واسطے سچا کرنے اپنے دعوی کے ایک تو ابن عمر کا قول کہ جسکا جواب قریب گذر چکا ہے اور ایک ابو درداء کا قول کہ جسکا جواب بہی ہے لے تو آئے ہین لیکن اونہون نے یہ نہ خیال کیا کہ ہمارے مذہب کی فقہ کی کتابون کا تو کوئی باب بہی ایسا نہین ہے جو کہ پورا پورا لائق عمل کے ہو کیونکہ ہزارہا مسائل مین جو امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور انکے شاگردون ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر کا اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل وغیرہم کا آپس مین اختلاف ہے ان مین سے کسکو سچا جانا جاوے اور کس کو سچا نہ جانا جاوے اور کسکو خدا تعالی اور انکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق سمجھا جاوے اور کسکو نہ سمجھا جاوے ذرا انصاف تو کیجیے حاصل یہ کہ اس قسم کے مسائل جو کہ بظاہر لائق عمل کے نہون بخاری مین ہرگز نہین ہین سوم معترض صاحب جس امام کے مقلد ہین انکے نزدیک تو شراب پینی بہی منع نہین ہے پس تعجب ہے کہ انہون نے بخاری مین سے ابو درداء صحابی کا قول شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب مین دیکھکر کس مونہہ سے بخاری پر اعتراض کیا شاید انہون نے اپنے مذہب کی فقہ کی بہی کوئی کتاب آجتک نہین دیکھی کیونکہ فقہ حنفیہ کی سب معتبر کتابون مین موجود ہین کہ شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ

کرے اور انکے نزدیک نشے اب نو پیالون تک تو نشہ نہین کریگی دسوان پیالہ پینے کے بعد
نشہ کریگی لیکن حد اُسوقت بہی نہین آئیگی اور بیان اسکا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے
جواب مین مسئلہ ہشتاد و یکم مین مفصل موجود ہے وہان سے دیکھہ لیجیے غرض کہ معترض صاحب
بلکہ تمام حنفیہ اوررون کا عیب اگر تنکے برابر بہی دیکھہ لیتے ہین تو اُسکو پہاڑ برابر سمجھہ لیتے ہین اور
اپنا عیب اگر پہاڑ برابر بہی دیکہتے ہین تو اُسکو تنکے برابر بہی خیال مین نہین لاتے ہین
حالانکہ انکی فقہ کی کتابون مین جو جو مسائل حدیث کے خلاف اور عمل کے لائق نہین ہین وہ
تو ایک طرف رہے علاوہ ان کے اُن مین ایسے واہیات اور خرافات باتین بہر رہی
ہین کہ جنکے دیکھنے سے عقل حیران ہے دیکھو اپنی ما اور بہن اور بیٹی وغیرہ محرمات ابدیہ
سے جان کر نکاح کرنے اور صحبت کرلینے سے اُن سے حنفیہ ہی کے نزدیک حد نہین آتی اور
جہوٹے گواہ گذران کر پرائی عورت کے لے لینے اور اُس سے صحبت کرنے والے پر حنفیہ
ہی کے نزدیک گناہ نہین اور جزیہ دینے والا اگر ہمارے پیغمبر کو گالی دے تو اُسکو قتل
کرنا حنفیہ کے نزدیک نہین جائز ہے اور عورت زانیہ کی خرچی حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال
اور طیب ہے اور قوت حاصل کرنیکے لیے شراب پینی حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور شراب
کا سرکہ بنانا اور اُسکا کہانا پینا حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال ہے اور کتے کی کہال پر نماز
پڑہنی حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور نجاست سے چوتہائی کپڑا آلودہ ہوئے ہوئے کے ساتھ
نماز پڑہنی حنفیہ ہی کے مذہب مین درست ہے اور مشت زنی کرنے سے روزہ حنفیہ ہی کے
مذہب مین نہین ٹوٹتا اور جسکو خوف زنا کا ہو اُسکو مشت زنی کرنی حنفیہ ہی کے مذہب مین
واجب ہے اور سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت سے روزے کی حالت مین جماع کرنے سے مرد اور
عورت دونو پر حنفیہ ہی کے مذہب مین کفارہ لازم نہین آتا اور مردے یا چوپائے کے
ساتھہ جماع کرنے والے کو جبتک انزال نہو تب تک اُسکا روزہ حنفیہ ہی کے مذہب مین
نہین ٹوٹتا اور اُسپر غسل واجب نہین ہوتا اور جسکی نکسیر پہوٹے اور خون نہ تہمے اوسکو

مین رکہنے سے اسکا سرکہ بن جاتا ہے اور وہ شراب حلال ہو جاتی ہے انتہی معترض صاحب
کے نزدیک قول ابو درداء کا اگر عمل کے لائق نہین ہے تو پہر حنفیہ تو سب کے سب اُن کے
نزدیک گمراہ ٹہیرے اسلیے کہ تمامی کتب فقہ حنفیہ مین شراب کا سرکہ بنانا اور اُسکا کہانا پینا
حلال لکہا ہے لیکن معترض صاحب کو جو صحیح بخاری وغیرہ حدیث کی کتابون سے صاف
صاف دل مین بغض اور عداوت ہے اسلیے اونہون نے اس مقام پر اپنے مذہب کو بہی بالائے
طاق رکہدیا ہے اور شراب کا سرکہ حلال ہونے سے بظاہر اپنے آپ کو قائل نہ ٹہیرایا
ے چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد ٭ دیکہو ہدایہ چہاپہ مصطفائی کی
جلد دوسری کے صفحہ ۳۹۴ مین اور ہدایہ مترجم فارسی چہاپہ نولکشور کی جلد چوتہی کے صفحہ ۱۳۴
مین لکہا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **شرح وقایہ** عربی چہاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۴۶
مین لکہا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **کنز الدقایق** کلان چہاپہ دہلی مطبوعہ
مطبع احمدی کے صفحہ ۳۴۵ مین لکہا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور رد
المحتار شرح در المختار چہاپہ دہلی کی جلد پانچوین کے صفحہ ۲۹۰ مین لکہا ہے
کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **فتاوی عالمگیری** چہاپہ دہلی کی جلد
پانچوین کے صفحہ ۱۵۲ مین لکہا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **فتاوی
قاضیخان** چہاپہ نولکشور کی جلد اول کا صفحہ ۱۴ مین لکہا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال
ہے اور **فتاوی سراجیہ** جو کہ فتاوی قاضیخان کے حاشیہ پر چہپا ہوا ہے اُسکی
جلد چوتہی کے صفحہ ۳۷۲ مین لکہا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **جامع رموز**
چہاپہ نولکشور کے صفحہ ۴۴۶ مین لکہا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے **دوم**
بخاری وغیرہ کتب حدیث کی عداوت کی باعث سے اگرچہ معترض صاحب ابو درداء
صحابی کے قول مذکور کے بظاہر قائل معلوم نہین ہوتے ہین لیکن جس امام کی تقلید
آپکے نزدیک واجب ہے اُسکے نزدیک تو صحابی کے قول یا فعل سے حجت پکڑنی

اپنی پیشانی پر خون یا پیشاب کے ساتھہ قرآن لکھا لینا حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور دار
الحرب مین مسلمانون کو کافرون سے بیاج لینا حنفیہ ہی کے مذہب مین درست ہی اور سور کا
چمڑا امام ابو یوسف و امام اعظم کے شاگرد کے نزدیک ہی دباغت وغیرہ سے پاک ہوجاتا ہے
اور اُسکی بیع بہی اُنکے نزدیک جائز ہے اور ذکر پر سخت کپڑا لپیٹ کر روزہ کی حالت مین
عورت سی جماع کرنے سے حنفیہ ہی کے مذہب مین روزہ کی نہ قضا ہے اور نہ غسل لازم آتا
ہے اور خنثی مشکل یعنے جسکو دونون راہون سے پیشاب نکلتا ہو اوسکے فرج مین وطی کرنے
سے غسل حنفیہ ہی کے نزدیک واجب نہین ہوتا اور کسی کی لونڈی گرو رکہکر اُسسے صحبت کرے تو
حنفیہ ہی کے مذہب مین حد نہین آتی۔ اور مسلمان اگر ذمی کو شراب یا سور بیچنے یا خریدنے کیلیے
اپنا وکیل بناوے تو یہ توکیل اور بیع اور شرا حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور جو جانور کہ سور
کے دودہ سی پالا گیا ہو اُسکا گوشت حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال ہی اور کسی کی نکسیر بند کرنے
کے لیے پیشاب کے ساتھہ یا خون کے ساتھہ اُسکی پیشانی پر سورۂ فاتحہ لکھنی حنفیہ ہی کے مذہب
مین درست ہے اور جو شخص اپنی عورت سی برس بہر کی راہ کے فاصلہ پر دور رہتا ہو اور اُسکی عورت
چہہ مہینے مین بچہ جنے تو یہ خیال کیا جاویگا کہ اُس شخص نے کرامت کے ساتھ اپنی عورت سی وطی
کی ہوگی یا جن اُسکی تابع ہوگا اُس کے ذریعہ سے وطی کی ہوگی بدین خیال وہ لڑکا اُسی شخص کا
سمجہنا حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے۔ اور گونگا کسی عورت سی زنا کرنے کا خواہ اشارے
سی اقرار کرے خواہ اُسکی زنا پر گواہ قائم ہون بہر صورت گونگی پر حد مارنی حنفیہ ہی کے مذہب
مین جائز نہین۔ کتب فقہ مین اس قسم کے مسائل بیشمار ہین جسکو زیادہ شوق دیکہنیکا ہو وہ اُن
کتابون کو ملاحظہ کرلے اور بیان اسکا مشت نمونہ خرواری اپنے اپنے موقع پر اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے